قائداعظم محمدؐ علی جناح

روز و شب کا تاریخ وار اشاریہ

تدوین

ڈاکٹر محمدؐ علی صدّیقی

ترجمہ

خواجہ رضی حیدر

قائداعظم محمّد علی جناح

روز و شب کا تاریخ وار اشاریہ

تدوین

ڈاکٹر محمّد علی صدّیقی

ترجمہ

خواجہ رضی حیدر

قائداعظم اکادمی

کتاب : قائداعظم محمد علی جناح: روز و شب کا تاریخ وار اشاریہ
تدوین : ڈاکٹر محمد علی صدیقی
مترجم : خواجہ رضی حیدر
ناشر : قائداعظم اکادمی، ۲۹۷ ایم اے جناح روڈ کراچی ۷۴۸۰۰
پاکستان
جملہ حقوق : بحق قائداعظم اکادمی محفوظ ہیں
طبع اول : ۱۹۸۱ء (انگریزی)
طبع دوم : ۱۹۹۶ء (انگریزی)
(ترمیم و اضافہ شدہ)
طبع اول : ۱۹۹۹ء (اردو ترجمہ)
کمپوزنگ : ایس آر پبلی کیشنز ۴۲ تیسری منزل پریس چیمبرز،
آئی آئی چندریگر روڈ کراچی۔
طابع : شاد پرنٹرز، ناظم آباد ۲، کراچی
قیمت : Rs. 350.00
آئی ایس بی این
QU ACADEMY

حرفِ آغاز

دوسری اشاعت کی متقاضی قائداعظم اکادمی کی کتب کے انتخاب کے موقع پر ۱۹۸۱ء میں پہلی مرتبہ طبع ہونے والی انگریزی کی کتاب "قائد اعظم جناح۔ اے کرانالوجی" کا انتخاب یقیناً ایک اہم اور سود مند فیصلہ تھا۔ اس کتاب کے تنقیدی مطالعہ سے معلوم ہوا کہ کتاب میں شامل مندرجات دراصل ۱۹۸۰ء تک کی معلوم دستاویزات اور مطبوعہ کتب سے ماخوذ ہیں جبکہ ادھر تقریباً پندرہ سال کے عرصہ میں قائداعظم محمد علی جناح اور تحریک پاکستان کے حوالے سے نہ صرف دستاویزات کے متعدد ذخائر اور لاتعداد ایسی نئی کتب سامنے آچکی ہیں جن کی بنیاد پر مذکورہ کتاب کو مزید مفید اور مطابق الوقت بنایا جاسکتا تھا لہذا اکادمی کے سینئر ریسرچ فیلو خواجہ رضی حیدر کی سربراہی اور جناب مہر الاسلام صدیقی کی نیابت میں محققین کی ایک جماعت تشکیل دی گئی تاکہ وہ اس کتاب کے حوالے سے نئی معلومات کو یکجا و مرتب کرسکے۔ مسرت خیز امر یہ ہے کہ اس جماعت نے بہت مختصر سے عرصہ میں ۱۹۹۵ء تک کی معلومات سے اصل کتاب میں ۱۲۵۰ اندراجات کا اضافہ کیا جو تقریباً ۱۸۰ صفحات پر مشتمل تھے۔ اس اضافہ نے سابقہ کتاب کو بلاشبہ ایک نئی شکل دے دی۔ قائداعظم اور تحریک پاکستان کے موضوع پر کام کرنے والے محققین اور اہل علم یقیناً کتاب کی موجودہ افادیت کے پیش نظر اس منصوبے کے ضمن میں کی جانے والی تحقیقی کاوشوں کو سراہیں گے کیونکہ نئی معلومات کے اضافے کے باوجود اصل کتاب کی ترتیب اور مندرجات کی اکثریت کے اسلوب کو بعینہ برقرار رکھا گیا ہے۔ نئے مندرجات کا

انتخاب اور بعض پرانے مندرجات کو قلم زد کرنا دقت طلب امر تھا لیکن اسے نہایت مختصر وقت میں پایہ تکمیل تک پہنچایا گیا۔

موجودہ کتاب میں پروفیسر شریف المجاہد کی مرتبہ کتاب کو بنیاد بنایا گیا ہے جیسا کہ پروفیسر شریف المجاہد نے ریاض احمد کے ابتدائی کام کو مرتب و مدون کیا تھا۔ ہر دو افراد کے لئے اظہار تشکر واجب ہے میں نے نئے اور پرانے مندرجات پر نظر ثانی کر کے ان کو از سر نو مرتب کیا ہے تاکہ سابقہ کتاب کے سہو بھی دور ہو جائیں اور یہ کتاب ایک نئی کلیت اختیار کر لے۔ اس کتاب کی موجودہ حیثیت کے بارے میں اب یہ بات وثوق کے ساتھ کہی جاسکتی ہے کہ سابقہ کتاب میں جو اہم واقعات درج ہونے سے رہ گئے تھے ان کو نہ صرف اس کتاب میں شامل کیا گیا ہے بلکہ کوشش اس بات کی بھی کی گئی ہے کہ یہ کتاب ایک واقعاتی اشاریہ ہی رہے نہ کہ اس میں واقعاتی تفصیلات شامل ہو جائیں۔ البتہ مندرجات میں اس قدر تفصیلات ضرور فراہم کر دی گئی ہیں کہ متعلقہ واقعہ کی جزوی تفصیل سے واقعہ کے دورانیہ اور مزید تفصیل کا احاطہ و تعاقب کیا جاسکے۔ جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا کہ قائداعظم محمد جناح کی روز و شب کی سرگرمیوں کے اس اشاریہ میں تمام اندراجات مستند مطبوعہ کتب اور دستاویزات سے اخذ کئے گئے ہیں اور ان کے استناد کو تحقیقین کی متعلقہ ٹیم نے دیگر حوالہ جات سے موازنہ اور جانچ پڑتال کر کے یقینی بھی بنایا ہے۔ یہ اشاریہ اگرچہ قائداعظم کے روز و شب کی سرگرمیوں پر محیط ہے لیکن اس سے تحریک پاکستان اور ہندوستان کی جدوجہد آزادی کے مختلف پہلوؤں پر بھی روشنی پڑتی ہے۔

میں پروفیسر شریف المجاہد کا مشکور ہوں جن کا خیال تھا کہ سابقہ کتاب کو اس موضوع پر سامنے آنے والے نئے مواد سے مزین کیا جائے تاکہ یہ کتاب مزید جامع حیثیت اختیار کر جائے۔ میں خواجہ رضی حیدر کا بھی مشکور ہوں

جنہوں نے اندرجات کے اضافوں کے لئے ٹیم کی سربراہی کی ذمہ داری قبول کی۔ جناب محمد خالد کا شکریہ ادا کرنا بھی ضروری ہے جنہوں نے پروف ریڈنگ کے ساتھ مواد کو یکساں صورت دینے کا اہم کام سرانجام دیا۔ پروف ریڈنگ میں مشتاق احمد اور زبیدہ بیگم نے بھی معاونت کی۔

مسودہ کی ٹائپنگ کے پہلے مرحلہ پر محمد حسنین اور مسودہ کو دوبارہ کمپوزنگ کر کے اشاعت کے قابل بنانے کے سلسلے میں ظفر اللہ خان نے جس ذہنی مشقت کا مظاہرہ کیا اس کے لئے میں ہر دو افراد کا مشکور ہوں۔ جناب ڈی اے پیر زادہ نے بھی میری معاونت کی۔ اشاریہ کی تیاری پر اکادمی کے لائبریرین ایس ایم صلاح الدین کا شکریہ ادا کرنا بھی ضروری ہے کہ انہوں نے نہایت مختصر وقت میں اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔

درحقیقت "قائد اعظم جناح - اے کرانا لوجی" کے اس نظر ثانی و توسیع شدہ ایڈیشن کی اشاعت ایک ایسا کام ہے جو یہ ثابت کرتا ہے کہ اس انداز کے کام نئے اندراجات کے مسلسل متقاضی رہتے ہیں تاکہ بعد میں دستیاب مواد اور طبع ہونے والی کتب میں موجود معلومات کو عام قارئین کے لئے مفید و قابل حصول بنایا جا سکے۔

مجھے امید ہے کہ قائداعظم اور پاکستان اسٹیڈیز پر موجود دیگر مطبوعہ کتب کو بھی مستقبل میں نئے مطبوعہ و غیر مطبوعہ مواد کی روشنی میں مطابق الوقت بنانے کے لئے اس نوعیت کی کوششیں کی جائیں گی۔ قائد اعظم اکادمی چونکہ ایک تحقیقی ادارہ ہے اس لئے اس کے ڈائریکٹر کو ادارہ سے طبع ہونے والی ہر کتاب کے اسناد کی ذمہ داری قبول کرنا پڑتی ہے۔ یہ ڈائیریکٹر کی ایک منصبی ذمہ داری ہے کہ وہ ایسے تمام منصوبوں کی سربراہی کرے جو اس کے دائرہ کار میں نظر ثانی اور توسیع کا تقاضہ کرتے ہیں۔ ایسی سربراہی جو کام کو یکساں انداز میں

سلیقہ سے جاری رکھ سکے۔

میں یقین رکھتا ہوں کہ مطالعہ قائداعظم کے طلبہ اور اہل علم قائداعظم کی زندگی کے نظر ثانی اور توسیع شدہ اس تاریخ وار اشاریہ کو پسند کرینگے۔

۲۷ اکتوبر ۱۹۹۶ء ڈاکٹر محمد علی صدیقی

maablib.org

اردو ترجمہ

''قائداعظم : اے کرانالوجی'' کے نظر ثانی اور توسیع شدہ ایڈیشن کا اردو ترجمہ قائداعظم اکادمی کے سینئر ریسرچ فیلو خواجہ رضی حیدر نے کیا ہے۔ خواجہ رضی حیدر قائداعظم اور تحریک پاکستان کے موضوع پر نہ صرف متعدد کتابوں کے مصنف ہیں بلکہ انہوں نے اس سے قبل اکادمی کی کئی مطبوعات کا اردو میں ترجمہ کیا ہے۔ موضوع پر عمیق نگاہ کی بنا پر جہاں خواجہ رضی حیدر کے ترجمہ میں سہو کا امکان کم ہوتا ہے وہاں ان کی نثر میں موجود سلاست اور روانی ترجمہ میں پیچیدگی اور ثقالت بھی پیدا نہیں ہونے دیتی۔ اس مرحلہ پر میں اکادمی کے ریسرچ اسسٹنٹ مہرالاسلام صدیقی کا بھی مشکور ہوں جنہوں نے نہایت توجہ کے ساتھ اردو ترجمہ کی پروف ریڈنگ کی اور مسودہ کو اشاعت کے قابل بنایا۔ مجھے امید ہے کہ پیش نظر کتاب کے اردو ترجمہ سے ایک وسیع حلقہ استفادہ کرسکے گا۔

۵ فروری ۱۹۹۹

ڈاکٹر محمد علی صدیقی
ڈائریکٹر
قائداعظم اکادمی
کراچی

اظہار تشکر

قائداعظم محمد علی جناح کے روز و شب کی مصروفیات پر مشتمل موجودہ کتاب دراصل اکادمی کی مطبوعات میں شامل کتاب "قائداعظم جناح اے کرانالوجی" کا نظر ثانی اور توسیع شدہ ایڈیشن ہے جسے ۱۹۸۱ء میں ڈاکٹر ریاض احمد نے ترتیب دیا تھا اور جس پر نظر ثانی پروفیسر شریف المجاہد اور یوسف سعید نے کی تھی- یہ کتاب ۱۹۸۶ء سے نایاب تھی- میری تجویز اور اکادمی کے بورڈ آف ایڈیٹرز کی منظوری کے بعد میں نے مسودہ کی ترتیب و نظر ثانی کا کام سرانجام دیا اور سابقہ کتاب میں جس کی ضخامت ۱۶۱ صفحات تھی مزید ۱۸۰ صفحات کا اضافہ کیا- مجھے امید ہے کہ اس نوعیت کی کوششیں ہمارے یہاں بھی جاری رہیں گی جیسا کہ پوری دنیا میں رواج ہے-

maablib.org

قائداعظم محمّد علی جناح

روز و شب کا تاریخ وار اشاریہ

۱۸۷۶
دسمبر ۲۵۔ کراچی کے محلّہ کھارادر میں پیدائش۔
۱۸۸۲ گھر پر تدریس کے لئے استاد مقرر کیا گیا۔
۱۸۸۳ سندھ مدرستہ الاسلام کراچی میں داخلہ حاصل کیا۔
۱۸۸۷
جولائی ۴۔ سندھ مدرستہ الاسلام میں فرسٹ اسٹینڈرڈ میں داخلہ۔ بعد میں اپنی پھوپھی مان بائی کے ہمراہ بمبئی گئے۔ انجمن اسلام اسکول بمبئی میں داخلہ۔
دسمبر ۲۳۔ کراچی واپس پہنچنے پر سندھ مدرستہ الاسلام میں دوبارہ داخلہ لیا۔
۱۸۹۲
جنوری ۳۰۔ ففتھ اسٹینڈرڈ میں تھے کہ اپنی والدہ کی خواہش پر بمبئی کے اسماعیلی خوجہ اور لکڑی کے مالدار تاجر لیراکھیم کی بیٹی ایمی بائی سے شادی کے لیے بمبئی روانگی کی وجہ بتا کر سندھ مدرستہ الاسلام چھوڑ دیا۔ کاٹھیاواڑ میں ریاست گونڈل کے مقام پنیلی میں ایمی بائی سے شادی۔
مارچ ۸۔ چرچ مشن سوسائٹی اسکول کراچی میں چھٹے اسٹینڈرڈ میں داخلہ لیا۔
اکتوبر ۲۸۔ اپنے چچا والجی پونجا، رشتہ کے بھائی گانجی والجی اور اپنے والد کی شراکت میں ایک فرم قائم کی۔
اکتوبر ۳۱۔ چرچ مشن اسکول کراچی میں حاضری کا آخری دن۔
نومبر (پہلا ہفتہ) سر لیتھ کرافٹ کے مشورہ پر گراہم شپنگ اینڈ ٹریڈنگ کمپنی لندن میں تجارتی رموز کی تربیت حاصل کرنے کے لیے انگلینڈ روانہ ہوئے۔
نوٹ: حالیہ تحقیق کے مطابق وہ جنوری ۱۸۹۳ میں لندن گئے تھے اگر ایسا ہے تو پھر انھوں نے دادا بھائی نوروجی کی برطانوی پارلیمنٹ میں

تقریر نہیں سنی ہوگی جیساکہ آگے درج کیا گیا ہے۔

دسمبر۔ لندن پہنچے اور ایک ہوٹل میں رہائش اختیار کی۔

۱۸۹۳

جنوری۔ ایک کمرہ کے مکان واقع ۴۰ گلاسبری روڈ، ویسٹ کینسنگ ٹن میں منتقل ہو گئے۔

یکم فروری۔ رائل بنک آف اسکاٹ لینڈ واقع ۱۲۳ بشپ گیٹ اسٹریٹ، لندن میں اپنا اکاؤنٹ کھولا۔

فروزی۔ وکیل بننے کی خواہش کے پیش نظر کسی بھی "انز" میں داخلہ حاصل کرنے کے لئے "داخلہ امتحان" کے لئے خود کو تیار کرنے کا فیصلہ کیا۔ یہ امتحان اُس وقت "لٹل گو" کہلاتا تھا۔

اپریل ۲۵۔ آنریبل سوسائٹی آف لنکنز ان کے بینچ آف ماسٹرز کے نام ایک درخواست میں کہاکہ ان کو ابتدائی امتحان کے لاطینی حصہ سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

مئی ۲۵۔ ابتدائی امتحان پاس کر لیا۔

جون ۵۔ لنکنز ان میں داخلہ لے لیا۔

ستمبر۔ کراچی میں والدہ کا انتقال۔

۱۸۹۴

اپریل۔ ۳۵ رسل روڈ کینسنگ ٹن پر واقع مسز ایف ای پیج ڈریک کے مکان میں منتقل ہو گئے۔ جہاں وہ اپنی تعلیم مکمل ہونے تک رہائش پذیر رہے۔

۱۸۹۵

فروری ۱۰۔ برطانوی میوزیم سے مطالعہ کے لیے ریڈرز کارڈ حاصل کیا اور "ایم اے جناح" دستخط کئے۔

اپریل ۲، ۴۔ ایسٹر کے امتحانات میں شرکت اور تمام پرچوں میں کامیابی۔

maablib.org

اپریل ۲۳۔	امتحان میں پاس قرار دیئے گئے۔
تاریخ ندارد۔	اہل خانہ نے کراچی سے رہائش ترک کر کے بمبئی میں مستقل سکونت اختیار کرلی۔
۱۸۹۶	
اپریل ۱۴۔	اپنے نام "محمد علی جناح بھائی" میں ترمیم کر کے "محمد علی جناح" کر دینے کے لئے درخواست کی۔
مئی ۱۱۔	لنکنز ان کی جانب سے ان کو "بار ایٹ لاء" کی ڈگری تفویض کی گئی۔
جولائی ۱۵۔	لندن میں سکونت کا آخری دن۔
اگست۔	اگست کے پہلے ہفتے میں ہندوستان واپس پہنچے اور بمبئی کے اپولو ہوٹل میں قیام کیا۔
اگست ۲۴۔	بمبئی ہائی کورٹ میں بحیثیت وکیل کے اندراج کرایا اور قانونی پریکٹس شروع کر دی۔
ستمبر۔	کراچی آئے تاکہ ڈسٹرکٹ عدالت میں اپنے خلاف دو مقدمات کا دفاع کر سکیں۔
دسمبر ۹۔	مقدمہ کا فیصلہ جناح کے حق میں کیا گیا۔
۱۸۹۷	
جنوری۔	بمبئی واپسی اور اپولو ہوٹل سے اپالو بندر پر واقع فلیٹ میں منتقلی۔
جولائی ۸۔	بمبئی کالج ہال میں منعقدہ عوامی جلسہ میں پہلی شرکت۔ جلسہ کی صدارت بمبئی ہائی کورٹ کے جج جسٹس بدرالدین طیب جی کر رہے تھے۔
اگست ۱۱۔	انجمن اسلام اسکول میں مسلمانوں کے تمام طبقات کی جانب سے منعقدہ جلسہ عید میلاد النبیؐ میں شرکت۔ نواب محسن الملک نے صدارتی خطبہ پڑھا۔

تاریخ ندارد۔ بمبئی کے ایڈوکیٹ جنرل مسٹر میک فرسن کی ذاتی لائبریری سے استفادہ کرنے کی سہولت حاصل ہو گئی۔

۱۸۹۸

اپریل ۶،۱۵۔ جسٹس بدر الدین طیب جی کی زیر نگرانی انجمن اسلام کے دو اجلاسوں میں شرکت کی۔

ستمبر،اکتوبر۔ بمبئی ہائی کورٹ اور بمبئی پولیس کورٹ میں بحیثیت وکیل مقدمات میں پیش ہوئے۔

۱۸۹۹

تاریخ ندارد۔ وکلاء کے درمیان ایک نوجوان لیکن ماہر قانون دان کی حیثیت سے مقبولیت حاصل ہوئی۔ "مہتہ گروپ آف لائرز" کے ساتھ متعدد مقدمات میں پیش ہوئے۔

دسمبر ۲۹۔ گورنر بمبئی لارڈ سینڈ ہرسٹ کی جانب سے آدم جی پیر بھائی کو "شیرف" کا عہدہ دینے کی خوشی میں منعقد کی جانے والی ایک تقریب میں شرکت کی۔

۱۹۰۰

مئی ۴۔ بمبئی کے تھرڈ پریسیڈنسی مجسٹریٹ کی حیثیت سے خدمات انجام دینا شروع کیں۔

جون ۵۔ بمبئی ہائی کورٹ کے جج جسٹس بدرالدین طیب جی کو خط لکھ کر ملازمت سے متعلق چند امور پر مشورہ طلب کیا۔

نومبر ۳۔ تھرڈ پریسیڈنسی مجسٹریٹ کی حیثیت سے چھ ماہ تک اپنی مدت ملازمت کامیابی کے ساتھ مکمل کی۔

۱۹۰۱ اس عزم کے ساتھ ازسر نو وکالت کا آغاز کیا کہ وہ اب روزانہ پندرہ سو روپے حاصل کریں گے۔

۱۹۰۲

اپریل ۱۷۔ ان کے والد جناح پونجا بمبئی میں انتقال کر گئے۔
تاریخ ندارد۔ بمبئی کے اورینٹ کلب کی رکنیت حاصل کی۔
۱۹۰۳۔ میونسپل کارپوریشن بمبئی سے بطور قانونی مشیر وابستہ ہو گئے۔
مہاراجہ پٹیالہ کی یادداشت کے بارے میں لارڈ کرزن کو خط لکھا۔

۱۹۰۴

فروری ۱۷۔ بمبئی کارپوریشن کی رکنیت کے لئے اپنی نامزدگی کے کاغذات داخل کئے۔
مارچ ۱۰۔ بمبئی کارپوریشن کے سولہ منتخب ارکان میں سے ایک رکن منتخب ہوئے۔ کارپوریشن کے تقریباً چارسو ارکان میں سے بیشتر نامزد کردہ ارکان تھے۔
جولائی ۲۸۔ بمبئی میں انڈین نیشنل کانگریس کی استقبالیہ کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کی۔

۱۹۰۵

اپریل ۱۲۔ بمبئی پریسیڈنسی ایسوسی ایشن کی جانب سے منعقدہ اجلاس میں شرکت کی۔
مئی ۲۔ بمبئی پریسیڈنسی ایسوسی ایشن کی طرف سے گوکھلے کے ساتھ کانگریس کے متوقع وفد برائے برطانیہ کے لیے نمائندہ نامزد کئے گئے۔ اس وفد کو آئندہ انتخابات کے دوران برطانوی رائے دہندگان، پارلیمنٹ، امیدواروں اور سیاسی رہنماؤں کے سامنے ہندوستان کے مسئلہ کی وکالت کرنا تھی۔
دسمبر۔ بمبئی کے محلّہ قلابہ میں واقع ایک دو منزلہ عمارت کی دوسری منزل میں منتقل ہو گئے۔

۱۹۰۶

مارچ۔ بمبئی کارپوریشن کی رکنیت سے مستعفی ہو گئے۔

ستمبر، اکتوبر۔ بمبئی پریسیڈنسی ایسوسی ایشن کے ایک اجلاس میں شرکت کی جس کی صدارت سر فیروز شاہ مہتہ کر رہے تھے۔ اس اجلاس میں بمبئی میں جسٹس بدرالدین طیب کی یادگار تعمیر کرنے کے بارے میں ایک تجویز پر غور کیا گیا۔

اکتوبر۔ بمبئی پریسیڈنسی ایسوسی ایشن کے رکن کی حیثیت سے لارڈ منٹو کے نام ایسوسی ایشن کی ایک یادداشت پر دستخط کئے جس میں جداگانہ انتخابات کی مخالفت کی گئی تھی۔

اکتوبر ۹، ۱۰۔ ایک عوامی اجتماع میں بدرالدین طیب جی، ڈبلیو سی بونیر جی اور اے ایم بوس کے انتقال پر تعزیتی تقریر کی۔

دسمبر ۱۱۔ بمبئی پریسیڈنسی ایسوسی ایشن کی جانب سے کانگریس کے لئے بمبئی سے مندوب منتخب کیا گیا۔

دسمبر ۲۶، ۲۹۔ انڈین نیشنل کانگریس کے کلکتہ اجلاس کے صدر دادا بھائی نوروجی کے سکریٹری کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔

دسمبر ۲۷۔ کلکتہ اجلاس میں خان بہادر مولوی محمد یوسف کی وقف علی الاولاد کے بارے میں پیش کردہ قرارداد پر تقریر کی۔

دسمبر ۲۸۔ حکومتِ خود اختیاری کے بارے میں اے چودھری کی قرارداد پر تقریر کی۔ کہا جاتا ہے کہ یہ ان کی پہلی سیاسی تقریر تھی۔

دسمبر ۳۰، ۳۱۔ ڈھاکہ میں محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے سالانہ اجلاس میں آل انڈیا مسلم لیگ کی بنیاد رکھی گئی۔

۱۹۰۷

جنوری ۸۔ کلکتہ کے مقام پر ایک اجلاس میں انڈین مسلم ایسوسی ایشن تشکیل دی گئی اور نائب صدر منتخب کیا گیا۔ اس ایسوسی ایشن کے قیام کا

مقصد مختلف طبقات کے تعاون سے ہندوستان کے عوام کی سیاسی اور اقتصادی ترقی مزید برآں مسلمانوں کی جائز شکایات کا حل تلاش کرنا اور ان کے مفادات کی حفاظت کرنا تھا۔

فروری۔ انجمن ضیاء الاسلام بمبئی کی ایگزیکٹیو کمیٹی کے رکن منتخب ہوئے۔ انجمن کی ہی مختلف تقریبات میں مولانا محمد علی جوہر سے مراسم و روابط استوار ہوئے۔

مارچ۔ بمبئی کارپوریشن کے ۲۰ فروری کو منعقدہ انتخابات میں دھاندلی کے خلاف بمبئی کے اسمال کازز کورٹ میں دائر مقدمہ میں میسرز جہانگیر بومانجی پٹیٹ، ہورمسجی آردشیر واڈیا مہتہ، راؤ بہادر نگر داس، نروتم داس ناناوتی، سربال چندرا کرشن کی طرف سے پٹیشن کونسل کے سربراہ کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔

اکتوبر ۸۔ انجمن ضیاء الاسلام کے اجلاس میں شرکت کی۔

اکتوبر ۱۴۔ بمبئی میں "بدھاجوبلی" کے انعقاد کے سلسلہ میں ایک اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ جناح کا نام بھی تقریبات کے مقرر کی حیثیت سے پروگرام میں شامل کیا جائے۔

نومبر ۱۰۔ بمبئی میں مہتہ کی زیر صدارت منعقدہ انڈین نیشنل کانگریس کی سینٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کی۔ یہ اجلاس کانگریس کے آئندہ سالانہ اجلاس کے لئے مقام کا تعین کرنے کے لئے طلب کیا گیا تھا۔

نومبر ۲۹۔ برطانوی پارلیمنٹ کے ایک رکن کے اعزاز میں بمبئی پریسیڈنسی ایسوسی ایشن کے زیراہتمام منعقدہ استقبالیہ میں شرکت کی۔

دسمبر ۹۔ بمبئی میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کی جس میں طے پایا کہ کانگریس اپنا سالانہ اجلاس سورت میں منعقد کریگی۔

دسمبر ۲۶، ۲۷۔ کانگریس کے سالانہ اجلاس سورت میں شریک ہوئے جہاں

کانگریس اعتدال پسند اور انتہا پسند گروپوں میں تقسیم ہو گئی۔

دسمبر ۲۸،۲۹۔ قانونی ماہرین پر مشتمل کانگریس کی ایک کمیٹی میں نامزد کئے گئے جو اعتدال پسندوں نے تشکیل دی تھی اور جس کا مقصد حکومتِ خود مختاری کے خطوط پر کانگریس کیلئے نئے دستور کا مسودہ تیار کرنا تھا۔

۱۹۰۸

جون ۲۴۔ بمبئی ہائی کورٹ میں بال گنگادھر تلک کی رہائی کے لئے دلائل دیئے جن پر چند قابل اعتراض مضامین لکھنے کے الزام میں مقدمہ چلایا جا رہا تھا۔

یکم جولائی۔ بمبئی ہائی کورٹ میں جسٹس داور کے سامنے تلک کی جانب سے ضمانت کی درخواست پیش کی۔

جولائی (اوائل)۔ انجمن اسلام ہال بمبئی میں ایک پر ہجوم اجلاس سے ''ٹرانسوال میں ہندوستانی'' کے عنوان پر خطاب کیا۔

جولائی (وسط)۔ گاندھی نے انکشاف کیا کہ ایک تجویز میں ایم اے جناح کو ٹرانسوال میں ہندوستانیوں کی تحریک میں شرکت کی دعوت دینے کے لئے کہا گیا ہے۔

دسمبر۔ سب جیکٹ کمیٹی اور آل انڈیا کانگریس کے رکن ہو گئے۔ مدراس میں کانگریس کے اجلاس میں شرکت کی اور مسلمانوں کے نکتہ نظر کی روشنی میں اصلاحات کی تجاویز پر تقریر کرتے ہوئے اصلاحات کے سلسلہ میں لارڈ مارلے کی کوششوں کی تعریف کی۔

دسمبر ۲۹۔ انڈین نیشنل کانگریس کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے اصلاحات کی تجاویز کے بارے میں سریندر ناتھ بینرجی کی قرارداد کی حمایت کی۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا رکن منتخب کیا گیا۔

۱۹۰۹

یکم اگست۔ انجمن ضیاء الاسلام کے ایک بہت بڑے اجتماع میں شرکت کی اور

ایک قرار داد پیش کی جس میں مطالبہ کیا گیا تھا کہ جداگانہ انتخابات کے سلسلہ میں مسلم انتخابی حلقوں کی تشکیل کے بارے میں مسلم رہنماؤں سے مشورہ کیا جائے۔

۱۹۱۰

جنوری ۴۔ انڈین لیجسلیٹیو کونسل میں بمبئی کے مسلمانوں کے لئے مخصوص نشست پر غیر سرکاری ارکان کی جانب سے منتخب ہوگئے۔

جنوری ۲۵۔ انڈین نیشنل کونسل کے اضافی رکن کی حیثیت سے حلف اٹھایا۔

فروری ۸ کونسل میں گوپال کرشنا گوکھلے کی جانب سے پریس بل میں ترمیم کی حمایت کی۔

فروری ۲۵۔ مسلم وقف قانون کی حیثیت کے بارے میں برطانوی حکومت کے موقف پر استفسار کیا۔ نیٹال میں جبری مشقت کے بارے میں گوکھلے کے ایک بل کی حمایت میں تقریر کی اور وائسرائے لارڈ منٹو سے جھڑپ ہوئی۔

مارچ ۲۳۔ کونسل میں پولی ٹیکنیک کالج کی ضرورت پر تقریر کی۔

جون۔ بمبئی میں خواجہ یوسف کی جانب سے جسٹس شاہ دین کے اعزاز میں دی جانے والی الوداعی تقریب میں شرکت کی۔

اگست۔ ٹرانسوال کے ہندوستانیوں کیلئے فنڈ میں ایک سو روپے کا عطیہ دیا۔

دسمبر ۲۶،۲۹۔ کانگریس کے الہٰ آباد اجلاس میں شرکت کی۔ ایک قرارداد میں میونسپلٹیز، ڈسٹرکٹ بورڈز، اور لوکل باڈیز کے دیگر اداروں کیلئے جداگانہ فرقہ وارانہ رائے دہی کے اصول کی درخواست یا توسیع کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ یہ قرارداد خالصتاً ان کے اپنے ذاتی نظریات پر مبنی ہے اور مسلم فرقہ کے جذبات کی آئینہ دار نہیں ہے۔

۱۹۱۱

یکم جنوری۔ ہندو مسلم یونٹی کانفرنس الہ آباد میں شرکت کی جس کی صدارت سر ولیم ویڈر برن کر رہے تھے۔

۵ جنوری۔ انڈین نیشنل کانگریس کے ایک وفد کے ہمراہ جس میں ہندو اور مسلمان دونوں شامل تھے وائسرائے لارڈ ہارڈنگ سے ملاقات کی۔ وفد کی قیادت سر ولیم ویڈر برن کر رہے تھے۔

جنوری۔ سر کریم بھائی ابراہیم کو "بیرونیٹ" بننے پر بمبئی کے شہریوں کی جانب سے دیئے گئے استقبالیہ میں خطبہ استقبالیہ پڑھا۔

۱۶ مارچ۔ انڈین لیجسلیٹو کونسل میں گوکھلے کے ابتدائی تعلیم کے بل کی حمایت میں تقریر کی۔

۱۷ مارچ۔ انڈین لیجسلیٹو کونسل میں مسلم وقف علی الاولاد بل متعارف کرایا۔

۱۹۱۲

۲۶، ۲۷ فروری۔ کونسل میں شادی کے خصوصی بل پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

۲۷ فروری۔ کونسل میں پولیس انتظامیہ کے نظام کے بارے میں بابو بھوپندر ناتھ باسو کی پیش کردہ قرارداد پر تقریر کی۔

۱۹ مارچ۔ لیجسلیٹو کونسل میں تعلیم کے بارے میں گوکھلے کے بل کی حمایت کی۔

۳۰ اکتوبر۔ سید علی امام اور فضل بھائی کریم بھائی کے اعزاز میں عشائیہ دیا۔

۱۰ نومبر۔ جنگ بلقان کے سلسلے میں بمبئی ٹاؤن ہال میں منعقدہ جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے ترکی کے لئے شدید تشویش کا اظہار کیا۔

۲۱ دسمبر۔ وائسرائے کی دعوت پر وائس ریگل دربار میں شرکت کے لئے دہلی روانہ ہوئے۔

۲۶ تا ۲۸ دسمبر۔ انڈین نیشنل کانگریس کے سالانہ اجلاس میں ان کے انڈین نیشنل کانگریس کمیٹی کے لیے انتخاب کی منظوری دی گئی۔

دسمبر ۳۱۔ بانکی پور بہار میں منعقدہ آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے اجلاس میں شرکت کی جس کی صدارت سر آغا خان کررہے تھے۔ اجلاس میں "ہندوستان کے لئے حکومت خود مختاری" کے اصول کو مسلم لیگ کے مقاصد میں شامل کرنے پر دلائل دیئے۔

۱۹۱۳

جنوری ۳۔ انڈین لیجسلیٹو کونسل کے رکن کی حیثیت سے پہلی مدت ختم ہوگئی لیکن باسو کے بل برائے شادی پر اپنے آزادنہ موقف کی بنا پر پیدا ہونے والی چند غلط فہمیوں کی بنا پر از سرِ نو انتخاب نہ لڑنے کا فیصلہ کیا۔

جنوری ۱۱۔ مسلمانوں کی درخواست پر وائسرائے کے حکم سے ایک حکم نامہ جاری کیا گیا تاکہ ان کو امپیریل لیجسلیٹو کونسل کا اضافی رکن نامزد کیا جائے اور وہ ہوم گورنمنٹ اور سلیکٹ کمیٹی سے جائزہ کے بعد واپسی پر وقف بل کو کونسل سے گزار سکیں اور منظوری لے سکیں۔

فروری ۷۔ سابقہ مدت پوری ہونے کے بعد ان کو لیجسلیٹو کونسل کا اضافی رکن نامزد کردیا گیا تاکہ وہ مسلم وقف علی الاولاد بل کونسل مین پیش کرسکیں۔

فروری ۱۳۔ مسلم اسٹوڈینس یونین کے اجلاس بمبئی میں اپنے اختتامی خطبہ میں کہا کہ ہوسکتا ہے کہ کوئی تنظیم قائم کرنا آسان بات ہو لیکن یہ ہمیشہ آسان نہیں ہوتا کہ اس تنظیم کو موثر جماعت بنایا جاسکے۔ انھوں نے نظم، خود انحصاری، باہمی تعاون اور اتحاد کی ضرورت پر زور دیا۔

فروری ۱۷۔ امپیریل لیسجلیٹو کونسل میں ایک قرارداد پیش کی جس میں مطالبہ کیا گیا تھا کہ ملک کے مختلف حصوں سے مختلف تنظیموں اور اہم افراد کی

جانب سے وقف بل کے بارے میں موصول ہونے والے تبصروں اور تنقید پر غور کرنے کے لئے بل کو سلیکٹ کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

۲۵ فروری۔ لیجسلیٹو کونسل میں انڈین ایکسٹر اڈیشن (ترمیمی) بل (تحویل مجرمین کا بل) میں ایک ترمیم پیش کی۔ مزید بر آں مسلم وقف بل کے بارے میں سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ پیش کی۔

۲۶ فروری۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے سکریٹری سر وزیر حسن کی جانب سے ایک قرارداد کا مسودہ جس پر ۱۹۱۳ کے اجلاس لکھنؤ میں غور و فکر ہونا تھا اس درخواست کے ساتھ وصول پایا کہ "اس کے مندرجات پر غور و فکر کے بعد مجھے مطلع کیجئے کہ اس کے کیا نتائج بر آمد ہونگے۔"

یکم مارچ۔ امپیریل لیجسلیٹو کونسل میں انڈین ایکسٹر اڈیشن (ترمیمی) بل کی جسے ہوم ممبر جے ایل جنکنز نے پیش کیا تھا مخالفت کی۔

۵ مارچ۔ تحریک پیش کی کہ مسلم وقف بل پر سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ کو منظور کیا جائے۔ مسلم وقف بل منظور کر لیا گیا۔ کسی ہندوستانی کی جانب سے پیش کیا جانے والا دوسرا اور کسی مسلمان کی جانب سے پیش کیا جانے والا یہ پہلا پرائیوٹ بل تھا۔

۸،۹ مارچ۔ بمبئی واپس آگئے۔

۱۱ مارچ۔ بمبئی میں پبلک سروس کمیشن کے سامنے بطور گواہ پیش ہوئے اور ہندوستانیوں کے مفادات کی وکالت کی۔

۲۳ مارچ۔ آل انڈیا مسلم لیگ نے ایک قرار داد کے ذریعہ امپیریل لیجسلیٹو کونسل میں نہایت مہارت کے ساتھ مسلم وقف بل پیش کرنے پر خصوصی مبارک باد پیش کی۔

۲۱ مئی۔ مسلم لیگ کے سیکریٹری سر وزیر حسن کو ایک خط میں تجویز پیش کی کہ ہندو مسلم اتحاد کے قیام کے لئے دونوں فرقوں کے سرکردہ

رہنماؤں کی ایک کانفرنس طلب کی جائے اور ہندو و مسلمانوں کے لئے علیحٰدہ علیحٰدہ اسکول قائم کرنے کے بجائے ایک ہی اسکول کے دو حصے رکھے جائیں جن میں سے ایک ہندوؤں کے لئے اور دوسرا مسلمانوں کے لئے ہو تاکہ دونوں میں اتحاد و یگانگت کو فروغ دینا ممکن ہو سکے۔

مئی، جون۔ گوکھلے کے ہمراہ چھٹیاں گزارنے کے لئے انگلینڈ گئے اور تقریباً چار ماہ وہاں قیام کیا۔

۲۸ جون۔ لندن کے علاقہ ویسٹ منسٹر کے کیکسٹن ہال میں ہندوستانی طالب علموں کے ایک جلسہ عام میں سینٹرل ایسوسی ایشن کے قیام کے لئے ایک قرارداد پیش کرتے ہوئے کہا کہ انگلینڈ میں مقیم ہندوستانی طالب علموں کی ایک تنظیم قائم کی جائے جس کا نام "لندن انڈین ایسوسی ایشن" ہو۔ انھوں نے تنظیم کے اغراض و مقاصد پر بھی روشنی ڈالی۔ جلسہ کی صدارت ایچ این لال کر رہے تھے۔

۱۴ جولائی۔ آل انڈیا مسلم لیگ لندن شاخ کے پانچویں سالانہ اجلاس میں شرکت کی جس کی صدارت سر آغا خان کر رہے تھے۔ اجلاس میں ایک قرارداد منظور کی گئی جس میں ہندوستان میں آباد مختلف فرقوں کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنے کے سلسلے میں ان کی خدمات کو سراہا گیا۔

۱۹ جولائی۔ لندن کے انڈین سوشل کلب کی جانب سے انگلینڈ کے دورہ پر آئے ہوئے ہندوستانی رہنماؤں کے اعزاز میں دیئے گئے استقبالیہ میں شرکت کی۔

۱۰ اکتوبر۔ مولانا محمد علی جوہر اور سید وزیر حسن کے ایما پر آل انڈیا مسلم لیگ کے رکن ہوئے۔ مولانا محمد علی نے رکنیت کے فارم پر نامزد کیا

جبکہ سید وزیر حسن نے تائید کی (رکنیت کا ایک اور فارم جو ۲ نومبر ۱۹۱۳ کو بھرا گیا ہے اس میں سید وزیر حسن نے نامزد کیا ہے اور مولانا محمد علی نے تائید کی ہے۔)

اکتوبر۔ گوکھلے کے ہمراہ انگلینڈ سے ہندوستان واپس پہنچ گئے۔

دسمبر ۲۰۔ انجمن ضیاء الاسلام کے ایک استقبالیہ جلسہ کی صدارت کی جو مولانا محمد علی جوہر اور سید وزیر حسن کے انگلینڈ سے ہندوستان واپس پہنچنے پر منعقد کیا گیا تھا۔ مولانا محمد علی اور سید وزیر حسن کانپور کی مسجد کے انہدام کے مسئلہ پر گفتگو کرنے انگلینڈ گئے تھے۔

دسمبر ۲۷۔ انڈین نیشنل کانگریس کے اجلاس کراچی میں کونسل آف انڈیا ریفارمز کے بارے میں ایک قرارداد پیش کی جس میں کہا گیا تھا کہ کونسل کا دائرہ کار مشاورتی ہے انتظامی نہیں اور سکریٹری آف اسٹیٹ کی تنخواہ انگلینڈ کے تخمینہ سے ادا کی جائے۔

دسمبر ۳۰، ۳۱۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے ساتویں سالانہ اجلاس منعقدہ بمقام آگرہ میں شرکت کی۔ مولوی رفیع الدین کی قرارداد کے ضمن میں جس میں جداگانہ انتخاب کو خود مختار پبلک اداروں تک وسیع کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا مولانا محمد علی کی اس تجویز کی حمایت کی کہ قرارداد کو ایک سال کے لئے ملتوی کر دیا جائے کیونکہ اگر اس سوال پر زور دیا گیا تو پھر ہم اپنا مقصد حاصل نہیں کر سکیں گے۔ سکریٹری آف اسٹیٹ کی انڈیا کونسل میں اصلاحات کے بارے میں بھی ایک قرارداد پیش کی جو منظور کر لی گئی۔

۱۹۱۴

اپریل۔ انڈین نیشنل کانگریس کے ایک وفد کے رکن کی حیثیت سے بذریعہ جہاز انگلستان روانہ ہوئے تاکہ سکریٹری آف اسٹیٹ کے سامنے ہندوستانیوں کے مسائل پیش کر سکیں جو انڈیا کونسل میں اصلاحات

اور تنظیم نو سے متعلق ایک بل برطانوی پارلیمنٹ میں پیش کرنے والے تھے۔

مئی ۱۰۔ انڈین نیشنل کانگریس کے وفد کے ترجمان کی حیثیت سے انڈیا آفس میں سکریٹری آف اسٹیٹ لارڈ کریو سے ملاقات کی۔ یہ ملاقات تقریباً دو گھنٹہ جاری رہی۔

مئی ۱۴۔ ویسٹ منسٹر پیلس ہوٹل میں لارڈ ویڈربرن کی جانب سے ناشتہ کی ایک تقریب میں برطانوی مدبّرین سے ملاقات کی۔ اس تقریب کی صدارت لارڈ کورٹنی کررہے تھے جبکہ شرکاء میں پچاس سے زائد برطانوی پارلیمنٹ کے ارکان شریک تھے۔ کانگریسی وفد کے مرکزی ترجمان کی حیثیت سے انڈیا کونسل کی تنظیم نو کے بارے میں وفد کا نقطہ نظر پیش کیا۔

جون ۳۔ ایوانِ بالا میں انڈیا کونسل ریفارم بل کی پہلی خواندگی پر جس میں انڈیا کونسل میں ہندوستانیوں کو نامزدگی کی بنیاد پر نمائندگی دینے کی تجویز رکھی گئی تھی "دی ٹائمز" میں ایک بیان کے ذریعہ رد عمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ تجویز نہایت مایوس کن ہے کیونکہ اس میں عملی طور پر ہندوستانی ارکان کے انتخاب سے انحراف کیا گیا ہے۔

جون۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے سکریٹری وزیر حسن کو لکھا کہ مسلم لیگ کا آئندہ سالانہ اجلاس بمبئی میں طلب کیا جائے۔ مسلم لیگ کونسل کے بعض ارکان کی جانب سے مخالفت کے باوجود یہ تجویز منظور کرلی گئی۔

جون ۱۷۔ "دی ڈیلی ٹیلیگراف" کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے انڈیا کونسل میں خالی جگھوں کو پر کرنے کے لئے انتخابات کے اصول کو متعارف کرانے کی وکالت کی۔

جون ۱۹۔ "دی ڈیلی نیوز" کو انڈیا کونسل کی اصلاحات کے بارے میں ایک انٹرویو دیتے ہوئے اصولوں اور مجوزہ اقدامات کو دہرایا۔

اگست ۸۔ لندن کے ہوٹل سیسل میں موہن داس کرم چند گاندھی کو دیئے گئے ایک استقبالیہ میں کانگریسی رہنماؤں سچید انند اسینا، لالہ لاجپت رائے اور سروجنی نائیڈو کے ساتھ شرکت کی۔ استقبالیہ میں گاندھی نے ہندوستانیوں پر زور دیا کہ وہ رضاکارانہ فوجی خدمات انجام دیں۔

اکتوبر۔ انڈیا کونسل ریفارم بل پر جو ۲۵ مئی کو ایوانِ بالا میں پیش ہوا اور جسے ۷ جولائی کو ایوان نے مسترد کر دیا ایک مضمون تحریر کیا جو لندن کے اخبار "فورٹ نائٹلی ریویو" میں شائع ہوا۔

نومبر۔ ہندوستان واپسی۔

دسمبر ۲۸، ۳۰۔ انڈین نیشنل کانگریس کے اجلاس مدراس میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے رکن کی حیثیت سے انتخاب۔

۱۹۱۵

جنوری ۹۔ گوکھلے اور دیگر رہنماؤں کے ساتھ موہن داس کرم چند گاندھی کا بمبئی پہنچنے پر استقبال کیا۔

جنوری ۱۴۔ بمبئی میں گورجر سبھا کی جانب سے گاندھی اور ان کی اہلیہ کستور بائی کو دی گئی ایک گارڈن پارٹی کی صدارت کی۔

فروری ۱۳۔ بمبئی مسلم اسٹوڈینس یونین کا افتتاح کیا اور مسلمان طالب علموں پر زور دیا کہ وہ اپنے اندر نظم و ضبط اور اخلاقی بڑائی پیدا کریں۔ سیاست میں دلچسپی لیں مگر احتجاجی سیاست میں ملوث نہ ہوں۔

مارچ ۵۔ بمبئی حکومت کی جانب سے منعقد کئے جانے والے ایک اجلاس میں گوکھلے کی یادگار قائم کرنے کے بارے میں ایک قرار داد پیش کی۔

	اجلاس کی صدارت لارڈ ولنگڈن کررہے تھے۔
مارچ ۸۔	ایک خط میں وزیر حسن کو تجویز پیش کی کہ مسلم لیگ کا آئندہ اجلاس بمبئی میں طلب کیا جائے۔
مئی ۳۰۔	فضل بھائی کریم بھائی کو ایک خط کے جواب میں مسلم لیگ کا اجلاس بمبئی میں منعقد کئے جانے کے بارے میں ان کی تبدیلی رائے پر احتجاج کیا اور اس بات پر زور دیا کہ اگر مسلم لیگ کونسل فیصلہ کر چکی ہے تو اجلاس بمبئی میں ہی منعقد ہوگا۔
جولائی ۴۔	بہادر جی کے ایڈوکیٹ جنرل کی حیثیت سے تقرر پر تاج محل ہوٹل میں منعقد کی جانے والی ایک تقریب میں شرکت کی۔ بہادر جی پہلے ہندوستانی تھے جن کا اس عہدہ پر تقرر ہوا۔
اکتوبر۔	''ٹائمز آف انڈیا'' کے نام ایک خط میں اس بات پر زور دیا کہ انڈین نیشنل کانگریس اور آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس ایک ہی مقام پر ہونگے تاکہ ہندوستان کے مستقبل کے بارے میں غور و فکر کیا جاسکے۔ امید ظاہر کی کہ مسلم لیگ کا اجلاس بمبئی میں ہی منعقد ہوگا۔
نومبر ۶۔	سر فیروز شاہ مہتہ کے جلوس جنازہ میں شرکت کی۔ بعد میں ایک اجلاس میں ڈاکٹر کھیر کی ایک قرارداد کی تائید میں تقریر کی جس میں کہا گیا تھا کہ فیروز شاہ مہتہ کی موت ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔
نومبر ۱۰۔	آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل نے بمبئی میں آئندہ اجلاس منعقد کرنے کے لئے ان کی دعوت کو ۳۰ کے مقابلے میں ۴۹ ووٹوں سے تسلیم کرلیا گیا۔
نومبر ۱۱۔	مسلم رہنماؤں اور عوام سے اپیل کی کہ وہ ہندو دوستوں کے ساتھ امن کے فروغ اور ایک متحدہ محاذ تشکیل دینے کے لئے آل انڈیا

مسلم لیگ کے پرچم تلے متحد ہو جائیں۔ آل انڈیا مسلم لیگ اور انڈین نیشنل کانگریس کے انضمام سے متعلق افواہ کی بھی تردید کی۔

نومبر ۱۹۔ قاسم علی کے نام ایک خط میں مسلم لیگ کے دستور کی تعریف کی۔ ایک اجلاس میں شرکت کی جو مسلم لیگ کے اجلاس بمبئی کے انتظامات کو یقینی بنانے کے لئے منعقد کیا گیا تھا۔

نومبر ۲۰۔ "بمبئی کرانیکل" میں مٹھا، جیراز بھائی اور ان کی طرف سے ایک مشترکہ خط شائع ہوا۔ جس میں مسلم لیگ کے آئندہ اجلاس کے بارے میں ان کے مٹھا اور دیگر رہنماؤں کے ساتھ مذاکرات کی تفصیل بتائی گئی۔ مٹھا کے اس مطالبہ سے اتفاق کیا کہ مسلم لیگ کے غیر متنازعہ کردار کو برقرار رکھا جائے اور لیگ کے مقاصد کے برخلاف کوئی قدم نہ اٹھایا جائے۔

دسمبر ۲۶۔ انڈین نیشنل کانگریس کی مجلس استقبالیہ کے نائب صدر کی حیثیت سے کانگریس کے منتخب صدر ایس پی سنہا کا استقبال کیا۔ اس موقع پر مجلس استقبالیہ کے صدر ڈنشا ایڈلجی واچا بھی موجود تھے۔

۱۹۱۶

یکم جنوری۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس منعقدہ بمبئی میں ایک قرارداد پیش کی جس میں کہا گیا تھا کہ اصلاحات کی اسکیم کی تیاری کے لئے کانگریس اور دیگر جماعتوں کے مشورہ سے ایک کمیٹی مقرر کی جائے۔ اس توقع کا اظہار کیا گیا کہ تمام سیاسی جماعتیں برطانیہ کے خلاف متحد ہو جائیں۔ اجلاس میں اعلان کیا گیا کہ انڈین نیشنل کانگریس اور آل انڈیا مسلم لیگ ہندوستان کی دو بڑی نمائندہ سیاسی جماعتیں ہیں۔ ان کی قرارداد کے مطابق آل انڈیا مسلم لیگ اور انڈین نیشنل کانگریس کے نمائندوں پر مشتمل ایک کمیٹی ہندو مسلم تصفیہ پر غور و فکر کے

لئے مقرر کی گئی۔

فروری ۷۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی اس کمیٹی کے رکن منتخب ہوئے جس کے سپرد اصلاحات کی اسکیم کی تیاری اور اس اسکیم کے ضمن میں دیگر جماعتوں سے مذاکرات کا کام کیا گیا تھا۔

فروری ۲۰۔ گوکھلے کو اس کی پہلی برسی کی تقریبات میں خراج عقیدت پیش کیا۔ ان تقریبات کی صدارت انڈین نیشنل کانگریس کے جنرل سیکریٹری واچا کر رہے تھے۔

مارچ ۳۱ تا مئی ۹۔ چیف پریسیڈنسی مجسٹریٹ کے سامنے "بریٹین" کے مقدمہ ازالۂ حیثیتِ عرفی میں پیش ہوئے جس میں "دی بمبئی کرانیکل" کے ایڈیٹر بی۔جی ہارنمین نے بمبئی کے ایک برطانوی روزنامہ "بریٹین" پر اپنے اور اپنے اخبار کے خلاف توہین آمیز ریماکس شائع کرنے پر مقدمہ کر رکھا تھا۔

جون ۶۔ بمبئی پریسیڈنسی ایسوسی ایشن کے ایک عام اجلاس میں اس کمیٹی کے رکن منتخب ہوئے جو پریس ایکٹ کے خلاف حکومت کو پیش کرنے کے لئے ایک اجتماعی یادداشت کی تیاری کے لئے قائم کی گئی تھی۔

جون ۱۹ تا ۲۱۔ انڈین لیجسلیٹو کونسل کے انتخابات سے تین دن قبل بذریعہ موٹر کار اپنی انتخابی مہم کے سلسلہ میں پونا گئے۔

جون ۲۱۔ رفیع الدین احمد کو تین کے مقابلے میں نو ووٹ سے شکست دے کر انڈین لیجسلیٹو کونسل کے رکن منتخب ہو گئے۔

اگست ۷ تا ۱۲۔ تلک کو جاری کئے جانے والے ایک اظہار وجوہ کے نوٹس کے دفاع میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ پونا کی عدالت میں پیش ہوئے۔ عدالت نے نوٹس کو غیر متوقع قرار دیدیا۔ اس مقدمہ کی بہت تشہیر ہوئی۔

اگست ۱۶۔ اصلاحات کی اسکیم کے سلسلے میں آل انڈیا مسلم لیگ کی قائم کردہ

کمیٹی کی کارکردگی میں اہم کردار ادا کیا۔ وزیر حسن کے تیار کردہ مسودہ میں جسے آراء کے حصول کے لئے اراکین میں تقسیم کیا جانا تھاترمیم و اضافہ کیا۔

ستمبر ۱۹۔ انڈین لیجسلیٹو کونسل میں ہندو اور مسلمانوں کی جائیداد کی منتقلی کے بارے میں ایک بل پر تقریر کی۔

اکتوبر ۱۱۔ آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے اجلاس میں لیگ کے آئندہ سالانہ اجلاس لکھنؤ کا صدر منتخب کیا گیا۔

اکتوبر ۲۱ تا ۲۳۔ احمد آباد میں سولھویں بمبئ صوبائی کانفرنس کی صدارت کی۔

نومبر ۲۱۔ آل انڈیا مسلم لیگ کمیٹی کی مجوزہ اصلاحات کی کاروائی میں اہم کردار ادا کیا۔

انڈین لیجسلیٹو کونسل کے ۱۹ غیر سرکاری اراکین نے ان کے ایما پر اس یادداشت پر دستخط کئے جو اصلاحات کے ضمن میں وائسرائے کو پیش کی جانا تھی۔ یہ یادداشت اس اسکیم سے قدرے مشابہ تھی جو کانگریس اور مسلم لیگ نے متفقہ طور پر تیار کی تھی۔

ایک قرارداد پیش کی جس میں نو آبادیات میں ہندوستانیوں کے ساتھ روا رکھے جانے والے سلوک پر احتجاج کیا گیا تھا۔

دسمبر ۲۵ تا ۲۸۔ ہندو اور مسلمان رہنماؤں کے اشتراکِ علم سے کانگریس اور مسلم لیگ کو صوبائی کونسلوں میں مسلمانوں کی تیس فیصد نمائندگی تسلیم کرنے پر آمادہ کیا۔ مسلمان ۳۳ فی صد کا مطالبہ کر رہے تھے جبکہ ہندوؤں نے ۲۵ فی صد کی تجویز رکھی تھی۔

دسمبر ۳۰ تا ۳۱۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس لکھنو کی صدارت کی۔ اس اجلاس میں میثاقِ لکھنو کی منظوری دی گئی۔ وہ لیگ کے پہلے صدر تھے جنھوں نے لیگ کے پلیٹ فارم سے خلافت کے مسئلہ کو اٹھایا۔ اس اجلاس میں سید سلیمان ندوی نے اپنی نظم ''محمد علی جناح'' پڑھی۔

انڈین نیشنل کانگریس کے اجلاس لکھنؤ کانگریس کمیٹی کے رکن منتخب ہوئے۔اس اجلاس میں سروجنی نائیڈو نے گوکھلے کے اس قول کو دہرایا کہ محمد علی جناح ہندو مسلم اتحاد کے بہترین سفیر ہیں۔

۱۹۱۷

جنوری ۲۵۔ ان کی درخواست پر لایونیل جارج کرٹس جس نے میثاقِ لکھنؤ کے برعکس ایک اسکیم تیار کی تھی بمبئی کے تقریباً ستر سیاسی رہنماؤں پر مشتمل ایک گروپ سے ملاقات کی اور مطالبات لکھنؤ کے نفاذ پر تقریباً دو گھنٹے گفتگو کی۔

فروری ۲۱۔ انڈین لیجسلیٹو کونسل میں انڈین ڈیفنس فورس بل کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ مسلح افواج میں ہندوستانیوں کو افسر مقرر کیا جائے۔ اس کے علاوہ ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ ۱۹۱۵ کے قوانین میں ترمیم سے متعلق ایک قرارداد پر بھی تقریر کی۔

فروری ۲۲۔ آگرہ اور اودھ متحدہ صوبجات میں حکومت کے تقرر سے متعلق ایک قرارداد پر تقریر کی۔

فروری ۲۸۔ کونسل میں لازمی پرائمری تعلیم کے بارے میں ایک بل کی حمایت کی۔

مارچ ۲۰۔ کونسل میں پبلک سروس اور ڈھاکہ یونیورسٹی کے بارے میں شاہی کمیشن پر اظہارِ خیال کیا۔

مارچ ۲۳۔ ۱۸۔۱۹۱۷ کے امپیریل بجٹ پر تقریر کی۔ ہندوستانی اور یوروپی باشندوں کے درمیاں مساوات قائم کرنے پر زور دیا۔

مئی ۶۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل نے اس وفد کا رکن نامزد کیا جو انڈین نیشنل کانگریس کے اشتراک سے میثاقِ لکھنؤ کی روشنی میں اصلاحات متعارف کرانے لندن جارہا تھا۔

جون ۱۶۔ مدراس حکومت کی جانب سے مسز اینی بیسنت کی صوبہ بدری پر

سپرو، موتی لال نہرو، سی آر داس اور چنتا منی کے ساتھ ہوم رول لیگ میں شمولیت اختیار کر کے بمبئی کے قانون دان طبقہ کو اس میں شامل کر لیا۔ جن دیگر رہنماؤں نے ہوم رول لیگ میں شمولیت اختیار کی ان میں ڈی این بہادر جی، بھولا بھائی ڈیسائی، جیکار، کے ایم منشی اور بی جی ہارنیمن شامل تھے۔ ہوم رول لیگ کی بمبئی شاخ کے صدر مقرر ہوئے۔

جولائی ۳۔ بمبئی پریسیڈنسی ایسوسی ایشن کی جانب سے طلب کئے گئے ایک اجلاس کی صدارت کی اور مسز اینی بیسنت اور ان کے کارکنوں کی گرفتاری پر احتجاج کیا۔

وزیر حسن نے مطلع کیا کہ آل انڈیا مسلم لیگ رمضان کے دوران اجلاس منعقد نہیں کر سکتی۔ انھوں نے کہا کہ مالویہ کانگریس اور لیگ کا مجوزہ مشترکہ اجلاس ۲۲ جولائی کو بمبئی میں منعقد کرنے پر آمادہ ہو گئے ہیں۔

جولائی ۱۶۔ بمبئی کے مرار جی گوکھل داس ہال میں ہوم رول لیگ کے ایک عوامی اجتماع کی صدارت کی جس مین سابق وائسرائے لارڈ ہارڈنگ (۱۶۔۱۹۱۰) پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے لارڈ چیمسفورڈ کی ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے بارے میں پالیسی پر عدم اطمینان کا اظہار کیا گیا۔ بی جی ہارنیمن نے اجلاس کے صدر کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ محمد علی جناح نہ صرف بمبئی میں بلکہ پورے ہندوستان میں فرائض کی بجاآوری کے ضمن میں ایک اعلیٰ مثال ہیں۔ ہم سب اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ وہ آئندہ بھی اسی لگن کی ساتھ خدمات انجام دیتے رہیں گے۔

جولائی ۲۸۔ بمبئی میں لیگ کونسل اور کانگریس کمیٹی کے ایک مشترکہ اجلاس کی صدارت کی جس میں ہوم رول کے نظر بندوں کی رہائی کے لئے

جدوجہد کا اعادہ کیا گیا۔

جولائی ۲۹۔ بمبئ میں ہوم رول لیگ کے ایک جلسہ عام کی صدارت کی جس میں تلک اور اینی بیسنٹ نے ہندوستان کے لئے ہوم رول کی منظوری کا مطالبہ کیا۔

جولائی ۳۰۔ بمبئ پریسیڈنسی ایسوسی ایشن کے ایک جلسہ عام کی صدارت کی جس میں حکومت کی پالیسیوں پر احتجاج کیا گیا۔

اگست (پہلا ہفتہ) بمبئ میں ہوم رول کے مسئلہ پر عوامی اجتماع کی صدارت کی۔

اگست ۲۰۔ سکریٹری آف اسٹیٹ ایڈون مانٹیگو نے برطانوی پارلیمنٹ میں یہ امید افزا اعلان کیا کہ انتظامیہ کے تمام شعبوں میں ہندوستانیوں کی شمولیت کو فروغ دیا جائے گا اور خود مختار حکومت کے اداروں کو رفتہ رفتہ اس خیال کے پیشِ نظر ترقی دی جائے گی کہ ہندوستان میں برطانوی سلطنت کے لازمی جز کی حیثیت سے ذمہ دار حکومت کے تصور کو ترقی دی جا سکے۔

اگست ۲۵،
۲۷، ۲۸۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی ریگولیشن کمیٹی کے اجلاسوں میں شرکت کی۔

ستمبر ۱۰۔ چندواڑہ کے مقام پر علی برادران (محمد علی جوہر۔ شوکت علی) سے ملاقات کے بعد راجہ صاحب محمود آباد نے ایک ٹیلی گرام کے ذریعہ محمد علی جناح کو علی برادران کی قید سے رہائی کے بارے میں مطلع کیا جس کے لئے محمد علی جناح اور راجہ صاحب محمود آباد جدوجہد کر رہے تھے۔

ستمبر ۱۳۔ انڈین لیجسلیٹو کونسل میں میاں محمد شفیع کی پیش کردہ ایک قرارداد کی مخالفت کی جس میں مطالبہ کیا گیا تھا کہ صوبہ بہار اور اڑیسہ کی طرح پنجاب میں بھی عدلیہ اور انتظامیہ کو باہم ضم کر دیا جائے۔

ستمبر ۱۹۔ ہندوستانی جہازوں کے تبادلہ کی پابندی کے بل پر کونسل میں تقریر کرتے ہوئے ایک ترمیم پیش کی جس میں کہا گیا تھا کہ تمام ہندوستانیوں کو بھی برطانیہ کی رعایا تصور کیا جائے۔

ستمبر ۲۰۔ انڈین سول سروس اور محکمہ پولیس میں برطانوی افسران کے تناسب پر کونسل میں تقریر کی۔

ستمبر ۲۱۔ کونسل میں تقریر کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ انڈین سول سروس کے امتحانات ایک ہی وقت میں ہندوستان اور لندن میں منعقد کیے جائیں تاکہ ان امتحانات میں ہندوستانیوں کی کثیر تعداد شرکت کر سکے۔ انھوں نے کہا کہ بھرتی کا اصول "جو سب سے بہتر ہو" کی بنیاد پر ہونا چاہئے اور کسی بھی طبقہ کو غیر ضروری رعایت نہیں ملنا چاہئے۔

ستمبر ۲۴۔ انڈین سول سروس میں ہندوستانیوں کے لئے پچاس فی صد کوٹہ مقرر کرنے سے متعلق ایک قرارداد کی حمایت کی۔

ستمبر ۲۵۔ انڈین ریلویز ایکٹ ۱۸۹۰ کی افادیت کا جائزہ لینے کے لئے ایک مشترکہ کمیٹی کے تقرر کے بارے میں قرارداد پیش کی۔ بعدازاں یہ قرارداد واپس لے لی گئی۔

ستمبر ۲۶۔ علی برادران کی رہائی کے بارے میں کونسل میں سوال کیا۔

ستمبر۔ شملہ میں ایک اخباری انٹرویو دیتے ہوئے میثاقِ لکھنؤ اور آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے انیس ارکان کی یادداشت کی روشنی میں دستوری اصلاحات کے نفاذ کی وکالت کی۔

اکتوبر ۵۔ آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے اجلاس منعقدہ الٰہ آباد میں شرکت کی جس کی صدارت راجہ صاحب محمود آباد کر رہے تھے۔

اکتوبر ۶۔ آل انڈیا مسلم لیگ کونسل اور آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے مشترکہ اجلاس میں شرکت کی جس میں "ہوم رول" کے بارے میں

مشترکہ اقدام تجویز کیا گیا اور ایک قرارداد مولانا محمد علی جوہر کی رہائی کے لئے منظور کی گئی۔ اجلاس میں سکریٹری آف اسٹیٹ سے ملاقات کے لئے ایک کل ہندو فد مقرر کیا گیا تاکہ وہ کانگریس اور مسلم لیگ کی اصلاحات کی اسکیم کے بارے میں اپنا موقف پیش کر سکے۔

اکتوبر۔ الٰہ آباد میں ہوم رول لیگ کے ایک جلسہ عام میں شرکت کی اور کہا کہ انھوں نے ہوم رول لیگ میں شرکت ہندوستان کے لئے حکومت خود اختیاری کے حصول کی خاطر کی ہے۔

نومبر۔ مانٹیگیو سے ملاقات کی جس نے بعد میں اعتراف کیا کہ وہ جناح کے انداز گفتگو سے بہت متاثر ہوا۔ شانتارام چاؤل بمبئی میں ہوم رول لیگ کے ایک جلسۂ عام سے خطاب کرتے ہوئے "موجودہ یوروپی احتجاج" پر اظہارِ خیال کیا۔

نومبر ۳۔ بمبئی میں ہوم رول لیگ کے ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے ہندو مسلم اتحاد پر زور دیا اور کہا کہ یہاں کوئی نہ انتہا پسند ہے اور نہ اعتدال پسند۔ سب قوم پرست ہیں جو آئینی طریقوں سے مسلسل اپنا مقصد حاصل کرنے کے لئے جدو جہد کر رہے ہیں۔

نومبر ۴۔ گاندھی کے ایما پر جو گودھرا کے مقام پر گجراتی پولیٹیکل کانفرنس کی صدارت کر رہے تھے ایک قرارداد پیش کی جس میں مانٹیگو کے آئندہ دورہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا گیا تھا کہ سکریٹری آف اسٹیٹ نے حال ہی میں ہز میجسٹی کی حکومت کی جس پالیسی کا اعلان کیا ہے اس کی پہلی قسط کے طور پر کانگریس اور مسلم لیگ کی تیار کردہ مشترکہ اصلاحات کی اسکیم کو تسلیم کرلیا جائے۔ بعد ازاں قرارداد کو گجراتی زبان میں پیش کرنے پر گاندھی نے اُن کا شکریہ ادا کیا۔

نومبر ۱۶۔ بمبئی میں ایک جلسہ عام کی صدارت کرتے ہوئے لارڈ سیڈ نہم کے ایک بیان کا جس میں کہا گیا تھا کہ "جس قدر جلد عوام جن کے ہم امانت دار ہیں خود مختار حکومت کے اہل ہو جائیں گے ہم فوری طور پر حکومت ان کے حوالے کردیں گے" حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ جب عوام حکومت خود مختاری کے اہل ہو جائیں گے تو ان کو خود مختار حکومت کے حصول کے لئے لارڈ سیڈ نہم کے پاس جانے کی کوئی ضرورت نہیں رہے گی۔

دسمبر ۲۹۔۳۰۔ کانگریس کے اجلاس کلکتہ میں خود مختار حکومت کے بارے میں بینر جی کی قرارداد کی تائید کی۔ بعد ازاں آل انڈیا مسلم کانگریس کمیٹی کے رکن منتخب ہوئے۔

دسمبر ۳۰۔ اورینٹ کلب میں سی آر داس کی جانب سے اپنے اعزاز میں دی گئی پارٹی میں شرکت کی۔ گاندھی بھی اس پارٹی میں شریک ہوئے۔

۱۹۱۸

دسمبر، یکم جنوری آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس منعقدہ کلکتہ میں ایک قرارداد پیش کی جس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا تھا کہ وہ مانٹیگو کے عہد کو پورا کرتے ہوئے پہلے مرحلہ کے طور پر کانگریس لیگ اسکیم دسمبر ۱۹۱۶ کے مطابق فوری طور پر بل متعارف کرائے تاکہ ذمہ دار حکومت کے قیام کے مدت مقرر ہو سکے۔ مزید براں جو بھی اصلاحاتی اسکیم ہو اس میں ناقابل تردید طور پر مسلمانوں کی موثر اور بھرپور نمائندگی کے اصول کو یقینی بنایا جائے۔ جارج کرٹس کی اسکیم پر تنقید کی گئی۔ اسی قسم کے خیالات کا اظہار ۳۲ ویں اجلاس کانگریس منعقدہ دہلی میں خود مختار حکومت کے بارے میں ایک قرار داد کی تائید کرتے ہوئے بھی کیا۔

فروری ۶۔ کونسل میں خود مختار حکومت کی مکمل کامیابی کو یقینی بنانے کے لئے

لسانی بنیادوں پر صوبوں کی از سرِ نو تقسیم اور تشکیل کے بارے میں ایک قرارداد پر بحث میں حصہ لیا۔

فروری۔ تلک اور بپن چندر پال کے پنجاب اور دہلی میں داخلہ پر عائد پابندی کے خلاف وائسرائے سے ملاقات کے لئے تشکیل دیئے گئے وفد میں شامل ہوئے۔ وفد نے علی برادران کی قید سے رہائی میں تاخیر پر بھی تشویش کا اظہار کیا۔

فروری ۲۷۔ کلکتہ ہائی کورٹس کے دائرہ اختیار کی آسام کے کوہستانی علاقوں "خاصیہ" اور "جینتیا" تک توسیع کے بارے میں کونسل میں پیش کی جانے والی کے کے چندا کی تحریک پر بحث میں حصہ لیا۔

مارچ ۵۔ انڈین سول سروس کے امتحانی نصاب میں چند ہندوستانی موضوعات کی شمولیت اور سینماٹوگرافی کے بارے میں ایک بل پر تقریر کی۔

مارچ ۸۔ لیجسلیٹو کونسل میں ۱۹۔۱۹۱۸ کے بارے میں مالیاتی بیان کی کچھ تحفظات کے ساتھ حمایت کی۔

مارچ ۱۳۔ جنگ کے خاتمہ کے بعد مفت اور لازمی تعلیم متعارف کرنے کے بارے میں انڈین لیجسلیٹو کونسل میں پیش کی جانے والی ایک تحریک پر تقریر کی۔

مارچ ۱۴۔ انڈین انکم ٹیکس بل پر بحث میں حصہ لیا۔

مارچ ۱۸۔ کونسل میں ایسٹ انڈین ریلوے کمپنی کے معاہدہ سے متعلق ایک قرارداد اور انڈین ڈیفنس فورس بل پر تقریر کی۔

مارچ ۱۹۔ کونسل میں ہندوستانی سپاہیوں پر مقدمہ چلانے سے متعلق ایک بل پر بحث میں حصہ لیا۔

اپریل ۸۔ جنگ کے بارے میں ہوم رول لیگ کے نقطۂ نظر کو پیش کرنے کے لئے تلک کو انگلینڈ روانہ ہونے کی اجازت نہ دینے پر حکومت کے

خلاف ہوم رول لیگ کے بمبئی میں ایک عوامی اجتماع کی صدارت کی۔

اپریل ۱۹۔ بمبئی میں سر ڈنشاپیٹٹ کی بیٹی رتن بائی سے عقد کیا۔ رتن بائی نے ۱۸ اپریل کو بمبئی کی جامع مسجد کے پیش امام مولانا نذیر احمد خجندی کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا تھا۔

اپریل ۲۲۔ ہوم رول لیگ کے اٹھارہ دیگر ارکان کے ساتھ ایک منشور پر دستخط کئے جس میں ہز مجسٹی حکومت سے مطالبہ کیا گیا تھا کہ وہ پہلے مرحلہ کے طور پر کانگریس اور مسلم لیگ کی اسکیم میں دی گئی مقررہ مدت کے اندر ہندوستان میں ذمہ دار حکومت کے قیام کا اعلان کرے اور اس ضمن میں فوری طور پر پارلیمنٹ میں ایک بل متعارف کرائے۔

اپریل ۲۷، ۲۹۔ دہلی میں منعقدہ "وار کانفرنس" میں شرکت کی اور مطالبہ کیا کہ جنگ کے انتظامات کے سلسلہ میں ہندوستان کے سیاسی رہنماؤں کی حمایت کو مشروط تصور کیا جائے۔ وائسرائے کے لئے شکریہ کی تحریک ان کے ایما پر منظور کی گئی۔

اپریل ۳۰۔ وائسرائے کی جانب سے دہلی میں حکومت کی طرف سے وار کانفرنس میں برطانوی سلطنت کے دفاع کے لئے ہندوستانی سپاہیوں کی بھرتی کے اعلان کے خلاف ایک قرارداد پیش کی جس میں کہا گیا تھا کہ جنگ میں ہندوستان کی شمولیت کو برطانیہ کی جانب سے ہندوستان کے لئے دستوری اصلاحات کے نفاذ سے متعلق سابقہ وعدوں سے مشروط کیا جائے۔ یہ قرارداد بہر حال وائسرائے کے ایما پر مسترد کر دی گئی۔

جون ۱۰۔ بمبئی وار کانفرنس میں شرکت کی اور ہندوستان میں ذمہ دار حکومت کے قیام، سول سروسز کو ہندوستانی بنانے اور ہوم رول لیگ کی وفا

داری کے مسئلوں پر گورنر بمبئی لارڈ ولنگڈن سے ٹکر لے بیٹھے۔

جون ۱۵۔ بمبئی میں ایک جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے حکومت کو غیر سنجیدہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ حکومت کا طریقہ کار اور پالیسی تمام غلط ہیں۔

جون ۱۷۔ تلک کے ساتھ لارڈ ولنگڈن کے توہین آمیز سلوک کے خلاف احتجاجاً ایک جلسہ میں جنوبی افریقہ کے مسئلہ پر تقریر کرنے کی دعوت مسترد کر دی۔

جولائی ۱۳۔ وزیرِ اعظم برطانیہ، سکریٹری آف اسٹیٹ اور وائسرائے کو ایک ٹیلی گرام ارسال کیا جس میں مطالبہ کیا گیا تھا کہ ہوم رول لیگ کے وفد کو انگلینڈ جانے کی اجازت نہ دینے کے احکامات کو واپس لیا جائے۔

جولائی ۲۳۔ ایک اخباری بیان میں مانٹیگو چیمسفورڈ اصلاحات کی تجاویز پر تنقید کی اور یہ موقف اختیار کیا کہ دستوری اصلاحات اس نوعیت کی ہوں جس میں قانون وضع کرنے والوں کا انتظامیہ پر مکمل اختیار ہو۔

اگست۔ انڈین ریویو (الٰہ آباد) میں شائع ہونے والی مانٹیگو چیمسفورڈ تجاویز میں دیئے گئے مجوزہ دوریاستوں کے مشترکہ نظام پر عدم اطمینان کا اظہار کیا۔

ستمبر ۴۔ انڈین لیجسلیٹو کونسل میں کاٹن کلاتھ بل پر تقریر کی۔

ستمبر ۵۔ ہندوؤں کی شادیوں کے سلسلہ میں ایک جواز بل پر بحث میں حصہ لیا۔

ستمبر ۷۔ اصلاحات کی رپورٹ پر غور کرنے اور سفارشات دینے کے بارے میں ایک "ہاؤس کمیٹی" کے تقرر سے متعلق بینرجی کی ایک قرارداد کی حمایت میں تقریر کی اور چند اضافوں کی جانب نشاندہی کی۔

ستمبر ۹، ۱۰۔ انڈین لیجسلیٹو کونسل میں مسلح افواج کے ہندوستان میں اخراجات

میں اضافہ کے بارے میں مالی تعاون پر بحث میں حصہ لیا۔

ستمبر ۱۱۔ نٹال میں معاہدہ کے تحت گئے ہوئے ہندوستانی محنت کشوں کی جلد رہائی کے بارے میں ایک قرارداد اور کاٹن کلاتھ بل پر کونسل میں تقریر کی۔

ستمبر ۱۹۔ انڈین لیجسلیٹو کونسل میں ۱۹۱۰ کے پریس ایکٹ کے اثرات کے بارے میں رپورٹ پیش کرنے کے لئے ایک کمیٹی کے قیام کی کھاپرڈے نے ایک تحریک پیش کی۔ اس تحریک پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ۔ "میں ایک لمحہ کو بھی یہ پسند نہیں کرتا کہ بغاوت، عدم اطمینان اور نسلی منافرت پھیلانے کے مرتکب کسی مجرم کو سزا نہ دی جائے۔ مگر اس کے ساتھ ہی میں یہ کہتا ہوں کہ معصوموں کو تحفظ فراہم کیا جائے۔ ان صحافیوں کو تحفظ فراہم کیا جائے جو اپنے فرائض جرات مندی، آزادی اور ایمانداری کے ساتھ ادا کر کے بیک وقت عوام اور حکومت کی خدمت کر رہے ہیں۔ ان کا یہ طرز عمل کسی بھی حکومت کے لئے سبق کی حیثیت رکھتا ہے۔

ستمبر ۲۳۔ انڈین لیجسلیٹو کونسل میں کھاپرڈے کی ایک قرارداد کی جس میں کہا گیا تھا کہ سیڈیشن کمیٹی کی رپورٹ (رولٹ کمیٹی رپورٹ) پر غور و فکر اور تصفیہ کو ملتوی کر کے ایک مشترکہ کمیٹی کے ذریعہ جس میں کرمنل انویسٹیگیشن ڈیپارٹمنٹ میں کام کرنے والے سرکاری اور غیر سرکاری افسران شامل ہوں مکمل تفتیش کرائی جائے جناح نے مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ رولٹ کمیٹی کے قیام کا اصل مقصد یہ معلوم کرنا نہیں تھا کہ ملک میں کہاں مجرمانہ سازشیں ہو رہی ہیں بلکہ اس کا اصل مقصد یہ تعین کرنا تھا کہ جب حالات معمول پر آئیں گے تو اس نوعیت کے اقدامات سے کس طرح نمٹا جائے گا۔

ستمبر ۲۵۔ اتحادی افواج کو مبارک باد دینے سے متعلق ایک قرارداد پر کونسل

میں تقریر کی۔

اکتوبر، نومبر۔ دہلی کانگریس (۱۹۱۹) کی صدارت کے لئے مدن موہن مالویہ کی حمایت کی۔

نومبر ۸۔ ایک خط کے ذریعہ جس پر ۲۹ عوامی رہنماؤں کے دستخط تھے ٹائمز آف انڈیا (بمبئی) کے ایڈیٹر اسٹینلے ریڈ سے مطالبہ کیا کہ وہ بمبئی کے گورنر لارڈ ولنگڈن کے اعزاز میں الوداعی استقبالیہ نہ دیں کیونکہ عوام ان کے حق میں نہیں ہیں۔

نومبر ۱۱۔ جنگ عظیم اول کے عارضی التواء کے معاہدے پر دستخط ہوگئے۔

دسمبر ۱۰۔ "دی بمبئی کرانیکل" میں ایک خط شائع ہوا جس میں انھوں نے اس بات کا اعادہ کیا کہ گوکھلے نے اپنی موت سے قبل متعدد بار اپنی گفتگو میں ایک ایسے متحدہ دستوری فارمولے کی تیاری پر زور دیا جس کو ہندوستان کی تمام سیاسی قوتوں کا اعتماد حاصل ہو۔ ہم عوامی اجتماعات میں بھی "منظور شدہ مشترکہ فارمولا" جیسی اصطلاحوں کے استعمال پر رضامند ہوگئے تھے۔

دسمبر ۱۱۔ بمبئی ٹاؤن ہال میں لارڈ ولنگڈن کے اعزاز میں دی جانے والی الوداعی تقریب کو درھم برہم کرنے میں اپنی بیوی اور دیگر افراد کے ساتھ مرکزی کردار ادا کیا۔ یہ تقریب گومگوں کی صورتحال میں ختم ہوگئی۔

دسمبر ۱۵۔ مانٹیگو سے ایک ملاقات میں زور دیا کہ وہ دہلی میں ایک کانفرنس بلا کر علی برادران کی اسیری کے سلسلہ میں رہنماؤں کو اعتماد میں لیں۔

دسمبر [illegible]۔ کانگریس کے سالانہ اجلاس میں شرکت کی جس میں ان کو کل ہند کانگریس کمیٹی کا رکن نامزد کیا گیا۔

دسمبر۔ لارڈ ولنگڈن کی الوداعی تقریب کے خلاف احتجاج میں مرکزی کردار ادا کرنے کے اعتراف میں ایک ماہ کے اندر عوامی چندہ سے

۲۵ ہزار روپے کا ایک فنڈ جمع کیا گیا تاکہ کانگریس ہاؤس بمبئی کے کمپاؤنڈ میں ”جناح پیپلز میموریل ہال“ بطور یادگار تعمیر کرایا جائے۔ اس ہال کا افتتاح مسز اینی بیسنٹ نے کیا۔ چندہ کی اپیل پارسی اٹارنی بی ڈی لام نے کی تھی اور شہریوں نے چندہ دیا تھا۔

1919

جنوری۔ مشترکہ پارلیمانی کمیٹی کے سامنے شہادت دینے کے لئے جانے والے ہوم رول لیگ کے وفد میں ان کا نام بھی شامل کیا گیا۔

فروری ٦۔ سر ولیم ونسینٹ کی جانب سے رولٹ کمیٹی کی سفارشات پر مبنی کرمنل لاء (ایمرجنسی پاورز) بل کی مخالفت کرتے ہوئے انڈین لیجسلیٹو کونسل میں کہا کہ اگر یہ بل منظور کر لیا گیا تو ”تم ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک ایسی بے چینی اور احتجاج پیدا کرو گے جو اس سے قبل تم نے کبھی دیکھا نہ ہو گا۔“ یہ بل ۷ فروری کو سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کیا گیا۔

فروری۔ موہن داس کرم چند گاندھی کے پیروکاروں کی جانب سے اینی بیسنٹ پر ہوم رول لیگ کی صدارت سے استعفیٰ دینے کے لئے زور دینے کی کارروائیوں کی مذمت کی۔ بہر حال بعد ازاں گاندھی ہوم رول لیگ کے صدر ہو گئے۔

فروری ٦۔ ۷، ۱۹،

مارچ ۱۲، ۱۴۔ انڈین لیجسلیٹو کونسل میں کرمنل لاء (ایمرجنسی پاورز) بل کی مخالفت کی۔

مارچ ۲۸۔ رولٹ بل کی منظوری پر بطور احتجاج انڈین لیجسلیٹو کونسل کی رکنیت سے استعفیٰ دیدیا۔ وائسرائے کے نام ایک خط میں کہا کہ ”عوام کی امنگوں اور خواہشات کے خلاف رولٹ بل کی منظوری اور بحیثیت گورنر جنرل آپ کی تصدیق سے برطانوی انصاف کے بارے

میں عوام کے اعتماد کو شدید دھچکا لگا ہے۔ اور۔ انصاف کے بنیادی اصولوں اور عوام کے آئینی حقوق کو ایک ایسے وقت میں روندا گیا ہے جبکہ مملکت کو کسی قسم کا کوئی خطرہ لاحق نہیں۔" انھوں نے رولٹ ایکٹ کو "مکروہ" اور "سیاہ قانون" قرار دیا۔

مارچ ۳۰، اپریل۔ رولٹ بل کی منظوری کے خلاف ہونے والے احتجاج پر دکھ کا اظہار کیا۔

اپریل ۶۔ فرنچ برج بمبئی کے مقام پر رولٹ بل کے خلاف ایک احتجاجی عوامی جلسہ کی صدارت کی۔

اپریل ۱۳۔ جلیانوالہ باغ کا سانحہ۔ جنرل ڈائر کے احکامات پر امرتسر کے جلیانوالہ باغ میں ایک عوامی جلسہ پر پولیس نے گولی چلادی جس کے نتیجہ میں تقریباً چار سو افراد ہلاک اور ہزاروں افراد زخمی ہوگئے۔

اپریل ۱۳، ۱۴۔ نانڈیر ڈسٹرکٹ میں دیش مکھ آف کوبر کے خلاف ایک مقدمہ قتل کے سلسلے میں حیدر آباد (دکن) پہنچے۔ سکندر آباد پہنچے پر ۱۵اپریل کو ایک عوامی اجتماع سے خطاب کرنے کی دعوت دی گئی جسے انھوں نے قبول کرلیا۔

اپریل ۱۵۔ پولیس حکام نے ان کو مطلع کیا کہ نظام کے احکامات کے تحت وہ کسی عوامی اجتماع سے خطاب نہیں کرسکتے۔ انھوں نے ان احکامات جو تسلیم کرنے سے قبل پولیس سے تحریری احکامات دکھانے کو کہا لیکن پولیس حکام نے یہ کہہ کر نظام کے احکامات دکھانے سے منع کردیا کہ ایسا کرنا خلافِ ضابطہ ہوگا۔ بہر حال انھوں نے پروگرام کے مطابق "کل کا ہندوستان" کے موضوع پر جلسہ سے خطاب کیا۔

اپریل ۱۸۔ نظام کی حکومت نے ایک خط کے ذریعے ان کو سیاسی تقریر نہ کرنے کے احکامات کی خلاف ورزی کرنے پر نظام کی برہمی سے

آگاہ کیا۔

اپریل ۲۰۔ نظام کی حکومت کے خط کے جواب میں انھوں نے کہا کہ "آپ کے خط میں جو بیان دیا گیا ہے وہ نہ صرف خلاف واقعہ ہے بلکہ وہ دروغ بیانی پر مبنی ہے۔ مجھ سے پولیس کمشنر کے ایک فرسٹ اسسٹنٹ نے رابطہ قائم کر کے یہ کہا کہ میں کوئی سیاسی تقریر نہ کروں لیکن میں نے اس بنیاد پر یہ احکامات تسلیم کرنے سے انکار کر دیا کہ اگر تحریری طور پر مجھ سے کسی جلسے سے خطاب کرنے کو منع کیا جاتا تو میں اُسے قبول کر لیتا۔

اپریل ۲۵۔ نظام کی حکومت نے خط کے جواب میں کہا کہ سیاسی تقریر کر کے آپ نے دانشمندانہ فیصلہ نہیں کیا۔ آپ نے ایک غلطی کی ہے اور جان بوجھ کر نظام معظم کے احکامات کو مسترد کر کے بلا جواز توہین کے مرتکب ہوئے ہیں۔ اس قسم کی سیاسی تقریر جو برے اثرات مرتب کر سکتی ہے، کوئی بھی شخص اور خاص طور پر ایک ایسا شخص جو پیدائشی طور پر یا کسی اور طرح سے بھی حیدر آباد سے تعلق نہ رکھتا ہو حیدر آباد کی حدود میں نہیں کر سکتا اور نہ نظام کی سلطنت کے کسی حصہ کا نظام معظم کی اجازت کے بغیر دورہ کر سکتا ہے۔

اپریل۔ بمبئی کی حکومت نے ہارنیمن، موہن داس کرم چند گاندھی اور محمد علی جناح اور دیگر احتجاج کرنے والوں کی صوبہ بدری کے امکانات کا جائزہ لیا لیکن بعد میں مختلف وجوہات کی بنا پر محمد علی جناح کے سلسلہ میں یہ اقدام ملتوی کر دیا گیا۔ بہر حال ہارنیمن کو صوبہ بدر کر کے انگلینڈ بھیج دیا گیا اور "بمبئی کرانیکل" کی اشاعت پر ۲۶ اپریل کی شب بغیر پیشگی اطلاع کے پابندی لگا دی گئی۔

جون ۷۔ ہاؤس آف لارڈز اور ہاؤس آف کامنز کی سلیکٹ کمیٹی کے سامنے اصلاحات کے سوال پر موقف پیش کرنے کے لئے ایک وفد

میں شامل ہو کر لندن گئے۔

جولائی، اگست۔ ہاؤس آف کامنز کی جانب سے، "انڈیا ریفارمز بل" کا جائزہ لینے کے لئے تشکیل دی گئی سلیکٹ کمیٹی کے سامنے آل انڈیا مسلم لیگ کا موقف پیش کیا۔

اگست ۱۴، ۱۵۔ لندن میں ان کے ہاں پہلی و واحد بیٹی پیدا ہوئی۔ دینا نام رکھا گیا۔

اگست ۲۷۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے ایماء پر "ترکی مسئلہ" پر حسن امام، غلام محمد بھرگڑی اور یعقوب حسن کے تعاون سے وزیرِ اعظم لائیڈ جارج کو ایک یادداشت پیش کی۔ اس یادداشت میں کہا گیا تھا کہ اگر ترکی کے سلطان اور عالم اسلام کے خلیفہ کی خود مختار حیثیت کو کم کرنے میں برطانیہ فریق بنا تو ہندوستان میں اس کے نتائج شدید اور دیرپا ہونگے۔ سلطنتِ عثمانیہ کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کی بھی مخالفت کرتے ہوئے یادداشت میں کہا گیا تھا کہ اس قسم کی فوجی فتح کی حیثیت مذہبی نوعیت کی ہوگی۔ یہ ایک مذہب کی دوسرے مذہب پر فتح ہوگی اور اسے اسلام کی اہانت اور بے حرمتی تصور کیا جائے گا۔

ستمبر ۴۔ لائیڈ جارج کے نام ایک خط میں ملاقات کا وقت طلب کیا تاکہ اس کے سامنے ہندوستانی مسلمانوں کا موقف پیش کر سکیں۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے وفد کی جانب سے ایک یادداشت بھی اس کو ارسال کی۔

اکتوبر۔ "انڈین ریویو" میں تحریک خلافت اور ترکی کے بارے میں اُن کے خیالات شائع ہوئے۔

نومبر ۱۶۔ انگلینڈ میں پانچ ماہ قیام کے بعد بمبئی پہنچے۔ بمبئی کرانیکل کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ مشترکہ پارلیمانی کمیٹی کی اکثریت کا رویہ ہمدردانہ تھا ان کی خواہش تھی کہ اصلاحات کے بل کو مزید بہتر بنایا جائے۔ لیبر پارٹی بھی ہندوستان کے بارے میں ہمدردانہ رویہ رکھتی

ہے اور مانٹیگیو پنجاب کے مسائل کو حل کرنے کے سلسلے میں کسی دوسرے شخص کے مقابلے میں زیادہ فکر مند تھے۔

نومبر ۲۲۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے مانٹیگیو چیمسفورڈ اصلاحات پر اپنے خیالات کا اظہار کیا اور کہا یہ نہ زیادہ اطمینان بخش ہیں اور نہ مایوس کن۔ بہر حال یہ اصلاحات مارلے منٹو اصلاحات سے ایک قدم آگے ہیں۔

نومبر ۲۳۔ آل انڈیا خلافت کانفرنس کو ایک ٹیلیگرام کے ذریعہ ترکی کے سلسلے میں اپنی حمایت کا یقین دلاتے ہوئے کانفرنس کی کامیابی کے لئے دعا کی۔ انھوں نے پنجاب میں برطانوی حکومت کے مظالم کی بھی مذمت کی۔

دسمبر ۲۷، ۳۰۔ مالویہ کے ساتھ داس کی جانب سے امرتسر کے اجلاس میں کانگریس میں پیش کردہ قرارداد میں گاندھی کی ترمیم کی حمایت کی جس میں ۱۹۱۹ کی اصلاحات کو ناکافی، غیر اطمینان بخش اور مایوس کن قرار دیا گیا تھا۔

دسمبر ۳۱۔ ملک برکت علی کی تحریک پر آل انڈیا مسلم لیگ کے مستقل صدر منتخب ہوگئے۔ ڈاکٹر ایم اے انصاری نے تائید کی۔ یہ تحریک بھاری اکثریت سے منظور کرلی گئی۔

۱۹۲۰

جنوری ۱۹۔ اس مرحلہ پر جب خلافت کا وفد وائسرائے سے خلافت کے مسئلہ پر ہندوستانی مسلمانوں کا نقطہ نظر پیش کرنے کے لئے ایک وفد انگلینڈ بھیجنے کی اجازت طلب کر رہا تھا آل انڈیا خلافت کانفرنس اور اس کے مقاصد کی ایک ٹیلیگرام کے ذریعہ حمایت کی لیکن بعض پیشگی مصروفیات کے تحت کانگریس کے وفد میں شمولیت نہ کر سکے۔

جنوری ۲۴۔ بمبئی کے شہریوں کے ایک جلسہ عام کے صدر کی حیثیت سے عوام

سے کہا کہ وہ اصلاحات کے نفاذ کی تیاری کے لئے کانگریس اور مسلم لیگ کے موقف کی پیروی کریں۔

فروری ۱۵۔ بمبئی میں تیسری آل انڈیا خلافت کانفرنس میں شرکت کی۔

فروری ۱۸، ۱۹۔ لالہ لاجپت رائے کے اعزاز میں منعقد کئے گئے ایک استقبالیہ کی صدارت کی۔ لاجپت رائے خود عائد کردہ چھ سالہ جلاوطنی کے بعد ہندوستان واپس آئے تھے۔

فروری ۱۹۔ ینگ خوجہ برادرہڈ کی ایک تقریب کی صدارت کی اور کھیلوں کے مقابلہ میں کامیابی حاصل کرنے والوں میں انعامات تقسیم کئے۔

فروری ۲۲۔ سکریٹری آل انڈیا مسلم لیگ سید ظہور احمد کو تین سال کے لئے آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر کی حیثیت سے انتخاب کی منظوری ارسال کی۔

مارچ ۱۴۔ بمبئی میں کپولے اسٹوڈینٹس یونین کی تقریبِ تقسیم انعامات کی صدارت کی اور اسے ان کی بدقسمتی قرار دیا کہ تقریب کی کاروائی انگریزی میں کی جارہی تھی۔ انھوں نے کہا کہ اُن کو خوشی ہوتی اگر یہ کاروائی ایک غیر ملکی زبان کے بجائے کسی قومی زبان میں کی جاتی لیکن چونکہ اُن کو انگریزوں سے مقابلہ کرنا ہے اس لئے انہیں ایسی عمدہ انگریزی بولنا چاہئے جو ایک انگریز بول سکتا ہے۔

اپریل ۲۰۔ رتی جناح کے نام ایک خط میں گاندھی نے لکھا کہ جناح کو ہندوستانی یا گجراتی سیکھنے پر آمادہ کریں۔ اگر میں آپ کی جگہ ہوتا تو میں ان سے ہندوستانی یا گجراتی میں گفتگو کرنا شروع کر دیتا۔ اس میں آپ کے انگریزی بھول جانے یا ایک دوسرے کے لئے غلط فہمی پیدا ہونے کا کوئی احتمال نہیں ہے۔ کیا آپ ایسا کریں گی۔ میں نے آپ سے یہ بات آپ کی جناح سے محبت کے پیشِ نظر کہی ہے۔

اپریل ۲۶، ۲۷۔ آل انڈیا ہوم رول لیگ کے صدر کا عہدہ سنبھالے کے لئے ان کی

گاندھی کو پیش کش سری نواس شاستری اور دیگر رہنماؤں کے مشورے سے قبول کرلی گئی۔

۲۷ جون۔ ہوم رول لیگ بمبئی کی شاخوں اور نیشنل یونین کی جانب سے ہنٹر رپورٹ، رولٹ ایکٹ کی منسوخی، وائسرائے کی معزولی اور پنجاب کے احتجاج کرنے والوں کی سزاؤں سے متعلق مطالبات پر ہز میجسٹی حکومت کے رویہ پر احتجاج کرنے کے لئے ایک مشترکہ جلسہ ہوا جس کی صدارت کی۔

۷ جولائی۔ ظہور احمد نے مسلم لیگ کونسل کی ایک قرارداد ارسال کی جس میں کلکتہ کے مقام پر ایک خصوصی اجلاس ترکی کے معاہدہ امن، خلافت اور مقامات مقدسہ اور ہنٹر کمیٹی رپورٹ پر غور کرنے کے لئے بلانے کے بارے میں اُن کی رائے طلب کی گئی تھی۔ ظہور احمد نے یہ مشورہ بھی دیا تھا کہ وہ اپنے صدارتی خطبہ میں مسلمانوں کی اس طور پر رہنمائی کریں کہ وہ اکثریت کے لئے قابل قبول ہو۔

۲۰ جولائی۔ ظہور احمد نے اپنے ایک خط میں ان کو ایک قرارداد سے مطلع کیا جو آل انڈیا مسلم لیگ کے خصوصی اجلاس میں پیش کی جانا تھی۔ قرارداد معاہدہ امن، خلافت اور مقامات مقدسہ، ہنٹر کمیٹی رپورٹ پر حکومت کے رویہ، پنجاب کی مشکلات اور گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے مسئلہ پر پیدا ہونے والی صورتحال کے بارے میں تھی۔ ظہور احمد نے درخواست کی کہ وہ مندرجہ بالا امور کے سلسلہ میں رہنمائی کریں تاکہ قرارداد کا مسودہ تیار کیا جاسکے۔

۴،۸ ستمبر۔ انڈین نیشنل کانگریس کی سبجیکٹ کمیٹی کے اجلاس میں گاندھی کے ترکِ موالات پروگرام کے خلاف تقریر کی اور اسے ناقابلِ عمل قرار دیا۔

۵،۷ ستمبر۔ کانگریس سب کمیٹی کے اجلاس میں ترکِ موالات کے پروگرام کے

خلاف تقریر کی۔ اُن کے موقف کی سر ڈنشا پیٹیٹ اور دیگر رہنماؤں نے تائید کی۔

ستمبر ۷۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے خصوصی اجلاس کلکتہ کی صدارت کی اور ترکوں اور پنجاب میں جبر کے لئے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے استعمال کے سلسلہ میں حکومتِ برطانیہ کی معاندانہ پالیسیوں کی مذمت کی۔

اکتوبر ۴۔ بمبئی میں آل انڈیا ہوم رول لیگ کے اجلاس میں شرکت کی جو گاندھی کی صدارت میں منعقد ہوا کیونکہ گاندھی نے مسز اینی بیسنت کی جگہ لیگ کی صدارت سنبھال لی تھی۔ ہوم رول لیگ کا آئین اور اس کا نام تبدیل کر کے "سوراجیہ سبھا" رکھنے کی گاندھی کی تحریک کی مخالفت کی لیکن اجلاس نے گاندھی کے حق میں ۴۲ کے مقابلے میں ۱۰۹ووٹ سے فیصلہ دیا۔ جناح کا موقف تھا کہ نیا آئین اُس وقت تک منظور نہیں ہو سکتا جب تک کہ تین چوتھائی ارکان کی حمایت حاصل نہ ہو۔ مگر گاندھی نے اس موقف کو مسترد کر دیا۔ جمنا داس دوارکا داس کے ہمراہ گاندھی کے اس غیر آئینی اقدام پر بطور احتجاج اجلاس سے جناح واک آؤٹ کر گئے۔

اکتوبر ۲۵۔ گاندھی کے نام ایک خط میں ہوم رول لیگ کے منشور میں تبدیلی کے خلاف بطور احتجاج پارٹی کی رکنیت سے مستعفی ہو گئے۔ گاندھی نے خط کے جواب میں کہا کہ وہ (جناح) اور اُن کے دیگر ساتھی اپنے فیصلہ پر ازسرِ نو غور کریں۔

گاندھی کے خط کے جواب میں گاندھی کے طریقہ کار اور طرزِ عمل پر تنقید کرتے ہوئے لکھا کہ "آپ کے متشددانہ پروگرام نے ابھی تک صرف زیادہ تر ناتجربہ کار نوجوانوں اور نادان و ناخواندہ عوام کو

اس کے کیا نتائج برآمد ہونگے اس تصور سے میں کانپ جاتا ہوں...... قوم پرست عناصر کے لئے صرف ایک ہی راستہ ہے کہ وہ متحد ہو کر ایک ایسے پروگرام کے لئے کام کریں جس کی بنیاد پر ملک میں مکمل ذمہ دار حکومت کے جلد حصول پر اتفاقِ رائے ہو سکے۔ ایسا پروگرام کوئی ایک فرد آمرانہ انداز میں مسلط نہیں کر سکتا بلکہ اس پروگرام کے لئے ملک کے تمام ممتاز قوم پرست رہنماؤں کی منظوری اور حمایت درکار ہو گی۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے مجھے یقین ہے کہ میں اور میرے ساتھی جدوجہد کرتے رہیں گے۔"

دسمبر ۱۹۔ فرگوسن کالج پونا کے طالب علموں سے خطاب کرتے ہوئے اُن کو سیاست میں سرگرم حصہ لینے کی ممانعت کی۔

دسمبر ۲۸۔ کانگریس کے سالانہ اجلاس ناگپور میں شرکت کی اور کانگریس کے اغراض و مقاصد اور منشور کو تبدیل کرنے کے بارے میں ایک قرارداد کی مخالفت کی۔ گاندھی کے ترک موالات کے پروگرام کی بھی مخالفت کی اور اسے "ملک کے مستقبل کے لئے تباہ کن" قرار دیتے ہوئے کہا کہ گاندھی ہمیشہ انتشار اور بد نظمی کا سبب رہے ہیں اور اُن کا پروگرام تباہی پر منتج ہو گا۔ اپنی تقریر کے دوران گاندھی کو "مہاتما" کے بجائے "مسٹر" کہہ کر مخاطب کیا جس پر سامعین نے بار بار احتجاج کیا مگر جناح نے کہا کہ میں نے کبھی دباؤ قبول نہیں کیا ہے اور یہ مجھ پر منحصر ہے کہ میں کسی شخص کو کن القاب سے مخاطب کروں بشرطیکہ وہ مہذب ہوں۔

بعد ازاں جناح اجلاس سے گوں مگوں کی کیفیت میں دیگر ۲۰ شرکاء کے ہمراہ جن میں جیکار اور منشی بھی شامل تھے واک آؤٹ کر گئے۔

۱۹۲۱ جنوری ۲۶۔	بمبئی میں ایک جلسہ سے خطاب کیا۔ حکومت کی جانب سے تحریکِ ترکِ موالات کے مخالف سیاستدانوں کی تیار کی جانے والی فہرست میں اپنانام شامل کرنے سے منع کیا۔
فروری ۱۹۔	گوکھلے کی برسی کے موقع پر بمبئی میں ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے ملک کی سیاسی صورتحال پر تبصرہ کیا اور گاندھی کی ترک موالات کے حکمتِ عملی کی مخالفت کی۔ انھوں نے کہا کہ میں اس حکمتِ عملی کو نہ تسلیم کرتا ہوں اور نہ ہی اس کی حمایت کرسکتا ہوں کیونکہ میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ اگر ہم نے عدم تشدد اور عدم موالات کے طریقہ پر چل کر ملک کی صورتحال کو بہتر بنانے کی کوشش کی تو ہم انسانی فطرت کے تقاضوں کو فراموش کرینگے۔
اپریل ۱۹،۲۰۔	اس حقیقت کے پیشِ نظر کہ "بمبئی کرانیکل" غیر جانبدارانہ پالیسی ترک کرکے گاندھی کے ترک موالات پروگرام کا آلہ کار بن گیا تھا اُس کے بورڈ آف ڈائرکٹرز کی چیئرمین شپ سے استعفٰی دے دیا اور اس اخبار سے دیگر رابطے بھی ختم کردیئے۔
جون ۲۰۔	"دی ٹائمز" لندن کو ایک خط تحریر کیا جس میں ہندوستان میں پائی جانے والی صورتحال میں ہندوستانیوں کی توقعات اور آرزوؤں پر روشنی ڈالی۔
اگست ۸۔	پیرس سے مانٹیگو کو ایک خط کے ذریعہ مطلع کیا کہ وہ ۱۳ اگست کو مارسیلز سے روانہ ہوکر ۲۹ اگست کو بمبئی پہنچیں گے۔ امید ظاہر کی کہ مانٹیگو اُس وقت تک اپنے وعدے پورے کردیں گے۔ خط میں کہا کہ "میری تجویز جس پر لارڈ ریڈنگ اور انھوں نے غور کیا تھا نہ صرف انصاف پر مبنی اور پروقار معاہدہ کو یقینی بنائے گی اور اس طرح برطانوی دولتِ مشترکہ کی حیثیت بھی مستحکم ہوجائے گی۔

ستمبر ۱۸۔ انگلینڈ کے ایک میگزین "نیچر" کے نمائندے کو ہندوستان کی احتجاجی صورتحال پر سوالات کے جوابات دیئے۔

اکتوبر ۹۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس بمبئی میں طلب کیا۔

اکتوبر ۲۷۔ مسلم لیگ کونسل کے اجلاس میں شرکت کی اور دیگر پانچ ارکان کے ساتھ خلافت کے مسئلہ پر تبادلہ خیال کیا۔

یکم نومبر۔ لارڈ ریڈنگ سے ملاقات کی اور سیاسی صورتحال پر تبادلہ خیال کیا۔

دسمبر ۲۴، ۲۷۔ مالویہ کے ساتھ کانگریس کے اجلاس احمد آباد میں اس خیال کے تحت شرکت کی کہ کانگریس کو اس بات پر آمادہ کریں کہ ترکِ موالات کے حامیوں اور حکومت کے واسطے موجودہ صورتحال کا ایک قابلِ قبول حل تلاش کرنے کے لئے مجوزہ گول میز کانفرنس کا ایک قرار داد کے ذریعہ خیر مقدم کیا جائے لیکن گاندھی کی مزاحمت سے ایسا نہیں ہو سکا کیونکہ وہ ایسی کسی قرارداد کی منظوری کو کانگریس کے وقار کے منافی تصور کرتے تھے۔

دسمبر ۲۷۔ مالویہ اور جیکار کے ساتھ گاندھی سے ملاقات کی تاکہ اُنکو حکومت کے ساتھ پُرامن طریقہ کار اختیار کرنے پر آمادہ کیا جا سکے۔

دسمبر ۲۸۔ مسلم لیگ کونسل کے اجلاس میں دیگر چودہ ارکان کے ساتھ شرکت کی۔ کونسل نے سالانہ اجلاس کے پروگرام کی منظوری دی۔ اعزازی جنرل سکریٹری کو اختیار دیا گیا کہ وہ موپلا تحقیقات کے سلسلہ میں حکومت سے سہولت طلب کریں۔ ایک قرار داد کے ذریعہ کانگریس کی ورکنگ کمیٹی سے درخواست کی گئی کہ وہ مسلم لیگ کونسل کے نمائندوں سے جن میں محمد علی جناح بھی شامل ہیں مسلم لیگ کی تجاویز پر غور و خوض کے لئے ملاقات کرے۔

۱۹۲۲

جنوری ۲۔ رتی اور غلام محمد بھرگڑی کے ساتھ کانجی دوارکاداس سے مجوزہ گول

میز کانفرنس میں شرکت سے گاندھی کے انکار پر تقریباً سات گھنٹے گفتگو کی۔ اس دوران مسز بیسنت اور تیج بہادر سپرو کارد عمل بھی زیر بحث آیا۔

جنوری ۳۔ مالویہ، جیکار، ٹھاکر داس سرب بھائی اور بھرگڑی کے ساتھ اہم رہنماؤں کو ایک خط جاری کیا جس میں کہا گیا تھا کہ ملک کو در پیش سیاسی مسائل کا اطمینان بخش حل تلاش کے لئے ۱۴ جنوری کو بمبئی میں جمع ہو جائیں۔

جنوری ۱۴۔ بمبئی کی نمائندہ کانفرنس کمیٹی کے ایک سکریٹری کی حیثیت سے کام کیا جس میں کانگریس، مسلم لیگ اور خلافت کمیٹی کے ساتھ دیگر سیاسی جماعتوں کی بھی شرکت کی دعوت دی گئی تھی۔

جنوری ۱۵۔ گاندھی سے ملاقات کی تاکہ ان کو مطالبات کے سلسلہ میں نرمی اختیار کرنے پر آمادہ کیا جاسکے۔

جنوری ۱۶۔ بمبئی کی نمائندہ کانفرنس کمیٹی کے سکریٹری کی حیثیت سے جیکار اور نٹار نجن کے ساتھ عوامی اداروں کو ایک خط ارسال کیا جس میں کہا گیا تھا کہ وہ ہندوستان کے سیاسی مسئلہ کے حل کے لئے اپنے کم سے کم قابلِ قبول مطالبات پیش کریں۔

جنوری ۱۸۔ وائسرائے کے پرائیوٹ سکریٹری کو بمبئی کانفرنس کمیٹی کی ایک قرارداد ارسال کی جس میں تجویز پیش کی گئی تھی کہ مجوزہ گول میز کانفرنس کے انعقاد کے لئے ایک کمیٹی کا تقرر عمل میں لایا جائے۔

جنوری ۲۸۔ بمبئی کانفرنس کمیٹی کے دیگر نمائندوں کے ہمراہ گاندھی کو آمادہ کرنے کی کوشش کی کہ وہ ستیہ گرہ کو ملتوی کر دیں۔

جنوری ۳۰۔ دیگر رہنماؤں کے ہمراہ وائسرائے کے پرائیوٹ سکریٹری کو ایک ٹیلی گرام ارسال کیا جس میں وائسرائے سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ گول میز کانفرنس طلب کریں۔ اسی موضوع پر گاندھی کو بھی خط

ارسال کیا گیا۔

فروری ۲۔ جیکار اور نٹار نجن کے ساتھ ایک خط گاندھی کو ارسال کیا جس میں وائسرائے کو گاندھی کے الٹی میٹم پر افسوس ظاہر کرتے ہوئے کہا گیا کہ گول میز کانفرنس کے موضوع پر ابھی خط و کتابت ہو رہی ہے، اور اس ارادہ کو ترک نہیں کیا گیا ہے۔

فروری ۲۔ جیکار کے ساتھ ایک مشترکہ بیان میں گاندھی کی جانب سے ایسے موقع پر وائسرائے کو الٹی میٹم دینے پر افسوس ظاہر کیا جبکہ گول میز کانفرنس کے انعقاد کی تجویز پر گفتگو جاری ہے۔

فروری ۵۔ یوپی میں گورکھپور کے قریب چوراچوری کے ایک سانحہ پیش آیا جس میں ترک موالات کے حامیوں نے ایک پولیس چوکی کو آگ لگادی جس سے ۲۱ سپاہی اور ایک سب انسپکٹر زندہ جل گئے۔

فروری ۶۔ حکومت کی جانب سے ایک اعلامیہ جاری کیا گیا جس میں عوام اور رہنماؤں پر گول میز کانفرنس کے عدم انعقاد کی وجوہات بیان کی گئیں۔

فروری ۱۱۔ گاندھی نے ایک تحریک ترک موالات کو ختم کر دینے کا اعلان کیا۔

فروری۔ آل پارٹیز کانفرنس بمبئی میں شرکت کی اور کمیٹی کے تین سکریٹریوں میں سے ایک کی حیثیت سے کام کیا۔

مئی ۲۵۔ جیکار کو ایک خط تحریر کیا جس میں اُن سے پارٹی وابستگی سے قطع نظر ترقی پسند عناصر پر مشتمل ایک نئی قوم پرست تنظیم کے قیام کے لئے تعاون طلب کیا جس کا منشور ذمہ دار حکومت کا حصول ہوگا۔ کانگریس کی مخالفت کی بنیاد پر یہ تجویز قابل عمل نہ ہو سکی۔

یکم جولائی۔ بمبئی کے مسلمان طالبِ علموں کے ایک بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے اُن کو مشورہ دیا کہ وہ آزادی کے حصول کے لئے سخت جدوجہد کریں۔

۱۹۲۳

جنوری۔ ہوم رول لیگ کے سابق ارکان سے بمبئی میں ملاقاتیں کیں تاکہ آئندہ انتخابات میں انڈین نیشنل کانگریس کی جانب سے بائیکاٹ کے پروگرام کے باوجود انتخابات میں حصہ لینے کے لئے کوئی حکمتِ عملی وضع کی جائے۔

۲۵ جنوری۔ بمبئی میں سی آر داس کے ایما پر منعقد کئے گئے ایک جلسہ میں شرکت کی جس کا مقصد قانون سازی کے کام کے لئے ایک مخصوص جماعت "سوراج پارٹی" کے قیام کے لئے ہوم رول لیگ کے قدیم ارکان کا تعاون حاصل کرنا تھا۔اس جلسہ کے دیگر شرکاء میں جیکار، رامسوامی آئنگر، کے ایم منشی اور سیتا مورتی بھی شامل تھے۔

۲۶ جنوری۔ اس بات پر شدید موقف اختیار کیا کہ سوراج پارٹی کسی طرح بھی گاندھی سے وابستہ نہیں ہوگی۔ سی آر داس آخر وقت تک اس شرط پر آمادہ نہیں ہوئے اور جلسہ برخاست ہو گیا۔

۳ مارچ۔ ایک ٹیلی گرام کے ذریعہ ظہور احمد کو مطلع کیا کہ آغا خان نے مسلم لیگ کے اجلاس کی صدارت سے انکار کر دیا ہے۔

۷ مارچ۔ ظہور احمد کے نام ایک خط میں ان کو اطلاع دی کہ "آغا خان کے انکار کے بارے میں وہ ٹیلی گرام کے ذریعہ بتا چکے ہیں اور غلام محمد بھڑگری کے بارے میں انھیں کوئی علم نہیں۔ ظہور احمد سے کہا کہ وہ مسلم لیگ کے سکریٹری کی حیثیت سے بھرگڑی سے رابطہ قائم کریں۔

۱۵ مارچ۔ ایک خط میں ظہور احمد نے اُن کو مطلع کیا کہ غلام محمد بھڑگری نے اپنی علالت کے باوجود اجلاس کی صدارت قبول کرلی ہے۔

۱۸ مارچ۔ ظہور احمد کے نام ایک خط میں لکھا کہ مجھے یہ سن کر خوشی ہوئی ہے

کہ بھڑگری نے صدارت قبول کرلی ہے۔ اب اس امر کو یقینی بنایا جائے کہ ممکنہ کثیر تعداد جلسہ میں شریک ہو۔ امید ہے کہ ڈاکٹر انصاری اور حکیم اجمل خان بھی جلسہ میں شریک ہونگے۔ خط میں ظہور احمد سے وعدہ کیا کہ وہ ذاتی طور پر آغا خان سے گفتگو کر کے اُن کو جلسہ میں شرکت کے لئے اگر اُن کے لئے آنا ممکن ہوا تو آمادہ کریں گے۔

مارچ ۳۱، یکم اپریل۔ لکھنؤ میں آل انڈیا مسلم لیگ کے پندرھویں سالانہ اجلاس میں شرکت کی۔ رات کو سبجیکٹ کمیٹی کے پانچ گھنٹہ پر مشتمل اجلاس میں شرکت کی جس میں ڈاکٹر انصاری کی ایک قرارداد منظور کی گئی قرارداد میں مختلف فرقوں کے درمیاں اتحاد اور یگانگت پیدا کرنے کے لئے ایک قومی معاہدہ استوار کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ محمد علی جناح کی قرارداد کی جس میں قانون ساز کونسل میں داخلہ اور خود مختار حکومت کے حصول کے لئے سخت جدوجہد کا آغاز کرنے کی سفارش کی گئی تھی خلافت تحریک کے رہنماؤں نے شدید مخالفت کی۔ مخالفین کی قیادت ڈاکٹر انصاری کر رہے تھے۔

ستمبر ۱۹۔ امپیریل لیجسلیٹو اسمبلی کے امیدوار کی حیثیت سے بمبئی کے اپنے حلقہ انتخاب کے ووٹروں کے لئے انتخابی منشور جاری کیا۔ انھوں نے رائے دہندگان کو یقین دلایا کہ عوامی مسائل اور مستقبل کے حوالے سے ہندوستان کی بہبود میرے رہنما اور کلیدی اصول ہونگے۔ مجھے حکومت سے کسی عہدہ، مرتبہ یا خطاب کے حصول کی خواہش نہیں۔ میرا حقیقی مقصد حتی الامکان اپنے ملک کی خدمت کرنا ہے۔

نومبر ۱۴۔ بمبئی سے آزاد امیدوار کی حیثیت سے امپیریل لیجسلیٹو کونسل کے بلا

مقابلہ رکن منتخب ہو گئے۔

۱۹۲۴

جنوری ۱۹۔ ایک بیان میں کہا کہ وہ لیجسلیٹو کونسل کو تجویز کرینگے کہ وہ گورنر جنرل سے سفارش کرے تاکہ گاندھی کی باقی ماندہ قید کی مدت ختم کر کے اُن کو رہا کیا جائے۔

جنوری ۳۰۔ لیجسلیٹو کونسل کے رکن کی حیثیت سے حلف اٹھایا۔ اسمبلی کے صدر سر الیگزنڈر فیڈرک وائٹ نے حلف لیا۔

فروری ۳۔ لیجسلیٹو کونسل کے سوراجسٹ اور غیر سوراجسٹ ارکان کی ایک مشترکہ کانفرنس میں ایک قرارداد پیش کی جس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا تھا کہ وہ ہندوستان میں مکمل ذمہ دار حکومت کے قیام کے لئے فوری طور پر اقدامات کرے۔

فروری ۴۔ اسمبلی میں حکومت کی کارکردگی اور ملکی نوعیت کے امور سے متعلق مختلف سوالات کئے۔

ہوم ممبر سر مالکم ہیلی کی انڈین پینل کوڈ (ترمیمی) بل پر غور کرنے کے بارے میں ایک تحریک پر بحث میں حصہ لیا۔ خواہش ظاہر کی کہ اس بل کو سلیکٹ کمیٹی کو بھیج دیا جائے تاکہ وہ اس ضمن میں ایک ترمیم پیش کر سکیں۔

فروری ۵۔ اسمبلی میں آزاد پارٹی کے قائد کی حیثیت سے ونیکا تا پرتیا جو کی ایک قرارداد میں مالویہ کی ترمیم کی حمایت کی۔ یہ قرارداد ہندوستانی سرحدی افواج کو معاون افواج میں ضم کر دینے کے بارے میں تھی۔

اسمبلی میں رنگا اچاریہ کی ۱۹۱۹ کے ایکٹ پر نظرِ ثانی اور خود مختار درجہ و صوبائی خود مختاری دینے کے بارے میں ایک قرارداد کی حمایت میں تقریر کی۔

فروری ۶۔ سر پر شوتم داس ٹھاکر کی انڈین کوآئج (ترمیمی) بل کو سلیکٹ کمیٹی کے حوالے کرنے سے متعلق ایک قرارداد کی اسمبلی میں حمایت کی۔ یہ بل فنانس ممبر سر باسل بلیک کیٹ نے پیش کیا تھا اور وہ یہ چاہتے تھے کہ اس بل کو سلیکٹ کمیٹی کے حوالے کئے بغیر منظور کرلیا جائے۔

فروری ۷۔ جنوبی افریقہ سے ہندوستان درآمد کئے جانے والے کوئلہ پر کاؤنٹر ویلنگ ڈیوٹی عائد کرنے کے بارے میں کے سی نیوگی کی قرارداد کے حق میں رائے دی۔ یہ تحریک منظور کرلی گئی۔ مالویہ کی جانب سے بی وینکا تا پرتیا جو کی صوبائی امداد میں تخفیف کے بارے میں ایک قرارداد میں ترمیم کے خلاف اعتراض اٹھایا۔

فروری ۸۔ ہندوستان کو مکمل خود مختار ریاستی درجہ دینے کے بارے میں دیوان بہادر ٹی رنگاچاریہ کی قرارداد میں موتی لال نہرو کی جانب سے پیش کی جانے والی ترمیم کے حق میں تقریر کی۔

فولاد کی صنعت کی تحفظ کے سلسلہ میں بھی ایک سوال اٹھایا۔

فروری ۱۰۔ ہارنیمن کی ہندوستان واپسی پر عائد تمام پابندیوں کو ختم کردینے کے بارے میں وی جے پٹیل کی ایک قرارداد پر تقریر کی۔

فروری ۱۱۔ اسمبلی میں ایک قرارداد پیش کی جس میں کہا گیا تھا کہ انڈین پینل کوڈ (ترمیمی) بل کو سلیکٹ کمیٹی کے حوالے کردیا جائے۔

اسمبلی کے صدر کی طرف سے تین ارکان اسمبلی کے ساتھ ”پینل آف چیئرمین“ پر تقرر عمل میں آیا۔

انڈین پاسپورٹ (ترمیمی) بل کو سلیکٹ کمیٹی کے حوالے کرنے کے بارے میں این سی کیلکار کی تحریک کی پشت پناہی کی۔ اُن کا یہ عمل بل پیش کرنیوالے سرکاری رکن ری بی ہو بل کی خواہشات کے منافی تھا۔ انھوں نے بل کیخلاف رائے دی جو سراسر منفی تھا۔

فروری ۱۳۔ سر پرشوتم داس ٹھاکر کی ایک تحریک پر اسمبلی میں انڈین کوآئنج (ترمیمی) بل کا جائزہ لینے کیلئے سلیکٹ کمیٹی کے رکن منتخب ہوئے۔

فروری ۱۴۔ اسٹورز ڈیپارٹمنٹ انڈین آفس برائے انڈیا سے اسٹورز کی خریداری کی منتقلی کے بارے میں ایک قرارداد اسمبلی میں پیش کی اور تقریر کی۔ یہ قرارداد ڈبلیو ایس جے ولسن کی ترمیم کے ساتھ منظور کرلی گئی۔ دیوان بہادر ایم راما چندر راؤ کی ایک قرارداد کی حمایت کی اور سرکاری ارکان کی جانب سے قرارداد پر تنقید کا جواب دیا۔

فروری ۱۸۔ اپنی آزاد پارٹی کے ارکان کے ساتھ سوراجسٹ بپن چندر پال کی پیش کردہ ایک قرارداد جس میں ہندوستان کے لئے مکمل خود مختار ریاستی درجہ کا مطالبہ کیا گیا تھا کی حق میں رائے دی۔ یہ تحریک تسلیم کرلی گئی۔

فروری ۱۹۔ ہارنیمن کی ہندوستان واپسی پر عائد پابندیوں کو ختم کرنے کے لئے وی جے پٹیل کی ایک تحریک کی حمایت کی۔

فروری ۲۱۔ انڈین کوآئنج (ترمیمی) بل کو جو فنانس ممبر سر باسل بلیک کیٹ نے پیش کیا تھا دوبارہ اس بنیاد پر سلیکٹ کے حوالے کرنے کے بارے میں سی دورائے سوامی آئنگر کی تحریک کی مخالفت کی کہ یہ بل سلیکٹ کمیٹی سے ہی واپس آیا ہے۔

فروری ۲۵۔ اسمبلی میں سوال دریافت کیا کہ سرکاری جیلوں کا دورہ کرنے والے غیر سرکاری ارکان کے نام بتائے جائیں جس کا ہوم ممبر سسر مالکم ہیلی نے جواب دینے سے انکار کردیا۔ انڈین کوآئنج (ترمیمی) بل کے بارے میں سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ پر بحث میں حصہ لیا اور بل کی شق پندرہ میں سی دورائے سوامی آئنگر کی ترمیم کی مخالفت کی۔

فروری ۲۷۔ ڈاکٹر ایچ ایس گور کی انڈین پینل کوڈ (ترمیمی) بل کو جے سر مالکم ہیلی نے پیش کیا تھا اُس کی اصل صورت میں رکھنے سے متعلق ایک

تحریک کی مخالفت کی۔
اسمبلی کے ۷ ۴ ارکان کے ساتھ "جیتو" کے مقام پر سکھ جتھ پر پولیس فائرنگ کے بارے میں ایک تحریک التواپیش کی۔

۲۸ فروری۔ انڈین پینل کوڈ (ترمیمی) بل میں ضرب لگانے کی وضاحت سے متعلق ڈاکٹر ایچ ایس گور کی تحریک کی حمایت کی۔ اس بل میں رضا مندی کی عمر بارہ سے چودہ سال تک تجویز کی گئی تھی۔

یکم مارچ۔ لیجسلیٹو اسمبلی اور کونسل آف اسٹیٹ کی مشترکہ کمیٹی پر منتخب ہوئے جس کا مقصد برطانوی ہند میں وصیت کے ذریعہ اور بغیر وصیت حق وراثت پر منطبق ہونے والے قانون سے متعلق بل کو مستحکم بنانے کے بارے میں غور کرنا تھا۔

۳ مارچ۔ دیوان بہارتی رنگا اچاریہ کی تحریک پر اسمبلی کی اُس کمیٹی پر منتخب ہوئے جو ریلوے فنانس کو جنرل فنانس سے علیحٰدہ کرنے کے بارے میں ایک قرارداد پر غور کرنے کے لئے قائم کی گئی تھی۔

۶ مارچ۔ اسمبلی میں بجٹ پر بحث کے دوران افواج کو ہندوستانی بنانے کے لئے ضروری فنڈز فراہم کرنے کی وکالت کی۔

۱۰ مارچ۔ اسمبلی میں سوال دریافت کیا کہ آیا برطانوی کابینہ نے ہندوستانی امور کے سلسلہ میں جو مجوزہ کمیٹی تشکیل دی ہے کیا وہ گورنمنٹ اف انڈیا ایکٹ پر نظرِ ثانی کر رہی ہے۔
بجٹ میں "کسٹمز" سے متعلق صیغوں کی منظوری پر رائے دی۔ تحریک منظور کر لی گئی۔ دیگر صیغہ جات کے سلسلہ میں بھی رائے دہی میں شرکت کی۔

۱۱ مارچ۔ مسلم لیگ رہنما جی ایم بھڑگری کے انتقال پر اسمبلی میں اظہار افسوس کیا۔
گرانٹس کے سلسلہ میں نیشنلسٹ پارٹی کے مطالبات کی وضاحت کی

اور کہا کہ یہ پارٹی مطالبات سے مکمل درگزر کی پالیسی پر عمل پیرا ہے۔ موتی لال نہرو کے موقف کی توثیق کی۔ بجٹ میں سو روپے کی تخفیف کے بعد "فارسٹ" کے صیغہ کی منظوری کے حق میں رائے دی۔ تحریک منظور کرلی گئی۔

مارچ ۱۲۔ اسمبلی میں ریلوے کے صیغہ کے تحت بجٹ میں ۲۵ لاکھ روپے کم کردینے کے بارے میں ایک تحریک منظور کرنے کے حق میں رائے دی۔ تحریک منظور کرلی گئی۔

مارچ ۱۳۔ "جیتو" کے راستہ میں سکھ جتھ پر پولیس فائرنگ سے متعلق ایک تحریک التواء اسمبلی میں پیش کی۔

مارچ ۱۴۔ انڈین لیجسلیٹو اسمبلی کا اجلاس اگست تک ملتوی ہونے کے خلاف تقریر کرتے ہوئے ارکانِ اسمبلی سے کہا کہ وہ ایوان کی کاروائی کے لئے وقت دیں اور زیادہ دلجمعی و محنت سے کام کریں۔

آل انڈیا مسلم لیگ کے آئندہ سالانہ اجلاس کے اغراض و مقاصد پر ایک بیان جاری کیا اور اس اجلاس کو نہایت اہم قرار دیا۔

مارچ ۱۵،۱۶۔ دہلی میں آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے اجلاس کی صدارت کی۔

مارچ ۲۸۔ ہندوستانی وکلاء کے نمائندوں سے ایک ملاقات میں کہا کہ جب تک حکومت اپنے واضح پروگرام و پالیسی کے ساتھ سامنے نہیں آئے گی اور مناسب تجاویز پر عمل پیرا نہیں ہوگی اُس وقت تک لیجسلیٹو اسمبلی میں انڈیپنڈنٹ پارٹی کے ارکان سوراجسٹوں کی حمایت کرتے رہیں گے۔

مارچ ۳۱۔ ظہور احمد کو ہدایت جاری کی کہ وہ ملتوی شدہ اجلاس کے انعقاد کی تاریخ کے تعین کے سلسلہ میں آل انڈیا مسلم لیگ کی لاہور شاخ سے خط و کتابت شروع کردیں۔

اپریل ۱۴۔ ظہور احمد نے ایک خط میں پنجاب کے رہنماؤں کی اس درخواست

سے مطلع کیا کہ وہ سالانہ اجلاس کی صدارت کریں۔ ظہور احمد نے یہ درخواست بھی کی کہ وہ افتتاحی خطبہ اردو ترجمہ کے لئے اُن کو ارسال کردیں۔

اپریل ۱۷۔ ظہور احمد کو مطلع کیا کہ چونکہ صدارتی خطبہ مرحوم غلام محمد بھڑگری دے چکے ہیں اس لئے وہ کوئی خطبہ نہیں دینگے اور جہاں تک مالیاتی امور کا تعلق ہے اس مسئلہ پر اجلاس میں غور کیا جائے گا وہ اس مرحلہ پر کچھ نہیں کرسکتے۔ ظہور احمد کو ہدایت کی کہ وہ اجلاس کے انعقاد کو مشتہر کریں۔

مئی ۱۳۔ ایسوسی ایٹڈ پریس آف انڈیا کے نمائندے کو انٹرویو دیتے ہوئے اپنی صدارت میں آل انڈیا مسلم لیگ کے آئندہ منعقد ہونے والے اجلاس کی حقیقی اہمیت کو واضح کیا۔

مئی ۲۴، ۲۵۔ گلوب تھیٹر لاہور میں آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس کی صدارت کی اور بغیر کسی مخالفت کے آئندہ تین سال کی مدت کے لئے مسلم لیگ کے صدر منتخب ہوگئے۔

مئی ۲۷۔ اسمبلی میں مولانا حسرت موہانی کی رہائی کے بارے میں قرارداد پر سوال اٹھایا۔

سپیریئر سروسز پر رائل کمیشن کی رپورٹ کے بارے میں ایک تحریک پیش کی جس کے جواب میں لیڈر آف دی ہاؤس سر الیگزنڈر موڈی مین نے یقین دہائی کرائی کہ وہ سکریٹری آف اسٹیٹ سے کہیں گے کہ اس رپورٹ پر اُس وقت تک کوئی کاروائی نہ کی جائے جب تک کہ اسمبلی کے غیر سرکاری ارکان کو اس پر گفتگو کا موقع فراہم نہ کردیا جائے۔ اسٹیل انڈسٹری (تحفظ) بل کو سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کرنے سے متعلق ایک تحریک کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ اس بل سے متعلق اُن امور پر گفتگو نہ کی جائے جو سلیکٹ کمیٹی

میں زیرِ غور آئیں گے۔ اس بل پ ر غور کرنے کے لئے سلیکٹ کمیٹی میں تقرر کیا گیا۔

۳۰ مئی۔ ایوان پر زور دیا کہ وہ اچاریہ کی اس تحریک پر رضامند ہو جائے جس میں کہا گیا ہے کہ لی کمیشن (رائل کمیشن آن پبلک سروسز) پر بحث اُس وقت تک ملتوی کر دی جائے جب تک کہ حکومت اس ضمن میں اپنے اقدامات کی وضاحت نہ کر دے۔ تحریک منظور کر لی گئی۔

۲ جون۔ ڈاکٹر ایس کے دتہ کی اس تحریک کی مخالفت کی کہ اسٹیل انڈسٹری (تحفظ) بل کو سلیکٹ کمیٹی سے واپس آنے کے بعد عوامی رائے معلوم کرنے کے لئے تقسیم کیا جائے۔ اس بل سے متعلق دیگر تحریکوں پر بھی ایوان میں بحث میں شرکت کی۔ اُن کا کہنا تھا کہ ڈاکٹر دتہ کی طرح وہ بھی اس صنعت کے حصص یافتگان میں ہیں اس لئے اُن کی رائے کو اس ضمن میں وقیع تصور نہ کیا جائے۔ ارکان نے جن میں موتی لال نہرو اور مالویہ بھی شامل تھے اُن کے اس موقف کو سراہا۔

۴ جون۔ اصلاحات کے نفاذ کے بارے میں ڈیپارٹمنٹل کمیٹی اور گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۱۹ میں مجوزہ ترامیم کے بارے میں اسمبلی میں ایک سوال اٹھایا۔ لی کمیشن رپورٹ کے سلسلہ میں حکومت کے موقف کے بارے میں بھی ایک ضمنی سوال دریافت کیا۔

۵ جون۔ اسٹیل انڈسٹری (تحفظ) بل پر بحث میں حصہ لیا۔ یہ بل ترامیم کے ساتھ منظور کر لیا گیا۔

۷ جون۔ ظہور احمد نے آل انڈیا مسلم لیگ اجلاس لاہور کی کاروائی منظوری کے لئے ارسال کی۔

۱۹ جون۔ حکومت ہند کی جانب سے ریفارمز انکوائری کمیٹی میں خدمات انجام دینے کی دعوت قبول کی۔

جولائی ۶۔ یو ایس اے (امریکہ) میں ہندوستانیوں کی قومیت کے مسئلہ پر اسمبلی میں سوال دریافت کیا۔

ستمبر ۸۔ اسمبلی میں فنانس ممبر سر باسل بلیک کیٹ کی جانب سے پیش کئے گئے لینڈ کسٹمز بل پر تقریر کی اور تجویز پیش کی کہ مسائل پر بحث و مباحثہ سلیکشن کمیٹی میں کیا جائے۔

ستمبر ۱۲۔ پبلک سروسز کے سلسلہ میں "لی کمیشن" کی سفارشات پر تنقید کی کیونکہ وہ ان سفارشات سے جن میں آئی سی ایس کی پچاس فی صد آسامیاں ہندوستانیوں کو دینے کی سفارش کی گئی تھی مطمئن نہیں تھے۔

ستمبر ۱۶۔ ڈاکٹر ایچ ایس گور کی اس تحریک کی حمایت کی جس میں "ہندو ریلجس اینڈ چیریٹیبل بل" سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کرنے کو کہا گیا تھا۔ ڈاکٹر گور کے ایک اور بل کی بھی حمایت کی جس میں انڈین کرمنل لاء (ترمیمی) ایکٹ ۱۹۰۸ کو منسوخ کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔

ستمبر ۱۹۔ این سی کیلکر کی اس ترمیم کی حمایت کی جس میں کہا گیا تھا کہ لینڈ کسٹمز بل میں مجوزہ طریقہ کے مطابق نادہندگان کو سزا دینے سے قبل مقدمہ چلایا جائے۔

ڈاکٹر کے جی لوکوکاری کی اس تحریک کے متعلق جس میں پراویڈنٹ فنڈز بل کی شق ۶ کو خارج کر دینے کو کہا گیا تھا اسمبلی میں ہونے والی بحث میں مداخلت کرتے ہوئے کہا کہ یہ مسئلہ ایوان میں ہاتھ اٹھا کر بھی طے کیا جا سکتا ہے کیونکہ یہ اتنا اہم نہیں ہے کہ اُس پر اتنی بحث کی جائے۔

ستمبر ۲۲۔ کے راما آئنگر کی ایک قرارداد پر جس میں ٹیکسیشن انکوائری کی معطلی اور ایک اکنامک انکوائری کمیٹی کی قائمقامی کے لئے کہا گیا تھا بحث میں حصہ لیتے ہوئے جناح نے ایک ترمیم پیش کی جس میں ٹیکسیشن

انکوائری کمیٹی کی قائمقامی اکنامک انکوائری کمیٹی کے سپرد کرنے کے تجویز پیش کی گئی تھی اور کہا گیا تھا کہ اس کمیٹی میں غیر سرکاری ارکان اور ماہرین کو بحثیت رکن نامزد کیا جائے۔ آئنگر نے مطمئن ہو کر اپنی قرار داد جناح کی تحریک کے حق میں واپس لے لی۔ یہ تحریک ایوان نے منظور کر لی۔ جناح کی اس ترمیم کو موتی لال نہرو اور ایوان نے سراہا۔

ستمبر ۲۳۔ لیجسلیٹو اسمبلی میں انڈین کرمنل لاء امینڈ منٹ (منسوخی) بل کو اُس کی دوسری خواندگی کے دوران حمایت کی اور کہا کہ اصل بل ایوان کے وقار کے منافی تھا۔ منسوخی کا بل اُسی دن منظور کر لیا گیا۔

کرمنل پر ایسجر (ترمیمی) بل کے ضابطوں پر غور کرنے کے لئے سلیکٹ کمیٹی مں تقرر۔

مسلمانوں کی جانب سے تشکیل دی گئی ایک کمیٹی میں شامل ہوئے جس کا مقصد ہندو مسلم اتحاد کانفرنس کو منظّم کرنا تھا۔

اکتوبر ۲۰۔ ظہور احمد کو مطلع کیا کہ بمبئی صوبائی مسلم لیگ نے اُن کی یہ تجویز منظور کر لی ہے کہ آل انڈیا مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس بمبئی میں منعقد کیا جائے جہاں آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس بھی اپنا سالانہ اجلاس اُسی وقت منعقد کر رہی ہے۔

دسمبر ۴۔ ہندوستان میں "خود مختار حکومت" کے سلسلہ میں لارڈ ریڈنگ کو خط لکھا۔

دسمبر ۱۱۔ یہ فیصلہ کیا کہ آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس کے انعقاد کا مقام بیلگام (بمبئی) سے تبدیل نہیں ہوگا مسلمانوں کو مشورہ دیا کہ وہ کثیر تعداد میں جلسہ میں شرکت کریں اور آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے فیصلوں کیجانب سے کسی قسم کے شک وشبہ میں گرفتار ہوئے بغیر ہندو مسلم اتحاد کے ضمن میں اپنی تجاویز پیش کریں۔

دسمبر ۲۴۔ مولانا شوکت علی کی اس تجویز کی حمایت کی کہ مختلف مسلم سیاسی جماعتوں سے باہمی مشورہ کے بعد ایک مشترکہ ایکشن کمیٹی قائم کی جائے۔ ملک برکت علی نے بھی مولانا شوکت علی کی بمبئی کے اجلاس کے سلسلہ میں خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے اُن کی تجویز کی حمایت کی۔

دسمبر ۳۱۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس بمبئی میں شرکت کی اور ایک قرارداد پیش کی جس میں کہا گیا تھا کہ پبلک سروسز، منتخب اداروں اور قانون ساز اداروں میں مسلمانوں کی نمائندگی سے متعلق مطالبات کو حتمی شکل دینے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی جائے۔ یہ قرارداد منظور کرلی گئی۔

۱۹۲۵

یکم جنوری۔ قانون سازی میں مسلمانوں کی نمائندگی اور سروسز میں مسلمانوں کے مناسب مطالبات پیش کرنے کے لئے تشکیل دی گئی کمیٹی کے لئے ۳۳ افراد کے نام پیش کئے جن میں میاں محمد شفیع، فضل حسین اور محمد علی بھی شامل تھے۔ انھوں نے کہا کہ میں نے ذاتی طور پر فرقہ وارانہ نمائندگی کی مخالفت کی تھی لیکن مسلمان اُس وقت تک ذمہ دار حکومت کی جدوجہد میں موثر طور پر شامل نہیں ہوسکتے جب تک کہ وہ اپنے لئے چند تحفظات حاصل نہ کرلیں۔

جنوری ۶۔ ایک بیان میں کہا کہ ۲۳ جنوری کو دہلی میں طلب کی جانے والی آل پارٹیز کانفرنس دراصل ہندو مسلم تصفیہ تک پہنچنے کے لئے رہنماؤں کی صلاحیتوں کا امتحان ہوگی۔

جنوری ۲۲۔ آنے والے ہفتہ کے دوران اسمبلی کی کاروائی کے بارے میں سر الیکزنڈر موڈی مین کے بیان کے سلسلہ میں کہا کہ ۲۶ جنوری کو ایوان میں کسی اہم مسئلہ پر بحث نہ کی جائے کیونکہ اس دن تمام مسلم

ارکان علی گڑھ یونیورسٹی کانوکیشن میں شرکت کرینگے۔ بنگال کے آرڈیننس ۱۹۲۴ پر بھی تقریر کی۔

جنوری ۲۳۔ اسمبلی میں سابق سکریٹری آف اسٹیٹ برائے ہند آنجہانی ایڈون مانٹیگو کی خدمات کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔
لیجسلیٹو اسمبلی کی پینل آف چیئر مین پر تقرر ہوا۔ وہ چار افراد کی فہرست میں واحد مسلمان تھے۔

جنوری ۲۳، ۲۴۔ دہلی میں آل پارٹیز کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے ہندو مسلم اتحاد کے لئے طریقہ کار وضع کرنے پرزور دیا اور مطالبہ کیا کہ پنجاب اور بنگال کے قانون ساز اداروں میں مسلم اکثریت کو قانونی طور پر تسلیم کیا جائے اور اکثریتی صوبوں میں مسلمانوں کے حقوق کو تحفظ فراہم کیا جائے۔

جنوری ۲۴۔ دہلی میں ایک اجلاس طلب کیا تا کہ سوراجیوں اور آزاد خیال افراد کو متوجہ کرنے کے لئے تمام یا بیشتر موجود پارٹیوں کے اشتراک، یا نئے قوم پرستوں کے ایک مرکز یا مرکزی پارٹی کی تشکیل کے سوال پر غور و فکر کیا جا سکے۔

جنوری ۲۵۔ فرقہ وارانہ فسادات کے خاتمہ کے لئے قائم کی گئی۔ سب کمیٹی کے اجلاس سے خطاب کیا جس کی صدارت گاندھی کر رہے تھے۔ اپنے خطاب میں کہا کہ یہ ہم سب کا فرض ہے کہ ہم فرقہ وارانہ مسئلہ کا حل تلاش کرینگے کیونکہ اس میں ناکامی کی صورت میں کسی قسم کی سیاسی ترقی قریں قیاس نہیں ہو سکتی۔

جنوری ۲۷۔ لیجسلیٹو اسمبلی میں ایک ضمنی سوال دریافت کرتے ہوئے کہا کہ افیون کی نقل و حمل کے بارے میں جنیوا میں منعقدہ انٹر نیشنل کانفرنس میں امریکی مندوبین نے جو سفارشات پیش کی ہیں آیا اُن کے بارے میں ہندوستانیوں کی رائے عامہ سے اختلاف کیا گیا ہے۔

وینکا تا پر نیاجو کی قرارداد میں جس میں سکہ رائج الوقت اور زرِ مبادلہ کے سوال پر تحقیقات کے لئے غیر سرکاری ہندوستانی عہدیداروں کی وافر اور موثر نمائندگی پر مبنی ایک کمیٹی کے قیام کے تجویز پیش کی گئی تھی راما چندر راؤ کی ترمیم کو منظور کر لینے پر زور دیا۔ تحریک کی حمایت میں رائے دی جو منظور کر لی گئی۔

۲۸۔ جنوری
اکتوبر ۱۹۲۴ کے کرمنل لاء (ترمیمی) آرڈیننس پر اس بنیاد پر تنقید کی کہ قانون ساز ادارے کا عندیہ لئے بغیر اس کو نافذ کر دیا گیا ہے۔ "دہشت گردی" کے سلسلہ میں حکومت کی پالیسی کے خلاف تقریر کی۔

۳۰۔ جنوری
لیجسلیٹو اسمبلی کی کاروائی کے طریقہ کار پر ایک بیان دیا۔

۳۔ فروری
این ایم جوشی کی ایک تحریک کی حمایت میں تقریر کی جس میں کہا گیا تھا کہ میٹرنٹی بینفٹ بل مزید رائے معلوم کرنے کے لئے اسمبلی میں تقسیم کرایا جائے۔ ایچ ایس گور کی تحریک کے حق میں تقریر کی جس میں اسپیشل میرج (ترمیمی) بل کو سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کرنے کو کہا گیا تھا۔ وی جے پٹیل کی تحریک کے لئے رائے دی جس میں اسپیشل لاز (منسوخی) بل (جس کے ذریعہ متعدد جابرانہ قانون منسوخ ہو جائیں گے) کو اسمبلی میں منظور کرنے کو کہا گیا تھا۔ یہ تحریک منظور کر لی گئی اور کرمنل پراسیجر (ترمیمی) بل میں متعارف کرادی گئی۔

۴۔ فروری
سر بھوپندر ناتھ مترا کی تحریک پر بحث میں حصہ لیا جس میں انڈین ٹریڈ یونین بل سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کرنے کو کہا گیا تھا۔ اس کمیٹی پر جناح کا بھی تقرر کیا گیا تھا۔ تحریک منظور کر لی گئی۔

۵۔ فروری
دورائے سوامی آئنگر کی قرارداد پر بحث میں حصہ لیا جس میں بنگال کرمنل آرڈیننس ۱۹۲۴ پر قانون ساز ادارے کے ایکٹ کو ترجیح

دینے کی سفارش کی گئی تھی۔اس قرارداد کے حق میں رائے بھی دی اور یہ قرارداد منظور کرلی گئی۔

فروری ۹۔ سینڈ ہرسٹ کی طرز پر ایک ملٹری ٹریننگ کالج کے قیام اور فوج کو انڈیانائزیشن کے بارے میں مشورہ دینے کے لئے ایک کمیٹی کے رکن مقرر ہوئے۔

فروری ۱۰۔ سرکاری مخالفت کے باوجود اسپیشل لاز (منسوخی) بل کو سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کرنے کے بارے میں رنگاچاریہ کی تحریک کی حمایت کی اور حکومت کے جابرانہ اقدامات کی مذمت کی۔ پینل کے کوڈ آف کرمنل پراسیجر (ترمیمی) بل کی حمایت میں بحث میں حصہ لیا۔اس بل پر گفتگو کو ملتوی کرنے کے بارے میں حکومت کی ایک تحریک کے خلاف حقِ رائے استعمال کیا۔ یہ تحریک دو ووٹوں سے شکست کھا گئی۔

فروری ۱۱۔ ایل گراہم کی جانب سے پیش کردہ اسمبلی کے صدر کی تنخواہ کے بل پر بحث میں حصہ لیا اور حق رائے دہی استعمال کیا۔

فروری ۱۲۔ شان مکم چیٹی کی ایک قرارداد کی حمایت کی جس میں گورنر جنرل ان کونسل سے کہا گیا تھا کہ وہ حکومت آف انڈیا کے نمائندے کو ہدایت جاری کریں کہ وہ لیگ آف نیشنز کے آئندہ اجلاس میں بااختیار علاقوں میں ہندوستانیوں خصوصاً ٹانگانیکا میں گجراتیوں کے مسائل پر جو کاروباری طبقہ کا نوے فی صد حصہ ہیں روشنی ڈالے۔
بی سی پیٹل کی ایک تحریک کی حمایت میں تقریر کی جس میں پوسٹل اسٹاف کی شکایات کی تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی کے تقرر کی تجویز پیش کی گئی تھی اور کہا گیا تھا کہ کمیٹی کے تین ارکان آل انڈیا (بشمول برما) پوسٹل اینڈ آر ایم ایس یونین کی اگیزیکیٹو کونسل کرے گی جس کے اُس سال ایم اے جناح صدر تھے۔ پوسٹل سروسز کی کارکردگی،

کو بہتر بنانے کے لئے بھی بارہ اقدامات تجویز کئے گئے۔

۱۶ فروری۔ اسٹینڈنگ کمیٹی کے پینلز کے انتخاب کے بارے میں سر الیگزنڈر موڈی مین کی ایک قرارداد پر بحث میں حصہ لیا لیکن رائے دہی کے وقت موجود نہیں تھے۔

۱۷ فروری۔ جمناداس ایم مہتہ کی ایک قرارداد پر اپنے آزادانہ موقف کی وضاحت کی اور کہا کہ اسمبلی کے چار ارکان پر مشتمل ایک کمیٹی جس کے پاس باہر سے دو ارکان کے انتخاب کا حق ہو تشکیل دی جائے جو ہندوستان کے سرکاری قرضوں کے بارے میں تحقیقات مکمل کر کے آئندہ بجٹ اجلاس سے قبل رپورٹ پیش کرے تاکہ ٹیکس دہندگان کی گنجائش کے حساب سے قرضوں کی صورتحال کو مد نظر رکھ کر اقدامات کئے جاسکیں۔

ہندوستان میں ایک سپریم کورٹ کے قیام کے لئے ڈاکٹر ایچ ایس گور کی قرارداد کی حمایت کی جس میں کہا گیا تھا کہ پرلوی کونسل کی جوڈیشنل کمیٹی جو ماضی میں سول اور کرمنل مقدمات کو بھگتاتی رہی ہے اُن کے تصفیہ کے لئے سپریم کورٹ کا قیام ضروری ہے۔ ڈاکٹر گور کی اس قرارداد پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں ہر صورت میں اقتدار اپنے ہاتھ میں لینا چاہئے اور اُس کے بعد فوری طور پر سپریم کورٹ کے قیام کے سوال پر غور کرنا چاہئے۔ حمایت میں رائے دی لیکن تحریک نامنظور ہو گئی۔

۱۸ فروری۔ ہندوستانیوں کو فوج کے کمیشن عہدوں کے لئے تربیت دینے کے لئے ہندوستان میں ملٹری کالج کے قیام کے بارے میں بی وینکا تا پرتیاجو کی ایک قرارداد کی حمایت میں تقریر کی۔

سر چارلس انز کی انڈین ٹیرف (ترمیمی) بل کو سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کرنے کی تحریک پر تقریر کرتے ہوئے تجویز پیش کی کہ بل

پر سلیکٹ کمیٹی میں اس طرح غور کیا جائے کہ غریب عوام کو سگریٹ کی فراہمی یقینی بنائی جا سکے۔
اے رنگا سوامی آئنگر کی ایک ترمیم کی مخالفت کی جس میں اسمبلی کے صدر کی تنخواہ کے تعین سے متعلق ایل گراہم کے بل کی ایک شق سے حصص یافتگان یا جوائنٹ اسٹاک کمپنیوں کے ڈائرکٹر کو مستثنیٰ کرنے کی تجویز پیش کی گئی تھی۔

۱۹ فروری۔ ملٹری کالج کے قیام کے بارے میں بی وینکا پر تیاجو کی ایک قرارداد کی حمایت کرتے ہوئے حکومت اور کمانڈر انچیف سے ٹکر لے بیٹھے۔ قرارداد کے حق میں رائے دی اور یہ تحریک ترمیم کے ساتھ منظور کر لی گئی۔
انڈین لیجسلیٹو اسمبلی میں رنگا چاریہ کے پیش کردہ اسپیشل لاز (منسوخی) بل کی حمایت کی۔

۲۰ فروری۔ فحش مطبوعات کے بل میں چمن لال کی ایک ترمیم کی مخالفت کی جس میں کہا گیا تھا کہ لفظ "فحش" کی وضاحت ایوان کرے کیونکہ مجسٹریٹ اس کی صحیح تشریح کی اہلیت نہیں رکھتے۔ یہ تحریک رائے شماری کے بعد مسترد کر دی گئی۔

۲۳ فروری۔ انڈین مرچنٹس شپنگ (ترمیمی) بل پر اسمبلی میں غور کرنے کے بارے میں ایک تحریک کے حق میں رائے دی۔ تحریک منظور کر لی گئی۔

۲۴ فروری۔ اجمیر اور میواڑ کے لئے ایک قانون ساز اسمبلی کے قیام کے بارے میں ایم بار بیلاس سار دا کی قرارداد کے خلاف ووٹ دیا۔ تحریک مسترد کر دی گئی۔

۲۵ فروری۔ اسمبلی میں آزاد پارٹی کے قائد کی حیثیت سے بجٹ پر بحث میں حصہ لیا اور ریلویز کو ہندوستانی بنانے کے بارے میں موتی لال نہرو کے

طریقہ کار پر تنقید کی۔ مختلف امور کے سلسلے میں حق رائے دہی استعمال کیا۔

فروری ۲۶۔ ہوم ڈیپارٹمنٹ سے متعلق اسٹنڈنگ کمیٹی کے پینل پر منتخب ہوئے۔

فروری ۲۷۔ ریلوے بجٹ پر بحث میں حصہ لیا اور متعدد مطالبات پر حق رائے دہی استعمال کیا۔

مارچ ۳۔ اسمبلی میں ایک سوال دریافت کیا جس میں حکومت سے کہا گیا تھا کہ ۱۹۲۵ اور ۱۹۲۶ کے دوران ۲ کروڑ روپے کی مکمل کٹوتی میں سے صوبوں کی کٹوتی کا گوشوارہ ایوان کے سامنے پیش کرے اور مزید یہ کہ آئندہ آنے والے ہر سال کے دوران ڈیڑھ کروڑ روپے کٹوتی بھی تفصیلات ظاہر کرے۔

میسٹن ایوارڈ کے بارے میں بھی انھوں نے ایک ضمنی سوال کیا جس میں یہ دعویٰ کیا گیا تھا کہ اس ایوارڈ میں صوبہ بمبئی کے ساتھ ناانصافی کی گئی ہے۔

مارچ ۴۔ فوج میں ہندوستانی افسروں کی زیادہ سے زیادہ بھرتی کے بارے میں کمانڈر انچیف کے ایک اعلان پر تنقید کرتے ہوئے اُسے حیرت انگیز بلکہ نہایت مایوس کن قرار دیا۔

مارچ ۵۔ اسمبلی میں وائسرائے کے دورہ انگلینڈ کے مقاصد اور وائسرائے اور سکریٹری آف اسٹیٹ کے مختلف امور پر تبادلۂ خیال میں غیر سرکاری نمائندگی کے بارے میں سوال کیا۔ سکریٹری ایجوکیشن، ہیلتھ اور لینڈز جے ڈبلیو بھور کی جانب سے اسمبلی میں متعارف کئے گئے انڈین مرچنٹس شپنگ (دوسرے ترمیمی) بل کی حمایت میں تقریر کی۔ اُن کے نقطہ نظر کو تسلیم کرتے ہوئے اس بل میں سلیکٹ کمیٹی کی سطح پر ترمیم کی گئی۔ جناح نے اس ترمیم کو

مسلمانوں کے مفاد میں قرار دیا۔ کاٹن جینیگ اینڈ پریسنگ فیکٹریز بل کی شق ۱۳ میں ترمیم کے خلاف رائے دی۔ تحریک مسترد کر دی گئی۔

مارچ ۶۔ احمد آباد مل اونرز ایسوسی ایشن کے نمائندے کستور بھائی لال بھائی کی ایک تحریک کی حمایت کی جس میں کاٹن پر بمبئی میں کسٹم ڈیوٹی اکہتر لاکھ چھیاسٹھ ہزار روپے (۷۱،۶۶۰۰۰) سے کم کر کے ستتر ہزار روپے (۷۷،۰۰۰) کرنے کو کہا گیا تھا۔

مارچ ۷۔ عام بجٹ کے مطالبات پر بحث اور رائے دہی میں مسلسل حصہ لیا۔

مارچ ۱۲۔ بجٹ میں مجوزہ کاٹن ایکسائز ڈیوٹی کے خاتمہ کے لئے ایک تحریک کے حق میں رائے دی۔ تحریک منظور کر لی گئی۔

مارچ ۱۳۔ شان مکم چیٹی کی ایک تحریک کو منظور کرنے کے حق میں رائے دی جس میں عام قرض اور تخفیف یا قرض سے احتراز پر سود ایک کروڑ ۳۸ لاکھ اٹھارہ ہزار روپے (۱،۳۸،۱۸،۰۰۰) سے کم کر کے ستتر لاکھ پچاس ہزار روپے کر دینے کو کہا گیا تھا۔ تحریک نامنظور کر دی گئی۔

مارچ ۱۴۔ بجٹ سے "ایگزیکٹیو کونسل" کا عنوان نکالنے کا اسمبلی میں مطالبہ کیا۔ کوہاٹ میں ہندو مسلم فسادات پر افسوس کا اظہار کیا اور حکومت پر الزام عائد کیا کہ وہ امن وامان کی صورتحال کو بحال رکھنے میں ناکام ہو گئی ہے۔ بجٹ کے مطالبات پر رائے دہی میں حصہ لیا۔

مارچ ۱۶۔ انڈین فنانس بل پر بحث میں حصہ لیتے ہوئے وی جے پٹیل اور موتی لال نہرو پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ وہ ۱۸-۱۹۱۷ میں مانٹیگیو چیمسفورڈ اسکیم کی تیاری کے دوران اپنے کردار کے عین مطابق اس مرتبہ بھی "دُوہرے" نظام حکومت کی حمایت کر رہے ہیں۔ نہرو اور پٹیل پر جناح کی اس تنقید کی بپن چندر پال اور دیگر اراکین نے

بھی حمایت کی۔

مارچ ۱۷۔ تین تحریکوں کے خلاف حقِ رائے دہی استعمال کیا جن میں سالٹ ٹیکس میں تخفیف، بل کی شق ۵ کی منسوخی اور بل کی دوسری خواندگی کے دوران ڈاک شرحوں میں اضافہ سے متعلق ترمیم شامل تھی۔

مارچ ۱۸۔ انڈین فنانس بل کو مسترد کردینے کے بارے میں نہرو کی تحریک کی مخالفت کی۔ بل کو منظور کرنے کے حق میں رائے دی۔ تحریک منظور ہو گئی۔ انڈین ٹیرف (ترمیمی) بل پر بحث میں حصہ لیا۔

مارچ ۱۹۔ پٹیل کی جانب سے ۳ فروری کو پیش کیے گئے اسپیشل لاز (منسوخی) بل پر بحث میں حصہ لیا اور کہا کہ یہ قوانین پہلے ہی منسوخ کردیے جانا چاہیئے تھے۔ بل کی شق ۲ اور ۳ میں ترمیمات کے خلاف رائے دی ترمیمات کے لئے تحریک نامنظور کردی گئی۔

مارچ ۲۱۔ اسمبلی میں انڈین فنانس بل پر بحث میں حصہ لیا۔ کونسل آف اسٹیٹ کی جانب سے اس بل میں کی جانے والی ترمیمات کی حمایت میں رائے دی۔

انڈین فنانس بل پر اسمبلی میں موتی لال نہرو سے بحث و تکرار ہوئی۔ کونسل آف اسٹیٹ کی جانب سے مزکورہ بل میں تجویز کی جانے والی ترمیمات کے حق میں رائے دی۔ یہ بل بالآخر ۴۰ کے مقابلے میں ۷۵ ووٹ سے منظور کرلیا گیا۔ انڈیپنڈنٹ پارٹی اسمبلی میں سوراج پارٹی کی حمایت سے دستبردار ہو گئی۔

مارچ ۲۳۔ اسمبلی میں انڈیپنڈنٹ پارٹی کا موقف پیش کیا اور سر الیکزنڈر موڈی مین کے متعارف کردہ بنگال فوجداری قانون کا ترمیمی ایکٹ (سپلیمنٹری) بل پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ یہ ایوان کی توہین کے مترادف ہے کہ ایک بدنام آرڈی ننس کو بل کی صورت دی جارہی

ہے۔ بل کی دو شقوں کے خلاف رائے جس کو اسمبلی نے منظور کرلیا۔ کامنی کمار چندا کی انڈین پینل (ترمیمی) بل کی شق ۲ میں ترمیم بھی جس میں لفظ "چودہ" کو "سولہ" سے تبدیل کرنے کو کہا گیا تھا منظور کرلی گئی۔

مارچ ۲۴۔ بنگال کرمنل فوجداری امینڈ منٹ (ضمنی) بل کی منظوری اور اُس پر غور کرنے کے بارے میں سر الیکزینڈر موڈی مین کی اسمبلی میں تحریک کی مخالفت کی۔ یہ بل کثرت رائے سے مسترد کردیا گیا۔ انڈین پینل کوڈ (ترمیمی) بل میں متعدد ترامیم اور اُس کی شقوں پر بحث میں حصہ بھی لیا۔

اپریل ۲۹۔ ظہور احمد کے نام ایک خط میں آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے ۱۰ مئی کو ہونے والے اجلاس کے ایجنڈے کے بارے میں اپنی رائے ارسال کی۔

مئی ۲٦۔ مختلف سیاسی جماعتوں کے درمیان مفاہمت اور ہم آہنگی پیدا کرنے کے لیے جیکار کے نام ایک خط میں اُن سے تعاون طلب کیا۔ تجویز پیش کی کہ عارضی طور پر کسی نئی جماعت کی تشکیل کا مقصد بھی سوراج کا حصول ہی ہوگا۔

جون ۴۔ موتی لال نہرو کی جانب سے مختلف اخباری بیانات میں اپنے اوپر لگائے جانے والے الزامات کے جواب میں ایک بیان جاری کیا جس میں مختلف سیاسی جماعتوں کے درمیان مفاہمت اور ہم آہنگی کی وکالت کی۔

اگست ۲۲۔ سی آر داس اور سُر یندر ناتھ بینرجی کی موت پر اسمبلی میں افسوس کا اظہار کیا۔

اگست ۲۴۔ اسمبلی کے ریٹائر ہونے والے صدر سر فیڈرک وائٹ کی خوش اطواری اور غیر جانبداری کو خراجِ تحسین پیش کیا اور نئے صدر کی

حیثیت سے انتخاب پر وی جے پٹیل کا خیر مقدم کیا۔

۲۵۔ اگست
اسمبلی کے صدر نے ایوان کی کارکردگی اور طریقہ کار کے بارے میں اُن کی تحریک کو اسمبلی میں بحث کے لیے اُس وقت منظور کر لیا جب ۴۳ ارکان نے اِس تحریک کی حمایت کی۔ پراویڈنٹ فنڈز بل کے خلاف حق رائے دہی استعمال کیا۔ زرِ مبادلہ اور سکہ رائج الوقت کا جائزہ لینے کے لیے قائم رائل کمیشن جو دس یورپی اور صرف چار ہندوستانی ارکان پر مشتمل تھا ہندوستانی ارکان کی اکثریت نہ ہونے کی بنا پر توڑ دینے یا ازسرِ نو تشکیل دینے کے بارے میں ایک تحریک التوا پیش کی جو منظور کر لی گئی۔

۲۷۔ اگست
گور کی تحریک پر اسپیشل میرج (ترمیمی) بل پر غور کرنے کے لیے سلیکٹ کمیٹی میں تقرر ہوا۔

یکم ستمبر۔
پنجاب لیجسلیٹو کونسل کی جانب سے پاس ہونے والے سکھ گردوارہ ایکٹ میں موجود اغلاط کی اصلاح کے لیے موڈی مین کی طرف سے پیش کردہ سکھ گردوارہ (ضمنی) بل پر تقریر کی۔ انہوں نے کہا کہ سکھ رہنماؤں کی رہائی کو حکومت سکھ عبادت گاہوں پر کنٹرول کرنے سے مشروط نہ بنائے۔ انڈین پینل کوڈ (ترمیمی) بل پر بحث میں بھی حصہ لیا۔

۲۔ ستمبر
شراب کی درآمد، کشید اور فروخت پر پابندی کے بارے میں حاجی وجیہہ الدین کی قرارداد اور کے جی لوہکار کی انڈین میڈیکل سروسز میں بھرتی کے بارے میں ایک تحریک کی حمایت میں حق رائے دہی استعمال کیا۔ دونوں قراردادیں منظور کر لی گئیں۔

۷۔ ستمبر
موڈی مین کی ایک قرارداد پر جس میں ریفارمز انکوائری کمیٹی کی اکثریتی رپورٹ کی سفارشات پر اسمبلی میں غور کرنے کو کہا گیا تھا۔ بحث میں حصہ لیا۔ (واضح رہے کہ محمد علی جناح نے اس کمیٹی کے

رکن کی حیثیت سے خدمات انجام دی تھیں لیکن اکثریتی رائے سے اختلاف کرتے ہوئے اقلیتی رپورٹ کی حمایت کی)

۸۔ ستمبر ایک سرکاری رکن سر باسل بلیکیٹ کے اِس بیان پر کہ اقلیتی رپورٹ کی سفارشات سوراجیوں، انڈیپنڈنٹ اور اعتدال پسندوں کے موقف کو تقویت پہنچاتی ہیں جناح نے کہا کہ "یہ ایک شاندار کامیابی ہے"۔انہوں نے ایوان سے کہا کہ وہ دیگر افراد کی طرح اِس سے متفق نہیں تھے حتیٰ کہ ریفارمز انکوائری کمیٹی کی شرائط سے بھی۔ جناح نے وضاحت کی کہ انہوں نے اقلیتی رپورٹ کیوں پیش کی جس میں آئینی مسئلہ پر رائے دہی ایک مستحکم حکومت کے قیام اور زیادہ آزادانہ شرائط پر عوام کے تعاون کے حصول کے لیے ایک "رائل کمیشن" کے قیام کی تجویز رکھی گئی تھی۔اِس رپورٹ میں اُن کے نقطہ نظر کے تحت آئین کے بنیادی اصول بھی پیش کیے گئے تھے۔ جناح نے کمیٹی کے ایک رکن لارڈ برکین ہیڈ پر تنقید کی جو برطانوی حکومت کے ایما پر ہندوستان پر اُن کا آئین مسلط کرنا چاہتے تھے۔ موتی لال نہرو کی طرف سے ایک قرارداد میں جس میں ملک کے انتظامی اور عدالتی ڈھانچہ میں تبدیلیاں کرنے کو کہا گیا تھا۔ ایک ترمیم کو منظور کر لینے کے حق میں ووٹ دیا۔ نہرو کی یہ ترمیم منظور کر لی گئی۔

سر الیگزنڈر موڈی مین کی ایک تحریک (۷/ستمبر) جس میں ریفارمز انکوائری کمیٹی کی اکثریتی رپورٹ میں پوشیدہ اصول کو تسلیم کرنے کو کہا گیا تھا، موتی لال نہرو نے ایک ترمیم پیش کی۔ اِس ترمیم پر زوردار بحث کے دوران جناح نے ایک جامع تقریر کی، جس میں انہوں نے حکومت کے مجموعی روّیہ پر شدید حملے کیے اور دوہرے نظامِ حکومت کی پُرزور مذمت کی اور کہا کہ دوہرے نظامِ

حکومت کے موروثی عیوب ذمہ دار حکومت کی جانب پیش قدمی میں کوئی کردار ادا کر سکیں یہ ناممکن ہے۔ کچھ انگریزوں کی جانب سے اِس خدشہ کے اظہار کو جناح نے بکواس قرار دیا کہ ہندوستانی ابھی تک اصلاحات کے لیے اہل اور تیار نہیں ہیں۔ جناح نے زور دے کر کہا کہ ہندوستان آزادی کے حصول کے لیے ثابت قدم ہے چاہے اِس کے لیے حکومت اپنے طور پر نیک جذبہ کے ساتھ وقت اور اقدامات کا تعین کرے یا اُسے خود اِن اقدامات کا تعین کرنا پڑے۔

ستمبر ۹۔ دیوان بہادر رنگا اچاریہ کے متعارف کردہ کوڈ آف کرمنل پراسیجر (ترمیمی) بل کی حمایت میں تقریر کی۔

ستمبر ۱۰۔ سات سال کے لیے ہندوستان میں کاغذ کی صنعت کو تحفظ فراہم کرنے سے متعلق بل میں رنگا سوامی آئنگر کی ترمیم پر بحث میں حصہ لیا۔ شکایت کی کہ حکومت ٹیرف بورڈ کی سفارشات سے گریز کر رہی ہے۔

ستمبر ۱۴۔ ہندوستانیوں کی جنوبی افریقہ میں حیثیت کے بارے میں ایک سوال اٹھایا۔

ستمبر ۱۵۔ کامرس ممبر سر چارلس انز کی جانب سے فولاد پر سرکاری امداد کے سلسلہ میں اسمبلی میں پیش کی جانے والی قرارداد پر بحث میں حصہ لیا۔

ستمبر ۱۶۔ پنڈت شام لال نہرو کی جانب سے صوبائی قانون ساز اداروں اور ہندوستانیوں کے لئے انتخابات کے قوانین میں ترمیم اور ان سے نااہلی کی شق کو حذف کرنے کے بارے میں ایک قرارداد پر تقریر کی اور اس کی منظوری کے لئے حق رائے دہی استعمال کیا۔ یہ تحریک منظور کر لی گئی۔

ہندوستان کی ٹیکسٹائل انڈسٹری کی تشویش ناک صورتحال کے پیش نظر رواں سال ۲۶-۱۹۲۵ء کی باقی ماندہ مدت میں کاٹن ایکسائز ڈیوٹی کی وصولی کی معطلی کے بارے میں ٹھاکر داس کی ایک قرارداد منظور کرنے کی حمایت میں ووٹ دیا۔

ستمبر ۲۳- انڈین ضابطۂ فوجداری (ترمیمی) بل کی منظوری کے لئے حق رائے دہی استعمال کیا۔ یہ تحریک منظور کرلی گئی۔

اکتوبر ۱۳- "انڈین ڈیلی میل" میں شائع ہونے والے ایک بیان میں حکومت کے رویہ پر تنقید کی۔

وائس رائے کی الوداعی تقریر جس میں ہندوستان کے سیاسی مسائل کے حل کے لئے تعاون طلب کیا گیا تھا کے جواب میں ایک بیان جاری کیا جو "دی بمبئی کرانیکل" میں شائع ہوا۔

نومبر ۴- سینڈ ہرسٹ کمیٹی رپورٹ پر دستخط کئے۔

نومبر ۲۵- ایک خط میں آل انڈیا مسلم لیگ کے اعزازی سیکریٹری نے مطلع کیا کہ کونسل نے آل انڈیا مسلم لیگ کا آئندہ سالانہ اجلاس ۳۰/ ۳۱ دسمبر کو علی گڑھ کے مقام پر منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور حسن امام کے انکار کی بناء پر سر عبدالرحیم کو بحیثیت صدر منتخب کرلیا گیا ہے۔

نومبر ۲۸- بمبئی میں ایک اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے ایک نئی آزاد سیاسی جماعت کی تشکیل پر زور دیتے ہوئے اس اقدام کو قرینِ مصلحت قرار دیا۔

دسمبر ۱۰- احمد آباد میں طالب علموں سے خطاب کرتے ہوئے ان کو نصیحت کی کہ وہ مادرِ وطن کی قیمت پر کوئی عہدہ قبول نہ کریں۔

دسمبر ۲۷- مسز سروجنی نائیڈو کے نام ایک خط میں انکی جانب سے انڈین

نیشنل کانگریس کی ناگپور میں منعقد ہونے والی کانفرنس میں شرکت کی دعوت کا شکریہ ادا کیا اور ملک کو درپیش مسائل کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

دسمبر ۳۰-۳۱- علی گڑھ میں آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس میں شرکت کی۔ ایک قرارداد کے اصل مسودہ کی مولانا محمد علی کی مخالفت کے باوجود حمایت کی۔ اصل مسودہ میں وہ بنیادی اور اساسی اصول درج کئے گئے تھے جن کی ہندوستان کے لئے مستقبل میں کسی بھی دستوری اسکیم میں تحفظ اور ضمانت دینے کو کہا گیا تھا۔ یہ قرارداد سر علی امام نے پیش کی تھی اور صاحبزادہ آفتاب احمد خان نے اسکی تائید کی تھی۔ جلسہ میں اصل قرارداد منظور کرلی گئی۔

رائل کمیشن کے سامنے پیش کرنے کے لئے آئینی اسکیم تیار کرنے والی کمیٹی کے رکن نامزد کئے گئے تاکہ مسلم مفادات کو تحفظ فراہم کرسکیں۔

مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس میں ایک قرارداد میں مختلف قانون ساز اداروں میں موجود مسلم نمائندوں پر زور دیا کہ وہ اصلاحات کو حتی المقدور اپنے مفاد میں استعمال کریں اور ہندوستان کے عوام کی فلاح و بہبود کی پیش رفت کے لئے متعین تمام اقدامات میں اپنے بھرپور تعاون کا ثبوت دیں تاکہ رائل کمیشن کی تحقیقات اور تفتیش جو التواء میں پڑی ہوئی ہے بحال ہوسکے۔ رائل کمیشن کے تقرر پر مسلم لیگ نے بھی زور دیا تھا--- یہ قرارداد منظور کرلی گئی۔

دسمبر ۳۱- علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی سلور جوبلی کی تقریبات کے موقع پر ایک ہزار روپے کے عطیہ کا اعلان کیا۔

۱۹۲۶

جنوری ۱۰- بمبئی میں ایک جلسۂ عام سے خطاب کرتے ہوئے سوراج حاصل کرنے کے لئے آئینی جدوجہد کی ضرورت پر زور دیا اور کہا کہ ہندوستان کے عوام ایک متحدہ پارٹی میں خود کو منظم کریں اور نوجوان ملک کے دفاع کے لئے فوجی تربیت کو اپنائیں۔

جنوری ۲۱- لیجسلیٹو اسمبلی میں سر چارلس انز کی اس تحریک پر کہ انڈین انشورنس کمپنیز بل دونوں ایوانوں کی جوائنٹ کمیٹی کو بھیجا جائے تقریر کرتے ہوئے تجویز پیش کی کہ یہ بل صرف لیجسلیٹو اسمبلی کی سلیکٹ کمیٹی کو غور و خوض کے لئے بھیجا جائے۔

جنوری ۲۵- جزائر انڈمان کو بھیجے جانے والے وفد کے بارے میں ایک سوال دریافت کیا۔ انڈین ٹریڈ یونینز بل میں ترمیم کے لئے چمن لال کی ایک تحریک کی حمایت میں تقریر کی۔ اس تحریک میں کہا گیا تھا کہ ٹریڈ یونینز کے رجسٹریشن کے لئے یونین کے عہدیداروں کی تنخواہوں وغیرہ کی شرح کی رجسٹرار کو اطلاع کو مشروط نہ بنایا جائے۔

جنوری ۲۵-۲۷- ڈبلیو ایس جے ولسن کی ترمیم کی مخالفت کی۔ تحریک نامنظور ہو گئی۔

جنوری ۲۶- مولوی محمد شفیع کی جانب سے پیش کردہ سیاسی رہنماؤں کی رہائی کے لئے ایک قرارداد میں جے سی گوسوامی کی ترمیم کی حمایت کی اور ووٹ دیا۔

جنوری ۲۷- اسمبلی میں انڈین ٹریڈ یونینز بل کی شق ۱۵ ماتحت شق (کے) میں چمن لال کی ترمیم کی مخالفت کی۔ بل کی شق ۱۶ پر بحث میں حصہ لیا۔ ٹریڈ یونینز کے رجسٹریشن کے قانون کی تفصیلات

پر نکتہ وضاحت اٹھایا۔

۲۸ جنوری- کانگریس کے اجلاس کانپور میں لالہ لاجپت رائے کی تقریر کی ترسیل میں تاخیر پر سوال دریافت کیا اور اس ضمن میں تحقیقات کا مطالبہ کیا جس کی حکومت نے یقین دہانی کرائی۔ شمالی مغربی سرحدی صوبہ کی انکوائری کمیٹی رپورٹ پر عملدرآمد اور سرکاری ملازمتوں کے بارے میں سوالات کئے۔ متوسط طبقہ کے درمیان موجود بے روزگاری کے مسئلہ کی تحقیقات اور مسئلہ کے حل کے لئے تجاویز مرتب کرنے کے بارے میں ایک کمیٹی کے قیام کا مطالبہ رنگا سوامی آئینگر نے ایک قرارداد میں کیا۔ اس قرارداد پر بحث میں حصہ لیا اور اس کے حق میں ووٹ دیا---- تحریک ترمیم کے ساتھ منظور کرلی گئی۔

یکم فروری- انڈین ٹریڈ یونینز بل میں موجود ایک جملہ میں ترمیم کے بارے میں این ایم جوشی کی ایک تحریک کی حمایت کی اور اس کے حق میں ووٹ دیا۔ تحریک منظور کرلی گئی۔

۲ فروری - پریوی کونسل کی جوڈیشنل کمیٹی کے دو اراکین کی تنخواہوں میں اضافہ سے متعلق مسڑی مین کی ایک قرار داد پر بحث میں حصہ لیا اور اس کے خلاف حق رائے دہی استعمال کیا۔ قرار داد مسترد کردی گئی۔ حکومت کے ارکان سے دریافت کیا کہ وہ کب شمال مغربی سرحدی صوبہ میں اصلاحات متعارف کرارہے ہیں جن کا مسلم لیگ مطالبہ کرچکی ہے ۔جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں کی صورتحال اور اس ضمن میں حکومت ہند کے اقدامات کے بارے میں بھی سوال دریافت کیا۔

۳ فروری - موڈی مین کے پیش کردہ کنٹمپٹ آف کورٹس بل پر سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ پر بحث میں حصہ لیا ۔انھوں نے گور اور موتی لال

نہرو کے موقف پر شدید اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ رنگا سوامی آئنگر کی ترمیم کے لئے مکمل بل کو تباہ نہیں کیا جاسکتا۔

فروری ۴ ۔ چمن لال کے پیش کردہ ویکلی پیمنٹس بل پر بحث میں حصہ لیا۔ اس بل میں مزدوروں ، گھریلو ملازمین اور دیگر ملازمین کو اجرتوں کی ہفتہ وار ادائیگی کی گنجائش رکھی گئی تھی ۔بل واپس لے لیا گیا۔

فروری ۸- کنٹمپٹ آف کورٹس بل پر بحث کے دوران مڈی مین سے دریافت کیا کہ آیا حکومت اس بل کو کونسل آف اسٹیٹ کے سپرد کرنا چاہتی ہے یا اگر اسے لیجسلیٹو اسمبلی نے منظور کردیا تو قبول کرنے پر آمادہ ہے ۔سر بھوپندر ناتھ مترا کے پیش کردہ انڈین ٹریڈ یونین بل اور اضافی امداد کے مطالبات پر رائے دہی میں حصہ لیا۔

فروری ۹ ۔ احمد علی خان کی جانب سے اندرون ملک ڈاک کی شرح اخراجات میں تخفیف کے بارے میں قرار داد اور لالہ دونی چند کی طرف سے اس قرار داد میں ترمیم پر بحث کرتے ہوئے اس قرار داد کو اس وقت تک واپس لینے کی تجویز پیش کی جب تک کہ اسمبلی میں بجٹ پر گفتگو ہو رہی ہے ۔انھوں نے کہا کہ بعد میں اسمبلی اس مسئلہ پر بہتر انداز میں غور کرسکے گی۔امرناتھ دت کی برما سے جارحین کے اخراج کے ایکٹ کی منسوخی کی تحریک کی حمایت میں بھی تقریر کی۔

فروری ۱۰ ۔ اسمبلی میں کوڈ آف کرمنل پروسیجر (دوسرے ترمیمی) بل پر غور کرنے کے بارے میں مڈی مین کی تحریک کی مخالفت کی اور اس کے خلاف حق رائے دہی استعمال کیا ۔بل منظور ہوگیا۔

فروری ۱۲ ۔ امرناتھ دت کی جانب سے پیش کردہ بنگال اسٹیٹ پر زنر

ریگولیشن (منسوخی) بل پر بحث میں حصہ لیا۔

فروری ۱۵۔ کوڈ آف کرمنل پروسیجر (دوسرے ترمیمی) بل پر بحث میں حصہ لیا اور بل کے خلاف ووٹ دیا۔ انھوں نے کہا کہ کسی بھی ایکٹ یا بل کی شقوں کی توجیہہ کو مجسٹریٹوں کی ثواب دید پر چھوڑ کر حکومت عوام کی آزادی میں تخفیف کرنے پر مصر ہے۔

فروری ۱۶۔ امر ناتھ کی ایک قرار داد کی منظوری کے حق میں ووٹ دیا۔ اس قرار داد میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا تھا کہ وہ برما سے جارحین کے اخراج کے ایکٹ ۱۹۲۵ کو منسوخ کرنے کے لئے اسمبلی میں ایک بل متعارف کرائے۔ مولوی سید مرتضٰی صاحب بہادر کی ایک قرار داد پر بحث میں حصہ لیا اور حمایت کی۔ اس قرار داد میں شمال مغربی سرحدی صوبہ میں اصلاحات کی توسیع کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ تحریک التوا کے خلاف ووٹ دیا۔ بحث ملتوی ہو گئی۔

فروری ۱۷۔ سر چارلس انز کی جانب سے اسمبلی میں پیش کردہ انڈین اسٹیل انڈسٹری (ترمیمی) بل کی منظوری سے متعلق ایک تحریک کی حمایت کی۔ ٹن پلیٹ انڈسٹری کو اضافی تحفظ فراہم کرنے کے بارے میں ایک قرار داد پر بحث میں حصہ لیا۔ سر باسل بلیکٹ کے پیش کردہ انڈین انکم ٹیکس (ترمیمی) بل کو تقسیم کرنے کے بارے میں ڈبلیو ایس جے ولسن کی ایک تحریک کی حمایت میں تقریر کی اور حق میں ووٹ دیا۔ تحریک منظور کر لی گئی۔ بل سلیکٹ کمیٹی کو بھیج دیا گیا۔

فروری ۱۹۔ بنگال اسٹیٹ پر زنرز ریگولیشن (منسوخی) بل پر بحث میں حصہ لیا۔ اس بل پر مسلسل بحث کرنے سے متعلق ایک تحریک کی حمایت میں ووٹ دیا۔ تحریک مسترد کر دی گئی۔

فروری ۲۴ ۔ ریلوے بجٹ سے متعلق مطالبات کی فہرست میں درج امور پر بحث میں حصہ لیا اور حق رائے دہی میں استعمال کیا۔

فروری ۲۵ ۔ گواسوامی کی ایک تحریک کو منظور کرنے کے حق میں ووٹ دیا۔ اس تحریک میں مینڈالے جیل میں بنگال اسٹیٹ کے قیدیوں کی بھوک ہڑتال اور اسی طرح کے دیگر فوری نوعیت کے امور پر بحث کرنے کے لئے ریلوے بجٹ پر گفتگو کے التواء کا مطالبہ کیا گیا تھا۔

فروری ۲۶ ۔ ریلوے بجٹ پر دوبارہ گفتگو کے آغاز پر فہرست مطالبات میں شامل مختلف امور پر حق رائے دہی استعمال کیا۔

مارچ ۸ ۔ ایک تحریک پیش کی اور کہا کہ جنرل بجٹ میں "ایگزیکٹیو کونسل" کے عنوان کے تحت مطالبہ نمبر ۲۸ ۔پر پہلے گفتگو کی جائے اور مطالبات نمبر ۱۶ سے ۲۷ تک پر گفتگو کو ملتوی کردیا جائے۔ "کسٹمز" کے عنوان کے تحت مطالبہ پر بھی گفتگو کو ملتوی کرنے کے بارے میں ایک قرار داد پیش کی ۔جنرل بجٹ پر بحث میں حصہ لیا اور حکومت کے ارکان پر سخت تنقید کرتے ہوئے کہا کہ وہ چالاکی کے تحت غیر سرکاری ارکان کو بحث میں حصہ لینے کی اجازت نہیں دے رہے ہیں۔

مارچ ۹ ۔ بجٹ (فہرست مطالبات) کی دوسری خواندگی کے آغاز پر ایوان کے قائد سے مطالبہ کیا کہ حکومت کی پالیسی اور ایگزیکٹیو کونسل سے متعلق آئینی امور پر عام بحث کی اجازت دی جائے ۔بحث کی اجازت دے دی گئی۔

مارچ ۱۰ ۔ اسمبلی میں بجٹ کے مختلف امور پر بحث اور رائے دہی میں شرکت کی۔

مارچ ۱۱۔ بجٹ پر اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے اصلاحات پر ایک رائل

کمیشن کے قیام کی وکالت کی اور کہا کہ ہندوستان کی تقریباً تمام ہی پارٹیاں اور ادارے ۱۹۱۹ کی اصلاحات کی کارکردگی سے مطمئن نہیں ہیں۔ انھوں نے اصلاحات کو "غیر اطمینان بخش اور مایوس کن" قرار دیتے ہوئے ان اصلاحات کو ترک کرنے کا مطالبہ کیا اور کہا کہ اصلاحات کی آئندہ قسط عوامی امنگوں کے عین مطابق ہونا چاہیے۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ کمیشن کے ارکان عوامی کارکنان کو مد نظر رکھ کر مقرر کیے جائیں۔ اس مسئلہ پر گرماگرم بحث ہوئی۔

مارچ ۱۲۔ ایوان میں رائل کمیشن کے تقرر پر بحث کے دوران مختلف نکات کے حوالے سے سرکاری ارکان کو نیچا دکھایا۔ بجٹ کے مختلف امور پر بحث میں حصہ لیا۔

مارچ ۱۵۔ سر باسل بلیکٹ کے پیش کردہ انڈین فنانس بل پر بحث میں حصہ لیا۔ یہ بل ان کی تجاویز کی روشنی میں جو انھوں نے غیر سرکاری ارکان کی حمایت سے گزشتہ بحث میں پیش کی تھیں منظور کرلیا گیا۔

مارچ ۱۶۔ کاٹن ایکسائز ڈیوٹی ختم کرنے پر فنانس ممبر کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ ایکسائز ڈیوٹی ایک ظلم تھا۔ جناح اس وقت تک بولتے رہے جب اچانک فنانس ممبر کھڑے ہوئے اور بڑے تیقن سے کہا کہ ایکسائز ڈیوٹی مرچکی ہے۔ اور اب ہم کو اس کی میت کو دفنانا ہے اس لئے اب اسے شائستگی کے ساتھ دفن کردیں۔ بل کی منظوری کے حق میں رائے دی اور یہ بل منظور ہوگیا۔

مارچ ۱۷۔ سر بھوپندر ناتھ مترا ممبر برائے صنعت و محنت کے پیش کردہ بل انڈین فیکٹریز (ترمیمی) بل، سر باسل بلیکٹ کے انڈین انکم ٹیکس (ترمیمی) بل اور ایچ ٹونکسن کے لیگل پریکٹیشنرز (ترمیمی)

بل پر بحث میں حصہ لیا اور یہ بل ایوان نے منظور کر لئے۔ سر بھوپندر ناتھ مترا کو انڈین ٹریڈ یونینز بل متعارف کرانے پر مبارکباد دی جس سے محنت کشوں کے حقوق کو تحفظ ملے گا۔

مارچ ۱۸۔ شمال مغربی سرحدی صوبہ میں اصلاحات متعارف کرانے کے بارے میں سید مرتضیٰ بہادر کی ایک قرار داد کو منظور کر لینے میں دلائل دیئے اور اسمبلی میں سوال کیا کہ کیا ہم شمال مغربی سرحدی صوبہ کے مسئلے پر اسی طرح غور نہیں کریں گے جس طرح ہم نے دیگر صوبوں کے مسائل پر غور کیا ہے۔ سکریٹری ایجوکیشن' ہیلتھ اور لینڈز کی جانب سے محکمہ آثار قدیمہ کے لیے ضمنی امداد کی ایک تحریک کی حمایت کی۔ تحریک مسترد کر دی گئی۔

مارچ ۱۹۔ شمال مغربی سرحدی صوبہ میں اصلاحات کی توسیع سے متعلق بحث میں مسلسل حصہ لیا۔

مارچ ۲۴۔ انڈین لیجسلیٹو اسمبلی میں جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں کی صورتحال اور ان کے حقوق کے تحفظ سے متعلق اپنی ایک قرار داد واپس لیتے ہوئے حکومت سے درخواست کی کہ وہ انڈین لیجسلیٹو اسمبلی کا ایک خصوصی اجلاس طلب کرے اور قانون سازوں کو موقع فراہم کرے کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار کر سکیں۔

مارچ ۲۵۔ انڈین لیجسلیٹو اسمبلی میں واضح کیا کہ سوراج پارٹی کی پالیسی اور پروگرام نہ صرف مکمل طور پر ناقابل عمل ہے بلکہ یقینی طور پر قومی مفادات کے لئے ہلاکت خیز ہے... موجودہ حالات میں قوم پرستوں کے لئے صرف ایک ہی پالیسی اور پروگرام سود مند ہے اور وہ موجودہ آئین سے استفادہ ہے اگرچہ یہ بھی قابل اطمینان

نہیں ہے۔

اپریل ۴ ۔ بمبئی میں انڈین نیشنل پارٹیز کی کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کی جس میں فرقہ وارانہ صورتحال پر غور کیا گیا۔

اپریل،اگست ۔ اپنی اہلیہ رتی کے ہمراہ انگلینڈ روانہ ہوئے تاکہ سینڈھرسٹ کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کر سکیں۔ اس اجلاس کی صدارت جنرل اسکن نے کی تھی۔

اگست ۹ ۔ کمیٹی نے بحیثیت مشیر تقرر کیا تاکہ انگلینڈ ،فرانس ،کینڈا اور امریکہ کے فوجی تربیت کے اداروں کا دورہ کرنے کے بعد ہندوستان میں ملٹری ٹریننگ کالج کے قیام کے لئے مشورہ دیں۔ ایک اقلیتی رپورٹ پیش کی جس پر ایم اے جناح ،فیروز سیتھنا اور زور آور سنگھ کے دستخط تھے (۔اس کمیٹی کی تگ و دو کے نتیجہ میں ڈیرہ دون میں ہندوستان کا ملٹری کالج قائم ہوا)

اگست ۱۸ ۔ رائیل کمیشن کی زر مبادلہ کے بارے میں رپورٹ کے متعدد صفحات پر جنوبی افریقہ میں ہندوستان کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے گول میز کانفرنس کے انعقاد' طریقہ کار اور افراد کے بارے میں سوالات کئے ۔بنگلور میں انڈین انسٹی ٹیوٹ آف سائنسز کے اراکین کے انتخاب کے بارے میں ایک تحریک کی مخالفت کی۔ تحریک منظور کرلی گئی ۔ہندو اور مسلم قانون سے متعلق بل بھگتانے کے لئے سر الیکزینڈر موڈی مین کی جانب سے ایک مجلس قائمہ کی تشکیل کے بارے میں قرار داد کی مخالفت کی اور کہا کہ ایوان کی مدت ختم ہوچکی ہے نئے ایوان میں یہ فیصلے ہوں گے۔

اگست ۱۹ ۔ ہوم ممبر اور ایوان کے قائد سر الیکزنڈر موڈی مین کے پیش کردہ قانون ساز ادارہ کی کارکردگی سے متعلق ایک گوشوارہ پر

تقریر کرتے ہوئی ان سے کہا کہ ارکان کو سکہ رائج الوقت اور زر مبادلہ کے بلوں کے ضمیمہ جات کی کاپیاں فراہم کی جائیں تاکہ ۲۳ اگست کو ایوان میں ان پر بحث ہو سکے۔

ایوان کی جانب سے غور کے لئے وائسرائے کو بھیجی جانے والی ٹیکسیشن انکوائری کمیٹی کی رپورٹ سے متعلق ایک قرار داد پر بحث میں حصہ لیا۔

سر باسل بلیکٹ کے پیش کردہ "کرنسی بل" کو ارکان کی رائے معلوم کرنے کے لئے تقسیم سے متعلق دیوان بہادرٹی رنگا چاریہ کی تحریک کو منظور کرنے پر حکومت کے لئے تشکر کے جذبات کا اظہار کیا۔

اگست ۲۴ ۔ ساؤتھ انڈین ریلوے پر رامیشوارم اسٹیشن کو اپنی جگہ برقرار رکھنے سے متعلق ایک قرارداد کو منظور کرنے کے حق میں ووٹ دیا ۔ تحریک نامنظور ہو گئی۔

اگست ۲۵ ۔ جب اسمبلی میں سر الیگزینڈر موڈی مین کے انڈین وراثت (ترمیمی) بل پر بحث جاری تھی دیوان بہادرٹی رنگا چاریہ نے اعتراض کیا کہ وصیتوں کی تحریر کے سلسلہ میں مسلمانوں کی حوصلہ افزائی نہ کی جائے ۔ محمد علی جناح نے اس اعتراض کا سختی سے نوٹس لیتے ہوئے جواب دیا اور کہا کہ "رنگا چاریہ کے اس اعتراض سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اس حقیقت سے آگاہ نہیں کہ مسلم قانون میں وصیت کے مسئلہ کو نہایت وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے جیسا کہ قرآن میں موجود ہے جبکہ ہندو قانون میں اس کی کوئی وضاحت نہیں ہے۔ جناح کا خیال تھا کہ کسی بھی فرقہ پر اس کے عقائد کے منافی کوئی قانون جبری طور پر مسلط نہیں کیا جانا چاہیے۔"

کوڈ آف کرمنل پروسیجر (تیسرے ترمیمی) بل کے ایک اندراج کی مخالفت کی اور ہوم ممبر سے اپیل کی کہ وہ ایوان میں اپنی اکثریت کے نشہ سے مست نہ ہوں اور کسی ایسے وقت میں ایوان پر بل مسلط نہ کریں جب ان کو یہ علم ہو کہ وہ غیر سرکاری ارکان کی ایوان میں غیر موجودگی کی بنا پر اپوزیشن کو شکست دے سکیں گے۔ بل کو سلیکٹ کمیٹی کے حوالے کرنے یا رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے بل کو تقسیم کرنے کی متعدد کوششیں ناکام ہوگئیں۔

اگست ۲۶ ۔ کوڈ آف کرمنل پروسیجر (تیسرے ترمیمی) بل پر بحث میں متواتر حصہ لیا اور یہ بل منظور ہوگیا ۔انڈین بار کونسلز بل پر بحث میں بھی حصہ لیا۔

نومبر ۔ بمبئی کے مسلمانوں نے از سر نو انڈین لیجسلیٹو اسمبلی کا رکن منتخب کیا ۔جیکار ،کانجی دوازکا داس اور دیگر رہنماؤں نے ان کی انتخابی مہم میں حصہ لیا اور پولنگ اسٹیشنوں تک ووٹرز کو لے جانے کے لئے ٹرانسپورٹ کا انتظام کیا۔

دسمبر ۲۱ ۔ سر چمن لال سیتلواڈ کے ہمراہ بمبئی کے ایک جلسہ میں "امر تسر کو واپسی" کی پالیسی پر زور دیا۔

دسمبر ۲۹،۳۱ ۔ دہلی میں آل انڈیا مسلم لیگ کے اٹھارویں سالانہ اجلاس میں شرکت کی ۔اس اجلاس میں علامہ اقبال بھی شریک ہوئے تھے۔ ملک کے لئے ایک ایسے آئین کی تیاری کے لئے تجاویز پیش کیں جو مسلم مفادات کے مطابق ہو۔
۳۱ دسمبر کو ایک مرکزی قرارداد پیش کی جس میں مسلم حقوق و مفادات کے سلسلہ میں بنیادی اور اساسی اصول تفصیل سے دیئے گئے تھے اور مطالبہ کیا گیا تھا کہ ان کو اصلاحات کی آئندہ

اسکیم میں شامل کیا جائے ۔۱۹۱۹ کے ایکٹ پر نظر ثانی اور رائل کمیشن کے تقرر کا بھی مطالبہ کیا ۔انھوں نے کہا کہ اسی قسم کی ایک قرار داد ۱۹۲۴ء میں انڈین نیشنل کانگریس نے سکریٹری آف اسٹیٹ کو ارسال کی تھی لیکن کوئی حوصلہ افزا جواب موصول نہیں ہوا ۔جناح نے کہا کہ "ہم کچھ نہیں چاہتے مگر انصاف اور ایمانداری"

۱۹۲۷

جنوری ۱۹ ۔ انڈین لیجسلیٹو اسمبلی کے رکن کی حیثیت سے حلف اٹھایا ۔وہ بمبئی کے مسلمانوں کے شہری حلقہ انتخاب کی نمائندگی کر رہے تھے۔

جنوری ۲۰ ۔ اسمبلی میں وی جے پیٹیل کو لیجسلیٹو اسمبلی کا صدر منتخب ہونے پر مبارک باد پیش کی اور کہا کہ یہ انتخاب آپ کے گزشتہ مدت کے دوران حسن اخلاق کی تعریف و تحسین کی ایک واضح علامت ہے۔

جنوری ۲۱ ۔ ایوان کے رکن ستیندرا چندرا مترا کی رہائی کے سلسلہ میں موتی لال نہرو کی ایک تحریک التواء کی حمایت کی ۔چندرا مترا کو بنگال کرمنل لا (ترمیمی) ایکٹ کے تحت نظر بند کردیا گیا تھا اور تحریک کا مقصد ان کی رہائی تھا تا کہ وہ ایوان کی کاروائی میں حصہ لے سکیں ۔جناح نے حکومت کے رویہ پر شدید تنقید کی ۔ تحریک منظور کرلی گئی۔

جنوری ۲۵۔ سری نواسا آئنگر کی ایک تحریک پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ کیا حکومت کو اس بات کا اختیار ہے کہ وہ ہندوستانی فوجیوں کو ہندوستانی قانون ساز ادارے کو اعتماد میں لئے بغیر چین بھیج دے ۔یہ قرار داد صرف ایک نکتہ تک محدود ہے کہ حکومت کا اختیار کیا ہے ۔اگر اسی نکتہ تک محدود رہا جائے تب بھی حکومت

کو اس تحریک پر گفتگو کرنے پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے ۔جناح کی اس دلیل نے قائد ایوان سر الیکزینڈر موڈی مین کو الجھن اور پریشانی میں ڈال دیا اور ان کو اس قرار داد پر سہہ پہر میں گفتگو کرنے پر آمادہ ہونا پڑا۔جب گولڈ اسٹنڈرڈ اور ریزرو بنک آف انڈیا بل سے متعلق سر باسل بلیکٹ کی تحریک بحث بہت زیادہ طول پکڑ گئی تو محمد علی جناح نے کہا کہ اس بل پر اس تحریک کے تحت گفتگو کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے ۔اسے صوبائی حکومتوں اور اخبارات کو ارسال کردیا جائے لور جب اس پر آراء جمع ہوجائیں تب ان آراء کی روشنی میں اس پر ایوان میں بحث کی جائے۔

جنوری ۲٦ ۔ سر چارلس انز رکن برائے تجارت وریلونز کی ایک تحریک پر انڈین لیجسلیٹو اسمبلی میں گفتگو میں حصہ لیا ۔اس تحریک کا مقصد اسٹیل انڈسٹری (تحفظ) بل کو سلیکٹ کمیٹی کے حوالے کرنا تھا ۔محمد علی جناح نے جو خود اس کمیٹی کے رکن تھے تجویز کیا کہ سلیکٹ کمیٹی یکم فروری کے بجائے ۸ فروری تک اپنی رپورٹ ایوان میں پیش کرے ۔ تحریک منظور کرلی گئی۔

جنوری ۲۷ ۔ امپیریل لیجسلیٹو اسمبلی کے چیئر مین کے پینل پر پہلے رکن کی حیثیت سے تقرر ہوا۔

جنوری ۳۰۔ انڈین لیجسلیٹو اسمبلی کے تمام مسلم ارکان اور دہلی کے معروف مسلمان رہنماؤں سے آل انڈیا مسلم لیگ کے دہلی آفس میں ایک جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وہ مسلم لیگ کے لئے کام کریں ۔جلسہ میں طے ہوگیا کہ پورے ملک میں آل انڈیا مسلم لیگ کی شاخیں قائم کی جائیں۔

جنوری ۳۱۔ انڈین لیجسلیٹو اسمبلی میں سینڈھرسٹ کمیٹی کی رپورٹ کی اشاعت

اور اس رپورٹ کے تحت ہندوستان میں نیول ٹریننگ انسٹی ٹیوشنز کے بارے میں کی گئی کاروائی ، صوبائی لیجسلیٹو کونسلوں میں مسلمانوں اور دیگر فرقوں کی تعداد ، گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۱۹ء کے تحت خصوصی اور مشترکہ انتخابات کے ذریعہ مسلمانوں کا انتخاب اور بنگال کے نظر بندوں کے بارے میں سوالات کیے۔

انڈین مرچنٹس شپنگ (ترمیمی) بل پر غور کے لئے سلیکٹ کمیٹی پر تقرر۔

انڈین سکیوریٹیز (ترمیمی) بل کو سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کرنے کے بارے میں ایم ایس اینی کی ایک تحریک کی حمایت کی۔

فروری ۲ ۔ ہوم ممبر کی ایک تحریک جس میں کوڈ آف سول پروسیجر (ترمیمی) بل پر اس مقصد کے تحت غور کرنے کے لئے کہا گیا تھا کہ کوڈ آف سول پروسیجر ایکٹ ۱۹۰۸ میں مزید ترمیم کی جاسکے سخت مخالفت کی ۔یہ تحریک نامنظور کردی گئی۔

فروری ۳ ۔ انڈین لیجسلیٹو اسمبلی میں موتی لال نہرو کی بنگال کے نظر بندوں کی رہائی کے لئے پیش کردہ ترمیمی قرار داد پر بحث میں حصہ لیا اور اس کے حق میں ووٹ دیا۔

فروری ۸ ۔ سری نواسا آئنگر کی ایک تحریک کی حمایت میں ووٹ دیا ۔جس میں کہا گیا تھا کہ انڈین کرنسی بل پر گفتگو کو اس وقت تک کے لئے ملتوی کردیا جائے جب تک کہ اسمبلی میں ریلوے بجٹ اور جنرل بجٹ پر گفتگو کی جارہی ہے ۔ تحریک منظور کرلی گئی۔

فروری ۱۴ ۔ اسٹیل انڈسٹری (تحفظ) بل پر اسمبلی کی میں بحث میں حصہ لیتے ہوئے کہا کہ جب ارکان کسی مخصوص شق میں ترمیم پر گفتگو کررہے ہوں تو وہ بل کے کسی دوسرے حصے کو زیر بحث نہ

لائیں۔

فروری ۱۶ ۔ حکومتی ارکان سے دریافت کیا کہ مارچ ۱۹۲۶ء میں منظور کی گئی اسمبلی کی قرار داد کے مطابق شمال مغربی سرحدی صوبہ میں اصلاحات کو متعارف کرانے کے بارے میں ان کی نیت کیا ہے؟ سر چارلس انز کے پیش کردہ اسٹیل انڈسٹری (تحفظ) بل پر بحث میں حصہ لیا اور جمنا داس مہتہ کی جانب سے بل کو سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کرنے کے بارے میں ایک قرار داد کے خلاف ووٹ دیا۔ تحریک مسترد کردی گئی۔

فروری ۱۸ ۔ ملازمتوں میں سکھوں کی قلیل۔ نمائندگی کو بہتر بنانے کے بارے میں حکومت نے کیا اقدامات کئے ان کے بارے میں اسمبلی میں سوال اٹھایا۔

اسٹیل انڈسٹری (تحفظ) بل کی شق (۲) کو منظور کرنے کے بارے میں بحث میں حصہ لیا اور حمایت میں حق رائے دہی استعمال کیا۔

فروری ۱۹ ۔ سوال ایوی ایشن کے اخراجات کو پورا کرنے کے لئے گورنر جنرل کو مالی امداد کی منظوری کے لئے سر باسل بلیکٹ کی ایک تجویز سے اتفاق کیا۔

فروری ۲۱ ۔ اسٹیل انڈسٹری (تحفظ) بل پر اسمبلی میں بحث میں مسلسل حصہ لیا۔ اس بل کو مکمل طور پر منظور کرنے کے حق میں رائے دی۔ تحریک منظور کرلی گئی۔

فروری ۲۲۔ انڈین لیجسلیٹیو اسمبلی کے صدر کی غیر موجودگی میں اسمبلی کے اجلاس کی صدارت کی۔

فروری ۲۳ ۔ ریلوے بجٹ کے تحت فہرست مطالبات پر گفتگو میں حصہ لیا۔

فروری ۲۵۔ انڈین لیجسلیٹو اسمبلی میں ریلوے بجٹ پر بالترتیب بحث میں حصہ

لیا۔

مارچ یکم ۔ سینڈھرسٹ کمیٹی کی سفارشات جو ۴ نومبر ۱۹۲۶ء کو حتمی شکل اختیار کر گئیں تھیں ان کے نفاذ اور اشاعت کے بارے میں حکومت سے سوال کیا ۔ حکومت سے یہ بھی کہا کہ وہ اسٹورز کی خریداری کے لئے ہندوستان میں ٹینڈر روپے میں طلب کرے۔ ضمنی امداد سے متعلق مطالبات پر گفتگو میں شرکت کی۔

مارچ ۳ ۔ مرکزی اور صوبائی قانون ساز اداروں کے مسلم ارکان اور دیگر رہنماؤں کے نام ایک ٹیلی گرام میں درخواست کی کہ وہ ۲۰ مارچ کو دہلی میں نامور مسلمانوں کے ایک اجتماع میں ہر قیمت پر شرکت کریں ۔اس اجتماع میں ہندو مسلم تصفیہ سے متعلق تجاویز پر غور کیا جائے گا۔

مارچ ۷ ۔ انڈین کوآئنج ایکٹ ۱۹۰۶ میں مزید ترمیم اور انڈین پیپر کرنسی ایکٹ ۱۹۲۳ پر غور و خوض کے لئے سر باسل بلیکٹ کی ایک تحریک کی حمایت کی ۔یہ تحریک منظور کرلی گئی۔

مارچ ۸ ۔ کرنسی بل پر تقریر کرتے ہوئے اسمبلی کے ارکان سے مطالبہ کیا کہ وہ ہندوستان کے مفاد میں کام کریں۔

مارچ ۹ ۔ اسمبلی میں جنرل بجٹ کی فہرست مطالبات پر بحث میں حصہ لیا۔

مارچ ۱۱ ۔ انڈین پوسٹل اینڈ ٹیلی گراف ڈیپارٹمنٹ کو بجٹ کے عنوانات میں شامل کرنے کے مطالبہ کے حق میں ووٹ دیا۔

مارچ ۱۲ ۔ کرنسی بل کی شق ۴ میں ترمیم کی منظوری کے خلاف حق رائے دہی استعمال کیا ۔ تحریک منظور کرلی گئی۔

مارچ ۱۳ ۔ آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے دہلی میں اجلاس کی صدارت کی۔ اجلاس میں ۲۴ ارکان نے شرکت کی ۔کونسل نے "پونا

بالیا" کے المیہ کی مذمت کی اور بنگال کی حکومت سے کہ وہ اس واقعہ کی تحقیقات کے لئے ایک غیر جانب دار کمیٹی کی تشکیل دے ۔کونسل نے اندور میں ہونے والے فسادات پر بھی گہری تشویش اور مسلمانوں کے ساتھ کئے جانے ظالمانہ برتاؤ پر غم و غصہ کا اظہار کیا اجلاس میں اندور کی انتظامیہ سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ انکوائری کمیٹی بنائے۔

مارچ ۱۴ ۔ بجٹ میں دیئے گئے "آرمی ڈیپارٹمنٹ" کے تحت مطالبہ کو دس ہزار روپے تک کم کرنے کے بارے میں ایک تحریک کی منظوری کے لئے حق رائے دہی استعمال کیا ۔ بجٹ میں دی گئی گنجائش کے تحت فوج کی پالیسی اور پروگرام پر تقریر کی ۔ان کے خیالات کو متعدد غیر سرکاری ارکان نے سراہا۔

اسٹیل انڈسٹری (تحفظ) بل (شق ۲) کی منظوری کے لئے بحث میں حصہ لیا اور حمایت میں حق رائے دہی استعمال کیا۔

دہلی میں آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے اجلاس کی صدارت کی۔ کونسل نے فیصلہ کیا کہ قانون ساز اداروں اور ملازمتوں میں نمائندگی کے لئے مسلم رائے عامہ کو ہموار کرکے ایک یادداشت مرتب کی جائے تاکہ حکومت ہند اور دیگر کمیٹیوں سے مذاکرات کے لئے بنیادیں فراہم ہوسکیں اجلاس میں پندرہ ارکان نے شرکت کی۔

مارچ ۱۵ ۔ بجٹ میں "آرمی ڈیپارٹمنٹ" کے عنوان پر بحث میں مسلسل حصہ لیا اور اس عنوان کے تحت امداد کو دس ہزار روپے تک کرنے کی تحریک کی حمایت کی۔اسمبلی کے صدر کی غیر موجودگی میں انڈین لیجسلیٹو اسمبلی کے قائمقام صدر ہوئے۔

مارچ ۱۶ ۔ انڈین لیجسلیٹو اسمبلی میں کرنسی بل پر ان کی تقریر پر ڈاکٹر

عبداللہ سہروردی کی جانب سے تنقید کا جواب دیتے ہوئے انھوں نے سہروردی کی تقریر کو "میڈن اسپیچ" قرار دیا۔
اسمبلی کے صدر کی غیر موجودگی میں انڈین لیجسلیٹو اسمبلی کے قائم مقام صدر ہوئے۔

مارچ ۱۷۔ ہندو مسلم مفاہمت پر گفتگو کرنے کے لئے ۲۰ مارچ کو ایک اجلاس منعقد کرنے کا نوٹس جاری کیا ممتاز مسلمانوں اور آل انڈیا مسلم لیگ کی جانب سے قائم کی گئی سینٹرل کمیٹی کے ارکان سے اپیل کی کہ وہ اس اجلاس میں ضرور شرکت کریں۔
انڈین کوآئنج ایکٹ ۱۹۰۶ اور انڈین پیپر کرنسی ایکٹ ۱۹۲۳ میں ترمیم کے لئے سر باسل بلیکٹ کے متعارف کردہ کرنسی بل کی مخالفت کی ۔اس بل کو گولڈ اسٹینڈرڈ اور ریزرو بنک بل کی منظوری تک موثر رہنا تھا۔

مارچ ۲۰۔ سری نواسا آئنگر کی تجویز کے مطابق دستوری امور پر ہندو مسلم تصفیہ کے سلسلہ میں دہلی کے مقام پر ۲۹ ممتاز مسلمانوں کی ایک غیر رسمی کانفرنس طلب کی اور اس کی صدارت کی ۔اس کانفرنس نے مستقبل کی دستوری اسکیم میں مختلف قانون ساز اداروں میں مسلمانوں کی نمائندگی کے سوال پر غور کیا ۔چند شرائط کے تحت کانفرنس میں مخلوط انتخابات کو تسلیم کرنے پر رضامندی ظاہر کی۔ شرائط یہ تھیں۔ "سندھ کو بمبئی سے علیحدہ کردیا جائے ۔شمال مغربی صوبہ سرحد اور بلوچستان میں دیگر صوبہ جات کی طرح اصلاحات نافذ کی جائیں ۔مرکزی اسمبلی میں مسلمانوں کی نمائندگی ایوان کی ایک تہائی تعداد سے کم نہ ہو۔ پنجاب اور بنگال کی قانون ساز اسمبلیوں میں مسلمانوں کی نمائندگی ان کی آبادی کے تناسب سے مقرر کی جائے ۔مزید

براں یہ بھی تجویز کیا گیا کہ مسلمان ہندو اقلیتوں کو سندھ بلوچستان اور شمال مغربی صوبہ سرحد میں وہی مراعات دیں گے جو دیگر ہندو اکثریتی صوبوں میں مسلم اقلیتوں کو فراہم کی جائیں گی۔" کانفرنس کی تجاویز کا انحصار ہندوؤں کی منظوری اور مسلمانوں کی توثیق پر تھا۔ یہ تجاویز بعد میں دہلی مسلم تجاویز کے نام سے معروف ہوئیں اور انڈین نیشنل کانگریس اور آل انڈیا مسلم لیگ کے درمیان ہندو مسلم تصفیہ کے لئے مذاکرات کی بنیاد قرار پائیں۔

مارچ ۲۲۔ سر باسل بلیکٹ کے پیش کردہ کرنسی بل پر اسمبلی میں بحث میں حصہ لیا اور خلاف حق رائے دہی استعمال کیا۔ بل ۵۱ ووٹوں کے مقابلے ۶۳ ووٹوں سے منظور کر لیا گیا۔

مارچ ۲۴۔ انڈین لیجسلیٹو اسمبلی میں انڈین فنانس بل کے حق میں رائے دی اور یہ بل منظور کر لیا گیا۔

موڈی مین کی ایک قرار داد پر بحث میں حصہ لیا۔ اس قرار داد میں کہا گیا تھا کہ پریوی کونسل کی جوڈیشنل کمیٹی کے دو ارکان کو انڈین بجٹ کے علاوہ ہندوستان کے اخراجات کی مد میں سے نصف تنخواہ ادا کی جائے۔

مارچ ۲۶ "دی پائینر" کے نامہ نگار کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے اسمبلی میں مختلف جماعتوں کی کارکردگی پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور دستور پر نظر ثانی کے لئے رائل کمیشن کے تقرر کا فوری طور پر مطالبہ کیا۔

آزاد پارٹی کی اسمبلی میں کارکردگی کے بارے میں کہا کہ ہم ہمیشہ مسائل کی ترجیحات کے پیش نظر اپنے رویہ کا تعین کرتے ہیں۔ اس لئے نہیں کہ ان مسائل کی حکومت مخصوص اقدامات کے

لئے مخالفت کر رہی ہے۔ ہم در حقیقت تعمیر اور تخریب کے درمیان کھڑے ہوئے ہیں اور ہماری یہ کوشش ہوتی ہے کہ ہم ملک کے مفاد میں جو چیزیں ہیں ان کی حتی الامکان کوشش کریں۔

مارچ ۲۹ ۔ دہلی مسلم تجاویز کے سلسلہ میں ایسوسی ایٹڈ پریس آف انڈیا کو ایک اخباری بیان جاری کیا جس میں شکوہ کیا کہ مسلمان رہنماؤں نے ہندوؤں کو مشترکہ انتخابات کی پیش کش کی تھی جس کا ہندوؤں نے مکمل طور پر حوصلہ افزا جواب نہیں دیا۔ مسلمان "کچھ لو اور کچھ دو" کے اصول پر مبنی تجاویز پر یقین رکھتے ہیں ۔اس لئے ہندوؤں کو چاہئے کہ وہ ان تجاویز کو مکمل طور پر قبول کریں۔

اپریل ۲۲ ۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے اعزازی جوائنٹ سکریٹری نے ایک خط کے ذریعے ان کو اطلاع دی کہ مشترکہ انتخابات کے سلسلہ میں مسلم لیگ کے "دہلی فیصلوں" کی اکثر حلقوں میں مختلف انداز میں توجیہات کی جارہی ہیں اور ہندو پریس اس ضمن میں محمد علی جناح کے رویہ اور خیالات کو غلط انداز میں پیش کررہاہے۔
خط میں ان سے درخواست کی گئی کہ وہ ایک اپیل کا مسودہ ارسال کریں تاکہ اس مسئلہ کو آل انڈیا مسلم لیگ کی سطح پر طے کیا جاسکے ۔خط میں ان سے یہ بھی کہا گیاکہ وہ امداد کے مسئلہ پر راجہ صاحب محمود آباد سے بھی بات چیت کریں۔

اپریل ۲۶ ۔ سرونٹس آف انڈیا اسٹیڈی سرکل لکھنؤ کے ایک پرہجوم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے انھوں نے اسمبلی کے گزشتہ اجلاس میں اپنی کارکردگی مختلف جاعتوں کے درمیان اتحاد اور انڈین سینڈھرسٹ کمیٹی پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

مئی ۱۴۔ سری نواس آئنگر کے نام ایک ٹیلی گرام میں انڈین نیشنل کانگریس سے مطالبہ کیا کہ وہ مسلمانوں کی جانب سے مادر وطن کے تحفظ اور قومی ترقی کے لئے کئے جانے والے فیصلوں کو تسلیم کرے۔

مئی ۱۵، ۱۸۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے اپنے اجلاس بمبئی میں دہلی مسلم تجاویز منظور کرلیں لیکن سندھ اور شمال مغربی صوبہ سرحد سے متعلق جیکار کی دو شرائط کو تجاویز سے منسلک کردیا۔

مئی ۲۹۔ ایک اخباری بیان میں کہا کہ مسلمان مخلوط انتخابات کو صرف محفوظ نشستوں کے قبول کرلیں گے اگر ہندو دہلی مسلم تجاویز میں شامل دیگر تمام شقوں کو تسلیم کرلیں۔

جون ۱۲۔ لاہور کے دورہ پر گئے تاکہ دہلی مسلم تجاویز کی منظوری کے لئے پنجاب کے رہنماؤں کو مذاکرات کے ذریعہ آمادہ کرسکیں لیکن ناکامی ہوئی۔

جولائی ۲۰۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے اعزازی جوائنٹ سکریٹری سید اعجاز حسین کے ایک خط کے جواب میں لکھا کہ شملہ میں لیگ کونسل کے اجلاس کے لئے ۹ ستمبر مناسب تاریخ ہوگی لیکن تاریخ مقرر کرنے سے قبل اعزازی سکریٹری ڈاکٹر کچلو سے مشورہ کیا جائے کہ اس اجلاس میں مختلف مسلم تنظیموں کے نمائندوں کو مدعو کرنا مناسب ہوگا یا نہیں۔ واضح رہے کہ سید اعجاز حسین نے محمد علی جناح کو مطلع کیا تھا کہ محمد یعقوب اور نواب اسماعیل خان اور تبلیغ کے نمائندوں کو شرکت کی دعوت دینے کی تجویز بھیجی ہے۔ محمد علی جناح نے سید اعجاز حسین کو مشورہ دیا کہ وہ نمائندوں کے انتخاب میں نہایت احتیاط سے کام لیں مبادا بعد میں کوئی یہ شکایت کرے کہ اسے نظر انداز کردیا

گیا۔

اگست ۱۴ ۔ محمد علی جوہر کے نام ایک خط میں ۱۵ اگست کے اجلاس میں اپنی شرکت سے معذوری کا اظہار کیا اور کہا کہ وہ تمام ایسے مطالبات کی حمایت کریں گے جو بانیان مذاہب کے وقار و اعزاز کو تحفظ فراہم کرتے ہوں ۔انھوں نے خط مین مسلمانوں کو مشورہ دیا کہ وہ آئینی اقدامات کریں اور "وارث مین کیس" کے فیصلہ کو تمام الزامات کے خاتمہ کے لئے پیش نظر رکھیں۔

اگست ۱۵ ۔ محمد علی جوہر نے ایک ٹیلی گرام کے ذریعہ ان کو دعوت دی کہ وہ شملہ جاتے ہوئے دہلی میں رک کر ۱۵ اگست کو منعقد ہونے والی کانفرنس میں شرکت کریں اور بانیان مذاہب کی ہتک کے تدارک کے لئے تدبیر و مسائل کے سلسلہ میں مشورہ دیں۔

اگست ۲۳ ۔ انڈین لجسلیٹو اسمبلی میں انڈین کرمنل لاء (ترمیمی) ایکٹ ۱۹۰۸ اور کوڈ آف کرمنل پروسیجر ۱۸۹۸ میں ترمیم کے سلسلہ مین کرمنل لاء منسوخی اور ترمیمی بل پر غور کرنے کے لئے ایک تحریک کے حق میں ووٹ دیا ۔یہ تحریک ۴۱ کے مقابلہ میں ۵۴ ووٹوں سے منظور ہوگئی اور بل ۳۹ کے مقابلے مں ۵۲ ووٹوں سے منظور کرلیا گیا۔ محمد علی جناح نے حق میں ووٹ دیا۔

اگست ۲۵- ہندوستانی فوج میں افسران کے زمرے میں شامل نصف افسران کی جگہ ہندوستانیوں کو بھرتی کرنے کے بارے میں ڈاکٹر بی ایس مونجے کی ایک قرار داد پر اسمبلی میں بحث میں حصہ لیا ۔کرنل کرافورڈ کی اسکیم اور خیالات پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان میں فوجی افسروں کی بھرتی کے کثیر مواقع موجود ہیں اگر صرف تعلیمی نظام کو مناسب طور پر ترقی دی جائے۔

اگست ۲۹ ۔ انڈین سینڈھرسٹ کمیٹی کی رپورٹ کی اشاعت کے بارے میں

سرکاری ارکان سے سوال دریافت کیا۔

اگست ۳۰۔ مرکزی برطانوی وفاق اور ایسٹ افریقن کالونیز کے امکانات پر غور کرنے کے لئے کمیشن کے تقرر کے بارے میں سوال کیا۔

ستمبر یکم۔ انڈین لیجسلیٹو اسمبلی میں گولڈ اسٹینڈرڈ اینڈ ریزرو بنک آف انڈیا بل کی شق (۷) میں ترمیم کے خلاف حق رائے دہی استعمال کیا۔ تحریک ۵۱ کے مقابلے میں ۷۱ ووٹوں سے مسترد ہوگئی۔ شق (۸) کے سلسلہ میں قائد ایوان کی موقف کی حمایت کی۔

ستمبر ۲۔ گولڈ اسٹیڈرڈ اینڈ ریزرو بنک آف انڈیا بل پر بحث میں مسلسل حصہ لیا اور قائد ایوان کے اس الزام کو مسترد کیا کہ یہ فرقہ وارانہ مسئلہ ایوان میں بل پر بحث کی بنا پر اٹھا تھا۔ بحث کے التواء کے حق میں بھی تقریر کی۔

ستمبر ۵۔ ہوم ممبر جے کریرار کی تحریک پر کرمنل لاء ترمیم بل پر غور کرنے کے لئے سلیکٹ کمیٹی پر تقرر ہوا۔ تحریک پر تقریر کرتے ہوئے تجویز پیش کی کہ سر ذوالفقار علی خان کو بھی سلیکٹ کمیٹی میں شامل کیا جائے۔ تجویز منظور کرلی گئی۔

ستمبر ۷۔ انڈین ٹیرف (کاٹن یارن ترمیمی) بل پر آراء معلوم کرنے کے لئے بل کی تقسیم سے متعلق تحریک کے خلاف حق رائے دہی استعمال کیا اور کہا کہ بل پر ایوان میں ہی غور ہونا چاہئے۔

ستمبر ۹۔۱۰۔ شملہ کے سیسل ہوٹل میں آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے دو روزہ اجلاس کی صدارت کی۔ اس اجلاس میں دہلی مسلم تجاویز پر آزادانہ بحث کی گئی۔ یہ بحث نجی اور خفیہ تھی۔ شرکاء کی اکثریت کسی بھی شکل میں مخلوط انتخابات کو تسلیم کرنے کے خلاف تھی۔ محمد یعقوب نے تجاویز کی حمایت کی جبکہ سر فیروز خان نون نے مخالفت کی۔ دوسرے دن سر محمد شفیع دست بردار

ہو گئے۔

ستمبر ۱۳۔ انڈین لیجسلیٹو اسمبلی میں ڈاکٹر بی ایس مونجے کی قرار داد کی قائمقامی میں سری نواس آئنگر کی قرار داد پر تقریر کرتے ہوئے ہندوستان کے مفاد کی وکالت کی ۔ قرار داد میں ہندوستان کی فوج میں افسران کے زمرے میں نصف ہندوستانی افسروں کی پندرہ سال کی مدت میں بھرتی کے لئے کہا گیا تھا ۔انھوں نے خواہش ظاہر کی کہ فوج میں ہندوستانیوں کی بھرتی فوری طور پر ہونا چاہئے ۔جس کو ایوان نے منظور کرلیا۔

ایوان کے التواء کی تحریک پر تقریر کی۔

ستمبر ۱۵۔ اسمبلی میں ہندو چائلڈ میرج بل کو سلیکٹ کمیٹی کے حوالے کرنے کے حق میں ووٹ دیا ۔ تحریک منظور کرلی گئی۔

ستمبر ۱۶۔۲۲۔ وسیع پیمانہ پر ہندو مسلم فسادات کے مابعد نتائج کے حوالے سے مولانا شوکت علی اپیل پر ایک مشترکہ کمیٹی تشکیل دی گئی جس کا اجلاس شملہ میں جناح کی صدارت میں ہوا ۔اس اجلاس میں گائے کی قربانی اور مساجد کے سامنے باجے بجانے کے سوال پر غور کیا گیا۔

ستمبر ۱۹۔ کرمنل لاء (ترمیمی) بل کی مختلف شقوں پر اسمبلی میں بحث میں حصہ لیا اور حق رائے دہی استعمال کیا۔

ستمبر ۲۰۔ انڈین لیجسلیٹو اسمبلی کے اراکین کی مراعات اور حیثیت کے بارے میں تحقیقات اور اس سلسلہ میں سفارشات پیش کرنے کے لئے قائم کردہ ایک کمیٹی پر تقرر ہوا ۔یہ کمیٹی مولوی محمد یعقوب کی ایک تحریک پر تشکیل دی گئی تھی ۔

ستمبر ۲۴۔ سید اعجاز حسین کو اپنے ۳۱ اکتوبر کو دہلی پہنچنے کی اطلاع دی اور ان سے کہا کہ وہ میڈن ہوٹل میں ان سے ملاقات کریں تاکہ

وہ ۳۰ ستمبر کے ایک خط میں درج سوال پر غور کر سکیں۔

اکتوبر ۳۱۔ مجوزہ اصلاحات کے کمیشن میں دو ہندوستانیوں کے شامل کرنے کے بارے میں وائسرائے لارڈ ارون کو خط لکھا۔

نومبر یکم وائسرائے کا جواب موصول ہوا جس میں کہا گیا تھا کہ اس مرحلہ میں کمیشن میں دو ہندوستانیوں کی شمولیت ہر گز ممکن نہیں ہے۔

نومبر ۴۔ سینڈھرسٹ کمیٹی رپورٹ پر دستخط کیے۔

نومبر ۸۔ وائسرائے نے مجوزہ دستوری اصلاحات کمیشن کے تقرر کا اعلان کیا۔ کمیشن کے سربراہ سرجان سائمن تھے ۔ کمیشن میں تمام انگریز ارکان کی شمولیت پر احتجاجاً کمیشن کا بائیکاٹ کیا اور ایک ٹیلی گرام کے ذریعہ انگلینڈ میں لیبر پارٹی کو اس ضمن میں مطلع کیا ۔بعد میں انھوں نے اس صورتحال پر اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ جلیانوالہ باغ کا سانحہ ہمارے بدن پر ایک جابرانہ ضرب تھی لور سائمن کمیشن ہماری روح پر جابرانہ ضرب ہے۔

نومبر ۱۰۔ ایک بیان میں آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس کے صدر اور مقام کے بارے میں سکریٹری کی جانب سے جاری کردہ ایجنڈے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ان کو آغا خان کا ٹیلی گرام موصول ہوا ہے جس میں انھوں نے سالانہ اجلاس کی صدارت پر اس صورت میں رضامندی ظاہر کی ہے کہ مسلمان اپنی ایک قومی پالیسی مرتب کریں جس کی وہ اپنے صدارتی خطبہ میں وکالت کر سکیں ۔انھوں نے لاہور کے بجائے کلکتہ میں سالانہ اجلاس کے انعقاد کی ضرورت پر بھی زور دیا ہے۔

نومبر ۱۶۔ مدراس کے عبدالحمید خان نے ایک خط میں درخواست کی کہ وہ

مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس کی تاریخ مقرر کریں ۔انھوں نے کہا کہ اگر کونسل نے کلکتہ میں اجلاس کے انعقاد کا فیصلہ کیا تو ان کے لئے اجلاس میں ۳۱ دسمبر ۱۹۲۷ء سے قبل شرکت مشکل ہو گی۔

نومبر ۱۹ ۔ کاؤس جی جہانگیر ہال بمبئ میں سائمن کمیشن پر احتجاج کے سلسلے میں ایک عام اجلاس طلب کیا جس کی صدارت سر ڈنشا پٹیٹ کر رہے تھے ۔اجلاس میں ایک قرار داد پیش کی جس میں کہا گیا تھا کہ کمیشن اس بنا پر ہندوستان کے عوام کے لئے قابل قبول نہیں ہے کہ اس میں ملک کے آئندہ دستور کی تیاری کے سلسلہ میں ہندوستانی عوام کی مساوی شرکت کے اصول کو مسترد کر دیا گیا ہے۔

نومبر ۲۸ ۔ صوبائی مسلم لیگ کمیٹی کے صدر منتخب ہوئے۔

نومبر ۳۰ ۔ ایک بیان میں انھوں نے نہرو رپورٹ پر صوبائی مسلم لیگ کی قرار داد کے سلسلہ میں اپنے خیالات کا اظہار کیا جس میں کہا گیا تھا کہ اس رپورٹ میں مسلمانوں کو مناسب تحفظات فراہم نہیں کئے گئے ہیں ۔جناح نے کہا کہ یہ قرار داد لکھنؤ کے فیصلوں کے منافی نہیں ہے ۔اس رپورٹ میں مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس کلکتہ میں غور کیا جائے گا اور اس کا فیصلہ حتمی ہوگا ۔انھوں نے مختلف پارٹیوں اور اخبارات سے اپیل کی کہ وہ اختلافات کو غیر ضروری طور پر ہوا نہ دیں۔

دسمبر ۳ ۔ بمبئ کے شہریوں کا ایک اجلاس کاؤس جی جہانگیر ہال میں منعقد ہوا جس میں سائمن کمیشن کے بائیکاٹ پر قائم اپنے کے فیصلہ کا اعادہ کیا گیا ۔اس اجلاس کی صدارت سر چمن لال سیتلواڈ نے کی جبکہ اجلاس میں تمام جماعتوں کے رہنماؤں نے بڑی تعداد میں

شرکت کی ۔بھولا بھائی ڈیسائی نے قرار داد پیش کی جس کی تائید ڈیسائی نے کی ۔اپنی تقریر میں جناح نے کہا کہ جو لوگ مسلمانوں کا استحصال کرنا چاہتے ہیں وہ اس مکروہ عمل کو بند کردیں ۔انھوں نے ہندوؤں سے اپیل کی کہ وہ مسلمانوں پر اپنے فیصلے قبل از وقت مسلط نہ کریں ۔ان پر نہ شک کریں اور نہ الزام دھریں بلکہ اپنے فیصلوں کی سچائی پر یقین رکھیں اگر وہ ایسا کریں گے تو اقلیتی فرقے بشمول مسلمان ان کی قیادت قبول کریں گے۔

دسمبر ۶ ۔ ڈاکٹر سیف الدین کچلو کے نام ایک خط میں زور دے کر کہا کہ آل انڈیا مسلم لیگ کو پنجاب کی رجعت پسند قوتوں کے دام میں نہیں آنا چاہئے ۔یہ قوتیں مفاد پرست عناصر کے ایما پر کام کررہی ہیں۔ انھوں نے ڈاکٹر کچلو کو مشورہ دیا کہ وہ کلکتہ اجلاس میں آغا خاں کی صدارت کے لئے آراء ارسال کریں۔

دسمبر ۱۶ ۔ بمبئی میں وائسرائے سے ملاقات کی جس نے ان پر زور دیا کہ وہ اس وقت تک اس کا (وائسرائے) ساتھ دیں جب تک وہ سر جان سائمن سے گفتگو نہ کرلے۔

دسمبر ۱۸ ۔ ایک طویل بیان میں آل انڈیا مسلم لیگ میں موجود اختلافات کا پس منظر بیان کرتے ہوئے ان کوششوں پر روشنی ڈالی جو اس اختلاف کو ختم کرنے کے لئے کی جارہی تھیں ۔لاہور گروپ کے الزامات کو رد کرتے ہوئے کہا کہ کلکتہ میں اجلاس بلانے کا قطعی یہ مطلب نہیں کہ مسلمانوں پر مخلوط انتخابات مسلط کردیئے جائیں ۔انھوں نے کہا کہ یہ اجلاس اس لئے طلب کیا جارہا ہے کہ مسلمان اپنے ممکنہ ذہین افراد کے تعاون سے ایک حقیقی نمائندہ اجتماع پر غور کریں اور فیصلہ کریں کہ دراصل ان

کے لئے کیا بہتر ہے ۔میں بار بار یہ کہہ چکا ہوں کہ اگر مسلمان علیحدہ انتخابات کو ترک کرنا نہیں چاہتے تو اس مسئلہ میں کوئی ان پر اپنی مرضی مسلط نہیں کر سکتا۔

دسمبر ۲۲ ۔ کچلو کے نام ایک ٹیلی گرام میں کہا کہ یہ وقت نام کی تبدیلی کا نہیں۔ یہ مشورہ ناقابل قبول ہے ۔کسی قسم کی تبدیلی پر اس وقت بہت لوگ معترض ہوں گے۔

دسمبر ۲۶ ۔۲۸ ۔ مدراس میں انڈین نیشنل کانگریس نے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اس فیصلہ کی توثیق کردی کہ دہلی مسلم تجاویز تسلیم کرلی جائیں۔

دسمبر ۳۰ ۔ بپن چندر پال نے ایک ٹیلی گرام میں ان سے حکیم اجمل خان کے انتقال پر اظہار تعزیت کیا۔

دسمبر ۳۰ ،یکم جنوری آل انڈیا مسلم لیگ دو حصوں جناح اور شفیع گروپ میں تقسیم ہو گئی اور دونوں کے اجلاس ایک ہی وقت میں کلکتہ اور لاہور میں منعقد ہوئے اور ایک دوسرے پر کیچڑ اچھالی گئی۔

دسمبر ۳۱ ۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے انیسویں سالانہ اجلاس کلکتہ میں شرکت کی۔ سائمن کمیشن کے بارے میں ان کے موقف کی لیگی رہنماؤں نے حمایت کی ۔جب وہ سائمن کمیشن کو مسترد کردینے کے بارے میں تقریر کررہے تھے سر علی امام نے کہا کہ ہندوستان کے آئندہ دستور کی تیاری میں مسلمان مساوی بنیادوں پر شرکت کرنا چاہتے ہیں تو جناح نے اسے مسلمانوں کا کم سے کم مطالبہ قرار دیا۔ سائمن کمیشن کے بائیکاٹ کی قرار داد منظور کرلی گئی۔ دہلی مسلم تجاویز کے سلسلہ میں مرکزی قرار داد پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ یہ تجاویز انصاف اور مساوات پر مبنی ہیں اور اب تک ہندو مسلم تصفیہ کے سلسلہ میں پیش کی جانے

والی تجاویز پر بہت بہتر ہیں۔ اور تمام گروپوں کی جانب سے منظوری کی بلاشبہ مستحق ہیں۔

دسمبر ۳۱ تا یکم جنوری ۔ شفیع مسلم لیگ کا لاہور میں سر شفیع کی صدارت میں اجلاس ہوا اور وہ صدر منتخب ہوئے جبکہ علامہ محمد اقبال اور حسرت موہانی سکریٹری اور جوائنٹ سکریٹری منتخب ہوئے اجلاس میں سائمن کمیشن سے تعاون کی قرار داد منظور کرلی گئی۔

۱۹۲۸

جنوری ۔ رتی اور جناح میں علیحدگی ہوگئی۔

جنوری ۲۔ ایک بیان میں کلکتہ کے اجلاس میں مسلم لیگ کو ایک عظیم کامیابی قرار دیا اور کہا کہ یہ اجلاس ۱۹۱۳ء سے منعقد ہونے والے تمام اجلاسوں میں "سوائے ۱۹۱۶ کے لکھنؤ اجلاس کے" سب سے زیادہ کامیاب اجلاس تھا۔

جنوری ۱۱ ۔ سائمن کمیشن کی عنقریب ہندوستان آمد کے بارے میں اطلاع ملنے پر ایک بیان میں کہا کہ ہندوستان کمیشن کی کارکردگی اور طریقہ کار میں شرکت نہیں کرے گا کیونکہ یہ کمیشن ہندوستان کی ایک مساوی فریق کی حیثیت کے صریح منافی ہے۔

جنوری ۲۱ ۔ ایک جلسہ عام میں کہا کہ رائل کمیشن کے ادارے دراصل اپنی ساکھ کو بحال رکھنے کے لئے حکومت کا ایک حربہ ہیں ۔انھوں نے سائمن کمیشن کے بائیکاٹ کی تجویز پیش کی۔

جنوری ۳۰ ۔ پونا کے مقام پر ایک بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سائمن کمیشن کی تشکیل سکریٹری آف اسٹیٹ کا ایک پہلے سے تیار کردہ منصوبہ ہے اور اس کے فیصلے بھی قبل از وقت ہوچکے ہیں۔ انھوں نے عوام پر زور دیا کہ وہ سائمن کمیشن کا

بائیکاٹ کریں۔

فروری ۲ ۔ دہلی میں انڈین لیجسلیٹو اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کی جس کا اختتام وائسرائے نے کیا اور قانون ساز اداروں سے درخواست کی کہ وہ سائمن کمیشن سے تعاون کریں۔

فروری ۶ ۔ گولڈ اسٹینڈرڈ اور ریزرو بنک آف انڈیا بل کی شق (۸) میں ترمیم کے خلاف ووٹ دیا ۔یہ شق ترمیم کے ساتھ منظور کرلی گئی۔

فروری ۸ ۔ گولڈ اسٹنڈرڈ اور ریزرو بنک آف انڈیا بل پر اسمبلی میں بحث میں حصہ لیا۔

فروری ۹ ۔ انڈین کمیشن (ترمیمی) بل پر غور کرنے کے لئے سلیکٹ کمیٹی کے حوالے سے مولوی محمد یعقوب کی ایک تحریک پر تقریر کی جس کا مقصد الہٰ آباد اور کلکتہ کے ہائی کورٹوں کے فیصلوں کے درمیان موجود تضاد کو دور کرنا تھا۔

فروری ۱۰ ۔ گولڈ اسٹنڈرڈ اینڈ ریزرو بنک آف انڈیا بل پر اسمبلی میں بحث کے دوران قائد ایوان نے تصحیح کرتے ہوئے کہا کہ حکومت اسٹیٹ بنک قائم کرنا چاہتی ہے ۔جناح نے بنک کے بورڈ آف گورنرز کی تشکیل اور دستور پر تقریر کی۔

فروری ۱۱ ۔ سر بھوپندر ناتھ مترا کے "ٹریڈ ڈسپیوٹس بل" کی عام مخالفت کے باوجود جناح نے اس بل کی تہہ میں موجود اصول کی حمایت میں تقریر کی اور تجویز پیش کی کہ اس بل کو سلیکٹ کمیٹی کے حوالے کردیا جائے۔

فروری ۱۶ ۔ ہندوستان میں سپریم کورٹ کے قیام سے متعلق رام نرائن سنگھ کی قرار داد پر بحث کے التواء کے حق میں ووٹ دیا۔

اصلاحات کے کمیشن کے بارے میں لالہ لجپت رائے کی قرارداد پر اسمبلی میں ہونے والی بحث میں حصہ لیا اور ہندوستان کی

آزادی کے موقف کی وکالت کی۔

فروری ۱۸۔ اصلاحات کے کمیشن سے متعلق قرار داد پر بحث میں مسلسل حصہ لیا۔

فروری ۲۰۔ اسمبلی کے چار ارکان پر مشتمل پینل آف چیئر مین پر اسمبلی کے صدر نے تقرر کیا۔

انڈین انکم ٹیکس (ترمیمی) بل کی شق (۲) پر رائے شماری میں حصہ لیا۔

بمبئی میں سائمن کمیشن کی آمد پر ایک بیان جاری کیا جس میں کمیشن پر شدید تنقید کی اور تمام سیاسی جماعتوں سے اپیل کی کہ وہ متحد ہو جائیں۔

جی ایم ینگ کی جانب سے انڈین نیوی (ڈسپلن) بل کو سلیکٹ کمیٹی کے حوالے کرنے کی ایک تحریک کے خلاف تقریر کی اور مخالفت میں ووٹ دیا۔

فروری ۲۳۔ ایم آر جیکار کی جانب سے محروم طبقات کے بارے میں ایک قرار داد کو منظور کرنے کے حق میں ووٹ دیا۔اس قرار داد میں گورنر جنرل سے ایسی خواہش کا اظہار کیا گیا تھا کہ وہ تمام لوکل گورنمنٹوں کو یہ احکامات جاری کریں کہ وہ اچھوتوں اور دیگر محروم طبقات کی تعلیم کے لئے خصوصی سہولتیں فراہم کریں لور سرکاری ملازمتوں خصوصاً پولیس میں ان کی بھرتی کے دروازے کھولیں۔یہ قرار داد مسترد کردی گئی۔

فروری ۲۶۔ آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے اجلاس کی صدارت کی جس میں ہندو مہاسبھا کی جانب سے ۵ مارچ کو طلب کئے جانے والے ایک خصوصی اجلاس سے پیدا ہونے والی صورتحال پر ایک قرار داد کی صورت میں غور کیا گیا۔محمد علی جناح نے تمام شرکاء

سے درخواست کی کہ وہ کسی آئندہ دستور میں مسلمانوں کی نمائندگی اور ان کے تحفظات کے سوال پر متحدہ جدوجہد کے لئے خود کو تیار کریں ۔دہلی مسلم تجاویز (۱۹۲۷) چونکہ نہ تو ہندو مہاسبھا کے لئے قابل قبول تھیں اور نہ مسلمانوں کی ایک بڑی اکثریت کے لئے اس لئے آل انڈیا مسلم لیگ کونسل نے آل انڈیا مسلم لیگ کی قرار داد ۱۹۲۴، ۱۹۲۵اور ۱۹۲۶ پر عمل درآمد کا فیصلہ کیا۔

فروری ۔ کلکتہ کے مقام پر آل پارٹیز کانفرنس میں شرکت کی۔

مارچ ۵ ۔ مسلم لیگ کونسل کا ایک خصوصی اجلاس طلب کیا اور مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ مستقبل کے دستور میں مسلمانوں کی نمائندگی اور ان کے تحفظات کے سوال کے پیش نظر متحدہ جدوجہد کا عزم کریں۔

مارچ ٦ ۔ آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے ایک اجلاس کی صدارت کی جس مین منظور کی جانے والی ایک قرار داد کے ذریعہ آل پارٹیز کمیٹی کے منظور کردہ مسودہ دستور کو مسترد کردیا گیا کیونکہ یہ مسودہ دہلی مسلم تجاویز سے مطابقت نہیں رکھتا تھا ۔اجلاس میں ایک کمیٹی کا تقرر کیا گیا جس کا مقصد دہلی مسلم تجاویز کے سلسلہ میں دیگر جماعتوں کی حمایت کا حصول تھا۔

مارچ ۷ ۔ انڈین لیجسلیٹو اسمبلی میں لارڈ سنہا کی موت پر اپنے افسوس کا اظہار کیا۔

مارچ ۸ ۔ اسمبلی میں جنرل بجٹ پر بحث میں حصہ لیتے ہوئے کہا کہ اضافی بجٹ پیش کرنے کے لئے ذہانت کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔ صرف ٹیکس لگانا ہوگا۔

کمانڈر انچیف کی تقریر میں فوج کو ہندوستانی بنانے کے بارے

میں جو نقشہ کھنچا گیا تھا اس کی طرف سے حکومت کی پالیسی کے خلاف بطور احتجاج ایک تحریک التواء پیش کی ۔یہ تحریک ۱۷ کے مقابلہ میں ۶۱ ووٹوں کی اکثریت سے منظور کرلی گئی ۔محمد علی جناح نے کہا کہ انھوں نے سینڈھرسٹ کمیٹی میں چودہ ماہ خدمات انجام دی ہیں اور متفقہ طور پر تیار کی گئی اس کی رپورٹ زیر غور ہے ۔انھوں نے حکومت کے رویہ پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ وہ کمیٹی کی رپورٹ کو التواء میں ڈالے ہوئے ہے اور اس کی اشاعت کی اجازت نہیں دے رہی ہے۔

آل پارٹیز کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کی اور آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کی سفارشات پیش کیں۔

۱۰ مارچ ۔ اسمبلی میں سرکاری ارکان سے دریافت کیا کہ وہ شمال مغربی سرحدی صوبہ میں اصلاحات کب متعارف کرارہے ہیں۔

سینڈھرسٹ کمیٹی کی رپورٹ اور اسمبلی میں کمانڈر انچیف کے ۸ مارچ ۱۹۲۸ کے ایک اعلان پر بحث کے لئے ایک تحریک التواء پیش کی جو منظور کرلی گئی ۔فوج میں ہندوستانی افسروں کی بھرتی اور سینڈھرسٹ کے طرز کا ایک تربیتی کالج قائم کرنے کے بارے میں تقریر کی ۔ایوان نے ان کا موقف قبول کرلیا۔

۱۱ مارچ ۔ اکثریتی صوبوں میں مسلم نمائندگی کی تعداد کے بارے میں جب مہاسبھا نے اپنا موقف تبدیل کرنے سے انکار کردیا تو بشمول محمد علی جناح آل انڈیا مسلم لیگ کے تمام نامزدگان آل پارٹیز کمیٹی سے دستبردار ہوگئے۔

۱۲ مارچ ۔ جنرل بجٹ اور دستوری اصلاحات پر اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے انھوں نے انگریزوں اور ہندوؤں کے مسلمانوں کے ساتھ رویہ پر تنقید کی ۔انھوں نے موتی لال نہرو کے اس موقف پر

بھی شدید تنقید کی کہ نہرو رپورٹ کو ہر طبقہ خیال نے تسلیم کرلیا ہے۔

مارچ ۱۳ ۔ وائسرائے گل لاج کے عشائیہ میں شرکت کی اور سائمن کمیشن پر گفتگو کی۔

انڈین لیجسلیٹو اسمبلی میں موتی لال نہرو کی ایک قرار داد کی حمایت کی جس میں سائمن کمیشن کے اخراجات پوری کرنے کے لئے ۳۴ لاکھ روپے کی اضافی امداد میں تخفیف کا مطالبہ کیا گیا تھا۔

برلے کمیٹی رپورٹ پر تنقید کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ ایک پارٹی کو دوسری پارٹی سے لڑانے کی پالیسی ترک کردے۔

انگلینڈ میں سکریٹری آف اسٹیٹ برائے ہند کے اخراجات کی مد میں ایک روپے کی کمی کے مطالبہ کے بارے میں ایک تحریک کی حمایت میں ووٹ دیا۔یہ تحریک منظور کرلی گئی۔

مارچ ۱۴ ۔ اسمبلی میں بجٹ پر بحث میں حصہ لیا اور شمال مغربی سرحدی صوبہ میں اصلاحات کے نفاذ کی وکالت کی اور کہا کہ کم از کم اس ضمن میں کسی قسم کا آغاز ضرور کرنا چاہئے ۔بجٹ سے متعلق دیگر امور پر بحث میں بھی حصہ لیا۔

مارچ ۱۵ ۔ بجٹ پر بحث میں مستقل حصہ لیا اور فوج کی گرانٹ میں تخفیف کے حق مین رائے دی ۔

مارچ ۳۰ ۔ بمبئی واپس پہنچ گئے جہاں ان کو معلوم ہوا کہ ان کی اہلیہ رتی ان کے گھر سے تاج محل ہوٹل کے ایک کمرہ میں منتقل ہو گئی ہیں۔ کانجی دوارکا داس نے ہوٹل منتقلی میں رتی سے تعاون کیا۔

اپریل ۱۰ ۔ رتی بھی اپنی والدہ کے ہمراہ پی اینڈ او نامی جہاز سے پیرس روانہ

ہو گئیں۔

مئی ۵ ۔ ایس ایس راجپوتانہ نامی جہاز سے لندن کے لئے روانہ ہوئے۔ ان کے ہمراہ سری نواس آئنگر اور دیوان چمن لال بھی سفر کر رہے تھے۔

جون ۲۵ ۔ ایک انٹرویو میں کہا کہ سائمن کمیشن کی جانب سے پنجاب کے چند مطالبات کی منظوری ہندوستانیوں کے ساتھ کوئی بڑی رعایت نہیں ہے ۔اس قسم کی طریقہ کار کی ترامیم سے ہندوستانی اپنے برطانوی جزو کے مساوی قرار نہیں پاسکتے ہیں۔

اگست ۲ ۔ موتی لال نہرو نے ان کو کمیٹی کی رپورٹ کا مسودہ ارسال کیا اور کہا کہ ایک غلط فہمی کی بنا پر شعیب قریشی کانفرنس کی قرار داد سے انحراف کر رہے تھے چنانچہ انھوں نے تیج بہادر سپرو کے ہمراہ پٹنہ میں علی امام سے ایک ملاقات کی ۔موتی لال نہرو نے محمد علی جناح سے درخواست کی کہ ۲۹ اگست کی صبح تک لکھنؤ پہنچ جائیں۔

اکتوبر ۵ ۔ ایس ایس راجپوتانہ کی معرفت مارسیلز میں ان کو رتی کا ایک خط موصول ہوا جس میں رتی نے لکھا تھا کہ "وہ ان سے کسی لالچ کے بغیر دل کی گہرائی سے محبت کرتی ہیں۔" رتی نے درخواست کی کہ "وہ اسے اس پھول کی طرح رکھیں جسے انھوں نے شاخ گل سے توڑا ہو نہ کہ اس پھول کی طرح جسے انھوں نے روند ڈالا ہو۔"

اکتوبر ۱۲ ۔ ایس ایس رزمک کے ذریعہ ہندوستان کے لئے روانہ ہوئے۔

اکتوبر ۲۰ ۔ نہرو کے نام ایک خط میں کہا کہ انھوں نے ابھی تک نہرو رپورٹ کا تفصیلی مطالعہ نہیں کیا ہے لیکن وہ ایسا محسوس کرتے ہیں کہ اس رپورٹ کی اشاعت کے بعد سے اس پر خاصی خیال

آرائی ہو چکی ہے۔

اکتوبر ۲۶ ۔ یورپ کے چھ ماہ پر مشتمل طویل دورہ کے بعد ہندوستان واپس پہنچ گئے ۔بمبئی پہنچنے پر انھوں نے مسلمانوں سے کہا کہ وہ اپنے اندر تنظیم پیدا کریں اور متحد ہو جائیں اور اپنی قوم کے تحفظ کے لئے ہر اہم نکتہ کو اپنے پیش نظر رکھیں ۔انھوں نے کہا کہ ہندوستان کی آزادی ہندو مسلم اتحاد میں مضمر ہے۔

نہرو رپورٹ پر اپنے تاثرات بیان کرنے سے انکار کیا۔

نومبر ۲ ،۳ ۔ ایک اخباری نمائندے سے کہا کہ وہ ۵ نومبر کو نہرو کمیٹی کے اجلاس میں شرکت نہیں کررہے ہیں۔

آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے ارکان سے اپیل کی کہ وہ ۱۲ نومبر کو کونسل کے اجلاس میں ضرور شرکت کریں یا اپنے خیالات تحریری طور پر ارسال کریں۔

نومبر ۱۲ ۔ لکھنؤ کے گنگا پرشاد ورما میموریل ہال میں آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے اجلاس کی صدارت کی ۔اجلاس میں نہرو رپورٹ پر گفتگو کی گئی۔ اجلاس میں بشمول راجہ صاحب محمود آباد ،علی امام ڈاکٹر سیف الدین کچلو ، شفیع داؤدی ،ابوالکلام آزاد اور مولانا شوکت علی سمیت پچاس ارکان نے شرکت کی۔کونسل نے فیصلہ کیا کہ نہرو رپورٹ پر بحث کو آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس کلکتہ تک موخر کردیا جائے۔

نومبر ۱۴ ۔ ایسوسی ایٹڈ پریس آف انڈیا کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ آل انڈیا مسلم لیگ نے آل پارٹیز کانفرنس لکھنؤ میں باضابطہ طور پر نمائندگی نہیں کی تھی اس لئے جب تک آل انڈیا مسلم لیگ نہرو رپورٹ کے مخفی اصولوں کی توثیق نہ کردے اس وقت تک مسلم لیگ کونسل کے مندوبین کو کنونشن میں بھیجنے سے کوئی

مقاصد حاصل نہیں ہوں گے۔

نومبر ۲۳۔ بمبئی میں آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے اجلاس کی صدارت کی جس میں نہرو رپورٹ پر غور کیا گیا۔

نومبر ۲۵۔ ایک خط میں آل انڈیا مسلم لیگ کے سکریٹری سے دریافت کیا کہ آیا مسلم لیگ نے نہرو رپورٹ کے سلسلہ میں کوئی حتمی تجاویز مرتب کی ہیں۔

نومبر ۲۹۔ آل پارٹیز مسلم کانفرنس کے سکریٹری نے ان کو کانفرنس کے اغراض و مقاصد سے آگاہ کیا جس میں تقریباً چھ سو مندوبین مدعو کئے گئے تھے۔

نومبر ۳۰۔ بمبئی میں آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے اجلاس کی صدارت کی جس میں نہرو رپورٹ کو اس بنیاد پر مسترد کردیا گیا کہ اس میں مسلمانوں کے حقوق و فرائض کے سلسلہ میں کوئی ضمانت فراہم نہیں کی گئی ہے۔

دسمبر ۹۔ ایک بیان میں کہا کہ وہ اس وقت تک کلکتہ کے آل پارٹیز نیشنل کنونشن میں شرکت نہیں کرسکتے جب تک کہ آل انڈیا مسلم لیگ کونسل نہرو رپورٹ پر گفتگو نہ کرلے اور ان کو کنونشن میں شرکت کا اختیار نہ دے۔

دسمبر ۱۳۔ دہلی میں ۲۶ دسمبر کو منعقد ہونے والی مجوزہ کانفرنس کے بارے میں اخبارات کو ایک بیان جاری کیا۔
سر شفیع کے نام ایک خط میں مشاورتی کانفرنس کے مقاصد دریافت کئے اور کہا کہ اس قسم کی کانفرنس کلکتہ میں آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس سے قبل منعقد ہونا چاہئے۔

دسمبر ۱۵۔ سائمن کمیشن کے پولیس کی نگرانی میں ''فرضی'' استقبال پر تبصرہ کرتے ہوئے صوبائی حکومت ،انتظامیہ اور وائسرائے کو

مشورہ دیا کہ وہ اس قسم کے مظاہرے بند کریں ۔انھوں نے عوام کو بھی مشورہ دیا کہ وہ قانون کو اپنے ہاتھ میں نہ لیں ۔اور حکومت سے تصادم سے گریز کریں۔

دسمبر ۲۲ ۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے ایک ۲۴ رکنی وفد کی جانب سے آل پارٹیز نیشنل کنونشن میں مسلمانوں کا موقف پیش کیا۔

دسمبر۲۶ تا۳۱ ۔ آل انڈیا مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس راجہ صاحب محمود آباد کی صدارت میں کلکتہ کے مقام پر ہوا ۔۲۷ دسمبر کو نہایت تند و تیز بحث کے بعد جناح کی قیادت میں ایک ۲۴ رکنی وفد نامزد کیا گیا تاکہ وہ انڈین نیشنل کانگریس کی جانب سے طلب کردہ آل پارٹیز نیشنل کنونشن میں جو نہرو رپورٹ کو منظور کرنے کے لئے منعقد کیا گیا تھا آل انڈیا مسلم لیگ کی تجاویز پیش کرے ۔گفتگو کے دوران جب مولانا ظفر علی خان نے ان افراد کے لئے جو لیگ کی قرار داد سے متفق نہیں تھے "ٹوڈی" کا لفظ استعمال کیا تو محمد علی جناح نے کہا کہ آل انڈیا مسلم لیگ کے ارکان کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ مسلمانوں کے کسی طبقہ پر اسی قسم کے سنگین الزامات عائد کریں۔

۲۸ دسمبر کو انھوں نے کنونشن میں مسلمانوں کی چھ ترامیم پیش کیں ۔یہ ترامیم انھوں نے مسلم لیگ اور سینٹرل خلافت کمیٹی کی جانب سے تصدق احمد خان شیروانی کے ساتھ مشترکہ طور پر پیش کئے تھے ۔ان ترامیم میں سے چار بنیادی نوعیت کی تھیں (۔۱) مرکز میں ایک تہائی نمائندگی مسلمانوں کی ہو (۔۲) پنجاب اور بنگال میں مسلمانوں کی آبادی کے تناسب سے نشستیں مخصوص کی جائیں جن کی مدت بالغ حق رائے دہی نہ ملنے کی صورت میں دس سال ہو (۔۳) اختیارات مرکزی حکومت کے

بجائے صوبوں کو تفویض کیئے جائیں (۔۴) سندھ کی علٰحدگی کو نہرو رپورٹ کے نفاذ سے مشروط نہ کیا جائے۔ محمد علی جناح کے ترامیم کو کنونشن نے مسترد کردیا لیکن اس کے باوجود انھوں نے کنونشن میں نہایت مصالحانہ اور متاثر کن تقریر کی ۔اور کنونشن سے اپیل کی کہ اور کہا کہ ایک مسلمان کی حیثیت سے نہیں بلکہ ایک ہندوستانی کی حیثیت سے ہم یہ چاہتے ہیں کہ جب تک ہم کو منزل نہ مل جائے ہندو اور مسلمان شانہ بہ شانہ جدو جہد کریں ۔اس لئے یہ ضروری ہے کہ آپ آل انڈیا مسلم لیگ کو ہی نہیں بلکہ ہندوستان کے مسلمانوں کو ساتھ لے کر چلیں ....کیا آپ ایسا کریں گے یا آپ چاہیں گے کہ مسلم ہند آپ کے ساتھ جدوجہد میں شریک رہے۔ اقلیتیں اکثریت کو کچھ نہیں دے سکتی ہیں اس لئے آپ مجھ سے یہ نہ کہیں کہ میں بہت معمولی نکات پر اصرار نہ کروں ۔اگر یہ معمولی نکات ہیں تو ان کو تسلیم کیوں نہیں کرلیا جاتا۔یہ صرف اور صرف اکثریت پر منحصر ہے کہ وہ کیا دینا چاہتی ہے"۔

۳۰ دسمبر کو راجہ صاحب محمود آباد کی غیر موجودگی میں آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس کے دوسرے دور کی صدارت کی ۔یہ اجلاس اس فیصلہ پر ملتوی ہوگیا کہ یہ اجلاس مئی ۱۹۲۹ کے آواخر میں پھر طلب کیا جائے گا۔

کنونشن کی جانب سے مسلم ترامیم کو مسترد کردینے سے پیدا شدہ صورتحال پر غور کے لئے آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے ارکان سے غیر رسمی ملاقات کی۔

دسمبر ۳۱، ۱۹۲۸۔

جنوری یکم، ۱۹۲۹۔آل پارٹیز مسلم کانفرنس دہلی میں جس کی صدارت آغا خان

کررہے تھے نہرو رپورٹ کی مخالفت عروج کو پہنچ گئی ۔یہ کانفرنس مسلمانوں کا ایک نمائندہ اجتماع تھا جس میں مسلم لیگ کے اہم رہنماؤں اور قوم پرست مسلمانوں کے ہندوستان کے تمام سیاسی مسلم اداروں کے نمائندے موجود تھے۔ اس کانفرنس کے انعقاد کے مرکزی رہنما سر شفیع نے اس بات پر زور دیا کہ بجائے کسی احتجاج کے ہم کو برطانوی پارلیمنٹ سے مطالبہ کرنا چاہئے کہ وہ ہم کو ان حقوق کی ضمانت فراہم کرے اور جب تک وہ ضمانت فراہم نہیں کرے گی ہم کسی بھی دستور کو قبول نہیں کریں گے۔
آل پارٹیز مسلم کانفرنس نے ایک طویل قرار داد میں صوبائی خود مختاری کے ساتھ وفاقی طرز حکومت کا مطالبہ کیا اور کہا کہ باقی ماندہ اختیارات دستوری یونٹوں کو تفویض کردیئے جائیں۔ جداگانہ انتخابات ،ہندو اکثریتی صوبوں میں مسلمانوں کے لئے تناسب کی بنیاد پر نمائندگی جیسا کہ سندھ، شمال مغربی سرحدی صوبہ اور بلوچستان میں غیر مسلموں کے لئے تسلیم کیا گیا ہے۔ مرکز میں ایک تہائی نمائندگی، دوھرے ووٹ کی شق سندھ کی علیحدگی، شمال مغربی سرحدی صوبہ اور بلوچستان میں اصلاحات کا نفاذ، مسلمانوں کی تعلیم زبان، مذہب، قانون اور خیراتی اداروں کے فروغ اور تحفظ کے لئے تحفظات کی فراہمی سرکاری ملازمتوں اور خود مختار اداروں میں دیگر ہندوستانیوں کے ساتھ مسلمانوں کی بھرتی کو یقینی بنایا جائے۔

۱۹۲۹

جنوری یکم ۔ ایک پریس انٹرویو میں کہا نیشنل کنونشن میں نہایت مناسب ترامیم کو یکسر مسترد کرنے سے نہرو رپورٹ کا مستقبل تاریک

ہو گیا ہے۔

جنوری ۔ ہر شام تاج محل ہوٹل میں رتی سے ملاقات کے لئے جاتے اور رتی اور کانجی دوارکا داس سے گزرے ہوئے دنوں کی باتیں کرتے ۔کانجی دوارکا داس کا خیال تھا کہ دونوں کے درمیان مفاہمت نے راہ پالی تھی ۔انڈین لیجسلیٹو اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کے لئے نئی دلی روانگی تک ان کا یہ معمول برقرار رہا۔

جنوری ۲۹ ۔ اسمبلی میں مولوی یعقوب نے ایک تحریک پیش کی جس میں کہا گیا تھا کہ محمد علی جناح کا اس سلیکٹ کمیٹی پر تقرر کیا جائے جو انڈین لاء رپورٹ بل پر غور کرے گی ۔یہ تحریک مسترد کر دی گئی۔

فروری ٦ ۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے اسٹنٹ سکریٹری کے نام ایک ٹیلی گرام میں کہا کہ ”میں جلد دہلی پہنچنے والا ہوں ۔ڈاکٹر کچلو سے مشورہ کر کے فروری کے آخر میں کونسل کا اجلاس طلب کرلیں۔“

فروری ۱۱۔ بمبئی، بڑودا اور سینٹرل انڈین ریلویز کے ملازمین کو اوورسیز الاؤنس کی گرانٹ میں نسلی تعصب روا رکھنے کے بارے میں انڈین لیجسلیٹو اسمبلی میں سوال کیا۔

ممبر برائے انڈسٹریز اینڈ لیبر سر بھوپندر ناتھ مترا کے پیش کردہ ”ٹریڈ ڈسپیوٹس بل“ کو سلیکٹ کمیٹی کے حوالے کرنے پر بحث میں حصہ لیا اور جب ایوان کے اصولوں پر افراتفری پیدا ہوئی تو کہا کہ یہ بل از خود اپنے اصول و شرائط ظاہر کر رہا ہے۔ اس لئے افراتفری غیر ضروری ہے ۔سلیکٹ کمیٹی پر تقرر ہوا۔

فروری ۱۲ ۔ السپر یٹیس (ترمیمی) بل کے ہندو قانون کی شق (ا) میں ترمیم

کی تحریک کے خلاف ووٹ دیا۔ تحریک مسترد کردی گئی۔

فروری ۱۳۔ اسٹینڈنگ آرڈر ۷۴ میں ترمیم کے سلسلہ میں رنگاسوامی آئنگر کی ایک تحریک کے حق میں ووٹ دیا۔بعد میں یہ ترمیم رائے شماری کے ذریعہ مسترد ہو گئی۔

فروری ۱۵۔ پنڈت دوارکا پرشاد مصرا کی ایک قرارداد پر بحث میں حصہ لیتے ہوئے لاہور میں سائمن کمیشن کی آمد کے موقع پر بائیکاٹ کے ایک جلوس کی قیادت کرتے ہوئے لالہ لاجپت کی پولیس کے ہاتھوں پہنچنے والے زخموں کے نتیجہ میں موت کی تحقیقات پر مامور تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ پر سخت تنقید کی اور اس ضمن میں از سر نو تحقیقات کا مطالبہ کیا۔انھوں نے سائمن کمیشن پر بھی اعتراضات کئے۔ قرارداد کے حق میں رائے دی اور قرارداد منظور کرلی گئی۔

فروری ۱۸۔ اسمبلی میں اخراجات کی مد میں ضمنی گرانٹ ۵ لاکھ ۸۹ ہزار روپے سے کم کرکے دو لاکھ روپے کرنے کے بارے میں ایک قرارداد کے حق میں ووٹ دیا۔یہ قرارداد مسترد کردی گئی۔

فروری ۲۰۔ رتی کا انتقال ہوگیا۔دہلی کے ویسٹرن کورٹ میں ایک ٹیلی فون کال موصول ہوئی جس کو سن کر انھوں نے اپنے ہمراہ موجود دیوان چمن لال سے کہا کہ ”وہ آج رات بمبئی واپس جارہے ہیں۔ رتی شدید بیمار ہیں۔ میں آج رات ہی چلا جاؤں گا۔“ پھر انھوں نے دیوان چمن لال سے کہا ”تم جانتے ہو کس نے ٹیلیفون کیا تھا۔یہ میرے سسر تھے۔یہ پہلا موقع ہے میری شادی کے بعد ہم نے آپس میں گفتگو کی ہے۔

فروری ۲۱۔ وائسرائے کی جانب سے ٹیلی گرام موصول ہوا جس میں اس نے رتی کے انتقال پر دکھ کا اظہار کیا تھا۔

فروری ۲۲ ۔ رتی کی تدفین میں شرکت کے لئے وقت پر بمبئی پہنچ گئے۔ اسٹیشن پر کرنل سوکھے اور ان کی اہلیہ اور کانجی دوراکا داس موجود تھے ۔وہ تمام راستے شدید مضطرب مگر خاموش رہے لیکن جب رتی کی میت کو قبر میں اتارا گیا اور انھوں نے قریب ترین عزیز ہونے کی بنا پر سب سے پہلے مٹی ڈالی تو وہ اچانک بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے اور ان پر کئی منٹ تک یہ کیفیت طاری رہی ۔بقول کانجی دوارکاداس "رتی کے انتقال نے محمد علی جناح کو بالکل تنہا کردیا تھا۔"

فروری ۲۳ ۔ کانجی دوارکا داس سے شام کو ملاقات کی اور تقریباً دو گھنٹہ کی گفتگو میں اپنا دل نکال کر رکھ دیا ۔کانجی دوارکا داس خاموش بیٹھے نہایت ہمدردانہ طور پر اُن کی باتیں سنتے رہے ۔بقول کانجی دوراکا داس" میں نے کبھی کوئی شخص اتنا دکھی اور غمزدہ نہیں دیکھا ۔مجھے محسوس ہوا جیسے کوئی چیز ان کے اندر ٹوٹ گئی ہو ۔ان کی اہلیہ کی موت صرف ایک المیہ ہی نہیں تھا۔"

مارچ یکم ۔ نہرو رپورٹ کے جواب میں مسلم مطالبات پر مبنی کوئی قابل قبول فارمولا تیار کرنے کے لئے انھوں نے مولانا محمد علی، مولانا شوکت علی، سر شفیع ،ڈاکٹر انصاری اور ان کے حامیوں سے طویل مذاکرات کئے۔

مارچ ۴ ۔ انڈین لیجسلیٹو اسمبلی میں گیا پرشاد سنگھ نے ایک سوال میں حکومت سے دریافت کیا کہ وہ کوٹ مین کی کتاب (انڈیا ۱۹۲۷ـ۲۸ میں) درج ان ریمارکس سے آگاہ ہیں کہ "سوائے محمد علی جناح کے کسی بھی مسلم سیاستدان نے چاہے وہ کسی درجہ کا کیوں نہ ہو سائمن کمیشن کی خدمت نہیں کی۔" گیا پرشاد سنگھ نے دیگر مسلمانوں کے نام بھی لیے جنھوں نے

سائمن کمیشن کی مخالفت کی ۔ان مسلمانوں میں مولانا محمد علی بھی شامل تھے ۔اس مرحلہ پر محمد علی جناح نے دریافت کیا کہ "کیا حکومت نے اس نوعیت کی کتابوں میں شامل گمراہ کن بیانات کو روکنے کے لئے اقدامات تجویز کئے ہیں۔"

مارچ ۵ ۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے دفتر میں ایک اجلاس کے دوران محمد علی جناح نے آل پارٹیز مسلم کانفرنس کی تجاویز کی مخالفت کی لیکن علی برادران اور دیگر رہنماؤں کی ترغیب پر وہ اس امر پر آمادہ ہوگئے کہ جب تک مسلم لیگ کی متبادل تجاویز کی دیگر مسلم جماعتیں توثیق نہیں کردیتی ہیں ان تجاویز کو مسلم ہند کے فیصلے یا مطالبات تصور نہیں کیا جائے گا۔اسمبلی میں جنرل بجٹ پر عام بحث میں حصہ لیا ۔میاں محمد شاہ نواز سے دریافت کیا کہ کیا سینڈھرسٹ کمیٹی رپورٹ ایک عوامی دستاویز ہے میاں محمد شاہ نواز نے اس سوال کا جواب دینے سے انکار کردیا۔

مارچ ۱۱ ۔ انڈین لیجسلیٹو اسمبلی میں دریافت کیا کہ اس امر کی پورے ہندوستان کی جانب سے شدید مخالفت کے پیش نظر کہ انڈین سول سروس کے ارکان کو چیف جسٹس شپ کا اہل قرار دیا جائے کیا حکومت ہند صورتحال پر از سر نو غور کرنے پر اور اپنی نظر ثانی شدہ سفارشات سکریٹری آف اسٹیٹ کو بھیجنے پر تیار ہے ۔سرکاری رکن جے کریرار نے جواب دیا کہ "حکومت اس مسئلہ میں اپنے موقف میں ترمیم کے لئے کوئی واضح جواز نہیں پاتی ہے۔"

جنرل بجٹ کے تحت فہرست مطالبات پر بحث میں حصہ لیا۔

ہندوستان کو خود مختار درجہ دینے کے بارے میں موتی لال

نہرو کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے انھوں نے کہا کہ ہمارا مطالبہ خود مختار حکومت ہے جس میں تمام فرقوں کے درمیاں طے شدہ تحفظات کی ضمانت موجود ہو۔

مارچ ۱۲۔ دہلی میں آل انڈیا مسلم لیگ کے اسٹنٹ سکریٹری کو ایک خط میں مطلع کیا کہ کچلو کے اصرار پر پریس ریلیز کے طور پر ان کے دستخط کے لئے بیان کا مسودہ ارسال کررہا ہوں ۔خط میں مزید لکھا کہ شاہ زبیر اور ان کی جماعت کے دیگر افراد کونسل کا آئندہ اجلاس پٹنہ میں منعقد کرنا چاہ رہے ہیں۔

نہرو رپورٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے اسمبلی میں کہا کہ نہرو رپورٹ دراصل ۱۹۲۷ میں مرتب کردہ مسلم مطالبات کے جواب میں ہندو تجاویز کے سوا کچھ نہیں ۔موتی لال نہرو کی جانب سے اپنے بیان پر اعتراض کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ "یہ رپورٹ میرے معزز دوست کی لاڈلی اولاد ہے لیکن .....میں یہ چاہتا ہوں کہ وہ بھی اس حقیقت کو قبول کرلیں کہ مسلمان اس رپورٹ کو تسلیم نہیں کریں گے"۔مدن موہن مالویہ نے جناح کی مخالفت کی جبکہ مسلم ارکان نے اس سلسلہ میں جناح کے موقف کی تائید کی۔

حکومت پر الزام عائد کیا کہ وہ خود مختار حکومت کے سوال پر تاخیری حربے استعمال کررہی ہے۔

مارچ ۱۴۔ وائسرائے کے ساتھ ایک گھنٹے کی طویل ملاقات کی جس میں انھوں نے تجویز پیش کی کہ ہندوستان کے تمام فرقوں کو اسی صورت میں حقیقی مساوی درجہ دیا جاسکتا ہے جب (۱) سائمن کمیشن کو مشترکہ کمیشن میں تبدیل کیا جائے (۔۲) اور مساوی اختیار کا ایک جڑواں ہندوستانی کمیشن قائم کیا جائے۔ انہوں

نے نہائت سنجیدگی کے ساتھ حکومت کی موجودہ اسکیم کی واپسی اور دوسری اسکیم کی نیابت پر زور دیا۔
انڈین لیجسلیٹو اسمبلی میں بجٹ میں دی گئی آرمی گرانٹ پر بحث کرتے ہوئے کہا کہ ان کی تشویش کا باعث بنیادی مسئلہ فوج میں ہندوستانی افسروں کی بھرتی ہے سینڈھرسٹ کمیٹی کی سفارشات نہیں۔

مارچ ۱۵ ۔ جنرل بجٹ کے تحت فہرست مطالبات پر اسمبلی میں جاری بحث میں حصہ لیا ۔کرنل جے ڈی کرافورڈ سے فوج میں ہندوستانی افسروں کی تربیت کے بارے میں دریافت کیا ۔شمال مغربی سرحدی صوبہ کے لئے علٰحدہ قانون ساز کونسل اور بجٹ کے امور سے متعلق بحث میں حصہ لیا اور حق رائے دہی استعمال کیا۔

مارچ ۲۸ ۔ مختلف مسلمان رہنماؤں بشمول میاں محمد شفیع سے مذاکرات کے بعد "اپنے چودہ نکات" مرتب کئے اور ان کو مسلم لیگی رہنماؤں میں تقسیم کیا۔
آل انڈیا مسلم لیگ کے مختلف دھڑوں کے درمیاں اتحاد پیدا کرنے کے سوال پر آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے اجلاس میں غور کیا۔ اجلاس کی صدارت وہ خود کر رہے تھے ارکان سے اپیل کی کہ وہ قوم کے حقوق و مفادات کے تحفظ کے لئے کسی ایک فیصلہ پر متحد ہو جائیں ۔اجلاس کچھ دیر مذاکرات کے بعد اگلے دن تک کے لئے ملتوی ہو گیا۔
شفیع گروپ کے نمائندوں سے مذاکرات کئے۔

مارچ ۲۹ ۔ آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے ملتوی شدہ اجلاس کی صدارت کی اور اجلاس کو بتایا کہ شفیع گروپ کا ایک دس رکنی وفد کونسل

سے مذاکرات کے لئے آیا ہوا ہے۔ انھوں نے تجویز پیش کی کہ اس وفد کو اجلاس میں شرکت کے لئے مدعو کیا جائے ۔یہ تجویز منظور ہو گئی ۔اجلاس سہ پہر تک کے لئے ملتوی ہو گیا۔

۳۰ مارچ ۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس سے خطاب کیا جس میں دستوری تجاویز پر مشتمل ان کے مرتب کردہ (چودہ نکات) مسلم مطالبات ایک قرار داد کی صورت میں پیش کئے گئے تھے اور اپیل کی کہ ہر شخص اپنے ذاتی اختلافات اور جھگڑے اس وقت ایک طرف رکھ دے۔انھوں نے کہا کہ اس قرار داد کو مرتب کرنے سے قبل انھوں نے مختلف مکاتب فکر سے مشورہ کیا تھا اور ان کے سامنے قرار داد کا مسودہ رکھتے ہوئے کہا کہ اس کو عوام کے ایک بہت بڑے طبقہ کی حمایت حاصل ہو گی۔

۳۱ مارچ ۔ لیگ کی سبجیکٹ کمیٹی کا اجلاس ان کی صدارت میں ہوا۔ایک طویل بیان جاری کیا جس میں ۳۰ اور ۳۱ کے ملتوی شدہ اجلاس کے پس منظر کی وضاحت کی اور کہا کہ یہ بات قطعی غلط ہے کہ لیگ نے نہرو رپورٹ کی توثیق میں کوئی قرار داد منظور کرلی تھی۔

اپریل یکم ۔ مسلم لیگ کونسل کا اجلاس ان کی صدارت میں ہوا لیکن ان کی جانب سے اجلاس کے غیر قانونی ہونے کا اعتراض موصول ہونے پر کوئی کاروائی نہیں ہوئی۔

اپریل ۲ ۔ علی گڑھ سے طفیل احمد نے ان کو ہندو مسلم مسئلہ پر ایک پمفلٹ ارسال کیا جس میں ہندوستان کی لسانی اور ثقافتی تقسیم کے ذریعہ ہندو مسلم مسئلہ کا حل پیش کیا گیا تھا۔

مئی ۔ وائسریگل لاج شملہ مین ایک عشائیہ میں شرکت کی۔

مئی ۱۷۔ وائسرائے سے ایک طویل ملاقات کی اور اس کو ایک گول میز کانفرنس کے انعقاد کا مشورہ دیا۔

مئی ۲۴۔ ایسوسی ایٹڈ پریس آف انڈیا کے نمائندے کو ایک بیان دیا جس میں وائسرائے کی جانب سے اسمبلی کی مدت میں توسیع کے فیصلے کی حمایت کی۔

جون ۲۔ وائسرائے کی جانب سے ایک خط موصول ہوا جس میں وائسرائے نے گول میز کانفرنس کے مجوزہ اعلان پر اظہار خیال کیا تھا۔

جون ۱۹۔ وزیر اعظم برطانیہ میکڈانلڈ کو ایک خط میں ہندوستان کے سیاسی مستقبل کو طے کرنے کے لئے ہندوستانی رہنماؤں کی گول میز کانفرنس بلانے اور ہندوستان کی خود مختار حیثیت کے وعدے کا اعادہ کرنے کی ضرورت واضح کی۔

جولائی ۳،۵۔ وزیر اعظم نے محمد علی جناح کا خط ڈاؤسن اور دیگر حکام کو ارسال کیا جس کی بنا پر یہ طے کیا گیا کہ وزیر اعظم صرف خط ملنے کی اطلاع دیں اور یہ واضح کریں کہ جناح کی تشویش کو امید افزا تصور کیا جارہا ہے۔

جولائی ۸۔ وزیر اعظم کے پرائیوٹ سکریٹری نے ایک خط میں ان کو وزیر اعظم کا ان کے نجی خط پر شکریہ ارسال کیا اور کہا کہ جو مسئلہ آپ نے خط میں بیان کیا ہے اس پر وہ خود اور سکریٹری آف اسٹیٹ برائے ہند سنجیدگی کے ساتھ غور کررہے ہیں۔

جولائی ۱۵۔ لاہور ہائی کورٹ میں جسٹس براڈوے اور جانسٹن کے سامنے میاں علم الدین کے وکیل صفائی کی حیثیت سے پیش ہوئے۔ انہوں نے عدالت کے سامنے شہادتیں پیش کیں کہ ملزم نے راجپال کو قتل نہیں کیا ہے جس نے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ایک گستاخانہ کتاب لکھی تھی۔

اگست ۵ ۔ سی ایم چھاگلہ کو لکھا کہ "میں خوف زدہ ہوتا ہوں کہ ہندو مسلم سوال جیسا کہ عام طور پر کیا جاتا ہے اس وقت تک طے نہیں ہو سکے گا جب تک ہم سب جو ہندوستان کی آزادی کے لئے کام کر رہے ہیں یہ بات تسلیم نہیں کریں گے کہ ہندو مسلم مسئلہ فرقہ وارانہ نہیں ایک قومی مسئلہ ہے ۔جب تک اکثریتی فرقہ اور رہنما اس بنیادی اصول کو سمجھ نہیں لیں گے اور اس پر اسی انداز میں غور نہیں کریں گے اس وقت تک یہ ممکن ہی نہیں کہ اقلیتی فرقہ کو کسی قومی پروگرام کے لئے اعتماد میں لیا جا سکے۔

اگست ۱۱ ۔ علی برادران کے ساتھ موہن داس کرمچند گاندھی سے بمبئی میں ملاقات کی تاکہ نہرو رپورٹ پر ہندو مسلم اختلافات کو طے کیا جا سکے ۔اس ملاقات کا انتظام مسز سروجنی نائیڈو نے کیا تھا۔

اگست ۱۴ ۔ وزیر اعظم ریمزے میکڈانلڈ نے ایک نجی خط میں ان کے ۱۹ جون کے خط کا تذکرہ کرتے ہوئے مطلع کیا کہ "حکومت کا اب تک یہی ارادہ ہے کہ وہ ہندوستان کو خود مختار درجہ عطا کرے" سائمن کمیشن رپورٹ میں کبھی بھی اس سے ہٹ کر حکومت کو کوئی مشورہ نہیں دیا گیا اور حکومت اس پر حقائق کی روشنی میں غور کر رہی ہے۔

اگست ۳۰ ۔ احمد آباد سے بمبئی کے لئے روانہ ہوئے۔

ستمبر ۴ ۔ انڈین لیجسلیٹو اسمبلی میں گیا پرشاد سنگھ کے انڈین سینڈھرسٹ کمیٹی کی سبجیکٹ کمیٹی کی رپورٹ کے بارے میں جس کی سربراہی محمد علی کر تھے۔ ایک سوال کا اب دیتے ہوئے

سرکاری ارکان نے کہا کہ محمد علی جناح نے رپورٹ کو جیسا کہ چاہئے تھا پردہ اخفا میں رکھا ہے۔

ستمبر ۷ ۔ وزیراعظم ریمزے میکڈانلڈ کے ۱۴اراگست کے خط اور ان کے موقف سے متفق ہونے کا شکریہ ادا کیا جس میں انھوں نے یہ خیال ظاہر کیا تھا کہ برطانوی دولت مشترکہ صرف یوروپی اقوام پر مشتمل نہیں ہونا چاہئے بلکہ اس میں ہر میجسٹی گورنمنٹ کے غلبہ شدہ تمام ممالک بھی شامل ہونا چاہئیں۔ وزیراعظم نے ان کو یقین دلایا کہ وہ اگر وہ برطانوی پارلیمنٹ کو اس ضمن میں کسی اعلان پر آمادہ کرسکے تو ہندوستان یقیناً ان کے ساتھ تعاون کرے گا۔

ستمبر ۹ ۔ انڈین لیجسلیٹو اسمبلی میں سر جارج چیسٹر کی ایک تحریک پر بحث میں حصہ لیا اور تحریک کے خلاف حق رائے دہی استعمال کیا۔ تحریک مسترد ہوگئی۔

لاء ممبر سر بروچندرا میٹر کے انڈین کنٹرکٹ (ترمیمی) بل پر غور کرنے کے لئے سلیکٹ کمیٹی پر تقرر ہوا۔

ستمبر ۱۰ ۔ بروچندرا میٹر کے پیش کردہ ٹرانسفر آف پراپرٹی (ترمیمی) بل پر بحث میں حصہ لیا ۔ موتی لال نہرو کی قیادت میں ہندو ارکان کی جانب سے ترمیم کی خواہش کے بغیر بل کی منظوری کے حق میں رائے دی۔

ستمبر ۱۱ ۔ رائے صاحب ہربلاس سردا کے پیش کردہ ہندو چائلڈ میرج بل پر بحث میں حصہ لیا اور دعویٰ کیا کہ مسلم قانون میں بھی بچوں کی شادیوں کی مخالفت کی گئی ہے۔ ٹرانسفر آف پراپرٹی (ترمیمی) بل کی شق (۲۷) اور (۲۸) پر تقریر کی۔

ستمبر ۱۲ ۔ ہوم ممبر سر جیمز کریرار کے کوڈ آف کرمنل پروسیجر

(ترمیمی) بل پر اسمبلی میں بحث کے دوران اختلاف کیا اور قانون کا دفاع کرتے ہوئے کہا کہ "قانون ایک عام عقل کی بات ہے کسی ایک فرد کی عقل کی بات نہیں ہے"

ستمبر ۱۴ ۔ کوڈ آف کرمنل پروسیجر (ترمیمی) بل کے خلاف تقریر کی۔
لاہور سازش کیس میں زیر سماعت مقدمہ کے ملزمان کے بارے میں حکومت کے رویہ اور اقدامات سے متعلق موتی لال نہرو کی ایک تحریک التواء پر بحث میں حصہ لیا۔ تحریک کے حق میں رائے دی اور یہ تحریک منظور کرلی گئی۔

ستمبر ۱۶ ۔ کوڈ آف کرمنل پروسیجر (ترمیمی) بل پر بحث میں مسلسل حصہ لیا۔

ستمبر ۱۸ ۔ سردا بل پر دستخطوں سے گریز کیا کیونکہ اس بل کی منظوری کے نتیجہ میں مسلم قوانین میں مداخلت کا دروازہ کھل سکتا تھا۔
ہندو چائلڈ میرج بل کی شق (۳) میں ترمیم کے خلاف ووٹ دیا۔ تحریک نامنظور کردی گئی۔

اکتوبر ۲۹ ۔ وائسرائے کے انگلستان روانہ ہونے سے قبل وائسرائے کو دی گئی اپنی تجاویز کی جن کو انھوں نے برطانوی وزیر اعظم ریمزے میکڈانلڈ کو بھی ہز میجسٹی گورنمنٹ کی جانب سے ہندوستان کو خود مختار درجہ دینے کے اعلان کے ضمن میں ارسال کیا تھا اشاعت کی اجازت دے دی۔

اکتوبر ۳۱ ۔ وائسرائے نے اعلان کیا کہ ہندوستان کے لئے مستقبل کا آئین طے کرنے کے لئے ہندوستانی رہنماؤں اور برطانوی مدبرین کی ایک گول میز کانفرنس منعقد کی جائے گی ۔اعلان کیا کہ خود مختار درجہ ہندوستان کی آئندہ سیاسی ترقی کا ایک "فطری امر" ہے۔

محمد علی جناح نے ایک مشترکہ بیان میں گول میز کانفرنس کے خیال کی حمایت کی ۔بیان پر سروجنی نائیڈو ،بھولا بھائی ڈیسائی ،ہومی پی مودی ،چھاگلہ اور دوارکا داس برادران کے دستخط تھے۔

۱۷ نومبر ۔ بمبئی میں وائسرائے سے لندن کانفرنس پر گفتگو کی اور کسی ایسے عارضی صلح نامہ کی ضرورت پر زور دیا جو بقول ان کے (۱) کانفرنس کی ترتیب (۲) تاریخ اور (۳) عام معافی کے اعلان پر مشتمل ہو ۔انھوں نے کہا کہ اس وقت ہم سب حالت جنگ میں ہیں اور اب ہم ایک امن کانفرنس کے انعقاد کی سمت جارہے ہیں تاکہ تصفیہ تک پہنچ سکیں ۔اس لئے ضروری ہے کہ ایک عارضی صلح نامہ ہو۔انھوں نے وائسرائے سے کہا کہ وہ بلاواسطہ یا باالواسطہ طور پر گاندھی سے رابطہ میں ہیں ۔میں خواہش مند ہوں کہ مذکورہ تین نکات پر میں ،سپرو ،موتی لال ،اور گاندھی جس قدر جلد ممکن ہوسکے وائسرائے سے بے تکلف مذاکرات کریں۔

۳۰ نومبر ۔ انڈین لیجسلیٹو اسمبلی کے صدر وٹھل بھائی پٹیل اور ولبھ بھائی پٹیل کے ہمراہ احمد آباد پہنچے اور سابرمتی آشرم میں گول میز کانفرنس کے انعقاد کے بارے میں وائسرائے کے اعلان کے حوالے سے گاندھی سے طویل مذاکرات کئے۔اس ملاقات میں طے پایا کہ ۲۳ دسمبر کو تمام رہنما وائسرائے سے ملاقات کریں گے۔ ملاقات کے بعد بمبئی روانہ ہوگئے۔

۳ دسمبر ۔ ایک خط میں سپرو کو مطلع کیا کہ انھوں نے احمد آباد میں گاندھی سے وٹھل بھائی پٹیل اور ولبھ بھائی پٹیل کی موجودگی میں طویل مذاکرات کئے اور کئی گھنٹوں پر مشتمل گفتگو کے بعد

یہ طے پایا کہ ایک ملاقات وائسرائے ،گاندھی ،موتی لال نہرو ،سپرو ،وی جے پٹیل اور ان کے درمیان ۲۳ دسمبر کو ایک ملاقات ہو اور گاندھی موتی لال نہرو کی اور میں سپرو کی ملاقات کے لئے رضامندی حاصل کروں اور ایک خط تیار کیا گیا ہے جو پٹیل وائسرائے کو ارسال کریں گے جس میں وائسرائے سے درخواست کی جائے گی کہ وہ مذکورہ رہنماؤں کو مجوزہ ملاقات کے لئے مدعو کریں ۔سپرو سے درخواست کی کہ وہ اپنی رضا مندی ظاہر کردیں ۔امید ظاہر کی کہ پنڈت موتی لال نہرو اس ملاقات کو مسترد نہیں کریں گے۔

دسمبر ۱۴ ۔ سپرو کے نام ایک خط میں کہا کہ ہندو مسلم مسئلہ ایک ''قومی مسئلہ'' ہے جس کے حل کے بغیر ہندوستان کے خود مختار درجہ تک حقیقی پیش رفت کی کوئی امید نہیں ہے ۔مزید یہ کہ ایسا لگتا ہے کہ جیسا کہ طے کیا گیا ہے پنڈت موتی لال نہرو کو گاندھی کی جانب سے کوئی اطلاع موصول ہو وی جے پٹیل ۲۳ دسمبر کو وائسرائے سے ملاقات کا پروگرام طے کرچکے ہوں گے ۔میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایسا ہی ہے کہ گاندھی نے مزید غور و فکر کے بعد یہ سوچا ہے کہ فی الوقت کسی بھی قیمت پر وائسرائے سے ہماری ملاقات کی ضرورت نہیں ہے اور میں ان سے کسی حد تک متفق ہوں۔

لارڈ اورن کو وائسرائے کی انڈین نیشنل کانگریس کے لیڈروں سے ملاقات کے بارے میں اور پٹیل کو وائسرائے سے مجوزہ ملاقات کے بارے میں خطوط لکھے۔

وٹھل بھائی پٹیل کو ایک خط میں لکھا کہ میں سمجھتا ہوں یہ ایسا ہی ہے کہ موتی لال نہرو خود ۲۳ دسمبر کو وائسرائے سے

ملاقات کے لئے جارہے ہیں ۔میرے ایسا کہنے کی کئی ایک وجوہات ہیں ۔اگرچہ پہلے والا پروگرام شاید زیادہ سود مند اور موثر ہوتا ۔بہرحال ہم کو صورتحال کی وضاحت کے لئے انتظار کرنا چاہئے۔

دسمبر ۱۶ ۔ وائسرائے ہاؤس میں گریفن کو ایک ٹیلی گرام میں ۲۳ دسمبر کو انڈین نیشنل کانگریس کے رہنماؤں سے ملاقات پر وائسرائے کی رضامندی سے مطلع کیا۔

دسمبر ۲۰ ۔ وائسرائے کو ٹیلی گرام ارسال کیا۔

دسمبر ۲۲ ۔ دہلی پہنچ گئے۔

دسمبر ۲۳ ۔ موہن داس کرمچند گاندھی، موتی لال نہرو، سپرو اور وٹھل بھائی پٹیل کے ساتھ وائسرائے سے ملاقات کی تاکہ گورنمنٹ اور کانگریس کے درمیان اختلاف کو روکا جاسکے کیونکہ کانگریس کی طرف سے سول نافرمانی کی تحریک کی حتمی تاریخ بھی آرہی تھی لیکن گاندھی نے وائسرائے کی جانب سے خود مختار درجہ اور ہندوستانیوں کی امنگوں کی تکمیل کی خاطر لندن میں دستوری فارمولا مرتب کرنے کے لئے بلائی جانے والی کانفرنس کی پیش کش کو مسترد کردیا ۔گاندھی نے اچانک حیران کن طور پر وائسرائے سے فوری منظوری کے لئے دو پیشگی مطالبات کئے (۱) ایک اعلان کے ذریعہ یہ وضاحت کہ گول میز کانفرنس کا صرف یہ مقصد ہوگا کہ وہ خود مختار درجہ کے دستور کی تفصیلات متعین کرے گی اور (۲) کانفرنس کا فوری نتیجہ خود مختار درجہ کا نفاذ ہوگا ۔جناح اور سپرو کو جن کی اس ملاقات میں ثالث کی حیثیت تھی کانگریس کے رہنماؤں نے ملاقات سے اعتماد میں نہیں لیا جس کی بنا پر دونوں گاندھی

کے مطالبات سے مکمل طور پر حیرت میں پڑ گئے ۔وائسرائے نے کہا کہ ان کے پاس کوئی ایسا اختیار نہیں ہے کہ وہ گاندھی کی پیشگی شرائط کو تسلیم کرلیں ۔ نتیجہ یہ کہ یہ ملاقات ناکام ہوگئی۔

وائسرائے سے کانگریسی رہنماؤں کی ملاقات کی ناکامی کے بارے میں سپرو کے ساتھ ایک مشترکہ بیان جاری کیا جس میں انھوں نے مذاکرات کی ناکامی کا ذمہ دار گاندھی کو قرار دیا اور کہا کہ وہ خود مختار درجہ کا مطالبہ گول میز کانفرنس میں کریں گے ۔ سپرو کے ہمراہ دہلی سے روانہ ہوگئے ۔

دسمبر ۲۷ ۔ نئی دہلی میں وائسرائے کے پرائیوٹ سکریٹری سر جارج کننگھم نے ۲۳ دسمبر کو وائسرائے کے ساتھ رہنماؤں کی ملاقات کی کاروائی کی کاپی ان کو اظہار خیال کے لئے ارسال کی۔

۱۹۳۰

جنوری ۲ ۔ ایک بیان میں انڈین نیشنل کانگریس کی جانب سے آزادی کی قرار داد کی منظوری پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ اس طرح کانگریس نے اپنے منشور کو خود مختار درجہ سے تبدیل کر کے مکمل آزادی میں تبدیل کردیا ہے ۔انھوں نے کہا کہ اس قرار داد کا نفاذ قابل عمل نہیں ہے اور یہ نقصان دہ ثابت ہوگا۔ انھوں اس اچانک سیاسی پاگل پن کے آغاز کا گاندھی پر الزام عائد کیا اور کہا کہ یہ پاگل پن کانگریس کا نیا پروگرام ہے۔

جنوری ۱۵ ۔ ایک خط میں سپرو نے ان کا ٹیلی گرام موصول ہونے کی اطلاع دی اور مطلع کیا کہ ان کو میاں محمد شفیع راجہ صاحب محمود آباد، علی امام اور سردار سر جوگیندر سنگھ کی جانب سے آل پارٹیز

کانفرنس کی تجاویز اور وائسرائے سے ان کے اطمینان بخش مذاکرات کے سلسلہ میں بہت حوصلہ افزارد عمل موصول ہوا ہے ۔اور یہ کہ مالویہ نے تجاویز کی منظوری دے دی تھی اور امید ہے کہ ان سے دوبارہ ملاقات بھی ہوگی ۔اگر وہ اور ہندو مہاسبھا تعاون کے لئے تیار ہیں تو ہم معاملات کو آگے بڑھاسکتے ہیں ۔اسی صورت میں متنازعہ مسائل کے پر امن حل کے لئے ہم کوئی ساز گار ماحول پیدا کرسکتے ہیں ۔انھوں نے کہاکہ وائسرائے آئینی مسائل کے سلسلہ میں بہت لبرل نکتہ نظر رکھتے ہیں لیکن امید ہے کہ وہ اس پر غور کریں گے۔

۱۶ جنوری ۔ وائسرائے کے پرائیوٹ سکریٹری کننگم نے ان کو ۲۳ دسمبر کو وائسرائے ،محمد علی جناح ،گاندھی اور دیگر رہنماؤں کے ساتھ ملاقات کی نظر ثانی شدہ کاروائی ارسال کی۔

محمد علی جوہر نے ایک خط میں ان سے کہاکہ مسلمانوں کو میں نے جو مشورہ دیا تھا اس کا قطعی یہ مطلب نہیں تھا کہ وہ حکومت یا کسی اور پارٹی سے مذاکرات کے دروازے بند کردیں ۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ ہر اسکیم کا جائزہ لیں اس نکتہ نظر کے ساتھ کہ آیا یہ اسکیم حقیقی آزادی کے حصول اور مسلمانوں کی حکومت میں وافر موثر نمائندگی کے سلسلہ میں اطمینان بخش ہے یا نہیں ۔محمد علی جوہر نے ان کو مطلع کیاکہ وہ اس نقطہ نظر کے تحت کہ قوم کو کیا دیا جارہاہے ہر کانفرنس میں شرکت اور خود مختار درجہ کو تسلیم کے لئے تیار ہیں۔

۲۵ جنوری ۔ مسلمانوں کے ایک وفد نے جس میں مولانا شوکت علی ،مولانا محمد علی ،مولانا شفیع داؤدی ،سید مرتضیٰ ،نواب محمد اسماعیل اور غضنفر علی خان شامل تھے ان سے دہلی میں ملاقات کی اور

انڈین لیجسلیٹو اسمبلی میں مسلم پارٹی کی تشکیل پر تبادلہ خیالات کیا ۔انھوں نے اسمبلی میں مرکزی مسلم پارٹی کے قیام کے بارے میں وفد کی تجویز سے اتفاق نہیں کیا۔

فروری یکم ۔ الٰہ آباد سے سپرو نے ایک خط میں ہندوستان کے مشترکہ مقاصد کے فروغ کے لئے ان کی کوششوں کا شکریہ ادا کیا۔

فروری ۴ ۔ سپرو نے دہلی میں ان سے ہندو اور مسلم رہنماؤں پر مبنی ہندوستانی گول میز کانفرنس کے انعقاد پر گفتگو کی۔

انڈین لیجسلیٹو اسمبلی کے صدر کے نام وائسرائے کے ایک ٹیلی گرام کے مندرجات کے بارے میں جس میں اسمبلی چیمبر کی گیلری میں پولیس کے انتظامات کے لئے کہا گیا تھا سرکاری ارکان سے سوال کیا۔

فروری ۷ ۔ ہندوستانی گول میز کانفرنس کے سلسلہ میں جس پر قبل از وقت گفتگو ہوئی تھی سپرو کو ایک خط لکھا۔

فروری ۸ ۔ انڈین لیجسلیٹو اسمبلی میں ڈاکٹر بی ایس مونجے کی ایک قرار داد پر بحث میں حصہ لیا جس میں ہندوستان کے موجودہ نظام تعلیم کے بارے میں انڈین سینڈھرسٹ کمیٹی کی جانب سے اٹھائے گئے بعض امور کے سلسلہ میں دریافت کیا گیا تھا ۔قرار داد میں حکومت سے یہ بھی دریافت کیا گیا تھا کہ وہ فوج میں بھرتی کے لئے حقیقی طور پر فرسٹ کلاس طالب علم تیار کرنے کی خاطر تعلیمی اداروں کی ترقی کے لئے کیا کررہی ہے ۔سر ظفر اللہ خان جناح کے اس موقف سے متفق تھے کہ حکومت نے سینڈھرسٹ کمیٹی کی جانب سے اٹھائے گئے مطالبات کو پورا کرنے کے لئے ابھی تک کچھ نہیں کیا ہے ۔یہ قرار داد کرنل کرافورڈ کے مجوزہ خطوط پر منظور کرلی گئی لیکن جناح نے

اتفاق نہیں کیا انھوں نے کہا کہ یہ صرف فوجی افسران کی تربیت کے لئے وعدہ شدہ ترقی ہے اس میں ہندوستان کے تعلیمی نظام کی عمومی ترقی کو خارج کر دیا گیا ہے۔

میڈیکل ریسرچ کے بارے میں جیکار کی قرار داد پر بحث میں بھی حصہ لیا۔

فروری ۹ ۔ دہلی میں آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے اجلاس کی صدارت کی۔ اجلاس میں مظہر الحق اور آفتاب احمد خان کے انتقال پر اظہار تعزیت کیا گیا ۔ایک اور قرار داد میں وائسرائے کی جانب سے خود مختار درجہ اور گول میز کانفرنس کے اعلان کا خیر مقدم کرتے ہوئے گول میز کانفرنس کمیٹی کی تجاویز پر جو اخبارات میں شائع ہوئی تھیں عدم اطمینان کا اظہار کیا گیا اور مطالبہ کیا گیا کہ ہندوستان کے دیگر صوبوں کی طرح شمال مغربی سرحدی صوبہ کو بھی ترقی دی جائے۔

فروری ۱۱ ۔ انڈین سینٹرل کمیٹی کی رپورٹ جس کی حکومت نے اشاعت کے لئے منظوری دے دی تھی اور گزشتہ تین سال کے دوران اس کمیٹی پر تقرر کئے جانے والے ارکان کے معاوضہ کے بارے میں سرکاری ارکان سے دریافت کیا۔

میڈیکل ریسرچ کے بارے میں جیکار کی قرار داد پر بحث میں حصہ لیتے ہوئے تجویز پیش کی کہ کانفرنس کے انعقاد کے بجائے ایوان کی ایک کمیٹی مقرر کی جائے جو اس سلسلہ میں اپنی سفارشات پیش کرے ۔یہ قرار داد واپس لے لی گئی۔

پنڈت ہردے ناتھ کنزرو کی سیلون میں ہندوستانیوں کے حق رائے دہی سے متعلق ایک قرار داد پر بحث میں حصہ لیا۔ یہ قرار داد منظور کرلی گئی۔

فروری ۱۳ ۔ جیکار کے اسپیشل میرج (ترمیمی) بل پر بحث میں حصہ لیا۔
فروری ۱۷ ۔ انڈین لیجسلیٹو اسمبلی کے پینل آف چیئر مین پر نامزد کیے گئے۔
فروری ۲۴ ۔ ریلوے بجٹ سے متعلق بحث میں حصہ لیا اور ریلوے میں مسلمانوں کی بڑی پیمانے پر بھرتی کا مطالبہ کیا۔
فروری ۲۶ ۔ فرقہ وارانہ مسئلہ کو حل کرنے کے لئے طریقہ کار اور ذرائع کے تعین کے لئے سپرو کی جانب سے نئی دہلی میں طلب کی گئی آل پارٹیز کانفرنس میں حصہ لیا ۔انڈین نیشنل کانگریس کے رہنماؤں کو چھوڑ کر جن رہنماؤں نے کانفرنس میں شرکت کی ان میں مسز اینی بسینت، راجہ صاحب محمود آباد، سر علی امام، سلطان احمد، مولانا محمد علی، سکندر حیات خان، یعقوب حسن، ذوالفقار علی خان، نواب محمد اسماعیل، اے ایچ غزنوی، سی پی راما سوامی آئر، کرنل گڈنی اور کرنل کرافورڈ شامل تھے۔ کانفرنس نے فیصلہ کیا کہ اقلیتوں کے حقوق کے تحفظات پر غور کرنے کے لئے مارچ میں ایک مشاورتی اجلاس طلب کیا جائے گا۔
فروری ۲۷ ۔ انڈین لیجسلیٹو اسمبلی میں ویسٹرن ہوسٹل نئی دہلی میں جہاں اسمبلی کے ارکان قیام کرتے ہیں گرم پانی کی ناقص فراہمی کے بارے میں سوال کیا۔
فروری ۲۸ ۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے دفتر دہلی میں مسلم لیگ کے دونوں دھڑوں کی مشترکہ کونسل کے اجلاس کی صدارت کی ۔ تجویز پیش کی کہ "اب آل انڈیا مسلم لیگ کے دونوں دھڑوں کو متحد ہو جانا چاہئے" میاں محمد شفیع نے اس تجویز کی صدق دل سے تائید کی اور یہ تجویز متفقہ طور پر منظور کرلی گئی ۔بعد ازاں محمد علی جناح اور میاں محمد شفیع باہم بغل گیر ہوئے۔

مارچ ۴ وائسرائے کو جواب دیتے ہوئے کامرس اور فنانس کے ممبران سے ملاقات پر رضا مندی ظاہر کی اور وائسرائے سے درخواست کی کہ حکومت کے کسی حتمی فیصلے سے قبل وہ حکومت کی جانب سے سوت کی مصنوعات کے خصوصی تحفظ پر مبنی اقدامات کی تجاویز سے پیدا شدہ مسائل کو حل کرنے کے لئے بلا واسطہ ذاتی دلچسپی لیں۔چاہے اس ضمن میں ان کو سربر آوردہ غیر سرکاری ارکان سے ملاقات ہی کیوں نہ کرنی پڑے۔

مارچ ۵ ۔ انڈین لیجسلیٹو اسمبلی میں جنرل بجٹ پر بحث میں حصہ لیا اور میاں محمد شاہنواز سے دریافت کیا کہ سینڈھرسٹ کمیٹی رپورٹ کی عوام کے لئے اشاعت کب کی جارہی ہے مگر میاں محمد شاہنواز نے جواب دینے سے انکار کردیا۔

بجٹ پر عام بحث میں حصہ لیا۔سر ذوالفقار علی خان نے ہندو مسلم اتحاد کے لئے ان کی خدمات کی تعریف کی۔

مارچ ۷ ۔ ایگزیکٹیو کونسل کے مطالبہ پر ملک میں غیر ذمہ دار انتظامیہ کے خلاف تقریر کی اور خواہش ظاہر کی وہ قانون سازی میں ذمہ دارانہ رویہ اختیار کریں۔انھوں نے کہا کہ چاہے ہندو ہم سے تصفیہ کرلیں یا وہ ہمارے ساتھ قدم ملا کر چلیں یا وہ ایسا نہ کریں ہم کو آگے کی طرف پیش قدمی کرنی ہے اور ہم اس ملک میں ذمہ دار حکومت چاہتے ہیں۔ایسی ذمے دار حکومت جس میں مسلمانوں اور دیگر اقلیتوں کو واجب تحفظات میسر ہوں۔

ایگزیکٹیو کی مد کے تحت مطالبات کی تخفیف کے لئے حق رائے دہی استعمال کیا۔

مارچ ۸ ۔ آرمی ڈیپارٹمنٹ کی کارکردگی سے متعلق مطالبات پر بجٹ پر

بحث میں مسلسل حصہ لیا۔ ہندوستانیوں کی فوج میں بھرتی کے عمل کو تیز کرنے اور شمال مغربی سرحدی صوبہ میں ذمہ دار حکومت کی بحالی پر تقریر کی۔

۱۰ مارچ ۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل کی گرفتاری اور ان کو مجرم ٹھہرانے کے سلسلہ میں مالویہ کی ایک تحریک التواء پر بحث میں حصہ لیا۔ انھوں نے گاندھی اور پٹیل کی قیادت میں سول نافرمانی کی تحریک کی مخالفت میں تقریر کی اور اس تحریک پر رائے شماری میں حصہ لینے سے گریز کیا۔

۱۱ مارچ ۔ شمال مغربی صوبہ کی مد کے تحت فہرست مطالبات پر بجٹ کی بحث کے دوران مطالبہ کیا کہ ہندوستان کے دیگر اہم صوبوں کے خطوط پر شمال مغربی سرحدی صوبہ میں بھی اصلاحات متعارف کرائی جائیں۔

۱۲ مارچ ۔ انڈین لجسلیٹو اسمبلی میں انڈیپینڈنٹ پارٹی کے قائد کی حیثیت سے جنرل بجٹ میں "آمدنی پر محصولات" کی مد کے تحت پانچ فی صد تخفیف کے سلسلہ میں سر ہری سنگھ گور کی تحریک کے خلاف اپنی پارٹی کا ردعمل ظاہر کیا۔ انھوں نے وضاحت کی کہ انڈیپینڈنٹ پارٹی ایوان میں نہ کسی کی حمایت کرنا چاہتی ہے اور نہ مخالفت۔ ہم ہر مسئلہ کو بے خطر ہوکر ترجیحی بنیادوں پر دیکھتے ہیں، اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہین اور اپنے فیصلوں کے مطابق اپنی رائے ظاہر کرتے ہیں۔

۱۳ مارچ ۔ کامرس اور ریلوے کے ممبر سر جارج اینی کے پیش کردہ کاٹن ٹیکسٹائل انڈسٹری (تحفظ) بل پر اسمبلی میں بحث میں حصہ لیا۔

۱۴ مارچ ۔ آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے اجلاس کی صدارت کی جس میں آٹھ نئے کونسل ارکان کا انتخاب عمل میں آیا۔ آئندہ سالانہ

اجلاس کے لئے صدر کا انتخاب ملتوی کر دیا اور کونسل نے ایک سب کمیٹی مقرر کی جس کے اراکین میں محمد علی جناح ، میاں محمد شفیع ، محمد یعقوب ، طفیل احمد ،اور آصف علی شامل تھے۔

مارچ ۱۷ ۔ اسمبلی میں کاٹن ٹیکسٹائل انڈسٹری (تحفظ) بل پر بحث میں حصہ لیا اور اس بل کو ہینڈلوم انڈسٹری کے لئے فائدہ مند قرار دیا۔

مارچ ۱۸ ۔ فنانس ممبر سر جارج ششتر کے پیش کردہ انڈین فنانس بل پر بحث میں حصہ لیا۔

مارچ ۱۹ تا ۲۱ ۔ انڈین فنانس بل پر بحث میں مسلسل حصہ لیا۔

مارچ ۲۰ ۔ برٹش جنرل میڈیکل کونسل کے اس فیصلے سے متعلق کہ ہندوستانی یونیورسٹیوں کی میڈیکل ڈگریوں کو تسلیم نہ کیا جائے ،سرکاری ارکان سے استفسار کیا اور اس خواہش کا اظہار کیا کہ حکومت ایک قومی حکومت کی طرح اپنی پالیسیاں مرتب کرے۔

مارچ ۲۴ ۔ پٹنہ ہائی کورٹ میں غیر ہندوستانی جج کے تقرر سے متعلق ایک سوال دریافت کرتے ہوئے کہا کہ کیا حکومت یہ نہیں جانتی کہ اگر اس مخصوص صوبہ میں کوئی ہندوستانی نہیں ہے تو دوسرے صوبوں میں اہل افراد موجود ہیں ۔حکومت کو یقیناً "اس عہدہ کو پر کرنے کے لئے کسی دوسرے صوبے سے کسی ہندوستانی کی خدمات حاصل کر کے ایک ہندوستانی کے حق کا تحفظ کرنا چاہیے۔

مارچ ۲۵ تا ۲۸ ۔انڈین لیجسلیٹو اسمبلی میں کاٹن ٹیکسٹائل انڈسٹری (تحفظ) بل پر بحث میں حصہ لیا اور برلا کے معروضات سے اتفاق کرتے ہوئے ایوان پر آئینی صورتحال واضح کرتے ہوئے کہا کہ جس

لحہ کاٹن ایکسائز ڈیوٹی ختم کردی جائے گی ایکسچینج کی شرح کے فوائد مل انڈسٹری کے لئے تقریباً ختم ہو جائیں گے۔انھوں نے خواہش ظاہر کی کہ اس بل کو کسی تبدیلی کے بغیر منظور کرلیا جائے۔

مارچ ۲۶۔ وائسرائے نے ۲۲ مارچ کے ان کے خط کا شکریہ ادا کیا اور لی کمیشن کا تذکرہ کیا۔

مارچ ۲۹۔ لاء ممبر بی ایل مترنے ان کو مشورہ دیا کہ وائسرائے چونکہ ان سے ملاقات کے خواہش مند ہیں اس لئے کنگھم سے ٹیلی فون پر رابطہ کرلیں۔

مارچ ۳۱۔ کاٹن ٹیکسٹائل انڈسٹری (تحفظ) بل پر اسمبلی میں بحث میں مسلسل حصہ لیا اور بل کی چند شقوں میں ترمیم کے خلاف حق رائے دہی استعمال کیا۔

وائسرائے نے "چودہ نکات" کی کاپی ارسال کرنے پر شکریہ ادا کیا۔

جنوری ۲۰ تا
مارچ ۳۱۔ انڈین لیجسلیٹو اسمبلی کے بجٹ اجلاس کے دوران ویسٹرن ہوسٹل میں گرم پانی کی فراہمی کے بارے میں وائسرائے کے ٹیلی گرام اور اسپیشل میرج (ترمیمی) بل کو سلیکٹ کمیٹی کے حوالے کرنے کی تحریک کے بارے میں ضمنی سوالات بھی اٹھائے۔

مارچ تا ستمبر۔ مجوزہ گول میز کانفرنس کے انعقاد کے مقام اور تاریخ سے متعلق وائسرائے لارڈ ارون سے خط و کتابت کی۔

اپریل ۵۔ وائسرائے کے نام ایک خط میں مجوزہ گول میز کانفرنس کے انعقاد کی تاریخوں کے جلد اعلان پر زور دیا۔

اپریل ۱۰۔ وائسرائے کا جواب موصول ہوا جس میں انھوں نے گول میز

کانفرنس کی تاریخوں کا جلد اعلان کرنے کی یقین دہانی کرائی۔

اپریل ۲۰ ۔ انڈین لجسلیٹو اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے دو اہم بلوں کی مخالفت کی۔

اپریل ۲۴ ۔ وائسرائے نے ان کو مطلع کیا کہ سکریٹری آف اسٹیٹ اکتوبر کے دوسرے یا تیسرے ہفتے میں گول میز کانفرنس کی تاریخ کا اعلان کریں گے ۔وائسرائے نے ان سے دریافت کیا کہ کیا وہ سی ڈی او کے منشور کی شدید مذمت کے سلسلہ میں کچھ کرسکتے ہیں۔

اپریل ۲۶ ۔ وائسرائے کے ۲۴ اپریل کے خط کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ حکومت کی جانب سے خاموشی اور تاخیر کی بنا پر سی ڈی او کی تحریک بہت خطرناک ہوگئی ہے ۔انھوں نے وائسرائے سے دریافت کیا کہ حکومت کس حد تک آئینی پیش رفت کی حمایت کرسکتی ہے۔

مئی ۲۰ ۔ وائسرائے کے ۲۴ اپریل کے خط کا جواب دیتے ہوئے ان پر زور دیا کہ وہ گول میز کانفرنس کے انعقاد پر پوری توجہ دیں۔ خط میں ملاقات کے لئے بھی درخواست کی گئی۔

مئی ۲۷ ۔ لندن میں سکریٹری آف اسٹیٹ برائے ہندکو سائمن کمیشن رپورٹ پیش کی گئی ۔محمد علی جناح نے اس کمیشن کی اس بنیاد پر مخالفت کی تھی کہ اس میں کوئی ہندوستانی رکن شامل نہیں تھا۔

مئی ۳۱ ۔ وائسرائے نے ایک خط میں ان کو مطلع کیا کہ گول میز کانفرنس کے انعقاد کے پیش نظر ۲۰ اکتوبر کی تاریخ مقرر کی گئی ہے ۔وائسرائے نے کہا کہ انتخابات کی بنا پر متبادل تاریخ ستمبر کے نصف آخر یا جنوری میں مقرر کی جاسکتی ہے ۔کیونکہ

۷ جولائی کی تاریخ انھوں نے اسمبلی کے اجلاس کے لئے مقرر کی ہے۔

جون ۴ ۔ ایک خط میں وائسرائے کو مطلع کیا کہ انڈین لیجسلیٹو اسمبلی کے ۷ جولائی اجلاس کے پیش نظر انھوں نے شملہ کا دورہ ملتوی کردیا ہے ۔ تجویز پیش کی کہ لندن میں ہونے والی گول میز کانفرنس کے انعقاد کے بعد انتخابات کرائے جائیں۔

جون ۱۶ ۔ وائسرائے کے نام ایک خط میں کہا کہ سائمن کمیشن کی سفارشات گول میز کانفرنس کی بنیاد قرار نہیں پاتی ہیں اور کانفرنس اس کمیشن کی کسی بھی تجویز کو مسترد کرسکتی ہے یا اس میں ترمیم کرسکتی ہے۔

جون ۱۷ ۔ وائسرائے نے ان کو یقین دلایا کہ وہ ہندوستان کو مکمل خود مختار حکومت دلوانے کے سلسلہ میں آئینی ترامیم کے لئے اپنا مکمل اثر ورسوخ استعمال کریں گے۔

جون ۲۴ ۔ وائسرائے کے خط کا جواب دیتے ہوئے سی ڈی او کی تحریک کے بارے م اپنے خیالات سے وائسرائے کو آگاہ کیا اور گول میز کانفرنس کے مندوبین کے ناموں پر صلاح و مشورہ پر زور دیا۔

جون ۲۷ ۔ خلافت کانفرنس نے پشاور میں متنبہ کیا کہ مستقبل کے لئے کسی بھی آئینی فارمولے کی مسلمانوں کی جانب سے منظوری کا انحصار اس فارمولے میں جناح کے چودہ نکات کی شمولیت ہے۔

جولائی ۷ ۔ وائسرائے سے جیکار کے ساتھ اس یقین دہانی کے بعد ایک طویل ملاقات کی کہ وہ انڈین نیشنل کانفرنس کا تعاون حاصل کرنا اور گول میز کانفرنس میں آئندہ کیئے جانے والے فیصلوں

کے بارے میں غلط فہمیوں کو دور کرنا چاہتے ہیں۔

جولائی ۸،۹ ۔ نواب بھوپال سے ملاقات کی اور گول میز کانفرنس کی کامیابی کے لئے اٹھائے جانے والی اقدامات پر تبادلہ خیالات کیا۔

جولائی ۹ ۔ انڈیپینڈنٹ پارٹی کی جانب سے محمد یعقوب کو انڈین لیجسلیٹو اسمبلی کا صدر منتخب ہونے پر مبارک باد پیش کی اور اپنی پارٹی کی جانب سے مکمل حمایت کا یقین دلایا۔

جولائی ۱۰ ۔ لندن میں منعقد ہونے والی گول میز کانفونس کے لئے بجٹ سے سپلیمنٹری گرانٹ کے مطالبے پر انڈین لیجسلیٹو اسمبلی میں تقریر کی ۔پوائنٹ آف آرڈر پر دریافت کیا کہ آیا سائمن کمیشن رپورٹ پر گفتگو درست ہے۔

جولائی ۲۸ ۔ ایک نجی خط میں وائسرائے نے گول میز کانفرنسوں میں مخالف جماعتوں کی نمائندگی کی ضرورت پر ان کے دلائل کی تعریف کی ۔یہ خط راؤ بہادر سر پوسٹپیرو ،سپرو ،سی پی راما سوامی آئر ،اے ایچ غزنوی ،میاں محمد شاہ نواز ،سر فیروز سیٹھنا اور جیکار کو بھی ارسال کیا گیا ۔

اگست ۶ ۔ وائسرائے کو جواب دیتے ہوئے گول میز کانفرنس میں مخالف جماعتوں کی نمائندگی اور شمولیت کے بارے میں ان کے خیالات سے اختلاف کیا اور ان پر زور دیا کہ لندن میں گول کانفرنس کے انعقاد کے موقع پر ان کی موجودگی کانفرنس کی کامیابی کے لئے نہایت ضروری ہے۔

اگست ۱۱ ۔ گول میز کانفرنس میں برطانوی مخالف جماعتوں کے سوال پر وائسرائے نے ان کو مطلع کیا کہ گزشتہ ایک دو ہفتہ کے دوران ان جماعتوں نے جس اشتعال انگیز رویہ کا مظاہرہ کیا ہے اس کے پیش نظر "سی ڈبلیو سی" اس کو آسان تصور نہیں کرتی

ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ جیسے یہ ہماری ان کوششوں کو جو ہم امن کے قیام کے لئے کررہے ہیں جان بوجھ کر نظر انداز کررہے ہیں اور اس سمت میں کسی قسم کی کامیابی میں رخنہ ڈالنے کے لئے سینہ سپر ہیں ۔وائسرائے نے ان کو یہ بھی بتایا کہ گول میز کانفرنس کے دوران لندن میں ان کی موجودگی غیر یقینی ہے۔

اگست ۲۳ ۔ وائسرائے کا جواب موصول ہوا جس میں ان کو مطلع کیا گیا تھا کہ سر دست کانفرنس کے شرکاء کے ناموں کا اعلان ناممکن ہے کیونکہ کانفرنس شاید ملتوی ہوجائے۔

ستمبر یکم ۔ وائسرائے نے جواباً ان کو مطلع کیا کہ گول میز کانفرنس کے شرکاء کے ناموں کا اعلان قرین قیاس ہے کہ اس ہفتہ کے آخر تک کردیا جائے گا ۔وائسرائے نے ان کو برطانوی سیاستدانوں کے نام بتائے اور مشورہ دیا کہ وہ ان سے ضرور ملاقات کریں۔

ستمبر ۷ ۔ وائسرائے نے ان کو ہز میجسٹیز گورنمنٹ کی جانب سے گول میز کانفرنس لندن میں شرکت کا رسمی دعوت نامہ ارسال کیا۔

ستمبر ۹ ۔ ایک خط میں وائسرائے کو اپنے سندھ کے پیشہ وارانہ دورہ کے بارے میں مطلع کیا اور کہا کہ وہ ۴ اکتوبر تک لندن کے لئے روانہ ہوجائیں گے۔

ستمبر ۱۳ ۔ وائسرائے نے سکریٹری آف اسٹیٹ برائے ہندوتیج وڈ بین کو لکھا کہ وہ محمد علی جناح سے ملاقات کریں ۔وائسرائے نے کہا کہ میں جناح سے وقتاً فوقتاً ملاقات کرتا رہا ہوں اور چند ہی ہندوستانیوں کو میں نے اتنا ذہین یا اس قدر آزاد خیالی کا مظہر پایا ہے ۔اگرچہ وہ ہمیشہ حکومت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرتے ہیں۔

ستمبر ۲۰ ۔ وائسرائے کو ہز مجسٹیز گورنمنٹ کی طرف سے لندن میں منعقد ہونے والی گول میز کانفرنس کا دعوت نامہ موصول ہونے کی اطلاع دیتے ہوئے توقع ظاہر کی کہ یہ کانفرنس کسی تصفیہ کے لئے رہنما ثابت ہوگی۔

ستمبر ۲۹ ۔ پیر آف پگاڑو کی تقریباً دس سال قید بامشقت اور دو ہزار روپے جرمانے کے خلاف اپیل میں کراچی میں ہائی کورٹ کی بنچ کے سامنے مضبوط دفاعی دلائل دیئے ۔انھوں نے کہا کہ پیر پگاڑو کے خلاف اسلحہ ایکٹ کے تحت یہ مقدمہ بے سروپا ہے کیونکہ پیروں کے خاندانوں کو کئی نسلوں سے اسلحٰہ رکھنے کی اجازت ملی ہوئی ہے۔

اکتوبر یکم ۔ سندھ کالج کے طالب علموں سے خطاب کرتے ہوئے پہلی گول میز کانفرنس میں اپنی شرکت کے فیصلے کے وجوہات پر روشنی ڈالی جس کا انڈین نیشنل کانگریس نے بائیکاٹ کر رکھا ہے۔

اکتوبر ۱۳ ۔ گول میز کانفرنس میں شرکت کے لئے دیگر مندوبین کے ہمراہ لندن روانہ ہوگئے۔

نومبر یکم ۔ سینٹ جیمز پیلس لندن میں پہلی گول میز کانفرنس منعقد ہوئی اور ہندوستان سے ۵۸ مندوبین نے شرکت کی ۔اس کانفرنس میں برطانوی ہند کے مندوبین میں سے افتتاحی اجلاس سے خطاب کرنے کے لئے دو مقرر منتخب کئے گئے ۔ان میں سے ایک محمد علی جناح اور دوسرے وی ایس ایس شاستری تھے۔

نومبر ۱۰ ۔ گول میز کانفرنس کی ایجنڈا کمیٹی کے لئے منتخب ہوئے۔

نومبر ۱۲۔ گول میز کانفرنس میں مسلمانوں کا موقف پیش کیا۔گول میز کانفرنس کے مذاکرات کی صدارت قبول کرنے پر میکڈانلڈ کا خیر مقدم کیا اور ان کی مدبرانہ صلاحیتوں اور تجربہ کی تعریف کی اور ہندوستان کو خود مختار حکومت کے لئے تیار کرنے کے سلسلے میں برطانوی حکام کے سامنے ان کے منصفانہ طرز عمل کو سراہا۔
مختلف طبقات کے درمیان ہم آہنگی اور مصالحت پیدا کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔

نومبر ۲۰۔ گول میز کانفرنس کے مکمل اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے ہندوستان کے لئے خود مختار درجہ پر گفتگو کی اور کانفرنس کی کامیابی کے لئے اپنے تعاون کا یقین دلایا ۔انھوں نے گورنمنٹ آف انڈیا اور برطانیہ کی جانب سے ہونے والی فروگذاشتوں اور غلطیوں کا بھی تذکرہ کیا۔
فیڈرل اسٹرکچر کمیٹی (ایف ایس سی) کے لئے منتخب ہوئے جو سب سے اہم کمیٹی تھی ۔اس کے علاوہ ایف ایس سی کی سبجیکٹ کمیٹی (ایف ایس ایس سی) پر بھی ان کا تقرر ہوا۔

نومبر ۲۸۔ ہندوستان کے لئے خود مختار درجہ کے مطالبہ کی گول میز کانفرنس میں حمایت کی اور یہ مطالبہ ہندوستان کے مستقبل کے آئین کے سوال پر ایک بحث کی صورت اختیار کرگیا جو تقریباً پانچ دن جاری رہی۔

دسمبر یکم۔ ایف ایس ایس سی کے مذاکرات میں حصہ لیا اور ہندوستان میں ایک حقیقی وفاق کے قیام پر دلائل دیئے۔

دسمبر ۲۔ ایف ایس ایس سی میں وفاق کے اجزائے لازمی پر ہندوستانی ریاستوں کے تناظر میں تقریر کی۔

دسمبر ۳، ۴- ایف ایس ایس سی میں وفاقی موضوع کے طور پر "ریلویز" پر تقریر کی-

دسمبر ۲۲ تا ۳۱- ایف ایس ایس سی میں وفاقی قانون ساز کی ترتیب و تشکیل پر اپنے خیالات کا اظہار کیا-

دسمبر ۲۴- پیرس سے آغا خان نے ایک خط میں ان سے درخواست کی کہ وہ "اقلیتی کمیٹی" میں خدمات انجام دیں- انھوں نے کہا کہ "مشترکہ انتخابات کے سلسلہ میں آپ کے سابقہ رویہ اور اقلیتی کمیٹی پر خدمات انجام دینے سے انکار قابلِ فہم ہے لیکن اس وقت کے مقابلے میں اب تمام حالات مکمل طور پر تبدیل ہوچکے ہیں- یہ ہم نہیں تھے جنھوں نے مشترکہ انتخابات کو مسترد کردیا بلکہ یہ ہندوؤں کا پنجاب اور سب سے بڑھ کر بنگال کے سلسلہ میں غیر لچکدار رویہ تھا اور یہ حقیقت ہے کہ پنجابی اور بنگالی ہمیں ۵۱ فی صد اکثریت دے رہے ہیں اور ہر قسم کی قربانی دے کر جداگانہ انتخابات کو ترجیح دے رہے ہیں اگر انھیں قربانیاں کہا جاسکتا ہے تو وہ ۵۵ فی صد کی اکثریت کے بجائے ہمیں ۵۱ فی صد اکثریت دے رہے ہیں- تمام ہندو سوائے لبرلز کے اس بات کو ترجیح دے رہے ہیں کہ ہمیں کم دیا جائے اور جداگانہ انتخابات کو برقرار رکھا جائے اور لبرلز بے دست و پا ہیں- آغا خان نے ان (جناح) سے مسلمانوں کے نام پر اپیل کی کہ وہ اقلیتی کمیٹی کے تحت خدمات انجام دینے کے لئے اپنی رضامندی ظاہر کریں کیونکہ انتہا پسند جماعتوں کے سلسلہ میں میری خاموش اور پرسکون موجودگی کے مقابلے میں آپ کی مباحثہ کی صلاحیتیں زیادہ اہمیت رکھتی ہیں- آغا خان نے مزید کہا کہ اگر کمیٹی میں موجود کوئی دوسرا مسلمان

آپ کے حق میں دست بردار ہونے پر تیار نہ ہوا تو میں اس کام کے لئے خود کو پیش کرتا ہوں- شفاعت احمد خان کے علاوہ کوئی دوسرا شخص میری آپ سے موجودہ درخواست کے بارے مین علم نہیں رکھتا اس لئے آپ اس سلسلہ میں اپنے فیصلے سے شفاعت احمد خان کو مطلع کریں-

دسمبر ۲۹، ۳۰- آل انڈیا مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس الٰہ آباد میں منعقد ہوا- اپنے صدارتی خطبہ میں علامہ اقبال نے کہا- "میری خواہش ہے کہ پنجاب، شمال مغربی سرحدی صوبہ، سندھ اور بلوچستان کو ایک ہی ریاست میں ملا دیا جائے- خواہ یہ ریاست سلطنت برطانیہ کے اندر حکومت خود اختیاری حاصل کرے خواہ اس کے باہر- مجھے تو ایسا نظر آتا ہے کہ اور نہیں تو شمال مغربی ہندوستان کے مسلمانوں کو بالآخر ایک منظم مسلم ریاست قائم کرنی پڑے گی-" انھوں نے کہا کہ اس تجویز کو نہرو کمیٹی میں بھی پیش کیا گیا لیکن اسے اس بنا پر مسترد کردیا گیا کہ "ایک بہت وسیع ریاست ہوگی" علامہ اقبال نے کہا کہ انبالہ یا اس قسم کے دوسرے اضلاع کو الگ کردینے سے جن میں ہندو آبادی کا غلبہ ہے اس کی وسعت اور انتظامی مشکلات میں اور بھی کمی ہوجائے گی- پھر ان اضلاع کی علٰحدگی سے غیر مسلم اقلیتوں کے حقوق کہیں زیادہ محفوظ ہوجائیں گے- اس تجویز سے نہ انگریزوں کو پریشان ہونا چاہئے نہ ہندوؤں کو- ایک منظم مسلم ریاست کا قیام ہندوستان اور اسلام کے بہترین مفاد میں ہے- اس سے ہندوستان کے اندر توازن قوت کی بدولت امن و امان قائم ہوجائے گا- اور اسلام کو اس امر کا موقع ملے گا کہ وہ ان اثرات سے آزاد ہوکر جو عرب سامراج کی وجہ سے اب تک

اس پر قائم ہیں اس جمود کو توڑ ڈالے جو اس کی تہذیب و تمدن قانون اور تعلیم پر صدی سے غالب ہیں۔ اس طرح نہ صرف ان کو اپنی اصلی روح سے قربت حاصل ہوگی بلکہ وہ عصر جدید کی روح سے بھی قریب تر ہو جائیں گے۔"

دسمبر ۳۰۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس الٰہ آباد میں علامہ اقبال نے محمد علی جناح اور گول میز کانفرنس کے دیگر مندوبین کی خدمات کو سراہا اور برصغیر میں ایک مسلم ریاست کا تصور پیش کیا، چاہے یہ ریاست برطانوی دولت مشترکہ کے حدود میں ہو یا اس سے باہر۔

دسمبر۔ گورنمنٹ آف انڈیا نے آئینی اصلاحات کے سلسلہ میں اپنی تجاویز ہوم گورنمنٹ کو ارسال کیں۔

دسمبر ۳۱۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر کی حیثیت سے جناح کی مدت ختم ہو گئی۔

۱۹۳۱

جنوری ۲۔ گول میز کانفرنس کی فرنچائز کمیٹی کے اجلاس میں وفاقی قانون ساز ادارے کے انتخابی طریقہ کار اور نظام پر تقریر کی اور لارڈ ریڈنگ کی تجاویز کی مخالفت کی۔

جنوری ۴۔ تحریک خلافت کے رہنما اور گول میز کانفرنس کے مندوب مولانا محمد علی جوہر لندن میں صبح ۹ بجکر ۳۰ منٹ پر انتقال کر گئے۔ کہا جاتا ہے کہ وہ نصف شب تک ہندو اور مسلمانوں کے نام اپنی آخری اپیل پر نظر ثانی کرتے رہے جس میں انھوں نے ہندو اور مسلمانوں سے کہا تھا کہ وہ اپنے اختلافات کو دفن کر دیں اور کسی تصفیہ کے لئے کام کریں۔ گول میز کانفرنس کے تمام برطانوی اور ہندوستانی مندوبین نے انتقال

کی اطلاع ملنے پر ہوٹل جاکر اپنے ساتھی کو خراج عقیدت پیش کیا- ہر شخص اسی بات پر متفق تھا کہ ان کی موت ہندوستان کے لئے ایک ناقابل تلافی نقصان ہے-

جنوری ۵- گول میز کانفرنس کی ایف ایس ایس سی میں آئینی امور پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مونٹیگو چیمسفورڈ ریفارمز "ناکافی، ناقابل اطمینان اور ناقابل عمل تھیں۔"

جنوری ۷- گول میز کانفرنس کی ڈیفنس سب کمیٹی میں فوج میں ہندوستانی افسروں کی بھرتی پر گفتگو میں حصہ لیا-
ایف ایس ایس سی کے اجلاس میں وفاقی انتظامیہ کے اختیارات اور ذمہ داریوں پر تقریر کی اور ڈیفنس سب کمیٹی کے اجلاس کی کاروائی میں حصہ لیا-

جنوری ۹- ڈیفنس سب کمیٹی کے اجلاس میں اس بات پر زور دیا کہ ہندوستان کی فوج میں ہندوستانیوں کی بھرتی کے سلسلہ میں کوئی مستقل پالیسی وضع کی جائے-

جنوری ۱۰، ۱۱- انھوں نے اور میاں محمد شفیع نے اس یقین کا اظہار کیا کہ مسلمان اس وقت تک مرکز میں کوئی ذمہ داری نہیں چاہتے جب تک ان ذمہ داریوں کے ساتھ مسلمانوں کے لئے وافر تحفظات کا اعلان نہ کیا جائے- مسلمان رہنماؤں نے جو ۱۳ جنوری کو وزیر اعظم برطانیہ سے ملاقات کرنے والے تھے ان کے اس موقف کی تائید کی-

جنوری ۱۲- سندھ سب کمیٹی کے اجلاس میں بمبئی سے سندھ کی علحدگی کی حمایت کی اور کہا کہ عملی طور پر ہر اعتبار سے سندھ کی ایک علحدہ انتظامیہ ہے- اس کا اپنا چیف کورٹ اور جوڈیشنل کمیشنرز کورٹ ہے-

جنوری ۱۳۔ ایف ایس ایس سی کے اجلاس میں کہا کہ مستقبل کے آئینی مسائل کے حل کے لئے ہندو مسلم تصفیہ نہایت ضروری ہے۔
وزیر اعظم برطانیہ۔ ریمزے میکڈلنلڈ سے آغا خان اور میاں محمد شفیع کے ساتھ ملاقات کی اور ان کو متنبہ کیا کہ اگر ان کی حکومت نے اپنے بیان میں مسلمانوں کے لئے اطمینان بخش تحفظات کا اعلان نہیں کیا تو مسلمان مندوبین گول میز کانفرنس کی کاروائی سے علٰحدہ ہو جائیں گے۔

جنوری ۱۴۔ ڈیفنس سب کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کی۔
حکومت کی جانب سے اپنے لئے صوبائی گورنر کے عہدہ کی پیش کش کو مسترد کرتے ہوئے۔ ریمزے میکڈلنلڈ پر واضح کیا کہ "ان کی خدمات برائے فروخت نہیں ہیں۔ انھوں نے اس پیش کش کو اپنے لئے رشوت کا ایک حربہ قرار دیا۔"

جنوری ۱۵۔ ایف ایس ایس سی کی رپورٹ پر بحث میں حصہ لیا۔ چند امور میں ان کے نقطہ نظر کو کمیٹی نے تسلیم کیا۔

جنوری ۱۶۔ ایف ایس ایس سی کی رپورٹ کی شق (۱۴) پر میاں محمد شفیع سے اختلاف کیا کیونکہ یہ مسلمانوں کے مفاد میں نہیں تھی۔
برما سب کمیٹی کی سفارشات پر غور کرنے کے لئے کانفرنس کی اجتماعی کمیٹی کے تیسرے اجلاس میں شرکت کی۔ برما سب کمیٹی نے باقی ماندہ ہندوستان سے برما کی علٰحدگی کے ضمن میں سفارش پیش کی تھی۔ محمد علی جناح نے اس کی مخالفت کی اور کہا کہ برما اسی صورت میں علٰحدہ ہو سکتا ہے جب اس کے عوام ایسا چاہتے ہوں۔
شمال مغربی سرحدی صوبہ کے عوام کو مطمئن کرنے کے لئے اصلاحات پر زور دیا۔

ڈیفنس سب کمیٹی کی کارروائی میں حصہ لیا جس نے فوج میں ہندوستانیوں کی بھرتی کے سلسلہ میں ان کے خیالات کو تسلیم کرلیا تھا۔

۱۹۔ جنوری ان کے اصرار پر گول میز کانفرنس نے یہ طے کیا کہ مسلمانوں اور دیگر اقلیتوں کو آئین میں وافر تحفظات فراہم کئے جائیں گے۔

۲۰۔ جنوری آغا خان نے پیرس سے ایک نجی خط میں جناح کے لندن میں قیام کے فیصلے پر اظہار رائے کرتے ہوئے کہا کہ میں یہ سوچتا ہوں کہ اگر آپ یہاں رہ گئے تو کم از کم انگلینڈ میں ہندوستان کے مسلمانوں کی عظیم ضرورتوں کے لئے ایک ایسا آدمی موجود ہوگا جو اعلیٰ ترین سماجی اور سیاسی حیثیت میں برطانیہ کا مقیم ہوگا اور جو ان کا غیر سرکاری اور کسی حد تک حقیقی نمائندہ بن سکتا ہے۔ آغا خان نے کہا کہ میں اگرچہ بلند آہنگ لفظ استعمال کرنے سے نفرت کرتاہوں لیکن اس ضمن میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ آپ برطانیہ میں مسلمانوں کے ایک غیر سرکاری سفیر ہوں گے۔

۳۱۔ جنوری ہندوستان کی سیاسی صورتحال پر برطانوی پارلیمنٹ کی بحث پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ "یہ بحث حقائق کا کھوکھلا اظہار اور لفاظی ہے۔"

۲۔ فروری رائٹرز خبر رساں ایجنسی کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ میں انگلینڈ میں غیر معینہ مدت تک قیام کا ارادہ رکھتا ہوں تاکہ پریوی کونسل میں پریکٹس کرسکوں اور پارلیمنٹ میں داخل ہوکر ہندوستان کی خدمت کرسکوں کیونکہ میرا خیال ہے کہ آئندہ سال ہندوستان کی جنگ لندن میں لڑی جائے گی اور

ایسی صورت میں ان کی یہاں موجودگی زیادہ سود مند ہو گی۔

فروری ۱۱۔ سر شفاعت احمد خان نے ایک خط میں درخواست کی کہ وہ لندن میں اپنے قیام کے فیصلے کو منسوخ کر دیں کیونکہ ایسے وقت میں جبکہ ہندوستان میں تمام معاملات شدید ابتری کا شکار ہیں وہاں آپ کی رہنمائی کی شدید ضرورت ہے۔ آپ یقیناً "ان حالات پر قابو بھی پاسکتے ہیں اور کوئی پالیسی یا پروگرام بھی وضع کر سکتے ہیں۔

فروری ۱۷۔ لندن میں ہندوستان ٹائمز (دہلی) کے مقامی نامہ نگار کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ وفاق کے قیام سے وہ مکمل طور پر مایوس ہیں۔

مارچ ۶۔ ایک انٹرویو میں "گاندھی اروِن معاہدہ" پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ "اگر یہ سب کچھ اس لئے ہے کہ گاندھی یہ چاہتے ہیں کہ ان کو جب دعوت دی جائے وہ گول میز کانفرنس میں شرکت کریں تو بہر صورت تاخیر سے ہی سہی مگر ایسا ہونا چاہئے۔ مجھے خوشی ہے کہ وہ ہندوستان کی آئینی پیش رفت میں اپنے حصے کی ادائیگی پر تیار ہو گئے ہیں۔ اگر وہ ہندو مسلم مسئلہ کے تصفیہ کے سلسلہ میں اپنی ذہنی صلاحیتوں کو استعمال کریں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ اب تک ہندوستان کی اس سے بہتر خدمت انجام نہیں دے سکے ہیں۔

مارچ ۱۷۔ ایک خط میں لارڈ ولنگڈن کے پرائیوٹ سکریٹری ای سی مائی ولی نے جناح کو مطلع کیا کہ وائسرائے لارڈ ولنگڈن ۲۱ مارچ بروز ہفتہ ساڑھے دس بجے صبح آپ سے اپنی قیام گاہ "ایبے روڈ این ڈبلیو ۸" پر ملاقات کے خواہش مند ہیں۔

مارچ ۲۱۔ آغا خان نے ایک خط میں ان کو لکھا کہ وہ گول میز کانفرنس

میں شمال مغربی سرحدی صوبہ کی دیگر صوبجات کے ساتھ یکساں درجہ کے حق میں آواز اٹھائیں۔

بحیثیت وائسرائے ہندوستان روانگی سے قبل لارڈ ولنگڈن سے ان کی لندن کی قیام گاہ پر ملاقات کی۔ اس ملاقات کو سماجی نوعیت کی باہم ملاقات تصور کیا گیا۔

۲۵ مارچ۔ مسلم لیگی رہنما عبدالمتین چودھری کے نام ایک خط میں پیش گوئی کی کہ "آئندہ دو یا تین سال میں لندن ہندوستان کے لئے آئینی اصلاحات کے ڈرامے کا ایک اہم مرکز ہو گا۔"

مارچ۔ وائسرائے سے یہ موقف اختیار کیا کہ ہندوستان کو برطانیہ سے برابری کی بنیاد پر مذاکرات کی اجازت دی جائے۔

۱۸ اپریل۔ لارڈ اروِن کی جگہ لارڈ ولنگڈن ہندوستان کے وائسرائے ہو گئے۔

جون۔ ہندوستان کی مایوس کن صورتحال کے پیش نظر برطانیہ میں رہائش کا فیصلہ کر لیا۔ ویسٹ ہیتھ روڈ لندن میں لیڈی گراہم وڈ سے ایک مکان خرید لیا۔

۶ جون۔ برطانیہ میں کیمرج مسلم ایسوسی ایشن کے پہلے اجلاس میں تقریر کی اور مسلم ثقافت اور روایات کو آئینی تحفظات فراہم کرنے کے مسئلے پر تفصیلی گفتگو کی۔

۷ جون۔ سینٹ جانس کالج میں ایک چائے پارٹی پر مسلمان طالب علموں سے ملاقات کی اور مسلمانوں کے سلسلہ میں ہندوؤں کے ارادوں کی جانب سے اپنے خدشات کا اظہار کیا۔

۳۱ جولائی۔ لندن سے بمبئی واپسی پر ایک انٹرویو میں کہا کہ سب سے زیادہ تشویش ناک اس وقت یہ ہے کہ ستمبر میں جب گول میز کانفرنس کا دوبارہ اجلاس شروع ہو گا تو آیا اس وقت ہندوستان

کوئی مشترکہ محاذ بنا سکے گا کیونکہ اسی پر فتح و شکست کا انحصار ہے۔ ہندوستان کی آزادی کی کلید ہندو مسلم تصفیہ میں پوشیدہ ہے۔

۳- اگست بمبئی میں موہن داس کرمچند گاندھی سے ملاقات کی۔
کانگریس ہاؤس کمپاؤنڈ میں واقع جناح پیپلز ہال میں بمبئی کے قوم پرست مسلم رہنماؤں پر حملہ۔

۸- اگست مولانا حسرت موہانی کی صدارت میں جمیعت علماء ہند کی سالانہ کانفرنس الہ آباد میں منعقد ہوئی۔

۸، ۹- اگست مولانا شوکت علی کی صدارت میں یوپی مسلم کانفرنس الہ آباد میں منعقد ہوئی۔ ۹ اگست کو محمد علی جناح نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پہلی بات جو میں آپ سے کہنے کی خواہش رکھتا ہوں وہ یہ ہے کہ اب نہایت ضروری اور اہم ہوگیا ہے کہ مسلمان متحد اور صف بستہ ہوجائیں۔ میں نے نہایت پرزور انداز میں اس بات پر زور دیا ہے اور ڈاکٹر انصاری تصدق احمد خان شیروانی، مولانا ابوالکلام آزاد اور ڈاکٹر سید محمود کے سامنے اپنی ممکنہ صلاحیتوں کے ساتھ اس مسئلہ کی وکالت کی ہے۔
الہ آباد یونیورسٹی کی ہندو بورڈنگ ہاؤس لٹریری یونین کے زیر اہتمام طالب علموں کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے ان کو مشورہ دیا کہ حالات چاہے کچھ بھی ہوں وہ فرقہ وارانہ کشیدگی میں حصہ نہ لیں اور باہم دوستانہ ماحول کو فروغ دیں کیونکہ ملک کی نجات فرقہ وارانہ تصفیہ میں پوشیدہ ہے اور ہندو مسلمانوں کو ایک ساتھ مل کر رہنا ہے۔

۹- اگست الہ آباد سے لکھنؤ کے لئے روانہ ہوگئے۔ ایک اخباری

نمائندے کو بتایا کہ انھوں نے بمبئی پہنچنے کے بعد اپنے حلقہ انتخاب کے اہم افراد سے مشورہ کر کے انڈین لیجسلیٹو اسمبلی کی رکنیت سے اپنا استعفٰی دے دیا ہے کیونکہ وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ آئندہ دو تین سال میں مرکز ثقل کی حیثیت اختیار کر جائے گا۔ انھوں نے کہا کہ ہندوستان کے مسئلہ کا تصفیہ "ہاؤسز آف پارلیمنٹ" کے اندر ہوگا اور اس وقت تک جب تک کہ نئے آئین کا نفاذ نہیں ہو جاتا ہندوستان میں حکومت صرف وقت گزارتی رہے گی۔

اگست ۱۱۔ لکھنؤ یونیورسٹی کے سینیٹ ہال میں خطاب کرتے ہوئے اس امر کی وضاحت کی کہ مسلمانوں نے جداگانہ انتخابات کو کیوں قبول کیا۔ ہندو مسلم مسئلہ پر بھی انھوں نے تفصیل سے روشنی ڈالی۔

ستمبر۔ لندن کے ویسٹ ہیتھ روڈ پر اپنے مکان کا قبضہ لیا۔

ستمبر ۴، ۵۔ مسلم اسٹوڈنٹس یونین بمبئی کی ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نئے آئین میں مسلمانوں کو معقول تحفظات فراہم کئے جائیں گے۔ اور اگر ایسا نہیں ہوا تو نیا آئین اپنی موت آپ مر جائے گا۔

ستمبر ۱۰۔ دوسری گول میز کانفرنس میں شرکت کے لئے انگلینڈ روانگی کے وقت انھوں نے ہندوؤں کے رویہ کو احمقانہ قرار دیا اور زور دے کر کہا کہ ہندوستان اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتا جب تک کہ مسلمانوں کے مطالبات پورے نہیں کئے جاتے۔ انھوں نے کہا کہ میں پہلے ہندوستانی ہوں بعد میں مسلمان لیکن میں یقین رکھتا ہوں کہ کوئی ہندوستانی مسلمانوں کے مفادات کو نظر انداز کر کے ملک کی کوئی خدمت نہیں کر سکتا

ہے۔ اس لئے مسلمانوں کی حوصلہ افزائی کرکے ہی آپ اپنے ملک کی خدمت کے اہل ہوسکتے ہیں۔

ستمبر ۲۱۔ ایف ایس ایس سی کے چھبیویں (۲۶) اجلاس میں ہندوستان کے مجوزہ قانون ساز ادارے کے ایوان بالا اور ایوان زیریں کے درمیاں اختیارات کی تقسیم پر تقریر کی۔

ستمبر ۲۲۔ ایف ایس ایس سی کے ۲۷ ویں اجلاس میں ہندوستان میں دو ایوانی قانون ساز ادارے کی تشکیل کے حق میں ملک کے خصوصی مذہبی وسیاسی ماحول کی بناپر دلائل پیش کئے۔

ستمبر ۲۴۔ ایف ایس ایس.ی کے ۲۷ویں اجلاس میں سپرو کے اِس نقطہ نظر سے اختلاف کیا کہ ہندوستانی دستور میں ہندوستانی ریاستوں کے مفادات کو اہمیت دی جائے گی۔

اکتوبر یکم۔ گول میز کانفرنس کے مسلم مندوبین پر مشتمل ایک وفد نے ایوان زیریں کے ارکان اور نمائندوں سے کمیٹی روم میں وسکاؤنٹ برنیٹ فورڈ کی نگرانی میں ملاقات کی۔ میاں محمد شفیع نے مسلمانوں کا موقف پیش کرتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں کو اس وقت تک ان کے جداگانہ انتخابات کے حق سے محروم نہیں کیا جاسکتا۔ جب تک کہ وہ اپنے اس حق سے دستبردار نہ ہوجائیں"۔ مولانا شوکت علی نے کہا کہ "مسلمان ہندوستان کے ہر طبقہ میں امن کی بحالی اور فروغ کے لئے آخر دم تک کوشش کریں گے۔"

اکتوبر ۵۔ ایف ایس ایس سی کے چیئر مین نے کمیٹی کے اجلاس کو ۹ اکتوبر تک ملتوی کرنے کے بارے میں خصوصی طور پر ان سے رائے طلب کی۔

اکتوبر ۱۴۔ ایف ایس ایس سی کے ۳۴ ویں اجلاس میں انھوں نے وفاقی

مالیات کے سلسلہ میں سپرو کے نقطہ نظر کے خلاف تقریر کی۔ گاندھی نے ان دلائل کو رد کرنے کی کوشش کی مگر ناکام رہے۔ بعد ازاں گاندھی سے ملاقات کی۔

۲۰۔ اکتوبر — ایف ایس سی کے ۳۷ ویں اجلاس میں وفاق اور ان کے منطقوں کے درمیان مالی وسائل کی تقسیم پر گفتگو کی۔
فیڈرل کورٹ کے مسئلہ پر بھی گفتگو میں حصہ لیا۔

۲۱، ۲۲۔ اکتوبر — ایف ایس سی کے ۳۸ ویں اجلاس میں فیڈرل کورٹ کے مسئلہ پر بحث میں حصہ لیا اور سپرو کے نقطہ نظر سے اختلاف کیا۔

۲۲۔ اکتوبر — ایک انٹرویو میں ہندو انتہا پسندوں کے موقف پر تنقید کے حوالے سے ان سے منسوب کئے گئے ایک بیان کی تردید کی اور کہا کہ میں نے یہ کہا تھا کہ ”ایسے ہندو جو تصفیہ کی راہ میں رکاوٹ بن رہے ہیں وہ غلط مشوروں پر عمل کر رہے ہیں اور حد درجہ بے وقوف ہیں۔“ جناح نے کہا کہ ایسا کہنے میں وہ غلط نہیں تھے کیونکہ سر چمن لال سیتل واڑ نے خود اس سے کہیں زیادہ سخت زبان ان ہندوؤں کے خلاف استعمال کی ہے۔ جن کی ہندو مہاسبھائی ذہنیت ہے۔ اپنی حیثیت کی مزید وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ اگر ہندوؤں کے اعلیٰ اذہان پر میرا اعتماد نہیں ہوتا تو میں تصفیہ کے متعلق گفتگو کرنا چھوڑ دیتا۔

۲۳۔ اکتوبر — ایف ایس سی کے ۴۰ ویں اجلاس میں فیڈرل کورٹ کے حوالے کے بارے میں سر ظفر اللہ خان اور میاں محمد شفیع کے خیالات سے اتفاق نہیں کیا۔

۲۵۔ اکتوبر — رائٹرز کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ آٹھ کروڑ مسلمانوں پر مسلط کیا جانے والا کوئی عارضی آئین زیادہ عرصہ تک برقرار

نہیں رہ سکے گا۔

اکتوبر ۲۶۔ ایف ایس ایس سی کے ۴۱ ویں اجلاس میں فیڈرل کورٹ پر گفتگو میں حصہ لیتے ہوئے ایک آزاد عدلیہ کے تصور کی وکالت کی۔

اکتوبر ۲۷۔ ایف ایس ایس سی کے ۴۲ ویں اجلاس میں فیڈرل کورٹ کے اختیارات اور تناسب پر بحث میں حصہ لیا۔

اکتوبر ۲۸۔ ایف ایس ایس سی کے ۴۳ ویں اجلاس میں شرکت جس میں وفاقی اور صوبائی قانون ساز اداروں کی تشکیل پر گفتگو کی گئی۔

نومبر ۲۔ ایف ایس ایس سی کے ۴۴ ویں اجلاس میں جس میں تیسری ڈرافٹ رپورٹ پر گفتگو کی گئی کہا کہ تمام امور کے بارے میں آئین میں تخصیص ہوگی۔ حتیٰ کہ ججوں کے اختیارات کو بھی واضح کیا جائے گا۔ انھوں نے ڈرافٹ میں موجود بعض وفاقی امور پر اپنی عدم رضا مندی کا اظہار بھی کیا۔

نومبر ۴۔ ایف ایس ایس سی کے ۴۵ ویں اجلاس میں تجویز پیش کی کہ ایسے قضیے جو رعایا اور ریاست کے درمیان کھڑے ہوں اور آئین سے متعلق ہوں یا اس سے باہر یا اس کے تحت صوبائی عدالتوں میں نہیں بلکہ وفاقی عدالتوں میں طے کئے جانا چاہئیں۔

نومبر ۵۔ شہنشاہ کی جانب سے گول میز کانفرنس کے مندوبین کے اعزاز میں بکنگھم پیلس میں دی گئی ایک پارٹی میں شرکت کی۔

نومبر ۱۵۔ آل انڈیا مسلم لیگ کونسل نے ایک قرار داد میں محمد علی جناح اور دیگر مسلم مندوبین کی جانب سے گول میز کانفرنس میں اختیار کردہ رویہ کی رضا مندی دیتے ہوئے تعریف کی اور امید ظاہر کی کہ یہ افراد کانفرنس کے دیگر مراحل میں بھی مسلمانوں کے مطالبات کے سلسلہ میں اسی قسم کی یکجہتی اور

استقامت کا مظاہرہ کریں گے۔
مسلم لیگ کونسل نے ایک اور قرار داد میں ایک مرتبہ پھر چودہ نکات میں موجود مسلم مطالبات پر اعتماد کا اظہار کیا اور پرزور طریقہ پر کہا کہ ہندوستان میں کوئی دستور اس وقت تک قابل عمل نہیں ہوگا جب تک کہ اس میں مسلمانوں کے حقوق و مفادات کے تحفظ کے لئے مکمل ضمانت موجود نہیں ہوگی۔

نومبر ۱۶۔ ایف ایس ایس سی کے ۴۶ ویں اجلاس میں مستقبل کے دستور کے طریقہ کار پر گفتگو کرتے ہوئے مسلم مندوبین کی جانب سے کہا کہ جب تک کہ مسلم مطالبات اور تحفظات کو آئین میں شامل نہیں کیا جائے گا کوئی آئین ہمارے لئے قابل قبول نہیں ہوگا۔

نومبر ۱۷۔ ایف ایس ایس سی کے ۴۸ ویں اجلاس میں وفاقی کابینہ کی تشکیل کے تناسب پر گفتگو میں حصہ لیا۔

نومبر ۱۹۔ ایف ایس ایس سی کے ۴۹ ویں اجلاس میں شرکت کی۔

نومبر ۲۵۔ ایف ایس ایس سی کے ۵۱ ویں اجلاس میں شرکت کی۔

نومبر ۲۶۔ ایف ایس ایس سی کے ۵۲ ویں اجلاس میں کہا کہ جب آپ مسلمانوں کو تحفظات فراہم کریں گے تو ان میں مکمل احساس تحفظ بیدار اور حکومت ہند کے آئندہ آئین پر اعتماد بحال ہوگا اور جب تک آپ ان کا تعاون اور رضا مندی حاصل نہیں کریں گے آپ کا بنایا ہوا کوئی آئین چوبیس گھنٹے سے زیادہ نہیں چل سکے گا۔

نومبر ۲۷۔ ایف ایس ایس سی کے ۵۳ ویں اجلاس میں چوتھی ڈرافٹ رپورٹ پر بحث کے اختتام سے قبل کمیٹی کے چیئرمین پر

ہندوؤں کی حمایت کرنے کا الزام عائد کیا- ایف ایس ایس سی کے چیئر مین سے ان کی تکرار کی پیش گوئی پہلے ہی کی جاچکی تھی-

گول میز کانفرنس کی آئندہ کارروائی میں شرکت سے اجتناب کیا- انتظامیہ کو اپنے انگلینڈ میں قیام کے فیصلے سے مطلع کیا-

دسمبر ۵- گاندھی کی جانب سے ویسٹ اینڈ پر دیئے گئے ایک عشائیہ میں شرکت کی-

دسمبر ۹- ایچ بی ایڈورڈز نے وزیر اعظم کے اعلامیہ پر ان کے بیان کی کاپی ایک خط کے ذریعہ واپس کی اور تاخیر پر معذرت کی- یہ بیان انھوں نے ایچ بی ایڈورڈز کو گزشتہ ہفتہ بھیجا تھا-

۱۹۳۲

جنوری ۸- رائٹرز کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے ہندوستان کی سیاسی صورتحال پر اپنے خیالات کا اظہار کیا اور مشورہ دیا کہ اندیشوں اور شبہات کو کم کرنے کے لئے اقدامات کئے جائیں-

فروری ۲۲، ۲۷- گول میز کانفرنس کی مشاورتی کمیٹی کا ایک اجلاس وائسرائے ہاؤس نئی دہلی میں ہوا جس میں اس بات پر اتفاق ظاہر کیا گیا کہ ہز میجسٹی گورنمنٹ کسی بھی قریبی تاریخ میں فرقہ وارانہ مسئلہ پر اپنے فیصلے کا اعلان کردے-

فروری- انڈین مجلس کیمبرج کے ڈنر میں شرکت کی-

مارچ ۲- عبدالمتین چودھری کے نام ایک خط میں ان کی جانب سے دو خط موصول ہونے کی اطلاع دی اور کہا کہ مسلمانوں کو متحد ہونا پڑے گا اور ان کی صرف ایک تنظیم ہونا چاہئے- مجھے امید ہے کہ آپ انضمام کی اسکیم میں کامیاب ہوجائیں گے- اگر مسلمان رہنماؤں کو یہ علم ہوجائے کہ وہ اپنا مقدمہ کس طرح

لڑیں تو آپ تحفظات پر نہیں بلکہ اپنے استحقاق اور جدوجہد پر زندہ رہیں گے۔ ہندوؤں کو غلط مشورے دیئے گئے ہیں اور وہ مسلمانوں کے تحفظات کو تسلیم نہیں کرتے ہیں۔ وہ اپنے راستے میں مزید مشکلات پیدا کر رہے ہیں اور اس دن کو پیچھے دھکیل رہے ہیں جو ہندوستان کی آزادی کا دن ہے۔ اس طرح ان قوتوں کو تقویت مل رہی ہے جو خود مختار حکومت کی مخالف ہیں۔ اب مسلمانوں کے سامنے صرف ایک ہی راستہ ہے کہ وہ چودہ نکات پر ایک آواز ہو جائیں اور کسی کے ہاتھوں استعمال نہ ہوں۔ آئین میں مرکز پر جو ذمہ داریاں عائد کی گئی ہیں ان میں مسلمانوں کے لئے تحفظات موجود ہیں لیکن ہم کو صوبائی خود مختاری کے جال میں نہیں پھنسنا چاہئے کیونکہ صوبائی خود مختاری پہلے ہے بعد میں مرکزی ذمہ داریوں کے بارے میں غور کیا جائے گا۔

اپریل ۳۔ لیڈز - لن چین کلب، لندن کے ارکان سے خطاب کیا۔
ایک بیان میں آل انڈیا مسلم لیگ بنگال کے صدر نے فرقہ وارانہ انتخابات کو مسترد کر دیا۔

مئی ۵۔ عبدالمتین چودھری کو ایک خط میں لکھا کہ "میں یہاں آرام سے ہوں مگر میرا دل ہندوستان میں اٹکا ہوا ہے۔"

جون۔ انڈین مجلس کیمرج کی جانب سے منعقدہ ایک استقبالیہ میں شرکت کی جہاں ان سے درخواست کی گئی کہ وہ مجلس کے ہفتہ واری اجلاس سے خطاب کیا کریں۔

اگست ۱۶۔ وزیراعظم میکڈانلڈ نے کیمیونل ایوارڈ کا اعلان کیا۔

ستمبر ۱۲۔ گاندھی نے پست طبقات کے لئے علٰحدہ حلقہ انتخابات کی منظوری کے خلاف حکومت کو الٹی میٹم دے دیا اور تادم مرگ

بھوک ہڑتال کی دھمکی دی۔

اکتوبر ۱۴۔ لندن سے سیٹھ سلیمان قاسم مٹھا کو ایک ٹیلی گرام میں مشورہ دیا کہ مسلمان چودہ نکات پر قائم رہیں اور اگر ہندو مشترکہ انتخابات کی بنیاد پر کوئی تصفیہ چاہتے ہیں تو ان کو یہ مطالبات تسلیم کرنا پڑیں گے۔

اکتوبر ۲۲۔ حکومت نے تیسری گول میز کانفرنس کے مندوبین کے ناموں کا اعلان کر دیا مگر ان کا نام ان افراد میں شامل نہیں تھا۔

اکتوبر ۲۳۔ ایک اجلاس میں گول میز کانفرنس کی ناکامی کے امکانات کی وضاحت کی اور کہا کہ ہندو مسلم مسئلہ اگر حل طلب رہا تو ایسا ہو سکتا ہے۔

تیسری گول میز کانفرنس میں اپنی عدم شرکت کے بارے میں لندن سے ایک بیان جاری کیا۔

اکتوبر ۲۹۔ سر علی امام کا انتقال۔

دسمبر یکم۔ عبدالمتین چودھری کے نام ایک خط میں ان سے کہا کہ ”وہ ہندوستان میں ہونے والی تبدیلیوں سے ان کو پابندی سے آگاہ رکھیں“ مستقبل کے بارے میں پیش گوئی کرتے ہوئے کہا کہ ”جہاں عوام تقسیم ہو جائیں وہاں آپ کیا توقع کر سکتے ہیں۔ یہ ہندوستان کی تقدیر ہے۔“

دسمبر ۲۹۔ لندن سے سر محمد یعقوب کو لکھا کہ ”مسلمانوں کو چودہ نکات پر قائم رہنا چاہئے۔ یقیناً" میرا دل ہندوستان میں اٹکا ہوا ہے لیکن فی الوقت میرے ہندوستان جانے کا کوئی امکان نہیں ہے۔“

۱۹۳۳

مارچ ۱۲۔ آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے ایک اجلاس بمقام دہلی میں ایک

قرار داد کے ذریعہ یہ فیصلہ کیا گیا کہ محمد علی جناح سے درخواست کی جائے وہ ہندوستان واپس آئیں اور اس سنگین موڑ پر مسلمانان ہند کی قیادت کریں۔

مارچ ۱۴۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر عبدالعزیز نے ایک ٹیلی گرام میں ان سے درخواست کی کہ وہ ہندوستان واپس آکر مسلمانوں کی قیادت کریں۔

مارچ ۱۷۔ ہز مجسٹیز گورنمنٹ کی جانب سے اصلاحات کی تجاویز پر مبنی قرطاس ابیض شائع کردیا گیا۔

مارچ ۲۰۔ آئینی تجاویز پر مبنی قرطاس ابیض کے بارے میں اپنی محتاط رائے کا اظہار کیا۔

مارچ ۳۰۔ عبدالمتین چودھری کی تجویز پر کہ جناح ہندوستان واپس آجائیں اور انڈین لجسلیٹو اسمبلی کے انتخابات میں حصہ لیں انھوں نے کہا کہ اس بارے میں وہ دسمبر میں ہندوستان کے دورہ کے موقع پر فیصلہ کریں گے۔ انھوں نے عبدالمتین چودھری سے دریافت کیا کہ بحالات موجودہ میں نہیں سمجھ سکتا کہ میں وہاں کیا کرسکتا ہوں۔ یہ سوال ہیں جن کے پیش نظر میں اب بھی سوچا کرتا ہوں کہ ہندوستان کو میری خدمات کی ضرورت نہیں ہے۔ ہندوستان کو بچانے کے لئے کوئی بھی کوشش اس وقت بے سود ہے جب تک کہ ہندو اصل صورتحال کا اپنے اندر احساس نہ پیدا کرلیں۔ مسلمانوں کو ہانکا جارہا ہے اور ان کا مخالفین کے ہاتھوں کھلونا بن جانا یقینی امر ہے۔ اب کھیل ہندوؤں کے ہاتھوں میں ہے اور وہی صرف دانائی اور جرت مندانہ اقدام سے طوفان کا رخ موڑ سکتے ہیں۔

مارچ ۳۱۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر عبدالعزیز کے خط کے جواب میں

ان کو مطلع کیا کہ وہ دسمبر کے وسط میں ہندوستان واپس آرہے ہیں۔ عبدالعزیز سے درخواست کی کہ ہندوستان کے مختلف طبقات کے درمیان مصالحت کے لئے کوشش کریں۔

اپریل ۲۔ قرطاس ابیض پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس سے وائسرائے اور صوبائی حکومتوں کو ہندوستان پر حکومت کرنے کے لئے جیسا کہ وہ چاہتے تھے ایک آئینی نظام ہاتھ آجائے گا۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ جب تک ہندو مسلم اتحاد حاصل نہیں ہوگا اس وقت تک ہندوستان کا مستقبل تاریک رہے گا۔

اپریل ۷۔ ووکنگ میں شاہجہاں مسجد میں عید کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ برطانوی حکومت قرطاس ابیض میں اعلان کردہ اپنے مقاصد حاصل نہیں کرسکی اسے ہندوستانیوں کی وفاداریاں جیتنے کے لئے مزید کوشش کرنا ہوگی۔

اپریل ۲۷۔ عبدالمتین چودھری کو ایک خط میں لکھا کہ ان کو کسی ٹھوس بنیاد کے بغیر ہندوستان واپس بلایا جارہا ہے۔

جون ۱۷۔ کانگریس نے سول نافرمانی کی تحریک ۳۱ جولائی تک یعنی مزید چھ ہفتہ کے لئے معطل کردی۔

جولائی۔ متعدد مسلمان رہنماؤں بشمول عبدالمتین چودھری اور نوابزادہ لیاقت علی خان نے ان سے درخواست کی کہ وہ ہندوستان واپس آکر مسلمانوں کی قیادت کریں۔

اگست ٦۔ ان کی ویسٹ ہیمسٹیڈ کی رہائش گاہ پر نواب محمد یامین خان نے ان سے ملاقات کی اور ان پر ہندوستان واپسی کے لئے زور دیا۔

اکتوبر ۲۱، ۲۲۔ آل انڈیا مسلم لیگ (عزیز گروپ) کا سالانہ اجلاس ہاوڑہ کے مقام پر منعقد ہوا۔

نومبر ۲۵، ۲۶۔ آل انڈیا مسلم لیگ (حافظ ہدایت حسین گروپ) کا سالانہ اجلاس دہلی میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں ایک قرار داد منظور کی گی جس مین تجویز رکھی گئی کہ ہندوستان میں آغا خان اور محمد علی جناح کی متوقع موجودگی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک کنونشن طلب کیا جائے جس میں آل انڈیا مسلم لیگ کے مختلف دھڑوں میں اتحاد پیدا کرنے کے لئے منصوبوں پر غور کیا جائے۔

دسمبر ۱۳۔ سر عبداللہ سہروردی اور انڈین لیجسلیٹو کونسل کے دیگر مسلم ارکان نے اس خیال کا اظہار کیا کہ محمد علی جناح کی ہندوستان آمد کے پیش نظر آل انڈیا مسلم لیگ لکھنؤ میں ہونے والی آل پارٹیز کانفرنس میں کوئی نمائندہ نہ بھیجے۔

دسمبر ۲۰۔ لندن میں امرت بازار تپریکا کے نمائندے کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ اتحاد قائم کئے بغیر ہندوستان آزادی حاصل نہیں کر سکتا ہے۔

دسمبر۔ کانجی دوارکاداس کو مطلع کیا کہ ۲۲ دسمبر کو وہ ”ایس ایس ملوجا“ نامی جہاز سے مارسلیز سے روانہ ہو کر ۴ جنوری ۱۹۳۴ کو بمبئی پہنچیں گے۔

۱۹۳۴

جنوری ۴۔ لندن سے ہندوستان واپسی پر اخباری نمائندوں سے کہا کہ آل انڈیا فیڈریشن کے بارے میں جو تجویز پیش کی گئی ہے وہ صرف ایک فریب ہے۔

جنوری ۲۰۔ مسلم اسٹوڈنٹس یونین بمبئی کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے ہندوستان کی موجودہ سیاسی صورتحال پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور مختلف پارٹیوں اور گروپوں کے درمیان اختلافات

کو عظیم قومی المیہ قرار دیا۔ انھوں نے کہا کہ ہندوستان میں کوئی ایسا رہنما نہیں ہے جس کو پورے ہندوستان کے عوام کا اعتماد حاصل ہو۔ سیاسی غیر یقینی دراصل مکمل نمائندہ سیاسی جماعت کی عدم موجودگی کی بنا پر ہے۔ انھوں نے ہندو مسلم اتحاد کی ضرورت پر زور دیا اور سامعین سے کہا کہ وہ آزادی حاصل کرنے کے لئے اپنے اندر اتحاد اور واضح پالیسی کو فروغ دیں۔

فروری ۴۔ آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے ایک ہنگامی اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ آل انڈیا مسلم لیگ کے گزشتہ سالانہ اجلاس میں منظور کی جانے والی قرار داد کی رو سے محمد علی جناح اور آغا خان سے مشورہ کے بعد ایک کنونشن منعقد کیا جائے۔

فروری ۵۔ مولوی محمد یعقوب کی اس درخواست کے جواب میں کہ وہ آل انڈیا مسلم لیگ کی صدارت قبول کرلیں اور ایک ٹیلی گرام میں کہا کہ اسی صورت میں مسلم لیگ کی صدارت قبول کروں گا جب تمام گروپوں کی خواہش ہو اور مسلم لیگ کونسل مجھے منتخب کرے۔

فروری ۱۱۔ ملک سے ان کی عدم موجودگی کے باوجود بمبئی کے مسلمانوں کے نمائندہ کی حیثیت سے مرکزی اسمبلی کے انتخابات کے لئے ان کی نامزدگی کے کاغذات جمع کرادیئے گئے تھے۔

فروری ۲۰۔ بمبئی میں بلاوت اسکائی لاج میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قرطاس ابیض میں جس آل انڈیا فیڈریشن کا تصور پیش کیا گیا ہے وہ ایک حقیقی اور اصل فیڈریشن کا تصور نہیں ہے۔ یہ اسکیم انحطاط و تنزل کی نمائندہ ہے اور ہندوستانی ریاستوں اور برطانوی ہند کے درمیاں بڑے پیمانے پر بدظنی

اور بداعتمادی کو پروان چڑھائے گی اور اس کے نتیجہ میں ناکام ہو جائے گی۔

مارچ ۴۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے از سر نو متحد ہو جانے کے بعد لیگ کی کونسل نے ان کو صدر منتخب کیا۔ اس وقت تک مسلم لیگ دو دھڑوں میں بٹی ہوئی تھی ایک حافظ ہدایت حسین گروپ تھا اور دوسرا میاں عبدالعزیز گروپ۔ ان دونوں گروپوں نے فیصلہ کیا کہ وہ محمد علی جناح کی صدارت میں متحد ہو جائیں گے۔
حافظ ہدایت حسین اور میاں عبدالعزیز گروپ کا ایک مشترکہ اجلاس دہلی مین حافظ ہدایت حسین کی صدارت میں ہوا جس میں ایک قرارداد کے ذریعے لیگ میں اختلافات کے خاتمہ اور محمد علی جناح کو لیگ کا صدر منتخب کرنے کا اعلان کیا گیا۔ ایک قرار داد میں محمد علی جناح کو اختیار دیا گیا کہ وہ آل انڈیا مسلم لیگ کے آئندہ سالانہ اجلاس کے مقام اور تاریخ کا تعین کریں۔ اجلاس میں حافظ ہدایت حسین کو سکریٹری اور خان بہادر ایس ایم عبداللہ، انوارالعظیم ایم ایل اے اور شاہ مسعود احمد ایم ایل اے کو جوائنٹ سکریٹری مقرر کیا گیا۔

مارچ ۸۔ ایک انٹرویو میں کہا کہ اپنی آزادی کی جدوجہد میں مسلمان کسی سے پیچھے نہیں رہیں گے اور وہ ذمہ دار رہنماؤں سے کی جانے والی اپنی اپیل کے جواب کے منتظر ہیں۔

مارچ ۲۹۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے اعزازی جوائنٹ سکریٹری نے دہلی سے ایک گشتی مراسلہ میں عوام سے اپیل کی کہ محمد علی جناح کی ملک و قوم کے لئے نہایت سنگین مرحلہ میں شاندار خدمات کے پیش نظر ۳۱ مارچ کو ان کی دہلی آمد کے موقع پر ریلوے اسٹیشن پر جمع ہو کر ان کا شاندار استقبال کریں۔

اپریل یکم ،۲۔ انگلینڈ سے ہندوستان آنے کے بعد آل انڈیا مسلم لیگ کونسل نے دہلی آمد پر شاندار استقبال کیا۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے محمد علی جناح نے تمام مسلم تنظیموں سے اپیل کی کہ وہ اپنے درمیان اتحاد پیدا کریں تاکہ حکومت سے متفقہ مطالبات کے لئے زور ڈالا جائے۔آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے تقریباً تین گھنٹہ تک عام سیاسی صورتحال پر روشنی ڈالی۔ اجلاس میں مولانا شوکت علی ،بیگم شاہنواز ،یامین خان اور سید رضا علی نے شرکت کی۔ دوسرے دن کے اجلاس میں مزید قوم پرست مسلمانوں نے شرکت کی۔ آصف علی نے امید ظاہر کی کہ محمد علی جناح کی قیادت میں مسلم لیگ کے دروازے سب پر کھل جائیں گے اور کسی بھی گروہ کو مسلم لیگ پر اپنی بالا دستی قائم کرنے کی جرأت نہیں ہوگی۔ مولوی محمد یعقوب نے بھی جناح کی واپسی کا خیر مقدم کرتے ہوئے اتحاد کی ضرورت پر زور دیا۔ محمد علی جناح نے اپنے خطاب میں آل انڈیا مسلم لیگ کو مکمل طور پر موثر اور جامع تنظیم قرار دیتے ہوئے کیمونل ایوارڈ کو چھوڑ کر قرطاس ابیض کی مذمت کی اور کہا کہ قرطاس ابیض میں جس آئینی اسکیم کی سفارش کی گئی اس سے صرف ہندو مسلم اتحاد کی صورت میں بھی بچا جاسکتا تھا۔ انھوں نے اس اسکیم کے خلاف ایک ”حقیقی مضبوط متحدہ محاذ“ کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کے بہترین مفاد کے حصول میں مسلمان کسی دوسری کیمونٹی سے ایک قدم بھی پیچھے نہیں رہیں گے۔جب ان سے اس مرحلہ پر ملک مین ٹھرنے پر اصرار کیا گیا تو انھوں نے کہا کہ جب بھی ضرورت محسوس ہوگی میں

بذریعہ ہوائی جہاز کسی وقت بھی واپس آسکتا ہوں۔ میں انگلینڈ میں ملک کے بہترین مفاد کے حصول کے لئے کام کررہا ہوں۔

اپریل ۳۔ ایسوسی ایٹڈ پریس آف انڈیا کے نمائندہ سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کے آئندہ آئین میں مسلمانوں کو تحفظ کی ضمانت ملنا چاہئے۔ اور یہ اسی صورت ممکن ہوگا جب ہندو مسلم اتحاد قائم ہوگا۔

دہلی میں آل انڈیا مسلم لیگ کے تحت مسلم نوجوانوں سے خطاب کرتے ہوئے ان پر زور دیا کہ وہ قوم کی طرف سے عائد اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کریں۔ انھوں نے کہا کہ ہندوستان کا آئندہ دستور مختلف مرحلوں سے گزر رہا ہے اور آل انڈیا مسلم لیگ کو ارسال کی جانے والی تجاویز کی روشنی مین وہ ہندو مسلم تصفیہ کے لئے کوئی واضح پالیسی اختراع کرسکیں گے۔

اپریل ۶۔ ایسوسی ایٹڈ پریس آف انڈیا کو بمبئ میں ایک انٹرویو دیتے ہوئے مالویہ کے ساتھ مذاکرات کے سلسلہ میں اپنی حیثیت کی وضاحت کی اور کہا کہ مالویہ اس بات چیت کو خفیہ رکھنے میں ناکام ہوگئے۔

اپریل ۱۷۔ اخبارات میں خبر شائع ہوئی کہ محمد علی جناح ۲۳ اپریل کو انگلینڈ کے لئے روانہ ہورہے ہیں اور ہوسکتا ہے کہ دسمبر سے قبل ہندوستان واپس نہ آئیں۔

اپریل ۲۳۔ بیماری کی بنا پر ان کی انگلینڈ کے لئے روانگی ملتوی ہوگئی۔

اپریل ۲۵۔ ایک خط میں میاں فضل حسین نے متحدہ آل انڈیا مسلم لیگ کا صدر منتخب ہونے پر ان کا خیر مقدم کیا اور آل انڈیا مسلم لیگ کی منظور کردہ قرار داد کی توثیق کی۔

اپریل، مئی- شدید علیل ہوگئے- مئی کے وسط میں صحت یاب ہوئے-
مئی ۱۱- میاں فضل حسین کے نام ایک خط میں ان کی جانب جلد صحت یابی کے لئے نیک تمناؤں کے اظہار پر شکریہ ادا کیا اور کہا کہ مجھے خوشی ہے کہ آپ نے مسلم لیگ کی منظور کردہ قرار داد کی توثیق کی- یہ میرے لئے بڑی حوصلہ افزا بات ہے کہ مجھے ایک ایسے شخص کی تائید حاصل ہے جس کے فیصلہ کو میں قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں- مطلع کیا کہ وہ دہلی میں ان سے ملاقات کے لئے بے چین تھے لیکن متغیر صحت اور کام کی زیادتی کی بنا پر ایسا ممکن نہ ہوسکا-
مئی ۱۵- میاں فضل حسین نے ۱۱ مئی کے خط کے جواب میں ان کی مکمل صحت یابی کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان اور خصوصا" مسلم ہند ان کو گنوانے کا تصور بھی نہیں کرسکتا- واضح خیالات ،آزادانہ قوت فیصلہ اور کردار کی استقامت کے حامل چند ہی افراد ہیں اور اب جبکہ غیر مسلم ہندوستان کی جانب سے مسلمانوں کی مدد اس بنا پر نہیں کی جاتی کہ وہ ان سے اتحاد یا تعاون کریں بلکہ اس وجہ سے کی جاتی ہے کہ وہ اپنا مستقبل ان کے حوالے کردیں- ایسے حالات میں ایک مضبوط انسان کی ضرورت ،جس کے اندر آزادانہ رائے ،دیانت اور کردار کی پختگی ہو بہت واضح اور ضروری ہوجاتی ہے-نہایت افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں کو نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن والی صورتحال میں مبتلا کردیا گیا ہے ایسے بحرانی حالات میں آپ کی طرح غیر معمولی اہلیت کے افراد ہی قوم کو صحیح قیادت فراہم کرسکتے ہیں اور اس لئے مجھے اس خبر سے بے حد مسرت ہوئی کہ آپ نے آل انڈیا مسلم -

لیگ کی تنظیم نو کا فیصلہ کرلیا ہے۔

مئی ۲۴۔ سہ پہر کو بحری جہاز سے یورپ روانہ ہوگئے۔ جب ان سے کانگریس کے اجلاس پٹنہ کے فیصلوں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انھوں نے کہا کہ میں حقیقت میں بہت مایوس ہوں کیونکہ دہلی میں آل انڈیا مسلم لیگ نے اپنی قرار داد میں دوستی اور تعاون کا جو ہاتھ بڑھایا تھا اسے جھڑک دیا گیا ہے۔ کانگریس نے ایک مرتبہ پھر موقع ضائع کردیا ہے۔ انھوں نے ملک کے لئے متفقہ آئین کے حصول کے لئے کسی بھی طبقہ یا جماعت سے تعاون پر رضا مندی ظاہر کرتے ہوئے اپنی پیش کش کو کانگریس کی جانب سے مسترد کردینے پر افسوس کا اظہار کیا۔ انھوں نے اس بات کا اعادہ کیا کہ وقت آگیا ہے کہ کانگریس کو اس حقیقت کو تسلیم کرلینا چاہئے کہ جب تک ہندوستانی متحدہ محاذ قائم نہیں کریں گے اس وقت تک ترقی اور بہتری کی کوئی امید نہیں بلکہ اس بات کا خطرہ ہے کہ قرطاس ابیض کو مزید غیر موثر بنایا جاتا رہے گا۔

جولائی ۲۸۔ مولانا ابوالکلام آزاد کو انڈین نیشنل کانگریس کے پارلیمنٹری بورڈ کا صدر منتخب کرلیا گیا۔

اگست ۱۲، ۱۳۔ آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کا ایک اجلاس شملہ میں سید رضی علی کی صدارت میں ہوا جس میں متعدد قرار دادیں منظور کی گئیں۔ اجلاس میں ۳۵ ارکان نے شرکت کی۔

ستمبر ۱۷۔ گاندھی نے ایک طویل بیان میں کانگریس سے اپنے ریٹائرمنٹ کی وجوہات بیان کیں۔

اکتوبر ۲۶۔ انڈین نیشنل کانگریس کا ۴۸ واں سالانہ اجلاس ساڑھے تین سال کے التواء کے بعد بمبئی میں منعقد ہوا۔ صدارت بابو

راجندر پرشاد نے کی۔ اجلاس میں ساٹھ ہزار مندوبین ،کارکنوں اور مہمانوں نے شرکت کی۔

اکتوبر ،نومبر۔ مسلمانوں کے حلقہ ہائے انتخابات میں انڈین لیجسلیٹو اسمبلی کے انتخابات آل انڈیا مسلم لیگ اور مسلم کانفرنس کے مشترکہ منشور کی بنیاد پر لڑے گئے جس میں مسلمانوں پر زور دیا گیا تھا کہ وہ مسلم لیگ اور کانفرنس کے امید واروں اور ایسے امید واروں کو ووٹ دیں جو کیمونل ایوارڈ اور جداگانہ انتخابات کے حق میں ہیں نئ اسمبلی میں کانگریس نے ۴۴ نشستیں ،انڈی پینڈنٹ پارٹی نے (جس کے قائد محمد علی جناح تھے) ۲۲ نشستین اور کانگریس نیشنلسٹ پارٹی نے (جس کے قائد مالویہ تھے) ۱۱ نشستین حاصل کیں۔ حکومت کے حامی گروپ بشمول یورپین گروپ (جس کے قائد ایف ای جیمز تھے) گیارہ ارکان پر مشتمل تھا۔ اس کے علاوہ سرکاری اور غیر سرکاری ارکان نامزد شدہ ارکان تھے۔ اسمبلی کے مجموعی ارکان کی تعداد ۱۲۷ تھی۔

نومبر ۲۹۔ محمد علی جناح کی لندن سے ہندوستان واپسی ۸ دسمبر کو متوقع تھی۔ قرطاس ابیض پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے اخباری نمائندوں کو مطلع کیا کہ ہندوستان کو ہندوستانی ریاستوں کے حکمرانوں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا گیا ہے۔

دسمبر ۲۸۔ رائٹرز کے ایک نمائندے کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ اپنی صفوں میں اتحاد برقرار رکھ کر ہم یقیناً جوائنٹ پارلیمانی کمیٹی کی رپورٹ کو مسترد کرسکتے ہیں جس کا مقدر سائمن کمیشن رپورٹ کی طرح ناکامی سے وابستہ ہے۔

دسمبر ۲۹۔ (ا) سیاسی صورتحال پر علامہ اقبال کو ایک خط تحریر کیا۔

دسمبر ۳۰- ڈاکٹر مختار احمد انصاری نے ایک خط میں ان سے اسمبلی کے کاموں میں تعاون کی درخواست کی- انھوں نے کہا کہ اس وقت مسلم ارکان کیا رویہ اختیار کرتے ہیں اس پر بڑی حد تک حالات کا انحصار ہے اور یہ بات بھی واضح ہے کہ مسلم ارکان کے نقطہ نظر اور خیالات کی تشکیل میں آپ بہت اہم کردار ادا کر سکتے ہیں-

دسمبر- بمبئی واپس آگئے-

۱۹۳۵

جنوری یکم- محمد علی جناح کا ایک خط موصول ہونے کے بعد علامہ اقبال نے ڈاکٹر مختار احمد انصاری کو لکھا کہ "میں سمجھتا ہوں کہ اب وقت آگیا ہے کہ ہندو اور مسلمان باہم اتحاد کے ساتھ کام کریں- اگر ہم نے یہ موقع گنوا دیا تو نہ صرف موجودہ کشیدگی مزید بڑھے گی بلکہ اتحاد کو ناممکن بنا دے گی-"

جنوری ۳- ڈاکٹر انصاری کی جانب سے دہلی میں کانگریسی رہنماؤں سے مذاکرات کی دعوت قبول کرلی تاکہ اصلاحات کے سلسلہ میں ایک متفقہ قرار داد مرتب کی جاسکے-

جنوری ۱۹- ڈاکٹر محمد ضیاالدین کی رہائش گاہ پر انڈین لیجسلیٹو اسمبلی کے اراکین کے ایک جلاس میں شرکت کی- اجلاس میں سولہ مدعوعین ارکان میں سے چودہ موجود تھے- اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ محمد علی جناح کی قیادت میں ایک انڈی پینڈنٹ پارٹی تشکیل دی جائے- اس موقع پر جو افراد موجود تھے ان میں سر عبدالرحیم، سر غلام حسین ہدایت اللہ، سر محمد یعقوب، ڈاکٹر ضیاالدین احمد، عبدالمتین چودھری، امیر علی، کے ایل گابا، سید مرتضیٰ، ایم آر عبداللہ، اور غلام بھیک نیرنگ شامل تھے-

جنوری ۲۱- انڈین لیجسلیٹو اسمبلی کے منتخب رکن کی حیثیت سے حلف اٹھایا-انڈین لیجلسیٹو اسمبلی کے ارکان ایم وی ابھیان کر، بی این سمل پرائس ،سر عبداللہ سہروردی ،اور رائے بہادر لالہ برج کشور کے انتقال پر تعزیت کا اظہار کیا-انڈین نیشنل کانگریس بمبئی کے فیصلوں پر ہوم ڈیپارٹمنٹ کے جاری کردہ ایک خفیہ گشتی مراسلہ پر بحث کے لئے ایس سیتا مورتی کی پیش کردہ تحریک التوا پر بحث میں حصہ لیا-

جنوری ۲۲- سرت چندر بوس کی نظر بندی سے متعلق انڈین لیجسلیٹو اسمبلی میں ایک تحریک التوا پر کہا کہ اس میں اسمبلی کے کسی رکن کے استحقاق کی خلاف ورزی ہے میں اس سے متفق نہیں ہوں لیکن میں بوس کی نظر بندی میں کوئی معقولیت بھی نہیں پاتا ہوں- انھوں نے اس تحریک پر رائے شماری سے گریز کیا-
انڈین لیجسلیٹو اسمبلی کا صدر منتخب ہونے پر سر عبدالرحیم کو مبارک باد پیش کی اور خوشی کا اظہار کیا- واضح رہے کہ محمد علی جناح کی غیر موجودگی میں سر عبدالرحیم اسمبلی میں انڈی پینڈنٹ پارٹی کے لیڈر کی حیثیت سے فرائض انجام دیتے رہے تھے- محمد علی جناح نے کانگریس کے نامزد کردہ امید وار تصدق احمد خان شیروانی کے مقابلے میں سر عبدالرحیم کی حمایت کی جن کو ۶۳ کے مقابلے میں ۷۰ ووٹوں سے کامیابی حاصل ہوئی- اسمبلی کے ارکان کی کل تعداد ۱۴۲ تھی جن میں سے انتخاب کے وقت ۱۳۳ ارکان موجود تھے-

جنوری ۲۶، ۲۷- آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے اجلاس کی صدارت کی،اجلاس میں ایک قرار داد منظور کی گئی جس میں کیمونل ایوارڈ کو تسلیم کرتے ہوئے کہا گیا کہ جب تک متعلقہ مختلف قومیں باہم کسی

فارمولے پر متحد نہ ہوں اسے متبادل تصور کرتے ہوئے تسلیم کرلیا جائے۔ قرارداد میں فیڈریشن کے بارے میں قرطاس ابیض میں شامل تجاویز کی تنقید کرتے ہوئے ان کو "رجعت پسند" قرار دیا گیا۔ اجلاس میں محمد علی جناح کو اختیار دیا گیا کہ جب اسمبلی میں جوائنٹ پارلیمانی رپورٹ پر بحث آئے تو وہ اس میں ترامیم پیش کریں۔ کونسل اجلاس میں سر فیروز خان نون، نواب سر محمد یوسف، ڈاکٹر ضیاالدین احمد، تصدق حسین خان شیروانی ،خان بہادر حاجی رحیم بخش، خان بہادر حافظ ہدایت حسین، سعود احمد، عبدالمتین چودھری، راجا غضنفر علی خان، سید مرتضٰی، اور نواب آف چھتاری وغیرہ موجود تھے۔

۲۸- جنوری راجندر پرشاد سے مذاکرات کے نتیجہ میں راجندر پرشاد نے ایک فارمولا پیش کیا جو انڈین نیشنل کانگریس کی ورکنگ کمیٹی میں ۱۹۳۱ء کو بمقام بمبئی منظور کردہ ایک قرار داد پر مبنی تھا۔ اس فارمولے میں مشترکہ انتخابات اور آبادی کی بنیاد پر نشستیں محفوظ کرنے کی گنجائش اس رعایت کے ساتھ رکھی گئی تھی کہ اگر اقلیتیں چاہیں تو وہ مزید نشستوں پر بھی انتخاب لڑسکتی ہیں۔ مزید یہ کہ انتخابات کے اس طرح انتظامات کئے جائیں گے کہ مختلف قومیتوں کے تناسب کا اظہار ہو سکے۔

۳۰- جنوری راجندر پرشاد سے کہا کہ مسلمان کانگریس کی اس قرار داد کے حق میں رائے نہیں دیں گے جو اس نے جوائنٹ پارلیمانی کمیٹی رپورٹ کو مسترد کرنے کے لئے انڈین لیجسلیٹو اسمبلی میں پیش کی ہے۔ کیونکہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ رپورٹ کو مسترد کرنے میں کیمونل ایوارڈ کو مسترد کرنا بھی شامل ہے۔

انڈو برٹش ٹریڈ ایگریمنٹ پر کامرس اور ریلوے ممبر سر جوزف ہور کی جانب سے پیش کردہ تحریک کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ تم میرے گلے میں طوق ڈالنا چاہتے ہو اور دوسرے ممالک سے معاہدہ کے سلسلہ میں مجھے معذور کرنا چاہتے ہو۔ انگلینڈ تمام اشیا ہندوستان سے نہیں خریدتا لہٰذا یہ معاہدہ پُر از معنیٰ ہے۔ انھوں نے کہا کہ ہم ترجیحات کی بنیاد پر امتیازی محصولات عائد کرسکتے ہیں لیکن ہم کسی ایسے نئے اصول کی تائید نہیں کرسکتے جو ہمارے حاصل شدہ تحفظات پر کسی اور بنیاد پر قدغن عائد کردے۔ یہ تحریک ۵۸ کے مقابلے میں ۶۶ ووٹوں سے منظور کرلی گئی۔

جنوری ۳۱۔ راجندر پرشاد سے مذاکرات کے دوران انھوں نے انڈین نیشنل کانگریس کی جانب سے دو صوبوں میں مسلمانوں کے لئے ۵۱ فی صد نشستوں کی پیش کش* کے علاوہ بنگال اور پنجاب میں مسلمانوں کے لئے امتیازی حق رائے دہی کا مطالبہ کیا۔

بلوچستان کے نواب یوسف علی خان نے ان کی مالا بارہل کی رہائش گاہ پر ملاقات کی۔ نواب یوسف اس سے قبل بھی متعدد بار ان سے ملاقات کرکے بلوچستان میں موجود صورتحال پر تبادلہ خیالات کرچکے تھے۔ نواب یوسف علی خان فروری ۱۹۳۴ء میں اصلاحات کے سلسلہ میں بلوچستان کا مقدمہ پیش کرنے کے لئے برطانیہ کا بھی دورہ کرچکے تھے۔

انڈو برٹش ٹریڈ ایگریمنٹ پر مذاکرات کے حوالے سے ایک بیان نئی دہلی سے جاری کیا۔

فروری ۴۔ انڈین لیجسلیٹو اسمبلی میں انڈو برما ٹریڈ ایگریمنٹ کے حوالے سے دریافت کیا کہ آیا اس ایگریمنٹ میں حکومت نے

ہندوستانی تاجروں کی رائے معلوم کی ہے۔
شمال مغربی سرحدی صوبہ میں خدائی خدمت گار تحریک پر سے پابندی اٹھانے کے بارے میں ایک تحریک پر تقریر کرتے ہوئے مولانا شوکت علی نے کہا کہ بلاشبہ محمد علی جناح نے حکومت سے یہ اپیل کرکے ایک اہم خدمت انجام دی ہے اور مسلم قوم کو جناح کے اس اقدام کو سراہنا چاہئے۔ پابندی کے خاتمے کے لئے وکالت کرتے ہوئے انھوں نے حکومت سے کہا کہ وہ شمال مغربی سرحدی صوبہ میں امن قائم کرے اور آئینی طریقہ کار کے مطابق ان کو واپس لائے اور اس ضمن میں ہندوستان گیر احساسات کا فہم پیدا کرے۔ ابھی تاخیر نہیں ہوئی ہے۔ لوگوں کا اب بھی دل جیتا جاسکتا ہے اس لئے شمال مغربی سرحدی صوبہ میں حقیقی امن اور خیر سگالی کو بحال کیا جائے۔ تحریک پر رائے شماری میں حصہ لیا اور یہ تحریک ۴۶ کے مقابلے میں ۴۷ ووٹوں سے منظور کرلی گئی۔

فروری ۶۔ ہندوستان میں آئینی اصلاحات پر جوائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ پر انڈین لجسلیٹو اسمبلی میں بحث میں حصہ لیا۔

فروری ۶ تا جون ۵۔ برطانیہ کے ایوان زیریں میں "انڈیا بل" پر بحث و مباحثہ جاری رہا۔

فروری ۷۔ ہندوستان کی آئینی اصلاحات پر جوائنٹ پارلیمانی کمیٹی کی رپورٹ کے بارے میں اپنی ہی ایک تحریک پر تقریر کرتے ہوئے مرکزیت کی مذمت کی اور کہا کہ صوبوں کو زیادہ سے زیادہ اختیارات دیئے جانا چاہئیں۔ ۲ فروری ۱۹۳۵ کے اخبار "اسٹیٹمین" کی ایک خبر کا حوالہ دیتے ہوئے جس میں کہا گیا تھا

کہ مسٹر جناح جنھوں نے ابتدا "گول میز کانفرنس میں شدید دلچسپی کا مظاہرہ کیا تھا اور جو وفاق کے پر جوش حامی تھے وہ صرف اس بنا پر اب غیر مطمئن ہیں کہ ان کو بعد کی کانفرنس میں شرکت کی دعوت نہیں دی گئی"۔ اس الزام کی تردید کی کہ وہ اب وفاق کی اسکیم کے سب سے بڑے مخالف ہیں۔ انھوں نے کہا کہ میں نے ابتدأ گول میز کانفرنس میں دلچسپی کا مظاہرہ ضرور کیا تھا لیکن میں وفاق کا پرجوش حامی نہیں تھا"۔

ڈیسائی کی ترمیم کے خلاف رائے دی۔ اس ترمیم کے پہلے حصہ کو جس میں جوائنٹ پارلیمانی کمیٹی کی رپورٹ کو مسترد کیا گیا تھا۔ ۶۱ کے مقابلے میں ۷۲ ووٹوں سے مسترد کردیا گیا جبکہ دوسرا حصہ جو کیمونل ایوارڈ کے بارے میں تھا اسے رہنے دیا گیا۔

فروری ۱۱۔ راجندر پرشاد کے نام ایک خط میں ان سے درخواست کی کہ وہ دہلی آئیں تاکہ کیمونل ایوارڈ کے متبادل فارمولے پر مزید گفتگو کی جاسکے۔

فروری ۱۲تا۱۴۔ جوائنٹ پارلیمانی کمیٹی رپورٹ کے بارے میں کونسل آف اسٹیٹ میں قائد ایوان میاں فضل حسین کی ایک تحریک پر کونسل نے جوائنٹ پارلیمانی کمیٹی اسکیم کی مبنی برانصاف جانچ پڑتال کرنے کے حق میں رائے دی۔

فروری ۱۳، ۱۴۔ کیمونل ایوارڈ کے بارے میں مزید مذاکرات کی بنیاد پر جناح اور راجندر پرشاد اپنی ملاقات کے دوران ایک فارمولے پر متفق ہو گئے۔

محمد علی جناح اور راجندر پرشاد کے مذاکرات جاری ہیں۔ کیمونل ایوارڈ کے متبادل کے طور پر ان کا فارمولا اخبارات میں شائع

بھی ہوا لیکن اس پر دیگر حلقوں سے اختلاف رائے سامنے آنے لگا۔ خصوصاً نشستوں کے مختص کرنے پر جناح نے کہا کہ اگر ان مسائل کو از سر نو چھیڑا گیا تو فارمولے کے سلسلہ میں مسلمانوں کی حمایت کرنا ان کے لئے بہت دشوار ہوگا۔ راجندر پرشاد اصولی طور پر جناح کے دلائل سے متفق تھے کیونکہ وہ یہ سمجھتے تھے کہ مجموعی طور پر فارمولا کسی معاہدہ کے لئے بنیادیں فراہم کرتا ہے اور مشترکہ انتخابات کو بچانے کے لئے کچھ قیمت ضرور ادا کرنا پڑے گی۔

۱۵- فروری لیجسلیٹو کونسل بمبئی نے جوائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کی رپورٹ پر غور کرنے کے بارے میں حکومت کی تجویز کو مسترد کر دیا۔

۱۶- فروری دہلی میں آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے اجلاس کی صدارت کی جس میں ان کو ۲۰، ۲۱ اپریل ۱۹۳۵ء کو لاہور میں ہونے والے آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس کا صدر منتخب کیا گیا۔ کونسل نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ بلوچستان کو علٰحدہ صوبہ بنانے یا اسے سندھ کے ساتھ ضم کر دینے کے سلسلہ میں یاد دہانی کے باوجود حکومت مسلمانوں کے مطالبہ کو نظر انداز کر رہی ہے۔ کونسل نے حکومت پر زور دیا کہ وہ مرکزی قانون ساز میں بلوچستان کی بہتر نمائندگی، لوکل باڈیز، رسم و رواج اور جرگہ نظام کے ضمن میں اصلاحات کے نفاذ کے لیے موثر اقدامات کرے۔ خان عبدالصمد خان اچکزئی اور عبدالعزیز کی حراست پر بھی کونسل نے احتجاج کیا اور حکومت سے درخواست کی کہ وہ ان رہنماؤں کو رہا کرے۔

کونسل کے اراکین کو جناح نے کیمونل ایوارڈ پر راجندر پرشاد سے اپنے مذاکرات کی تفصیلات سے بھی آگاہ کیا۔

فروری ۱۷- آل انڈیا مسلم کانفرنس کے ایگزیکٹیو بورڈ نے دہلی ہی میں ایک اجلاس کے دوران کانفرنس کے مسلم لیگ میں انضمام کے سوال پر غور کیا۔

فروری ۱۸- آل انڈیا مسلم کانفرنس کے سیکریٹری عبداللہ نے ایک بیان میں راجندر پرشاد سے جناح کے مذاکرات کا خیر مقدم کیا اور کہا کہ بالآخر کانگریس نے ایک حقیقی فرقہ وارانہ معاہدہ کی عظیم اہمیت کو محسوس کرلیا ہے جس کے بغیر کوئی آئینی پیش رفت ممکن نہیں۔

اینگلو عربک کالج میں ایک تقریر کے دوران ہندوستان کی آزادی کے لئے ایک پیشگی ضرورت کے طور پر ہندو مسلم مفاہمت کے حصول پر زور دیا۔

فروری ۲۰- انڈین لجسلیٹو اسمبلی میں سرکاری ارکان سے شیشہ کی صنعت کے بارے میں ٹیرف بورڈ کی رپورٹ کے بارے میں سوال دریافت کیا۔

فروری ۲۲- اسمبلی میں ریلوے بجٹ کی فہرست مطالبات پر بحث میں حصہ لیتے ہوئے ریلوے بورڈ کی تشکیل پر زور دیا۔ ریلوے بورڈ کی گرانٹ میں تخفیف کے لئے ووٹ دیا۔ تحریک منظور کرلی گئی۔ حکومت کے آئین اور قانون سازی پر بھی تقریر کی۔

فروری ۲۴- کمیونل ایوارڈ کے متبادل کے لئے راجندر پرشاد سے اپنی شرائط طے کرنے میں مصروف رہے۔

فروری ۲۵- اسمبلی میں ریلوے بجٹ کے تحت ریلوے بورڈ سے متعلق امور پر بحث میں حصہ لیا۔

فروری ۲۷- کوڈ آف کرمنل پروسیجر (ترمیمی) بل پر اسمبلی میں بحث میں حصہ لیا اور سلیکٹ کمیٹی کے لئے اپنا ریفرنس پیش کیا۔ تحریک

پر رائے شماری میں حصہ لیا اور یہ تحریک ۵۵ کے مقابلے میں ٦٦ ووٹوں سے منظور کرلی گئی۔
کیمونل ایوارڈ پر مذاکرات کے دوران راجندر پرشاد نے انڈین نیشنل کانگریس اور مسلم لیگ کے درمیان ہونے والے معاہدہ کو ایک تجویز کے ذریعہ روک دیا کیونکہ دیگر انتہا پسند جماعتوں کی تجاویز سے جناح متفق نہیں تھے۔

مارچ یکم۔ راجندر پرشاد سے کیمونل ایوارڈ پر مذاکرات ناکام ہوگئے۔
راجندر پرشاد کے ساتھ ایک مشترکہ بیان میں کیمونل ایوارڈ کا متبادل کوئی مناسب فارمولا تلاش کرنے کے سلسلے میں افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ باوجود کوشش ہم ایسا کوئی فارمولا مرتب نہیں کرسکے ہیں۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ ملک کی ترقی کے لئے فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور اتفاق بہت ضروری ہے۔

مارچ ۲۱۔ انڈین لجسلیٹو اسمبلی میں اٹلی اور دیگر ممالک سے ہندوستانی درآمدات پر پابندی کے بارے میں استفسار کیا۔
کے ایل گابا کی پیش کردہ تحریک التوا پر بحث میں حصہ لیا۔ تحریک کے حق میں ووٹ دیا۔ یہ تحریک ۵۲ کے مقابلے میں ٦۷ ووٹوں سے منظور کرلی گئی۔

مارچ ۲۳۔ ایس سیتا مورتی کے پیش کردہ انڈین فنانس بل پر بحث میں حصہ لیا۔

مارچ ۲٦۔ ہندوستان اور برما کے درمیان مالیاتی مسائل کے تصفیہ کے سلسلہ میں فنانس ممبر کی تقریر پر بحث کرنے کے بارے میں ماتھر داس وسانجی کی پیش کردہ تحریک التوا پر بحث میں حصہ لیا۔ تحریک کے حق میں ووٹ دیا اور یہ تحریک ۳٦ کے

مقابلے میں ۸۷ ووٹوں سے منظور کرلی گئی۔

مارچ ۲۷۔ ضمنی اور اضافی گرانٹ کے درمیان فرق پر ایس سیتا مورتی کی ایک تحریک التوا پر بحث میں حصہ لیا۔

مارچ ۲۸۔ ہندوستان اور برما کے مالیاتی تصفیہ کے سلسلہ میں ٹریبونل پر فنانس ممبر سر جیمز گریگ کے بیان پر تقریر کرتے ہوئے حکومت پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ کسی ملک کو چلانے کا یہ طریقہ نہیں ہوتا ہے اور نہ ہی ہندوستان اور برما کے واضح مفادات کو بھگتانے کا یہ طریقہ ہوتا ہے۔

ضمنی گرانٹ کے مطالبات پر بحث اور رائے شماری میں حصہ لیا۔

مارچ ۲۸ تا اپریل ۱۲۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے مجوزہ ۲۴ ویں اجلاس بمقام لاہور بتاریخ ۲۰، ۲۱ اپریل کے صدر منتخب ہوئے۔ لاہور میں میاں عبدالعزیز کی صدارت میں استقبالیہ کمیٹی کا ایک اجلاس ہوا جس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ اجلاس ۲۰، ۲۱ اپریل کو منعقد کیا جائے گا۔ بہر حال جناح کے ایک ٹیلی گرام میں ۷ اپریل کو انھوں نے اجلاس کے التوا کی خواہش ظاہر کی۔ اس کے باوجود کمیٹی کے عہدیداران کا انتخاب عمل میں آیا اور ایک ٹیلی گرام کے ذریعہ جناح سے استدعا کی گی کہ وہ اجلاس کے التوا پر اصرار نہ کریں۔ جناح کی طرف سے ۹ اپریل کو ایک ٹیلی گرام اور خط کمیٹی کو موصول ہوا جس میں کہا گیا تھا کہ اس مرحلہ پر اجلاس کا انعقاد قوم کے مفاد میں نہیں ہے۔ جناح نے اجلاس کو ملتوی کرنے پر اصرار کیا۔

اپریل ۱۲۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی استقبالیہ کمیٹی کا ایک اجلاس لاہور میں

پیر تاج الدین کی صدارت میں ہوا جس میں استقبالیہ کمیٹی کے چیئر مین، آل انڈیا مسلم لیگ دہلی اور محمد علی جناح کے درمیاں ہونے والی خط و کتابت پر غور کیا گیا۔ بعد ازاں کمیٹی نے آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس کے التوا کا فیصلہ کیا اور اعلان کیا کہ اب اجلاس ایسٹر کی تعطیلات میں ہوگا۔ اس کے باوجود کمیٹی نے آخری فیصلہ آل انڈیا مسلم لیگ کونسل پر چھوڑ دیا۔

اپریل ۲۲۔ بمبئی میں مسلم اسٹوڈنٹس یونین کے ایک اجلاس سے جس کی صدارت سلیمان قاسم مٹھا کررہے تھے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں کی اسمبلی کے باہر مزید عام زندگی میں بھی صورتحال بہت خراب ہے۔ اگر وہ حکومت سے متفق نہیں ہونگے یا حکومت کی مخالفت کریں گے تو وہ حکومت کی ناراضگی مول لیں گے۔ اگرچہ حکومت نے ایسا کبھی کھل کر نہیں کہا ہے مگر مسلمان ہمیشہ حکومت کی حمایت نہیں کرتے ہیں۔ جب وہ دیکھتے ہیں کہ ہندوستان کے مفاد میں کوئی مخصوص تحریک شروع ہوئی ہے تو وہ اس تحریک کی حمایت اور حکومت کی مخالفت شروع کردیتے ہیں۔ مسلمانوں کی طرح ہندوؤں کی بھی صورتحال بہت خراب ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ کانگریس نے ماضی کے مقابلے میں اب زیادہ شدت سے یہ بات محسوس کی ہے کہ ملک کی آئینی ترقی اور پیش رفت اور دیگر ترقی کے ضمن میں ہندو مسلم اتحاد کے بغیر کسی بڑی کامیابی کا کوئی امکان نہیں۔

اپریل ۲۳۔ بحری جہاز سے انگلستان روانہ ہوگئے۔
انگلستان روانہ ہونے سے قبل ایک اخباری بیان میں کہا کہ

کیمونل ایوارڈ کے سلسلہ میں انڈین نیشنل کانگریس کی پالیسی معقول اور سمجھ داری پر مشتمل ہے اور ہندو مسلم اتحاد کی امید ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ ہندوستانی رہنماؤں کے درمیان موجود سیاسی اختلافات سے برطانوی حکومت واقف ہے اس لئے انگلستان سے کسی سیاسی احتجاج کے لئے کسی قسم کا جوڑ توڑ بے سود ہوگا۔

جون ۵- ایوان زیریں نے انڈیا بل کے مسودے کی تیسری خواندگی مکمل کرلی۔

جون ۶- ایوان بالا میں انڈیا بل متعارف کرلیا گیا۔

جون ۲۰- ایوان بالا نے انڈیا بل کے مسودہ کی دوسری خواندگی کی منظوری دے دی۔

جولائی ۲- گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ پر تنقید کی۔

جولائی ۲۱- آل انڈیا مسلم لیگ کونسل اور آل انڈیا مسلم کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی نے اپنے ایک مشترکہ اجلاس میں لاہور میں سکھوں کی جانب سے مسجد شہید گنج کے انہدام کی مذمت کی گئی اور کہا گیا کہ نہ صرف اس اقدام سے دونوں مذہبی گروہوں کے تعلقات میں خلیج پیدا ہوگی بلکہ صوبہ میں اصلاحات کے کامیاب نفاذ میں رخنہ پڑے گا۔ اجلاس میں کوئٹہ کے زلزلہ کے متاثرین کے لئے فنڈز جمع کرنے کی بھی اپیل کی گئی۔

اگست ۶- لارڈ ولنگڈن کی جگہ مارکوئس آف لنلتھگو کو وائسرائے مقرر کیا گیا۔

اگست ۷- لاہور میں ۱۲۲ مسلمانوں پر غیر قانونی اجتماع میں شرکت کرنے کے الزام میں مقدمات قائم کئے گئے۔

ستمبر ۲۳- انڈین لیجسلیٹو اسمبلی میں لال چند ناول رائے کو جواب دیتے

ہوئے پاکستان کی تحریک کے بارے میں کہا کہ میں نے ایک دستاویز دیکھی ہے جس پر ایک شخص نے جو خود کو پاکستان نیشنل موومنٹ کا صدر کہتا ہے دستخط کئے ہیں لیکن میرے علم میں نہیں ہے کہ اس تحریک کی کون تشہیر کررہا ہے۔ جہاں تک کہ حکومت اس نام نہاد تحریک سے واقف ہے وہ یہ ہے کہ چند طالب علم انگلستان میں اس تحریک کو چلا رہے ہیں اور ہندوستان میں اس کا کوئی وجود نہیں ہے۔

یونائیٹڈ اٹالین ایجنسیز لمیٹیڈ لندن نے ان کو مطلع کیا کہ ایس ایس کانئے کروسو سے ان کی نشست مخصوص ہوچکی ہے۔

اکتوبر ۲۱۔ علی گڑھ سلور جوبلی تقریبات منعقدہ دسمبر ۱۹۲۵ کے موقع پر ان کی جانب سے ایک ہزار روپے کے اعلان کردہ عطیہ کے لئے ڈاکٹر ضیاالدین نے یاد دہانی کرائی جس کے لئے انھوں نے قبل ازیں ڈاکٹر ضیاالدین احمد سے کہا تھا کہ ابھی تک کسی نے بھی مجھ سے عطیہ کی وصولی کے لئے رابطہ نہیں کیا۔

اکتوبر ۲۴۔ ہندوستان واپس آگئے۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ گورنمنٹ آف انڈیا بل اب ایک ایکٹ کی شکل اختیار کرگیا ہے۔ ہم سب جانتے ہیں کہ نیا قانون ہم پر مسلط کیا گیا ہے اور اب یہ مختلف رہنماؤں کا فرض ہے کہ وہ باہم سر جوڑ کر بیٹھیں اور نئے آئین کے بارے میں کوئی مشترکہ اور حتمی لائحہ عمل وضع کریں۔

نومبر ۸۔ شہید گنج مسجد کے احتجاج کے سلسلہ میں پچاس ہزار مسلمانوں نے جن میں سے بیشتر مسلح تھے ایک بہت بڑا جلوس نکالا۔ یہ جلوس لاہور میں بادشاہی مسجد سے دہلی دروازہ تک گیا۔

نومبر (تیسرا ہفتہ) آل انڈیا مسلم لیگ کے سکریٹری سے کہا کہ وہ موجودہ

صورتحال پر غور کرنے اور سالانہ اجلاس کی تاریخ مقرر کرنے کے ئے ۲۵ دسمبر کو آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کا اجلاس طلب کریں۔

دسمبر ۲۱۔ شمس الدین کے خط مورخہ ۱۸ دسمبر کے خط کا جواب دیتے ہوئے ان کو مطلع کیا کہ وہ ۲۹ دسمبر کو دہلی پہنچ رہے ہیں اور ان کا قیام امپیریل ہوٹل میں ہوگا۔

دسمبر ۲۹۔ آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے اجلاس کی صدارت کے لئے بمبئ سے دہلی پہنچے۔

لکھنؤ کے ایک وکیل محمد اظہر علی نے ایک خط میں جناح کو لکھا کہ ہندوستان سے ان کی عدم حاضری کی بنا پر ہم لوگ اسمبلی میں ایک پارٹی کی حیثیت سے شدید بد نظمی کا شکار ہوگئے ہیں اور اگر وہ از سرنو آل انڈیا مسلم لیگ کی ذمہ داریاں اٹھانے کے لئے تیار ہیں تو راقم حسب سابق ان کی قیادت میں ان کی پالیسی کے مطابق کام کرنے کے لئے تیار ہے۔ اظہر علی نے جناح کو مطلع کیا کہ ریاست محمود آباد کے منیجر شیخ حبیب اللہ نے بھی مجھ سے کہا کہ میں آپ کو لکھوں کہ یہاں اودھ میں آپ کے بہت سے جانثار موجود ہیں اور وہ ایک مرتبہ پھر آل انڈیا مسلم لیگ کا خیر مقدم کریں گے۔

دسمبر ۳۰۔ دہلی میں آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے اجلاس کی صدارت کی جہاں ایک قرار داد کے ذریعہ یہ فیصلہ کیا گیا کہ ان کو ایک سال یا ۱۹۳۷ کے آواخر میں منعقد ہونے والے اگلے اجلاس تک کے لئے آل انڈیا مسلم لیگ کا صدر اور مولوی محمد یعقوب کو اعزازی سکریٹری مقرر کیا جائے۔ مزید برآں دہلی صوبائی مسلم لیگ کا الحاق کیا جائے اور صدر و سکریٹری کو آل انڈیا

مسلم لیگ کی آئندہ پالیسی اور پروگرام مرتب کرنے کی ذمہ داری سونپی جائے تاکہ اس پر آئندہ سالانہ اجلاس میں غور و خوض کیا جاسکے۔ کونسل نے گورنمنٹ آف انڈیا سے درخواست کی کہ وہ صورتحال کا جائزہ لیکر مسجد شہید گنج کے تنازعہ کے بارے میں تحقیقات کا حکم دے۔ کونسل نے دیگر جماعتوں اور فرقوں کے رہنماؤں سے درخواست کی کہ وہ پنجاب کے عوام کے مفاد میں اس تنازعہ کا کوئی پر امن حل تلاش کریں۔ اجلاس میں حاجی حافظ محمد ہدایت حسین اور شریف دیوجی کانجی کے انتقال پر تعزیت کا اظہار کیا گیااور طے کیا گیاکہ مسلم لیگ کا آئندہ سالانہ اجلاس ۱۱، ۱۲اپریل ۱۹۳۶کو بمبئی میں منعقد ہوگا۔

۱۹۳۶

جنوری ۵۔ ایک خط میں فضل حسین کو اطلاع دی کہ ان (جناح) کی تجویز پر آل انڈیا مسلم لیگ کونسل متفقہ طور پر رضا مند ہوگئی ہے کہ فضل حسین سے آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس کی صدارت کے لئے درخواست کرے۔

جنوری ۲۳۔ حکومت ہند کے اسٹنٹ سکریٹری برائے محکمہ قانون سازی نئی دہلی نے ان کو ایک سرکاری یادداشت ارسال کی جس میں انھیں ویسٹ کورٹ میں رعائتی شرح پر کمرہ نمبر ۲۷ ساتھ ہی گیراج نمبر ۱۹ اور ملازموں کے لئے کمرہ نمبر ۲۴ کے مخصوص کئے جانے کی اطلاع دی۔

جنوری ۲۷۔ احمد یار خان لڈن ملتان نے انھیں اپنے مضمون ’’فلمی کہانیاں مسلم موضوع لور کرداروں کے ساتھ‘‘ کی تیسری قسط ارسال کی۔

جنوری ۳۰۔ اپنی بیٹی دینا پر ہونے والے اخراجات کی مد میں مس براؤن کو ارسال کردہ رقم £119/5/6½ بابت، ولنگڈن، سسکس کا خط، مع اخراجات کی تفصیلات موصول ہوا۔

فروری ۹۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی تنظیم کے بارے میں دہلی میں چودھری خلیق الزماں سے ملاقات کی۔

فروری ۱۰۔ اسمبلی کے اجلاس میں ڈاکٹر این۔بی کھیر کی تحریک التوا پر بحث میں حصہ لیا یہ تحریک التوا فوری عوامی اہمیت کے حقیقی معاملے پر غور کرنے سے متعلق تھی اس میں کہا گیا تھا کہ نبڈا واقعہ کے سلسلہ میں تحریک التوا کی اجازت نہ دے کر آئین سازی کے قوانین کا غلط استعمال و غلط اطلاق کیا گیا ہے جو ارکان اسمبلی کے حقوق و مراعات کے سلسلہ میں مداخلت بیجا کے مترادف ہے۔اس سلسلہ میں عام قانونی اصولوں پر تقریر کی۔

فروری ۱۴۔ ممبر فنانس سر جیمس گریگ کے پیش کردہ اٹلی کے فرقے اور امتناع قرض بل پر جاری بحث میں حصہ لیا۔

فروری ۱۸۔ انجمن اتحاد تجار کے صدر چودھری شاباد نے ایک تار میں انھیں اطلاع دی کہ وہ ان کی تشریف آوری کے منتظر ہیں کہ یہی ان کی آخری امید ہے۔

فروری ۱۸۔ ایک تار میں احمد یار خان دولتانہ لڈن نے انھیں اطلاع دی کہ آیا ۲۴ فروری سے قبل آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے اجلاس کا انعقاد ان کے لئے موزوں رہے گا۔انھوں نے کہا کہ محمد علی جناح کے دورہ پنجاب کا ہمیشہ خیر مقدم کیا جائے گا۔اور اس کی شدید ضرورت ہے۔

فروری ۱۸۔ وائسرائے کونسل کے داخلہ ممبر نے انھیں اطلاع دی کہ ان

کے پاس سر ہربرٹ ایمرسن کی جانب سے ان کے لئے ایک پیغام ہے۔

۱۹ فروری ۔ صدر مجلس اتحاد ملت ،بادشاہی مسجد ،لاہور کے صدر عنایت اللہ کے نام ایک ٹیلی گرام میں کہا "آپ کا خط اور قرار داد کی کاپی ملی ۔یہ بہت قابل تعریف ہے ۔بہت شکریہ ۔مسلمانوں کے لئے ایک باعزت تصفیہ کے لئے جو کچھ میری دسترس میں ہوگا، کروں گا، جمعہ (۲۱ فروری) کی صبح پہنچ رہا ہوں۔

۲۰ فروری ۔ مجلس اتحاد ملت سے کہا کہ ان کی لاہور آمد پر کسی جلوس کا انتظام نہ کریں۔ایک خط میں اے ۔کے ۔ایم دہلوی نے ان کی ۱۴ فروری کے خط کی وصولی کی اطلاع دی اور کہا کہ وہ انھیں تجاویز کی کاپی ارسال کررہے ہیں۔ جو یقیناً کارآمد ہوں گی۔ایک ٹیلی گرام میں سی پی کے عبدالرؤف پنڈ ہارکادا نے انھیں اطلاع دی کہ وہ منگل کی صبح ۲۵ فروری کو بمبئی پہنچ رہے ہیں۔

انجمن حمایت الاسلام کے سکریٹری شجاع الدین نے فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور امن کے قیام کے سلسلہ میں ان کے مشن کی کامیابی کی خواہش کا اظہار کیا۔

۲۱ فروری ۔ حاجی حافظ صوفی سید پیر جماعت علی شاہ، مجلس مرکزیہ اتحاد ملت ہند، لاہور نے ان سے بادشاہی مسجد کے دروازے پر نماز سے پہلے پہنچنے کی درخواست کی تاکہ وہ حاجی امین الدین صحرائی کے ہمراہ ان کا استقبال کرسکیں۔دہلی سے لاہور پہنچے۔ نماز جمعہ کے بعد بادشاہی مسجد میں مسلمانوں کے جم غفیر سے خطاب کرتے ہوئے کہا "پرسکون رہیں اور میری بات سنیں۔ میری خواہش کے مطابق اس تحریک کو نزاعی مسئلوں میں نہ

الجھا کر آپ نے ثابت کیا ہے کہ آپ ایک منظم قوم ہیں "انھوں نے مسلمانوں کے لئے باعزت معاملہ طے کرنے کے لئے اپنی ہر ممکن کوشش کا وعدہ کیا۔

فروری ۲۲۔ سکھ رہنماؤں پر مشتمل وفود بشمول ماسٹر تارا سنگھ سے خان بہادر میاں احمد خان دولتانہ کی رہائش گاہ پر لاہور میں ملاقات کی۔اس گفتگو کے بارے میں انتہائی راز داری برتی گئی۔

فروری ۲۳۔ لاہور کے فضل حسین نے انھیں مطلع کیا کہ انھیں ان کی آمد و مصروفیات کی بابت ان کو (فضل حسین) اخبارات سے علم ہوا۔شہید گنج تنازعہ کے حل کے سلسلہ میں اپنی خدمات کی پیش کش بھی کی۔ ماسٹر تارا سنگھ سے مسجد شہید گنج کے مسئلہ پر بات چیت کی۔

فروری ۲۴۔ حکومت پنجاب کے عمال، پنجاب لوکل کونسل میں یونینسٹ، پارٹی کے سرکردہ ممبران اور دوسرے رہنماؤں سے علیحدہ علیحدہ ملاقاتیں کیں۔

پنجاب حکومت کے اعلامیہ کا خیر مقدم کیا جس میں شہید گنج کے نظر بندوں پر عاید تمام پابندیاں ختم کردی گئی تھیں۔ہندو سکھ رہنماؤں اور اخبارات کا تعاون پر شکریہ ادا کیا اور ان سے اپیل کی کہ وہ ان (جناح) کے کام میں ممکنہ طور پر ان کی مدد کریں۔

فروری ۲۵۔ حافظ حسین بخش کی رہائش گاہ واقع لاہوری منڈی ،لاہور میں ان کے اعزاز میں منعقدہ عصرانے میں لاہور شہر کے مختلف محلوں کے نمائندوں سے تبادلہ خیالات کیا۔

فروری ۲۶۔ عوامی احتجاج سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وہ سمجھتے ہیں کہ سکھ ایک بہت اچھی قوم ہے۔میں نے ان کے لئے اپنی بساط

کی مطابق تمام خدمات انجام دی ہیں فیس کے لئے نہیں، بلکہ اس احترام کے لئے، جو ان کے لئے میرے دل میں ہے۔ مسلمانوں پر زور دیا کہ وہ اپنے آپ سے پوچھیں کیا ان کے اندر نظم موجود ہے۔ کیا ہم ایک منظم اور متحد قوم ہیں۔ اگر آپ آدھی درجن مختلف آوازوں کے ساتھ خطاب کریں گے تو آپ کسی سے کیسے توقع کرسکتے ہیں کہ وہ ان آوازوں کو مسلم آواز سمجھے گا۔ صرف مسلمانوں ہی کے مسئلہ میں نہیں بلکہ ایک ہندوستانی قوم کے مسئلہ پر بھی سخت محنت کرنے کی ضرورت ہے۔ چاہے یہ مسلم قوم ہو یا ہندو، اگر آپ کی بنیادیں مستحکم نہیں ہیں تو چند اہل افراد سے آپ کیا توقع کرسکتے ہیں۔ آپ نمائندہ حکومت کو کیسے کامیاب بنا سکتے ہیں؟ ایک نمائندہ حکومت صرف اس وقت کامیاب ہوسکتی ہے جب رائے دہندگان ذہین ہوں اور اپنے رہنماؤں کا صحیح انتخاب کرسکتے ہوں۔ مسلم قوم نہ صرف پنجاب، بلکہ پورے ہند میں سبزۂ بیگانہ ہے۔ آپ کو اپنے رہنما کا صحیح انتخاب کرنا ہے۔ اور یاد رکھیں کہ وہ بھی آپ کو اپنا منصب پیش کردے۔

۲۷ فروری۔ آل انڈیا مسلم لیگ لاہور طلبہ کی جانب سے ان (جناح) کے اعزاز میں منعقدہ گارڈن پارٹی میں خطاب کرتے ہوئے کہا "سول نافرمانی کی تحریک سے دست کشی کا فیصلہ نہ تو اس وجہ سے تھا کہ ہم خوفزدہ تھے اور نہ ہی کسی فرد کی پیش کش کی بنا پر" بلکہ اس کی وجہ یہ تھی کہ صورت حال کے محتاط جائزے اور باہم مشوروں سے واضح ہوا کہ یہ ہمارے اپنے مفاد میں ہے کہ اس تحریک سے ہاتھ کھینچ لیا جائے اور اپنے مداوے کے لئے آئینی اور پرامن طریقے بروئے کار لائے جائیں۔ انھوں

نے یقین دلایا کہ وہ شہید گنج کے سوال سے دست کش نہیں ہورہے ہیں بلکہ وہ "سکھوں کے ساتھ ایک قابل عمل سمجھوتے پر پہنچنے کی ہر ممکن کوشش کررہے ہیں۔"

فروری ۲۸ ۔ بادشاہی مسجد میں بعد نماز جمعہ مسلمانوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سول نافرمانی کی تحریک سے مسلم رہنماؤں کے ساتھ مشوروں اور طویل غور فکر کے بعد دست کشی اختیار کی گئی اور مسئلہ کو طے کرنے کے لئے آئینی اور پرامن ذرائع سے تمام کوششیں کی جائیں گی حکومت پر زور دیا کہ عام معافی کا اعلان کرے۔

تاج کمپنی لمیٹڈ کی جانب سے ان کے اعزاز میں دی گئی چائے کی ضیافت میں شہید گنج تنازعہ پر اپنا موقف دہرایا۔

پنجاب حکومت نے شہید گنج کے قیدیوں کے لئے عام معافی کا اعلان کیا وہ ان کی کوششوں کا نتیجہ تھا جو انھوں نے صورت حال کو معمول پر لانے کے لئے کی تھیں۔

فروری ۲۹ ۔ صبح کے وقت دہلی پہنچے ۔دہلی میں منعقد ہونے والی آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے اجلاس کی صدارت کی ۔۲۴ ارکان شریک تھے ارکان نے بمبئی مین ہونے والے آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس کے لئے بحیثیت صدر نامزد کرنے کی درخواست کی، لیکن انھوں نے یہ کہہ کر انکار کردیا کہ ممبران اس سوال کا فیصلہ خود کریں اور وہ خوشی سے ان کا فیصلہ قبول کریں گے ۔جس کے نتیجے میں، کونسل نے متفقہ طور پر وزیر حسن کو بمبئی میں گیارہ اور بارہ اپریل کو منعقد ہونے والی ۲۴ ویں سالانہ اجلاس کی صدارت کے لئے منتخب کرنے کا فیصلہ کیا ۔سر وزیر حسن ان کے پسندیدہ رہنما تصور کئے جاتے تھے

جبکہ دوسرے امید وار راجہ آف سلیم پور کو شوکت علی کی حمایت حاصل تھی۔ آل انڈیا مسلم لیگ کونسل نے شہید گنج تنازعہ کے حل کے سلسلہ میں ان کی خدمات کو سراہا اور پنجاب میں مختلف قومیتوں کے درمیان اختلافات کے حل کے لئے کامیابی کی خواہش ظاہر کی ۔پنجاب میں فرقہ وارانہ امن کے سلسلہ میں حکومت پنجاب کے طرز عمل کو بھی سراہا گیا ۔کملا نہرو کی موت پر تعزیت کی۔

شام کو لاہور کے لئے روانہ ہوگئے۔

مارچ یکم ۔ لاہور ٹاؤن ہال میں لاہور کے بشپ کی صدارت میں ان کے اعزاز میں دیئے جانے والے استقبالیہ میں تقریر کی ۔تنازعہ شہید گنج کے سلسلہ میں کی گئی کوششوں سے متعلق صورت حال کی وضاحت کی ،اور مختلف قوموں کے رہنماؤں کی جانب سے تنازعہ کے حل کے سلسلہ میں اپنے تعاون کی یقین دہانی کرائی گئی۔

مارچ ۱، ۲ ۔ لاہور آمد پر ،دہلی کے اخبار میں شائع ہونے والی خبر کی تردید کی اور کہا کہ انھوں نے کسی شخص پر ظاہر نہیں کیا شہید گنج تنازعہ کے مذاکرات کس مرحلے میں ہیں ۔انھوں نے صرف یہ کہا تھا کہ انھیں ایک ایسا حل تلاش کرنا ہے جو دونوں پارٹیوں کے لئے قابل قبول ہو، انھوں نے کہا کہ وہ کسی حل تک پہنچنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کریں گے۔

مارچ ۲ ۔ لاہور میں عوام کے ایک جلسہ میں مسلمانوں کو خود کو تسلیم کرنے اور ایسے افراد کی سازشوں سے ہوشیار رہنے کے نصیحت کی جو مسلمانوں کو منقسم دیکھنا چاہتے ہیں کمیونل ایوارڈ کو ایک وقتی انتظام قرار دیا۔

مارچ ۴ ۔ لاہور میں عید کی نماز میں شرکت کی۔
فضل حسین سے ملاقات کی جنھوں نے آل انڈیا مسلم لیگ کے آئندہ سالانہ اجلاس کی صدارت کے لئے اپنی جگہ وزیر حسین کے انتخاب کا خیر مقدم کیا۔

مارچ ۵ ۔ دیال سنگھ کالج لاہور کے مقررین کی یونین کے سالانہ اجلاس کے مہمان خصوصی کی حیثیت سے کہا کہ "ہند کی آزادی غیر فرقہ وارانہ سوچ میں پنہاں ہے ۔یہی وہ منشور ہے جو ماضی میں میرا موقف تھا ۔اب بھی ہے ،اور مستقبل میں بھی ہوگا"۔
گوکھلے کی خدمات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا "مجھے مزید گوکھلے دے دیجئے۔"

مارچ ٦ ۔ میاں بشیر احمد کی چائے کی ضیافت میں شریک ہوئے۔فضل حسین جہاں آرا شاہ نواز اور دیگر سے ملاقات کی۔
روٹری کلب لاہور میں ایک اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ "شہید گنج مسئلہ کی قرار داد کچھ بھی نہیں سوائے انسانی مسئلہ کے۔"
سرونٹس آف انڈیا سوسائٹی ،لاہور کے زیر اہتمام منعقدہ ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا "مسائل کا سامنا کرنے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ رہنما باہم ملاقات کریں اور سیاستدانوں اور مدبروں کی مانند غور کریں نہ کہ ہندو ، مسلم اور عیسائی کی مانند ۔وہ سوچیں کہ ان کے سامنے کیا خطرہ ہے پھر اس خطرے کو ٹالنے کی تدابیر اختیار کریں۔

مارچ ۷ ۔ نئی دہلی روانگی کے وقت ایک بیان میں شہید گنج مسجد کے واقعہ پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا "صورت حال بہتر ہورہی ہے اور سکھ و مسلم رہنماؤں سے ملاقات کے بعد ان کا خیال ہے

کہ دونوں اطراف کے لوگ پنجاب کے عظیم تر مفاد کی خاطر اتحاد کے حصول کے لئے سمجھوتہ چاہتے ہیں اور تنازعہ دو افراد کے درمیان نہیں دو بڑی قوموں کے درمیان تھا۔"
دہلی روانگی کے لئے لاہور سے رخصت ہوگئے ۔بہت زیادہ ملاقاتیوں کی وجہ سے پہلے سے طے شدہ پروگرام کے باوجود فضل حسین سے ملاقات نہیں کر سکے۔

مارچ ۹ ۔ لیجسلیٹو اسمبلی میں بجٹ پر تقریر کرتے ہوئے شمال مغربی سرحدی صوبے کے قبائلی علاقے (رزمک) میں کنٹونمنٹ علاقہ کے قیام اور افغانستان سے تعلقات کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

مارچ ۱۰ ۔ بجٹ پر تقریر کرتے ہوئے ،ہند میں آئینی انتظامات پر عدم اطمینان کا اظہار کیا اور کہا کہ قانون ساز اسمبلی کے منتخب ارکان کی آواز پر حکومت توجہ نہیں دے رہی ہے ،ایگزیکیٹو کونسل اور بلوچستان کے مطالبات کے تحت اخراجات میں کٹوتی کے لئے ووٹ دیا وہ یقین رکھتے تھے کہ اہم معاملات ،پالیسیوں اور اصولوں میں قانون سازوں کی خواہشات کا احترام کیا جانا چاہئے۔

مارچ ۱۱ ۔ فوج کی گرانٹ کے بارے میں بجٹ کے سالانہ اجلاس میں شرکت کی اور کہا کہ اول سرکاری ممبران واضح طور پر تحریک کی وضاحت کریں پھر حزب مخالف کے خیالات کی بات کریں۔
عسکری نسلوں بشمول مسلمانوں کے معاملات پر تقریر کی۔
فوجی محکموں کی امداد میں کمی کے سلسلہ میں خالد لطیف گابا کی انڈین لیجسلیٹو اسمبلی کے اجلاس میں پیش کردہ تحریک کی

حمایت کی۔

مارچ ۱۲ ۔ اسمبلی میں بجٹ پر بحث کے دوران محکمہ داخلہ کے عنوان کے تحت زر مطالبہ میں سو روپے کمی کے موضوع پر تقریر کی۔

مارچ ۱۳ ۔ برطانوی حکومت سے مختلف ممالک کی جانب سے ہندی باشندوں کے ساتھ روا تعصب کی بنا پر پیدا ہونے والے مسائل کو دور کرنے کے لئے برطانوی حکومت کی جانب سے اٹھائے جانے والے اقدامات کی بابت سوالات کئے۔

مارچ ۱۶ ۔ ممبر مالیات، سر جیمس گریگ کے پیش کردہ انڈین فنانس بل پر اسمبلی میں بحث میں شرکت کی۔

مارچ ۱۸، ۱۹ ۔ پنڈت کرشنا کانت ملاویہ کی تقریر ان کی اجازت و اطلاع کے بغیر شائع کرنے والے پرنٹر پبلیشر کے خلاف کئے جانے والے اقدام کی بارے میں سرکاری بنچوں سے سوال پوچھا۔
پنڈت نیلا کنٹھاداس کی یکم اپریل ۱۹۳۶ سے نمک ڈیوٹی کی ترسیل کے سلسلے میں دفعہ ۲ کی ترمیم کی حمایت میں ۔بل کی دوسری دفعات اور اسمبلی کے طریقہ کار پر تقریر کی۔

مارچ ۲۱ ۔ وائسرائے کی جانب سے انڈین لیجسلیٹو اسمبلی کے ممبران کے اعزاز میں دیئے گئے ظہرانے میں شرکت کی۔

مارچ ۲۳ ۔ پوسٹ کارڈ وغیرہ سے متعلق انڈین فنانس بل کے شیڈول اول میں ڈاکٹر پی این بینرجی کی ترمیم پر اور نیلا کنٹھا داس کی سبھاش چندر بوس کی نظر بندی پر بحث کے لئے پیش کردہ تحریک التوا پر تقریر کی۔

مارچ ۲۵ ۔ انڈین فنانس بل میں پوسٹ کارڈ کے بارے میں پیش ہونے والی تحریک پر اسمبلی میں بحث میں شرکت جاری رکھی۔
ضمنی امداد کی مطالبہ پر دفعہ ۲ مین ترمیم کے خلاف ووٹ دیا۔

انڈین فنانس بل میں نمک ڈیوٹی میں کمی پر تحریک میں حصہ لیا۔ سائمن کمیشن رپورٹ ،رائل ملٹری کالج اور ہند علاقائی افواج پر تقریر کی۔

۲۶ مارچ۔ اٹاوہ ٹریڈ معاہدہ کی تنسیخ اور مختلف ممالک کے ساتھ تجارتی معاہدہ کے قابل عمل ہونے پر غور کرنے کی لئے ایک کمیٹی کے قیام کے لئے انڈین لجسلیٹو اسمبلی میں تحریک پیش کی۔

۲۷ مارچ۔ انجمن اصلاح خواتین میرٹھ کی صدر اور ورکنگ کمیٹی کی رکن بیگم اسمٰعیل خان نے ایک خط میں ۳۱ مارچ کو انڈین لجسلیٹو اسمبلی میں زیر بحث آنے والے شاردا بل کا حوالہ دیا اور آل انڈیا مسلم لیگ کی نمائندگی کے لئے ایک خاتون کی نامزدگی کی درخواست کی مس خان کو میرٹھ سے ممکنہ نمائندہ نامزد کیا وائسرائے کے نام اپنے ٹیلی گرام کی ایک کاپی بھی خط کے ساتھ منسلک کی۔ اوٹاوا ٹریڈ معاہدہ پر غور کے لئے کمیٹی کے قیام کے سلسلہ میں پیش کی گئی تحریک پر لجسلیٹو اسمبلی میں بحث میں شرکت جاری رکھی ۔

۳۰ مارچ۔ عراق سے آغا خان کے رشتہ میں بھائی شیخ عبداللہ خان نے ایک خط میں ان کی ہندوستانی مسلمانوں کی آزادی کے لئے کوششوں کی تعریف کی اور امید ظاہر کی کہ وہ ایران کے لئے بھی کچھ کریں گے ۔ایران و عراق میں محمد علی جناح کے نمائندے کی حیثیت سے کام کرنے کے لئے اپنی خدمات کی پیش کش کی (اصلی خط فارسی میں تھا ،جس کا جناح کے لئے انگریزی میں ترجمہ کیا گیا)

اوٹاوہ تجارتی معاہدے کے لئے ترمیم پیش کی ۔اپنی تقریر میں اوٹاوہ تجارتی معاہدے پر غور کے لئے کمیٹی قائم کرنے کی

تحریک کو واپس لینے پر آمادگی ظاہر کی ۔بشرطیکہ اگر انھیں مطمئن کردیا جائے کہ وہ اپنی تحریک سے ملک کو نقصان پہنچا رہے ہیں ۔اسمبلی کے صدر ،سر عبدالرحیم نے کہا کہ محمد علی جناح کی تحریک سب سے زیادہ جامع ہے اور تحریک کو رائے دہی کے لئے پیش کیا ۔ تحریک ۶۵ کے مقابلے میں ۷۰ ووٹوں سے منظور کرلی گئی سر کاؤس جی جہانگیر اور سر ایچ پی مودی نے حکومت کے حق میں اور نامزد ارکان ڈی سوزا اور این ایم جوشی نے تحریک کے حق میں رائے دی ۔برما کے دو ارکان نے بھی تحریک کے حق میں رائے دی۔

شوکت علی نے ایک خط میں انھیں ان مشکلات سے آگاہ کیا جو آل انڈیا مسلم لیگ کے ارکان کو آل انڈیا مسلم لیگ کی تنظیم نو میں پیش آرہی تھیں۔ حکومت کی جانب سے یقین دہانی کے بعد بادشاہی مسجد لاہور میں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ شہید گنج مسجد کے معاملے کو آئینی طریقوں سے حل کرنے کے لئے تحریک سول نافرمانی کو ملتوی کردیں ۔ان کی اپیل کا خاطر خواہ اثر ہوا اور حکومت نے بھی شہید گنج کے قیدیوں کے لئے عام معافی کا اعلان کردیا۔

اپریل ۶ ۔ ایک بیان جاری کیا جس میں کہا گیا کہ آل انڈیا مسلم لیگ کے آئندہ سالانہ اجلاس اس بنا پر بہت اہم ہے کہ مسلم لیگ، صوبائی حکومتوں میں جو گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ کے تحت قائم ہونے والی ہیں مسلمانوں کی پوزیشن کے بارے میں اہم فیصلے کرے گی۔

اپریل ۸ ۔ نواب آف چھتاری نے ایک خط میں معذرت کی کہ اپنی پیشگی

مصروفیات کی بنا پر مسلم لیگ کے اجلاس میں شرکت سے قاصر ہیں ۔وزیر حسن کو تحریر کردہ اپنے خط کی نقل بھی منسلک کی۔

اپریل ۹ ۔ جمعیت العلمائے ہند کی دہلی میں منعقدہ کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے اس پالیسی کے بنیادی خاکہ کی وضاحت کی جسے مسلمانوں کو گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ کے نفاذ کے موقع پر، اپنانا چاہئے ۔اس ایکٹ ہی سے صوبائی حکومتوں کا قیام عمل میں آئے گا ۔انھوں نے کہا ''ہندو اور مسلمانوں کو علیحدہ علیحدہ منظم ہونا چاہئے ۔ایک مرتبہ جب دونوں منظم ہوجائیں گے وہ ایک دوسرے کو بہتر طور پر سمجھ لیں گے تب ہمیں مفاہمت کے لئے برسوں انتظار نہیں کرنا پڑے گا طعنوں پر دھیان مت دیجئے ۔میں آٹھ کروڑ عوام کی مدد کررہا ہوں اگر وہ زیادہ منظم ہوں گے تو وہ بحیثیت مجموعی قومی جدوجہد کے لئے زیادہ کارآمد ہوں گے ۔اس موقع پر ان کی تقریر کا اردو میں ترجمہ آصف علی نے کیا۔

اپریل ۱۱ ،۱۲ ۔ بمبئ میں آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس میں شرکت کی۔ اعلان کیا کہ آل انڈیا مسلم لیگ کا مقصد ہند میں خود مختار ذمہ دار حکومت کا قیام ہے بنیادی قرار داد پیش کرتے ہوئے کہا ''آل انڈیا فیڈرل اسکیم بنیادی طور پر بُری ہے اور یہ کہ اس کا مقصد ہند میں ذمہ دار حکومت کے قیام کے سب سے عزیز مقصد کو غیر معینہ عرصہ کے لئے ملتوی کرنا ہے ۔اس لئے یہ مکمل طور پر ناقابل قبول ہے۔'' اس کے علاوہ تنظیمی امور سے متعلق چار اور قرار دادیں منظور کیں ۔جس میں ایک یوپی لجسلیٹو کونسل کے نائب صدر لیاقت علی خان کو مسلم لیگ کا

تین سال کے لئے اعزازی سکریٹری منتخب کرنے سے متعلق تھی ۔اجلاس نے ایک قرار داد میں انھیں شہید گنج مسئلہ کو حل کرنے کی کوششوں میں ان کی مساعی پر خراج تحسین پیش کیا۔

اپریل ۔ جمیعت علما کانفرنس دہلی میں شرکت کی ۔اعلان کیا کہ آٹھ کروڑ مسلمان دوسری قوموں کے ساتھ مل کر آزادی کے لئے جدوجہد کرنے کے لئے تیار ہیں ۔مسلمانوں پر زور دیا کہ وہ متحد ہو جائیں ۔

اپریل ۱۸ ۔ میڈ کالون ہاؤس میو کالج اجمیر کو ایک خط میں لکھا کہ ان کی ایک دن کی فیس ۱۵ سو روپے ہے جو بمبئی سے روانگی کے دن سے شروع ہوگی اور واپسی کے دن تک جاری رہے گی ۔فیس میں دونوں دن شمار ہوں گے۔

لارڈ اور لیڈی ولنگڈن انگلینڈ کے لئے روانہ ہوگئے مارکوئس آف لنلتھگو کو نئی دہلی میں نیا وائسرائے بنایا گیا ۔وائسرائے نے ہند کے عوام سے پہلی مرتبہ ریڈیو سے خطاب کیا۔

اپریل ۱۹ ۔ عبدالمتین چودھری نے انھیں ان ممتاز افراد کے ناموں سے آگاہ کیا جنھوں نے یونٹی بورڈ کی ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کی ۔یہ اجلاس دہلی میں شوکت علی کی رہائش گاہ پر منعقد ہوا ۔ان کی جانب سے ۲۷ ،۲۸ اپریل کو بلائے گئے مشاورتی اجلاس کے لئے تجاویز ارسال کیں۔

اپریل ۲۰ ۔ ناگپور کے محمد شریف نے پارلیمانی بورڈ کے سلسلے میں آل انڈیا مسلم لیگ کی قرار داد کے نفاذ میں اپنی حمایت کی یقین دہانی کرائی۔

اپریل ۲۱ ۔ کراچی کے عبدالماجد نے ایک خط میں انھیں اپنی ان کوششوں

کی اطلاع دی جو انھوں نے انتخابات کے لئے آزاد پارٹی قائم کر کے کی ہیں۔

اپریل ۲۵ ۔ دہلی پہنچے ۔سی پی کے ایم وائی شریف نے ۲۸،۲۷ اپریل کو ان کے طلب کردہ اجلاس میں چند عدالتی مقدمات کی بنا پر شرکت سے معذوری ظاہر کی لیکن مرکزی پارلیمانی بورڈ میں سی پی کی نمائندگی کے لئے چند ناموں کی سفارش کی۔

اپریل ۲۶ ۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے کونسل اجلاس کی دہلی میں صدارت کی جس میں ۲۵ ممبران نے شرکت کی ۔ایس ایم عبداللہ اور حسین ملک کو جوائنٹ سکریٹری منتخب کرلیا گیا اور مرکزی و صوبائی انتخابی بورڈ کی تشکیل کے سوال پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ اجلاس میں ورکنگ کمیٹی کی رپورٹ پر غور کیا گیا جس میں آل انڈیا مسلم لیگ کے آئین و قوانین میں چند تبدیلیاں تجویز کی گئیں تھیں اور فیصلہ کیا گیا تھا کہ انھیں آئندہ سالانہ اجلاس سے قبل ارکان میں تقسیم کیا جائے ۔آل انڈیا مسلم لیگ کی مالی صورتحال کو بہتر بنانے کے سوال پر غور کو آئندہ کونسل اجلاس تک ملتوی کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔
نئی دہلی کے میڈن ہوٹل میں ان کے اعزاز میں منعقد کئے جانیوالے استقبالیہ میں تقریر کرتے ہوئے انھوں نے حاضرین کو نصیحت کی کہ وہ حکومت یا ہندوؤں پر اعتبار نہ کریں انھوں نے کہا کہ ۸ کروڑ مسلم اپنی صفوں میں اتحاد اور تنظیم پیدا کر کے ہی تباہی کو ٹال سکتے ہیں۔

اپریل ۲۷ ۔ قومی جدوجہد کے سلسلے میں مسلمانوں کے طرز عمل کے بارے میں ایک اخباری بیان جاری کیا ۔انھوں نے افسوس کا اظہار کیا کہ ان کی میڈن ہوٹل والی تقریر کو دہلی کے اخبارات

نے غلط طور پر پیش کیا ہے ۔وضاحت کی کہ انھوں نے کانگریس کے خلاف کوئی بات نہیں کہی بلکہ مسلمانوں میں اتحاد پر زور دیا تھا جس کے بغیر ہندو اور مسلم کے درمیان کسی سمجھوتے کا امکان نہیں۔

اپریل ۲۸ ۔ بارہ بنکی ، لکھنؤ کے امیر الدین نے ایک خط میں مسلمانوں اور مسلم لیگ کی تنظیم نو کے بارے میں ان کی اسکیم کی تائید کی اور اپنے تعاون کا یقین دلایا ۔

اپریل ۲۹ ۔ نواب محمد احمد سعید آف چھتاری نے ایک خط میں ان کی کشمیر سے متعلق تقریر کی کاپی کے لئے درخواست کی ۔مزید بر آں یہ اطلاع بھی دی کہ وہ اپنے صوبے میں مسلم موقف کا جائزہ لے رہے ہیں اور وہ صحیح اور مستند اطلاع فراہم کریں گے اور ان کی پارلیمانی بورڈ پر خدمت انجام دینے کے بارے میں منظوری کو عارضی تصور کیا جائے ۔انھوں نے دریافت کیا کہ وہ گفت و شنید کے نتائج جان سکتے ہیں۔

لاہور پہنچے ۔شہید گنج مصالحت کمیٹی کے ایک اجلاس کی صدارت کی اور مسلم رہنماؤں سے ملاقات کی جن میں احرار رہنما بھی شامل تھے۔

اپریل ۲۹ مئی ا ۔یونینسٹ پارٹی کے رہنماؤں بشمول سر فضل حسین سے ملاقات کی ظفر علی خان اور احرار رہنماؤں سے بھی ملاقات کی۔ پروگریسو پارٹی کے انداز کی ایک نئی پارٹی کے قیام کی اپنی تجویز پر ان سے مشورے کئے انھوں نے رہنماؤں سے پنجاب وزارت کے کام کرنے کے مقاصد کے لئے آل انڈیا مسلم لیگ اور یونینسٹ پارٹی کے درمیان تعاون میں حائل مشکلات پر گفتگو کی ۔ایک رپورٹ کے مطابق فضل حسین کو اسمبلی میں

چھوٹو رام سے تعاون کا مشورہ دیا ،لیکن کہا کہ اسمبلی کے باہر وہ لیگ کے ممبر کی حیثیت سے انتخاب میں حصہ لیں ۔ان کی ملاقات نتیجہ خیز ثابت نہیں ہو سکی۔

مئی ۱۔ بادشاہی مسجد لاہور میں نماز جمعہ کے بعد مسلمانوں سے خطاب کرتے ہوئے ان کو مطلع کیا کہ ۱۱ ،۱۲اپریل کو بمبئی میں منعقد ہونے والے آل پاکستان مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس میں جیسا کہ انھیں ۳۵ ممبران پر مشتمل بورڈ کی تشکیل کا اختیار دیا گیا تھا وہ ممبران کی فہرست تیزی سے مکمل کر رہے ہیں انھوں نے کہا کہ آل انڈیا مسلم لیگ کی تنظیم ہر پہلو سے آل انڈیا مسلم کانگریس سے بہتر ہے۔

مئی ۲ ۔ ان کے ۲۱ مئی کے خط کے جواب میں شمس الحسن نے انھیں بتایا کہ ان کا ۲۳ مارچ کا خط آل انڈیا مسلم لیگ کے دفتر میں موصول نہیں ہوا ۔انھوں نے کہا کہ آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس کی وجہ سے دفتر تین ہفتہ کے لئے بمبئی منتقل ہو گیا تھا ۔متوقع انتخابات کی تیاریوں سے متعلق معاملات پر بھی گفتگو کی ۔شمس الحسن کا اردو میں تحریر کردہ خط رومن رسم الخط میں ہے۔

مئی ۳ ۔ بمبئی کے حسین بھائی اے لالجی نے ایک خط میں انھیں ٹائمز اور کرانیکل میں شائع ہونے والی رپورٹ اور انٹرویو کے بارے میں بتایا ۔انھوں نے بتایا کہ ان کے پاس ان شرفاء کی فہرست موجود ہے جنھیں وہ مدعو کرنا چاہتے ہیں ۔انھیں بتایا کہ ان سے دوسرے دن ان کے دفتر میں ملاقات کریں گے۔

مئی ۴ ۔ کشمیر کے لئے لاہور سے راولپنڈی روانہ ہو گئے۔

مئی ۵ ۔ صبح راولپنڈی پہنچے ۔ممتاز مسلم رہنماؤں نے ریلوے اسٹیشن پر

استقبال کیا۔مقامی رہنماؤں سے انتخابات کے پروگرام پر گفتگو کی ،بعد ازاں عوامی اجتماع سے خطاب کیا جس میں تمام طبقوں سے تعلق رکھنے والے افراد کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔

مئی ۶۔ کشمیر جانے کے لئے راولپنڈی سے روانہ ہوگئے۔

مئی ۷۔ آل انڈیا مسلم لیگ پنجاب کے صدر علامہ اقبال اور دوسرے آٹھ رہنماؤں نے ان کی انتخابی اسکیم جو لاہور میں رہنماؤں سے ملاقات کے دوران گفتگو میں زیر بحث آئی تھی کا خیر مقدم کیا۔

مئی ۱۳۔ الہٰ آباد کے سر شفاعت احمد خان نے محمد علی جناح کے انتخاب میں آل انڈیا مسلم لیگ کے ٹکٹ پر حصہ لینے کی اسکیم کو مسترد کردیا۔

مئی ۱۶۔ ملک برکت علی نے ایک خط میں انھیں اطلاع دی کہ "سیاست" کے ایڈیٹر سید حبیب نے ایک جھوٹی خبر شائع کی ہے کہ انھوں (جناح) نے اپنے ایک دوست کے نام ایک خط میں اعتراف کیا ہے کہ پنجاب میں ان کی کوششیں ناکام ہوگئی ہیں اور انھوں نے سری نگر سے واپسی پر براہ راست دہلی یا بمبئی جانے کا فیصلہ کیا ہے مرکزی پارلیمانی بورڈ کے اجلاس کے لئے ۹ جون کے بجائے ۷ جون کی تاریخ تجویز کی۔

مئی ۱۸۔ بارہ بنکی کے امیر الدین قدوائی نے ان کے ۱۱ مئی کے خط اور ان کے پر خلوص تعاون کی قبولیت کا شکریہ ادا کیا۔انھوں نے کہا کہ محمد علی جناح کی مختلف جماعتوں کے اتحاد کی اسکیم اور ان کی قیادت تمام بے غرض اور عملی کارکنوں کے لئے قابل قبول ہوگی۔

مئی ۲۰۔ امیر الدین قدوائی نے ایک خط میں اطلاع دی کہ تعلیم یافتہ

مسلمانوں پر مشتمل تنظیم "مسلم کامریڈ آف انڈیا" آل انڈیا مسلم لیگ میں شمولیت کی خواہش مند ہے۔

مئی ۲۱۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی ۱۲ اپریل کی قرار داد کے مطابق آل انڈیا مسلم لیگ کے ٹکٹ پر انتخابات میں حصہ لینے کے لئے "آل انڈیا مسلم لیگ کے مرکزی پارلیمانی بورڈ کا مختلف صوبائی پارلیمانی بورڈ کی تشکیل یا الحاق کے اختیارات کے ساتھ اعلان کیا لاہور میں ۹، ۸ جون کو بورڈ کے اجلاس کا بھی اعلان کیا گیا۔

مئی ۲۴۔ کراچی سے حکیم فتح محمد سہوانی نے، ان کے ایک خط کے جواب میں مرکزی بورڈ کے لئے نمائندوں کے انتخاب کو تسلی بخش قرار دیتے ہوئے ان سے بورڈ کے اجلاس کی تاریخ تبدیل کرنے کی درخواست کی کیوں کہ اس کا سندھ ایڈوائزری کونسل کے اجلاس سے ٹکراؤ ہو رہا تھا۔

مئی ۲۷۔ کلکتہ کے ایم اے ایچ اصفہانی نے مرکزی پارلیمانی بورڈ میں اپنی نامزدگی پر ان کا شکریہ ادا کیا۔ یونائٹڈ مسلم پارٹی کا جس کے وہ اور دوسرے مسلمان ممبر تھے، تعارف بھی کرلیا۔

مئی ۲۸۔ آل شیعہ کانفرنس لکھنؤ کے اعزازی جنرل سکریٹری مرزا محمد جعفر حسین نے اپنی قراردادوں کی ایک کاپی روانہ کی جن میں مسلم جماعتی سیاست میں کسی نقصان سے اجتناب کے لئے انصاف اور مساوی برتاؤ کا مطالبہ کیا گیا تھا۔

مئی ۲۹۔ مرکزی پارلیمانی بورڈ کے ممبران کی فہرست سے متعلق ایک بیان سری نگر سے جاری کیا۔

مئی ۳۱۔ سکریٹری آل انڈیا مسلم یوتھ، آل انڈیا مسلم لیگ، راغب احسن نے ایک خط میں مسلم اتحاد سے متعلق سماجی، سیاسی و

اقتصادی معاملات ،آل انڈیا مسلم لیگ انتخابی بورڈ اور بہار کے معروف رہنماؤں کی مشاورت سے بہار کی نمائندگی پر خیالات کا اظہار کیا۔ ایک کتابچہ منسلک کیا جس میں ان کے مضامین شامل تھے۔ جناح کی قیادت پر اعتماد کا اظہار بھی کیا ۔ مسلم مفادات کو بڑھانے میں ان کی کوششوں کو سراہا اور مسلم سیاست کے چند اہم موضوعات پر بحث کی۔

جون ۲ ۔ کراچی سے حاتم علوی نے ٹائمز آف انڈیا کا ایک تراشہ ارسال کیا اور سندھ پارلیمانی بورڈ کے بارے میں اپنے خیالات ظاہر کئے۔

جون ۳ ۔ علامہ اقبال کی صدارت میں منعقد ہونے والے آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس نے صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات کے لئے ایک مرکزی مسلم پارلیمانی بورڈ کے خیال کو سراہا۔

جون ۴ ۔ کلکتہ سے حسین شہید سہروردی نے ایک خط میں بنگال میں متحدہ مسلم پارٹی کے قیام کے بارے میں اطلاع دی، انھوں نے یقین دلایا کہ ان کی جماعت کا کسی طور پر بھی آل انڈیا مسلم لیگ یا اس کی صوبائی تنظیم سے کوئی ٹکراؤ نہیں ہے۔

جون ٦ ۔ آل انڈیا مسلم لیگ کونسل اور مرکزی پارلیمانی بورڈ کے اجلاسوں میں شرکت کے لئے کشمیر سے لاہور پہنچے۔

جون ۸ ،۹ ۔ علامہ اقبال نے ایک خط کے ساتھ ڈرافٹ اور دی ایسٹرن ٹائمز کا تراشہ ارسال کیا ۔توقع ظاہر کی کہ بورڈ کے بیان سے اس کے خلاف موجود تمام بیانات کا ازالہ ہوجائے گا۔ مسلمانوں کے لئے ایک انتباہ تجویز کیا کہ اگر وہ ان کو پیش کی جانے والی اسکیم کو قبول کرنے میں ناکام رہے تو وہ گذشتہ ١٦ سال کے فوائد سے بھی محروم ہوجائیں گے ۔بیان میں

شمولیت کے لئے چند نکات بھی تجویز کئے اور درخواست کی اسے اخبارات کو جاری کرنے سے قبل اسے انھیں (اقبال) کو واپس کردیا جائے ۔بمبئی میں سکندر حیات سے ملاقات کے نتائج کے بارے میں دریافت کیا ۔انھیں یونینسٹ پارٹی کے مسلم ممبران کے اس اقرار نامہ سے آگاہ کیا جو وہ صوبائی آل انڈیا مسلم لیگ کی جانب سے چند اقرار ناموں کے جواب میں دینے کے لئے تیار ہیں مجوزہ اقرار نامہ کے بارے میں ان (جناح) کی رائے بھی طلب کی۔

جون ۹ ۔ ملک برکت علی مسلم ہال لاہور میں آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے اجلاس کی صدارت کی ۔شرکاء میں میاں احمد یار خان دولتانہ،بیگم شاہنواز، اور پنجاب یونینسٹ پارٹی کے ممتاز ارکان شامل تھے ۔کونسل نے خالی نشستوں کو یونینسٹ اور دوسری جماعتوں کے درمیان پر کیا ۔فلسطین میں برطانوی پالیسی کے خلاف احتجاج اور فلسطیوں سے اظہار ہمدردی کی قرار داد بھی منظور کی گئی۔

ہندوستان میں شہری آزادیوں کی تنظیم کے قیام سے متعلق پنڈت جواہر لال نہرو کا ایک خط آل انڈیا مسلم کونسل کے اجلاس میں پیش کیا ۔کونسل کے ہندوستانی شہریوں کی آزادیوں کی تنظیم کے بنیادی اصول کی تعریف کی لیکن مزید تفصیلات کی عدم موجودگی کی بنا پر کسی موقف کا اظہار نہیں کرسکی ۔خط کو شکریہ کے ساتھ ریکارڈ میں محفوظ کرلیا گیا اور قرار داد جواہر لال نہرو کو ارسال کردی گئی۔

جون ۱۰ ۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے پارلیمانی بورڈ نے علامہ اقبال اور آل انڈیا مسلم لیگ کے دیگر رہنماؤں کے مشورہ سے تیار کردہ

انتخابی منشور کے مسودہ پر جو انھوں نے تیار کیا تھا بحث کی۔ خبر کے مطابق منشور کو مسلمانوں کی صوبائی جماعتوں میں تقسیم اور ان کی کل ہند پہچان کے کھو جانے کے خطرے کو دور کرنے کی مناسبت سے تیار کیا گیا تھا۔ ایک ترجمان کے مطابق انتخابات مقامی مسلمان جماعتوں اور آل انڈیا مسلم لیگ بورڈ کے درمیان اس مسئلہ پر ہوں کہ آیا مقامی مفادات کو قوموں کے کل ہند کے مفادات کے تابع کر دیا جائے یا اس کے بر خلاف۔

۱۱ جون۔ احرار رہنما، افضل حق نے ایک خط میں اجلاس میں اپنی شرکت سے معذوری کا اظہار کیا اور اس موقف کا اظہار کیا کہ پروگرام یا منشور کے ابتدائیہ میں یہ بتایا جائے کہ آل انڈیا مسلم لیگ زیادہ جمہوری خطوط پر کام کرے گی تاکہ مسلمان عوام اور طبقات وقت کی روح کے ساتھ مکمل تعاون کریں اور عوام ملک کی تقدیر بنانے میں اپنا صحیح اور واضح کردار ادا کر سکیں۔

آل انڈیا مسلم لیگ (۱۹۳۰) میں بمبئی کے اجلاس کے فیصلے کے مطابق لاہور سے آل انڈیا مسلم لیگ پارلیمانی بورڈ کا منشور جاری کیا۔ منشور میں مختصر طور پر آل انڈیا مسلم لیگ کی تاریخ بیان کی گئی تھی۔ میثاق لکھنؤ کا دیا گیا تھا اور گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ پر آل انڈیا مسلم لیگ کے موقف پر اثبات کا اظہار کیا گیا اور ہم خیال گروپوں سے تعاون پر زور دیا گیا تھا۔

۱۵ جون۔ نواب آف چھتاری اور نواب سر محمد یوسف نے آل انڈیا پارلیمانی بورڈ سے استعفی دے دیا۔ انھوں نے نیشنل ایگریکلچرسٹ پارٹی کا احیاء کر لیا تھا۔

لکھنؤ یونیورسٹی کے ڈاکٹر آر ۔کے ۔مکرجی نے ہندو اور مسلمانوں کے درمیان اختلافات طے کرنے کے لئے بین المذاہب شادیوں کی تجویز پیش کی۔

جون ۲۰ ۔ مولانا احمد سعید نے دہلی سے ایک خط میں انھیں بتایا کہ آنے والے انتخابات کے نتیجے میں آل انڈیا مسلم لیگ کے ممبران اور کارکنان کے لئے یہ صحیح وقت ہے کہ وہ فعال ہو جائیں ،ان سے درخواست کی کہ وہ ہندوستان کے اہم سیاسی مراکز کا دورہ کریں ۔ایک اردو روزنامہ یا کم از کم ایک پندرہ روزہ اخبار شروع کرنے کی تجویز دی اور کہا کہ یہ اخبار مکمل طور پر آل انڈیا مسلم لیگ کے مقصد کے لئے وقف ہو کیونکہ آل انڈیا مسلم لیگ کے مقصد کو مقبول بنانے کے لئے ایک اخبار کی شدید ضرورت ہے۔

جون ۲۱ ۔ اپنی رہائش گاہ پر آل انڈیا مسلم لیگ کے پارلیمانی بورڈ کے اجلاس کی صدارت کی جس میں ۵ جولائی کو دوبارہ اجلاس بلانے کا فیصلہ کیا گیا ۔ایک بیان میں کہا کہ آل انڈیا مسلم لیگ کے رہنماؤں نے ان (جناح) کو اپنے مکمل تعاون کا یقین دلایا ہے۔

جون ۲۲ ۔ یوپی کے مسلم رہنماؤں سے مرکزی پارلیمانی بورڈ سے متعلق ان کے طرز عمل کو تبدیل کرنے کے لئے کہا۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے مرکزی پارلیمانی بورڈ سے مختلف ممبران کی علیحدگی پر گفتگو کی ۔انھوں نے کہا نامزد کئے جانے والے ۵۶ ممتاز افراد میں سے صرف ۴ افراد نے خدمت سے معذوری ظاہر کی ہے ان میں نواب آف چھتاری ،سر محمد یوسف اور ظفر علی خان شامل ہیں، انھوں نے کہا کہ چھتاری کا مؤقف بدل گیا ہے اور

نواب یوسف نے آل انڈیا مسلم لیگ اور نیشنل ایگریکلچرسٹ پارٹی کے مشترکہ امیدوار کی حیثیت سے انتخاب میں حصہ لینے کی خواہش کا اظہار کیا تھا اور ظفر علی خان مکمل آزادی پر یقین رکھتے ہیں ۔انھوں نے وثوق سے کہا کہ آل انڈیا مسلم لیگ تمام ایسے گروپوں سے تعاون کرے گی جن کے مقاصد اس کے مقاصد سے مماثلت رکھتے ہوں گے۔

جون ۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے مرکزی پارلیمانی بورڈ کا پہلا اجلاس لاہور میں طلب کیا ۔سر محمد اقبال کا خط موصول ہوا جس میں انھوں نے مطالبہ کیا تھا کہ پرجوش صوبائی مسلم رہنماؤں کو تاکید کی جائے کہ وہ ہندوستان کے مسلمانوں کے مفادات کے خلاف کام نہ کریں۔

جون ۲۳ ۔ ایک اخباری نمائندے کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ،آل انڈیا مسلم لیگ آئین ساز کمیٹی میں کانگریس سے تعاون کرے گی تاکہ حکومت پر موجودہ آئین کو تبدیل کرکے عوام کے لئے قابل قبول آئین کے نفاذ کے لئے دباؤ ڈالا جاسکے۔

جون ۲۵ ۔ علامہ اقبال نے ایک خط میں درخواست کی کہ سکندر حیات خان سے ان کی جو گفتگو ہو اس سے وہ ان (اقبال) کو مطلع رکھیں ۔سکندر حیات اس وقت لاہور میں ہیں اور ممکن ہے کہ وہ ان سے بمبئی میں ملاقات کریں۔

جون ۲۹ ۔ ایک خط میں شوکت علی نے تجویز پیش کی کہ وہ یٰسین نوری بیرسٹر کو دعوت دیں کیونکہ احمد آباد اور گجرات میں ان کا اثر و رسوخ موجود ہے۔

جولائی ۳ ۔ ماسوائے وفاقی حصہ کے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء، جزوی طور پر اس وقت نافذ العمل ہوگیا جب اس کے انتخابی

حصہ روبہ عمل ہوئے۔

جولائی ۴ ۔ بمبئی کے ایم ایم ایس اصفہانی نے ملاقات کی درخواست کی۔

جولائی ۵ ۔ بمبئی میں مسلمانوں کے دو سو رہنماؤں کے ایک اجلاس کی صدارت کی ۔ان میں شوکت علی ، حسین بھائی لالجی ، ممبر اسمبلی سر سلیمان قاسم مٹھا، اور بمبئی کے وزیر سر ایم اے کے دہلوی بھی شامل تھے ۔تین گھنٹے کے مباحثہ کے بعد صوبائی پارلیمانی بورڈ تشکیل پاگیا ۔وہ (محمد علی جناح) اور سر سلیمان مٹھا صوبائی بورڈ کے صدر اور سکریٹری منتخب ہوئے۔

جولائی ۸ ۔ حامد حسین نے بھوپال سے ایک تار میں محمد علی جناح کی علالت کی بنا پر سماعت کے ملتوی ہونے کے اطلاع دی۔ انھوں نے ان سے درخواست کی اپنی پندرہ سو روپے روزانہ کی فیس کی ادائیگی کے بعد ان کو اگلی مناسب تاریخ کی بابت تحریر کریں اگست کی تاریخ کو فوقیت ہوگی۔

بھوپال ہائی کورٹ کے رجسٹرار ایس ۔اختر الدین نے انھیں اطلاع دی کہ کہ صاحبزادہ محمد اسماعیل خان کے خلاف انور جہاں کے مقدمے میں اپیل ملتوی ہوگئی ہے اور آئندہ تاریخ ان کی سہولت پر جولائی یا اگست میں اخراجات کی ادائیگی پر مقرر ہوگی۔

جولائی ۱۰، ۱۱ ۔ نواب آف ڈھاکہ کے نام ایک طویل خط میں ایم اے ایچ اصفہانی، اے آر صدیقی اور خواجہ نور الدین نے متحدہ مسلم پارٹی ،بنگال سے استعفٰی دے دیا۔

جولائی ۱۳ ۔ آنے والے انتخابات کے سلسلہ میں بنگال متحدہ مسلم پارٹی کی ایگزیکٹو کونسل نے ان کو کلکتہ آنے کی دعوت دی۔

جولائی ۱۶ ۔ جمعیت علمائے ہند کے جنرل سکریٹری مولانا احمد سعید نے ایک

خط میں انھیں اطلاع دی کہ بنگال اور سی پی کے صوبوں میں ان کی موجودگی اور ذاتی اثر کے بغیر پارلیمانی بورڈ تشکیل نہیں دیئے جاسکتے۔

بھوپال کے سید محمد وکیل نے اطلاع دی کہ صاحبزادہ محمد اسمٰعیل علی خان کے خلاف انور جہاں بیگم کے مقدمے میں ہائی کورٹ نے ان (محمد علی جناح) کی بذریعہ ٹیلی گرام مقدمہ کی آئندہ سماعت یکم اگست مقرر کرنے کی درخواست مسترد کردی کیوں کہ قبل ازیں دوسرے فریق کے مشورے سے ۸ اگست کی تاریخ مقرر کی جاچکی ہے۔

جولائی ۱۸۔ ایم۔اے ایچ اصفہانی نے انھیں یونائیٹڈ مسلم پارٹی سے اپنے استعفٰی کی کاپی ارسال کی اور دریافت کیا کہ کیا ۶/اگست کی تاریخ ان کی کلکتہ آمد کے لئے مناسب ہوگی۔

جولائی ۱۹۔ صوبائی مسلم لیگ بمبئی کے پارلیمانی بورڈ کے ایک اجلاس نے جس میں ساٹھ ممتاز مسلم رہنماؤں نے شرکت کی ،نو ممبران پر مشتمل ایک ورکنگ کمیٹی تشکیل دی جس کا محمد علی جناح کو صدر منتخب کیا گیا۔ آل انڈیا مسلم لیگ پارلیمانی بورڈ کی پالیسی اور پروگرام کو قبول کرتے ہوئے چار ارکان پر مشتمل ایک سب کمیٹی مقرر کی جس میں محمد علی جناح سر علی محمد خان دہلوی حسین علی بھائی لالجی اور محمد سلیمان قاسم مٹھا شامل تھے۔

جولائی ۲۶۔ مرکزی پارلیمانی بورڈ کے ارکان کے ساتھ جو صوبائی پارلیمانی بورڈ کی تشکیل کے لئے بمبئی سے آئے تھے پانچ گھنٹے تک ملاقات کی اور ان کے باہم اختلافات کو دور کیا۔انھوں نے امید ظاہر کی کہ وہ اگست کے وسط میں یوپی جائیں گے۔

جولائی ۳۱۔ ملک برکت علی نے انھیں تجویز پیش کی کہ اب جبکہ فضل حسین آل انڈیا مسلم لیگ پارلیمانی بورڈ میں نہیں ہیں لہذا ان کی جگہ مولانا ظفر علی خان کو شامل کیا جائے۔

اگست ۲۔ بمبئی کے مسلم لیگ پارلیمانی بورڈ بمبئی کی ورکنگ کمیٹی کا پہلا اجلاس ان کی صدارت میں منعقد ہوا اجلاس نے منشور کا مسودہ چند ترمیمات کے ساتھ منظور کیا اور آل انڈیا مسلم لیگ کے ٹکٹ کے ممکنہ امیدواروں کو ہدایت کی وہ ۱۳ ستمبر تک اپنی درخواستیں ارسال کر دیں۔

اگست ۶۔ لاہور کے اردو روز نامہ سیاست کے مدیر نے خصوصی شمارے افغانستان نمبر میں اشاعت کے لئے پیغام ارسال کرنے کی درخواست کی۔

اگست ۱۲، ۱۳۔ لکھنؤ میں آل انڈیا اسٹوڈنٹس کانفرنس کا افتتاح جواہر لال نہرو نے کیا جبکہ صدارت محمد علی جناح نے کی۔ جواہر لال نہرو نے فرقہ وارانہ فسادات کو تکلیف دہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ ایسے مسائل عام طور پر غلام ملکوں میں حکمران پیدا کرتے ہیں، ۱۲اگست کو اپنے صدارتی خطاب میں محمد علی جناح نے ملک میں ایک ایسے مشترکہ پلیٹ فارم کی کمی پر افسوس کا اظہار کیا جہاں تمام قوموں کے بہترین اذہان باہم سر جوڑ کر بہت سے اور بکثرت ناقابل حل مسائل کے حل کے لئے راستے و طریقے دریافت کرسکتے ہیں۔ اپنے خطاب میں جواہر لال نہرو سے اتفاق کیا کہ طلبہ جارحانہ سیاست میں ملوث نہ ہوں بلکہ مستقبل کے رہنما کی حیثیت سے عالمی مسائل سے پوری طرح واقف رہیں۔ طلبہ کو نصیحت کی کہ وہ جذبات کی رو میں نہ بہیں بلکہ مسائل کا گہرائی میں جائزہ لیں۔ اور حقائق کا سامنا

کریں ۔ساتھیوں کے جذبات کو نظر انداز کرنے کا جذبہ پیدا کریں اس طرح قابل معذرت اختلافات کو کم سے کم کریں اور آزادی کے حقیقی مقصد کے لئے راستہ ہموار کریں۔ انھوں نے یقین دلایا کہ ایسے انقلاب یا خوں ریزی کا برا نہیں منائیں گے جس کے ذریعہ یقینی طور پر ۲۴ گھنٹے میں خود مختار حکومت قائم ہوجائے۔کانفرنس کی کاروائی کے دوران چند ناخوشگوار واقعات بھی رونما ہوئے ،اور انھی واقعات نے کانفرنس میں شریک چند مسلم طلبہ کو آل انڈیا مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن کے قیام پر اکسایا ۔جواہر لال نہرو کی تقریر کے دوران جب مسلم طلبہ نے مغرب کی نماز کے لئے وقفے کا مطالبہ کیا، ہندو طلبہ نے احتجاج کرنا اور غل مچانا شروع کردیا ۔محمد علی جناح نے اپنی تقریر کے دوران جب اعلان کیا کہ کانگریس ایک غالب ہندو تنظیم ہے جب کہ مسلم جو کہ علیحدہ شناخت رکھتے ہیں ان کی نمائندگی آل انڈیا مسلم لیگ کرتی ہے تو ان پر آوازیں کسے گئے۔ محمد علی جناح شور و غوغا کے باوجود پرسکون اور مطمئن رہے اور جب یہ شور و غوغا ختم ہوگیا تو انھوں نے واضح اور گونجتی ہوئی آواز میں دہرایا "میں کہتا ہوں کہ کانگریس ایک ہندو جماعت ہے اور آل انڈیا مسلم لیگ مسلمانوں کی نمائندگی کرتی ہے۔ کانفرنس کے بعد مسلم طلبہ نے جن میں محمد نعمان، واحد بخش قادری، اور راحت سعید چھتاری شامل تھے ان سے ملاقات کی اور آل انڈیا مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن کے قیام کے سلسلے میں ابتدائی اقدامات طے کئے گئے۔

اگست ۱۳ ۔ ۱۵اگست کو اپنی کلکتہ آمد سے مطلع کیا۔

اگست ۱۴ ۔ لکھنو میں میونسپل کارپوریشن نے ان کے اعزاز میں شہری

استقبالیہ بھی ترتیب دیا اور خطبہ استقبالیہ بھی پیش کیا۔

اگست ۱۵ ۔ لکھنؤ میں مختلف اضلاع سے تعلق رکھنے والے چار سو مسلم نمائندوں کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے انھیں ماضی کے اختلافات کو فراموش کرنے اور آل انڈیا مسلم لیگ کے جھنڈے تلے مسلم اتحاد کے لئے کام کرنے کی تلقین کی۔

یو پی کے مسلمانوں کے ایک جلسہ میں اعلان کیا کہ آل انڈیا مسلم لیگ کا مقصد فرقہ وارانہ اور بین الفرقہ وارانہ اتحاد ہے۔

اگست ۲۱، ۱۷۔ صوبہ بنگال کا دورہ کیا اور سر کردہ مسلم رہنماؤں بشمول اے کے فضل حق اور خواجہ ناظم الدین سے ملاقات کی، اس ملاقات کا مقصد بنگال کی مسلم تنظیموں کو متحد کرنا تھا، فضل حق نے اپنی پروجا پارٹی، کے خاتمہ پر اتفاق کیا، لیکن محمد علی جناح کی بنگال سے واپسی پر وہ اسی مصالحتی فارمولے پر لوٹ آئے جس کے تحت بنگال میں تین مسلم تنظیموں کو آل انڈیا مسلم لیگ کی سرپرستی میں متحد کرنا تھا۔

اگست ۱۷ ۔ کلکتہ پہنچے ہاوڑہ ریلوے اسٹیشن پر تقریباً" ایک ہزار مسلمانوں نے شاندار استقبال کیا، ان کا استقبال کرنے والوں میں فضل حق، اصفہانی، حسین شہید سہروردی، مولانا اکرم خان، خواجہ نورالدین، حاجی آدم جی داؤد، عبدالجبار واحدی، اور (مدیر عصر جدید) اور جی سی گپتہ شامل تھے۔

اگست ۱۸ ۔ بنگال کے گورنر کے پرائیویٹ سکریٹری نے انھیں اطلاع دی کہ عزت ماب، ان کے کلکتہ کے دورہ کے دوران، ۲۰ اگست کو بارہ بجکر ۲۰ منٹ پر ان سے تعلقات کے احیاء پر خوشی محسوس کریں گے۔

اگست ۱۹ ۔ کلکتہ میں طلبہ کے ایک اجتماع میں آل انڈیا مسلم لیگ پارلیمانی

بورڈ کے مقاصد کی وضاحت کی۔

اگست ۲۰۔ اسلامیہ کالج یونین کلکتہ نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔اعلان کیا کہ آل انڈیا مسلم لیگ کا مقصد مسلمانوں کے طبقات میں باہمی اتفاق پیدا کرنا ہے۔ فضل الحق کی سربراہی میں کرشک پوجا سمتی کے رہنماؤں سے گفتگو کی، جس کے بعد ان کے اور آل انڈیا مسلم لیگ کے درمیاں مصالحت ہو گئی۔

اگست ۲۱۔ بنگال کی صوبائی مسلم لیگ کونسل کے اجلاس میں شام کو شرکت کی۔ مسجد ناخدا کلکتہ میں نماز جمعہ ادا کی۔ مسجد دیکھی اور وہاں کے امام اور مفتی سے ملاقات کی۔

آسو توش ہال کلکتہ یونیورسٹی میں کلکتہ یونیورسٹی کے طلبہ کے ایک پر ہجوم جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا "ہندوستان کی آزادی تمام قوموں، خصوصا" ہندوؤں اور مسلمانوں کے اتحاد میں پوشیدہ ہے "ہم ایک آزاد ہندوستان چاہتے ہیں ،ایسا ہندوستان جہاں حکومت اس کے اپنے ہاتھوں میں ہو" طلبہ (تمام مذاہب کے) پر زور دیا کہ "وہ آراء کا تبادلہ کریں، زندگی بھر باقی رہنے والی دوستیاں بنائیں" اور ایک عملی سیاستدان اور مدبر کی حیثیت سے اتحاد کے مسئلے کا حلِ دریافت کریں۔

شیاما پرشاد مکرجی نے جلسے کی صدارت کی۔بعد ازاں اپنے اعزاز میں دیئے گئے ایک استقبالیہ میں شرکت کی۔کلکتہ سے روانگی اس وقت تک کے لئے ملتوی کردی جب تک کہ مختلف مسلم رہنماؤں اور جماعتوں سے ایک متحدہ محاذ کے قیام کے لئے بات چیت مکمل نہیں ہو جاتی۔

اگست ۲۳۔ علامہ اقبال نے ایک خط میں آل انڈیا مسلم لیگ پارلیمانی بورڈ

اور یونینسٹ پارٹی کے درمیان سمجھوتے کے فارمولے سے آگاہ کیا اور ان کی تجاویز و نقطہ نظر جاننا چاہا۔ بنگال میں آل انڈیا مسلم لیگ پارلیمانی بورڈ اور فضل الحق کی پروجا پارٹی کے درمیان ہونے والے سمجھوتے کی شرائط سے متعلق سوال کیا۔

اگست ۲۶۔ کلکتہ میں ایک انٹرویو میں کہا کہ بنگال کے مسلمانوں کی کرشک پروجا پارٹی، متحدہ مسلم پارٹی، اور صوبائی مسلم لیگ کے درمیان سہ جماعتی معاہدہ کے نتیجہ میں مکمل اتحاد پیدا ہوگیا ہے۔

اگست ۲۹۔ بمبئی پہنچے ایک بیان میں کہا کہ صوبائی بورڈ کے قیام میں بنیادی اصولوں پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا۔ کیوں کہ آل انڈیا مسلم لیگ، ترقی پسند، محب وطن اور آزاد افراد پر مشتمل ہوگی۔ صرف مسلمانوں کے لئے نہیں بلکہ کل ہندوستان کی خدمت کے مقصد کے ساتھ بعض حلقوں کی جانب سے پھیلائی جانے والی اس خبر کی تردید کی کہ آل بنگال پروجا پارٹی آل انڈیا مسلم لیگ پارلیمانی بورڈ میں شرکت کے لئے رضا مند نہیں ہے، یوپی، اور بنگال کے اپنے دورے کے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ آل انڈیا مسلم لیگ کو "ترقی پسند اور آزاد مسلمانوں" بلکہ سیاسی شعور رکھنے والے مسلمانوں کے تمام طبقات کی مکمل حمائت حاصل ہوگی۔

اگست ۳۰۔ صاحبزادہ محمد اسمٰعیل خان آف ٹونک، راجپوتانہ کے ہندوستانی استاد سید حماد حسین کو ایک خط میں مطلع کیا کہ مقدمہ کے سلسلہ میں عدالت میں پیش ہونے کی فی دن فیس کے علاوہ آمد و رفت کے اخراجات بھی ادا کرنا ہوں گے۔ اس کے علاوہ مقدمہ اچانک التواء کے نتیجے میں ہونے والے نقصانات کم

سے کم تین ہزار روپے ہوں گے (انھوں نے ۳ ستمبر کو حامد حسین کو اطلاع دی کہ مقدمہ جیت لیا گیا ہے)

ستمبر ۳ ۔ سیکس کی فرانسس ایم براؤن نے ایک خط میں ان حالات سے آگاہ کیا جن کی بنا پر آخر کار وہ اسکول بند کر دیا گیا ہے جہاں ان کی بیٹی دینا زیر تعلیم تھی ۔ان کو دینا کے امتحان کے نتیجہ سے بھی آگاہ کیا۔

ستمبر ۱۰ ۔ مرکزی لیجسلیٹو اسمبلی میں سرکاری بنچوں سے اس حقیقت کے بارے میں سوال کیا کہ "ہز میجسٹی گورنمنٹ نے مارشل لاء کے نفاذ کا ایک دھمکی آمیز اعلامیہ جاری کیا ہے اور فوجی دستے پہلے ہی فلسطین روانہ کیئے جاچکے ہیں۔

انڈین کمپنیز ایکٹ (ترمیمی) بل پر جو سلیکٹ کمیٹی سے آیا تھا اسمبلی میں بحث میں حصہ لیا ۔سوال کیا کہ اس مرحلے پر وہ مینیجنگ ایجنسی سسٹم کے خاتمہ کے لئے تحریک پیش کر سکتے ہیں ۔سر نری پیندرا سرکار کے ان پر حملے سے مشتعل ہو گئے۔

ستمبر ۱۱ ۔ زراعت پر رائل کمیشن کی سفارشات سے متعلق مواد کے بارے میں ٹریژری بنچوں سے سوال کیا کہ کیا حکومت نے ہندوستانی مسلمانوں کے ان جذبات کا ادراک کیا ہے جو فلسطین فوجی دستے روانہ کرنے کے خلاف عوامی اجتماعات سے ظاہر ہورہے ہیں۔

انڈین کمپنیز ایکٹ (ترمیمی) بل (دفعہ ۲) کی بحث میں حصہ لیا اور اس دفعہ میں ترمیم کے خلاف رائے دی۔

ستمبر ۱۲ ۔ اللہ بخش یوسفی سے ایک خط میں درخواست کی کہ شمال مغربی سرحدی صوبہ میں آئینی اصلاحات سے متعلق صورت حال سے انھیں آگاہ کریں ۔

ستمبر ۱۴۔ ٹریژری بنچوں سے سوال کیا کہ "کیا حکومت ہند اس امر سے آگاہ ہے کہ حکومت برطانیہ حاکمانہ قوت کی حیثیت سے اپنے اختیارات اس طور استعمال کررہی ہے جس کا مطلب عربوں کی تباہی ہے۔ حکومت کی جانب سے سر ہنری گریگ نے انکار میں جواب دیا۔

ستمبر ۱۴، ۱۸۔ انڈین کمپنیز (ترمیمی) بل کی مختلف دفعات پر بحث میں حصہ لیا۔

ستمبر ۱۹۔ شملہ میں بورڈ کے ایک اجلاس میں آل انڈیا مسلم لیگ پارلیمانی بورڈ کے کام کا جائزہ لیا۔

ستمبر ۲۰--۳۰- انڈین کمپنیز (ترمیمی) بل کی مختلف دفعات پر بحث میں شرکت کی۔

یکم اکتوبر۔ انتخابات کے معاملات میں سرکاری ملازمین کی مداخلت سے متعلق ڈاکٹر خان صاحب کی قرارداد پر بحث میں شرکت کی۔

اکتوبر ۲، ۶۔ انڈین کمپنیز (ترمیمی) بل کی دفعہ ۴۲ پر لیجسلیٹو اسمبلی میں بحث میں شرکت کی ترمیم کی یہ کہہ کر مخالفت کی کہ وہ چاہتے ہیں کہ اس بات کو یقینی بنانے کے لئے ایسے اقدامات کیئے جائیں کہ ہندوستانی اکاؤنٹنٹس وہی حیثیت حاصل کرنے کے لئے جو چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ کو انگلینڈ میں حاصل ہے۔ہندوستان ہی میں امتحان پاس کرنے کے قابل ہوں۔

اکتوبر ۷۔ کراچی سے حکیم فتح محمد سہوانی نے ایک خط میں انھیں سندھ کی سیاست سے آگاہ کیا۔

اکتوبر ۱۰۔ لاہور پہنچے۔سر سکندر حیات خاں اور ان کی یونینسٹ پارٹی کے رہنماؤں سے اس خیال کے تحت مذاکرات کی ابتدا کی کہ انھیں آل انڈیا مسلم لیگ میں شمولیت کے لئے راضی کیا

جا سکے۔

اکتوبر ۱۱۔ لاہور میں انتخابی مہم کی ابتدا کی ۔ایک عظیم جلسہ سے خطاب کیا اور پنجاب کے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ مسلم لیگ کے نامزد امید واروں کو ووٹ دیں اور ملک کے دوسرے مسلمانوں کے ساتھ شانہ بہ شانہ کھڑے رہیں۔

اکتوبر ۱۴۔ لاجپت رائے ہال لاہور میں طلبہ کے ایک اجلاس میں سامعین کو ہدایت کی کہ وہ جداگانہ بمقابلہ مشترکہ طریقہ انتخاب کے مسئلہ کو ملتوی کردیں اور پہلے اس مسئلہ پر توجہ دیں کہ قانون ساز اسمبلی میں روشن خیال سیاسی نظریات کے حامل افراد کا انتخاب ممکن ہو سکے۔ "اگر پنجاب کے ذہین لوگ محتاط نہ رہے تو میری بات پر یقین کریں کہ وزارت ان افراد سے قائم ہو گی جو صرف حکومت کے احکامات بجا لائیں گے۔"

اکتوبر ۱۷۔ آغا سید لال بادشاہ کو اپنی پشاور آمد کے بارے میں بذریعہ ٹیلی گرام مطلع کیا (۔وہ ہوٹل فلیٹیز لاہور میں قیام پذیر تھے)

اکتوبر ۱۸، ۲۴۔ مسلمانوں کو منظم کرنے کے لئے پشاور کا دورہ کیا ۔پشاور ریلوے اسٹیشن پر تقریباً" چار سو افراد نے شاندار استقبال کیا۔ جن میں ۳۰ خاکسار اور ۸۷ بوائے اسکاؤٹ کے علاوہ صاحبزادہ سر عبدالقیوم، غلام صمدانی، پیر بخش لال بادشاہ، چاند بادشاہ، محمد عثمان نسواری، رحیم بخش، عطااللہ اور عبدالحئی شامل تھے ۔انھیں اسٹیشن کے باہر جلوس کی صورت میں لے جایا گیا ۔صاحبزادہ قیوم کی رہائش گاہ پر تقریباً" دو گھنٹے میں پہنچے۔

اکتوبر ۱۸۔ غلام محمد لونڈ خور، عبدالقیوم خان ، قاسم شاہ میاں اور ڈاکٹر سی سی گھوش سے شام کو ملاقات کی۔ پریس کو ایک انٹرویو دیتے

ہوئے مسلمانوں کی تنظیم اور ان میں اتحاد کے لئے اپنی نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

اکتوبر ۱۹ ۔ ایڈورڈ کالج پشاور کے مسلم طلبہ کی دعوت پر کالج کا دورہ کیا۔ اپنے خطاب میں شمالی مغربی سرحدی صوبہ میں سیاسی بیداری پر روشنی ڈالی ۔اور کہا کہ ان کے شمالی مغربی سرحدی صوبہ کے دورے کا مقصد مسلمانوں کو بتانا تھا کہ وہ ۱۹۳۵ ایکٹ کے تحت کیوں کر اپنے حقوق کا دفاع کر سکتے ہیں۔ آزاد پارٹی کے تحت شاہی باغ میں منعقدہ ایک عوامی اجتماع سے جس کی صدارت آغا لال بادشاہ نے کی خطاب کرتے ہوئے سامعین سے جن میں تمام طبقات کے افراد شامل تھے ۔کہا کہ وہ اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کریں اور اسمبلی میں اپنے بہترین افراد منتخب کریں۔

اکتوبر ۲۰ ۔ خیبر یونین کی دعوت پر اسلامیہ کالج میں طلبہ سے خطاب کیا۔ طلبہ کو نصیحت کی وہ خود کو تعلیمی اور سیاسی طور پر ترقی یافتہ بنائیں ۔طلبہ کی درخواست پر خیبر یونین کا اعزازی لائف ممبر بننا قبول کیا اور ممبر بننے کے رجسٹر پر دستخط کئے۔

اکتوبر ۲۱ ،۲۲ ۔ ملک مراد خان شنواری اور ملک شائدہ خاں شنواری کی دعوت پر لنڈی کوتل اور طورخم کا دورہ کیا ۔بعد الذکر نے ان کے اعزاز میں ظہرانہ دیا ۔کارکنوں کے ساتھ طورخم کی سرحد پر تصاویر اتروائیں واپسی کے سفر میں علیل ہوگئے اور حرارت ہوگئی ۔صاجبزادہ سر عبدالقیوم کی جانب سے ان کے اعزاز مین منعقد کی جانے والی چائے کی ضیافت میں شریک نہ ہوسکے۔

اکتوبر ۲۳ ۔ مسجد مہابت خان میں جمعہ کی نماز میں پھندے دار ٹوپی اوڑھ

کر شرکت کی۔

اکتوبر ۲۴ ۔ عبدالودود سر ہنری اور دوسروں سے ملاقات کی جنھوں نے انھیں آئندہ انتخابات میں آل انڈیا مسلم لیگ کی فتح کے امکانات سے آگاہ کیا۔

پشاور سے شام کے وقت روانہ ہوگئے۔ ریلوے اسٹیشن پر تقریباً" پچاس افراد نے رخصت کیا۔

نومبر ۱ ۔ اس قرار داد کی کاپی وصول کی جس میں انھیں عیدالفطر کے فوراً بعد آل انڈیا مسلم لیگ پارلیمانی بورڈ بنگال کا اجلاس بلانے کا اختیار دیا گیا تھا۔

نومبر ۳ ۔ بمبئی میں اخباری نمائندوں سے ایک انٹرویو میں اے ۔کے فضل حق سے ہونے والی خط و کتابت جاری کی اور آل انڈیا مسلم لیگ کی رکنیت ختم کرنے کی وجوہات بیان کیں۔

نومبر ۱۴،۱۵ ۔ آل انڈیا مسلم لیگ پارلیمانی بورڈ بمبئی پریسڈنسی نے ایک طویل نشست کے بعد بمبئی اسمبلی کی تیس نشستوں اور پانچ کونسل نشستوں کے لئے ۲۶ امیدواروں کا انتخاب کرلیا۔ بقایا امیدواروں کا انتخاب آئندہ اجلاس کے لئے ملتوی کردیا گیا۔

دسمبر ۴ ۔ اعظم گڑھ کے مرزا ایس ایم انصاری نے ایک خط میں ان کی زیر قیادت خدمت کرنے کی خواہش کا اظہار کیا تاکہ وہ مسلمانوں کے کارآمد خادم کی حیثیت سے تربیت حاصل کر سکیں۔

دسمبر ۷ ۔ کراچی سے شیخ عبدالمجید نے ایک تار میں انھیں ان کی قیادت میں آل انڈیا مسلم لیگ پارلیمانی بورڈ کی تشکیل کے لئے ۲۰/دسمبر کو کانفرنس بلانے کے اطلاع دی اور ان کی منظوری کی بابت دریافت کیا۔

سہروردی نے ان سے درخواست کی کہ کلکتہ کا کم از کم ایک ہفتے کا دورہ کریں ان کی آمد کی تاریخ وقت اور قیام کے عرصہ کے بارے میں دریافت کیا۔

دسمبر ۸۔ پنجاب کے صوبائی پارلیمانی بورڈ کے صدر علامہ اقبال نے ان سے ایک خط میں زیادہ سے زیادہ کامیابی حاصل کرنے کے لئے انتخابات سے قبل، پنجاب کا دورہ کرنے کی درخواست کی۔

دسمبر ۹۔ امپیریل پبلشنگ کمپنی لاہور کے مینجر نے یاد دہانی کے ایک خط میں مئی ۱۹۳۷ میں تاج پوشی کے موقع پر شاہ ایڈورڈ ہشتم اور مادر ملکہ میری کو پیش کرنے یا کتاب ایچ آئی ایم شاہ ایڈورڈ پنجم اور سلطنت ہند میں شامل کرنے کے لئے ان کی تازہ ترین تصویر اور کتابوں کی تفصیلات کے لئے درخواست کی۔

دسمبر ۱۵۔ محمد علی جناح نے مشرقی خاندیش کے حلقہ انتخاب سے ایم آئی راؤ جی اور محمد سلیمان قاسم مٹھا کی بمبئی کے حلقہ انتخاب سے مسلمانوں کے عظیم تر مفاد میں دستبرداری کو تحریرا" سراہا۔ بعد ازاں قاسم مٹھا کو مشرقی خاندیش کے حلقہ انتخاب کے لئے اور حسین اے بیگ محمد کو بمبئی کے حلقہ انتخاب کے لئے نامزد کیا۔

قاسم مٹھا نے ایک خط میں انھیں جنوبی بمبئی کے مسلم حلقہ انتخاب سے اپنی دستبرداری کی اطلاع دی ۔جہاں کے لئے انھیں آل انڈیا مسلم لیگ نے نامزد کیا تھا۔ مسلم اسٹوڈنٹس یونین کمیٹی کے زیر اہتمام ایک جلسے سے خطاب کرتے ہوئے کہا "جب بھی کوئی مسئلہ پیدا ہو، ہم چاہے باہر ہوں یا مجلس قانون ساز میں ہم ملک کی خاطر جنگ کے لئے قومی مفاد کو ترک نہیں کریں گے ۔انھوں نے کہا جداگانہ طریقہ انتخابات

اس وقت تک جاری رہے گا جب تک ہندو اور مسلمان ، ہندو اور مسلمان کی طرح سوچنا بند نہیں کردیں گے۔

دسمبر ۱۶۔ محمد سلیمان قاسم مٹھا نے محمد علی جناح کو ان کی وہ تحریر واپس کردی جس میں سرکاری طور پر مٹھا کو مشرقی خاندیش کے مسلم حلقہ انتخاب سے اور حسین بیگ محمد کو جنوبی بمبئی سے نامزد کیا گیا تھا۔

دسمبر ۲۱۔ انجمن ترقی اردو، دہلی کے مولوی عبدالحق کا تار وصول کیا۔ جس میں کہا گیا تھا "آل انڈیا اردو کانفرنس دہلی میں ۲۹ اور ۳۰ دسمبر کو منعقد ہوگی ۔قومی مقصد کے لئے آپ کی شرکت بہت مدد گار ہوگی ۔برائے مہربانی شرکت فرمائیں یا پیغام ارسال کریں"

دسمبر ۲۴۔ امرتسر سے منظور احمد نے انھیں ان کی سالگرہ پر مبارک باد دی ۔اور بحثیت قوم مسلمانوں کی بدحالی پر دکھ کا اظہار کیا جن کا صرف محمد علی جناح ہی بے غرض رہنما ہے اور جو ان کی کشتی کنارے تک پہنچائے گا۔

دسمبر ۲۷۔ خواجہ ناظم الدین نے ایک تار میں انھیں اطلاع دی کہ تین جنوری سے ان کی بنگال میں موجودگی بہت ضروری ہے انھوں نے اس توقع کا بھی اظہار کیا کہ عظیم فتح یقینی ہے۔

۱۹۳۷

جنوری ۱۔ ناگپور کے چٹناوس پارک میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے ایک مشترکہ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آل انڈیا مسلم لیگ کا مقصد آزادی اور ترقی پسندانہ خیالات ہیں ان کی خواہش ہے کہ نئی مجلس قانون ساز میں بہترین نمائندے جائیں تاکہ وہ دوسرے ترقی پسند گروپوں سے مادر وطن کی آزادی ترقی اور

بہتری کے لئے تعاون کریں ۔ مسلمانوں کو اور دوسری قوموں کو مشورہ دیا کہ مسلسل عمل کے ذریعے بہترین انسان پیدا کیجئے اور ان کو چھوڑ دیجئے جو آپ کی آزادی کی راہ میں رکاوٹیں ڈال رہے ہیں ۔سامعین کو نصیحت کی کہ ان لوگوں سے اجتناب برتیں جو ہندوستان کی ترقی پسندانہ بہتری میں رخنہ ڈال رہے ہیں۔ یہ کہتے ہوئے انھوں نے ایک بین الاقوامی محاذ کی اپیل کی کہ "ہندو اور مسلمان ایک متحدہ محاذ بنائیں وہ باہم ساتھ ہوں، اپنے مادر وطن کی آزادی اور اپنے صوبے کی خوشحالی کے لئے ساتھ کام کریں۔"

جنوری ۲ ۔ سی پی میں دو حریف گروپوں کے نمائندوں سے گفتگو میں اس بنا پر ناکامی ہوئی کہ نئی مجلس قانون ساز میں مختص کی جانے والی ۱۴ نشستوں پر ہر دو گروپوں کے لئے قابل قبول ایک مسلم امیدوار کے انتخاب میں ،ان کے درمیان اتحاد پیدا کرنا تھا ۔بات چیت رات ۲ بجے تک جاری رہی ،لیکن صوبائی مسلم لیگ کا دھڑا جس کی قیادت ایم وائی شریف کر رہے تھے اور صوبائی مسلم پارلیمانی پارٹی جس کی قیادت رؤف شان کر رہے تھے آئندہ انتخابات میں حصہ لینے کے لئے نہ صرف اپنے اپنے امیدواروں کا انتخاب کر چکے تھے بلکہ گزشتہ دسمبر میں ان کا اعلان بھی کر چکے تھے ۔ایک اخباری بیان میں کہا۔ "دونوں جماعتوں نے آل انڈیا مسلم لیگ کے پروگرام اور پالیسی کو قبول کرلیا ہے ۔اسلئے میں خوش تھا اور وہ جب بمبئی آئے تھے تو ان کے اختلافات صرف امیدواروں کی نامزدگی سے ہی تعلق رکھتے تھے اس لئے کہ دونوں بورڈ علیحدہ تھے اور چاہتے تھے کہ آل انڈیا مسلم لیگ کا مرکزی بورڈ انھیں تسلیم

کرے۔" ان کی ناگپور واپسی پر دونوں پارٹیوں نے انھیں اطلاع دی کہ دوسرے نے معاہدہ کو ترک کردیا ہے ۔ناگپور پہنچنے پر انھوں نے ان سے پوچھا۔ "کیا وہ اب میری موجودگی میں معاہدہ پر قائم ہیں اور کیا ان شرائط پر جو چند روز قبل، وہ بمبئی میں قبول کرچکے ہیں۔ عمل کے لئے تیار ہیں۔" انھوں نے محسوس کیا کہ رؤف شاہ تو راضی ہیں لیکن شریف نے اس وجہ سے معذوری ظاہر کی ہے کہ صوبائی آل انڈیا مسلم لیگ بورڈ نمائندوں کے ناموں پر مشتمل ایک قرار داد منظور کرچکا ہے۔ اس لئے کوئی معاملہ طے نہیں پاسکا۔

جنوری ۳ ۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی پالیسی اور پروگرام کی نشرو اشاعت کے سلسلے میں بنگال کے دورے پر جانے کے لئے ناگپور سے کلکتہ پہنچے کلکتہ کے مسلمانوں نے ہوڑہ کے ریلوے اسٹیشن پر شاندار استقبال کیا۔

محمد علی پارک کلکتہ میں خلافت کمیٹی کی جانب سے منعقدہ ایک عظیم عوامی جلسے میں مولانا محمد علی کو شاندار خراج، عقیدت پیش کیا جن کی چھٹی برسی ۴ جنوری کو تھی ۔جواہر لال نہرو کے بیان "ہندوستان میں صرف دو قوتیں ہیں حکومت اور کانگریس دوسروں کو ان کے پیچھے صف بستہ ہونا چاہئے۔" کا حوالہ دیتے ہوئے کہا "میں کانگریس کے پیچھے صف بستہ ہونے سے انکار کرتا ہوں ،میں اس دعوے کو قبول کرنے سے انکار کرتا ہوں ۔کیونکہ ملک میں ایک قوت اور بھی ہے اور وہ مسلم ہندوستان ہے ۔ہم ہندوستان کے عظیم تر مفاد میں دوسری قوموں کے ساتھ برابری کی سطح پر ایک سمجھوتے کے لئے تیار ہیں۔

جنوری ۴ ۔آل انڈیا مسلم لیگ کلکتہ کے سکریٹری راغب احسن نے انھیں ،۳ جنوری کو آل انڈیا مسلم لیگ کلکتہ کی ایگزیکٹیو کمیٹی کی منظور کردہ قرار داد کی کاپی ارسال کی۔

جنوری ۷ ۔ ڈھاکہ پہنچے جہاں بہت بڑے ہجوم نے شاندار استقبال کیا۔ جداگانہ انتخاب اور ملک کو در پیش مشکلات کے باوجود ہندو اور مسلمان متحد ہوکر ایک جماعت تشکیل دے سکتے ہیں بشرطیکہ وہ سب ایک پروگرام اور پالیسی پر متفق ہوجائیں جس کے مطابق وہ مجلس قانون ساز کے اندر اور باہر ایک ساتھ کام کرسکیں ۔انھوں نے مسلمانوں سے اپیل کی کہ آل انڈیا مسلم لیگ اس کی پالیسی اور پروگرام کی حمائت کریں اس کی دلیل دیتے ہوئے کہا اس لیے کہ یہ واحد منظم اور کل ہندوستان تنظیم ہے ۔ مسلمانوں کے درمیان باہمی اتفاق اور اتحاد کی ترقی کے لئے اولین ضرورت ہے ۔وزیر تعلیم خان بہادر عزیز الحق نے بھی خطاب کیا۔

عزیز الحق ان کے ساتھ کرزن ہال اور مسلم ہال گئے جہاں ان دونوں رہنماؤں نے طلبہ سے خطاب کیا ۔کرزن ہال میں اپنے خطاب میں محمد علی جناح نے آل انڈیا مسلم لیگ کے پروگرام اور پالیسی کی وضاحت کی۔

جنوری ۸۔ مولانا محمد علی جوہر کی برسی پر ایک تقریب سے خطاب کے دوران اعلان کیا کہ برطانوی ہندوستان میں تین قوتیں ہیں۔ برطانیہ کانگریس اور مسلمان۔

ڈھاکہ سے صبح میمن سنگھ کے لئے روانہ ہوگئے ۔جہاں اسی روز ایک بج کر پچپن منٹ پر پہنچے۔ جہاں سے انھیں پروگرام کے مطابق بہراب بازار، آشوگنج، اکھورا، کومیلا، لکشم اور چاند

پور جانا تھا ۔پھر براستہ گوالندو، کلکتہ کے لئے روانہ ہوئے ۔جہاں ان کو ۱۱ جنوری کی رات کو پہنچنا تھا۔

جنوری ۱۰ ۔ عزیز الحق کے ہمراہ کومیلا جاتے ہوئے وہ برہمن باڑیہ کے ریلوے اسٹیشن پر چند لمحوں کے لئے اترے ۔ان کا شاندار استقبال کیا گیا ۔انھوں نے مختصر سی تقریر کی اور اور مسلمانوں کو مشورہ دیا کہ وہ آل انڈیا مسلم لیگ سے وفادار رہیں اور اس کے امیدواروں کی حمایت کریں۔

جنوری ۱۲ ۔ ۱۱ جنوری کی رات کلکتہ واپس پہنچے ۔مشرقی بنگال کے پانچ روزہ دورہ کے دوران ڈھاکہ میمن سنگھ، کومیلا اور دو قریبی اضلاع میں اپنی مصروفیت کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے کہا میں عوام کی جانب سے حمائت اور ان کے جوش و جذبے سے بہت زیادہ مطمئن ہوں۔جس کا اظہار صرف ان علاقوں کے عوام ہی نے نہیں کیا جو دورہ کے پروگرام میں شامل تھے ۔بلکہ ان علاقوں کے عوام نے بھی گرم جوشی کا مظاہرہ کیا ۔جو راستے میں آئے ہیں بہت سے اسٹیشنوں پر عوام کی بڑی تعداد جمع ہوجاتی تھی اور وہ جاننا چاہتے تھے کہ میں آل انڈیا مسلم لیگ کی پالیسی اور پروگرام کے بارے میں کیا کہہ رہا ہوں۔ میں پورے ملک میں ظاہر کئے جانے والے اس جوش و جذبہ اور دلچسپی سے بیحد متاثر ہوں ۔میں سمجھتا ہوں کہ آل انڈیا مسلم لیگ بنگال میں شاندار طریقے سے فتح مند ہوگی۔ تمام رہنما ہر جگہ ایک دوسرے کے ساتھ جوش و جذبہ اور تعاون سے کام کررہے ہیں ۔کومیلا میں ہمارا سب سے شاندار استقبال ہوا ۔وہاں کم از کم چار ہزار افراد اسٹیشن پر جمع تھے اور جلوس تقریبا" آدھا میل تک پھیلا ہوا تھا ۔ٹاؤن ہال کا جلسہ مکمل طور پر کامیاب رہا

۔پورا ہال سامعین سے بھرا ہوا تھا ۔ میمن سنگھ اور گوپال پور میں جلسہ عام کا اعلان صرف بیس منٹ قبل کیا گیا تھا لیکن پھر بھی کم و بیش بیس ہزار افراد جمع ہوگئے تھے ہم ڈھاکہ صرف تین گھنٹے کے لئے گئے تھے لیکن وہاں اسٹیشن پر شاندار استقبال کیا گیا۔ میری درخواست پر کوئی عوامی اجتماع نہیں ہوا لیکن کرزن ہال اور سلیم اللہ ہال میں میں نے طلبہ اور ڈھاکہ کے دانشوروں کے اجتماع سے خطاب کیا۔

غزنوی بردوان معاہدہ کے بارے میں آل انڈیا مسلم لیگ سے مشورہ کئے بغیر کسی تبصرہ سے انکار کردیا اور کہا کہ یہ معاہدہ غزنوی اور بردوان کے درمیان انفرادی معاملہ تھا اور یہ ایک غلط طریقہ کار تھا۔

بمبئی کے لئے روانہ ہوگئے۔

جنوری ۱۵ ۔ آل انڈیا مسلم لیگ بمبئی کے کنوینر ایم اے ایچ اصفہانی کی جانب سے اک اعلامیہ موصول ہوا جس میں آل انڈیا مسلم لیگ پروپیگنڈہ کمیٹی کے محمد علی جناح کی رہائش گاہ پر ۱۶ جنوری کو منعقد ہونے والے جلسہ سے متعلق اطلاع دی گئی تھی۔

جنوری ۱۹ ۔ بمبئی کے حاجی ابراہیم نے درخواست کی کہ وہ پورٹ حج کمیٹی کے انتخابات میں اپنا ووٹ حاجی نور محمد کے حق میں استعمال کریں۔

جنوری ۲۰ ۔ عبدالرحیم صدر مجلس قانون ساز ہند نے ان کو اطلاع دی کہ انھوں نے سر فرینک نوائس کو ایک مکان کے لئے تحریر کیا تھا مگر بعد میں معذرت کرلی کہ محمد علی جناح ۲۵ جنوری یا اس سے قبل دہلی کا دورہ نہیں کرسکیں گے ۔مزید کہا کہ سلیکٹ کمیٹی کے سلسلہ میں وہ ان کی تجویز ذہن میں رکھیں گے۔

جنوری ۲۰،۲۱ ۔ جواہر لعل نہرو کے ۲ نومبر ۱۹۳۶ کے بیان کے جواب میں بمبئی سے ایک طویل بیان جاری کیا جس میں کہا گیا تھا کہ آج ہر قوم پرست کو جس فوری سوال کا سامنا ہے وہ یہ ہے کہ ایک دوسرے سے دست و گریباں ہوئے بغیر انتشار سے اتحاد کی صورت حال کس طرح پیدا کی جائے ۔آل انڈیا مسلم لیگ انکساری کے ساتھ اسے حاصل کرنے کی کوشش کررہی ہے اور اس کا ان لوگوں سے کوئی جھگڑا نہیں ہے جو ملک کی آزادی کے لئے لڑرہے ہیں ۔جیسا کہ میں نے ہمیشہ کہا ہے کہ مسلم لیگ ملک کی آزادی کی جنگ میں کسی بھی ترقی پسند پارٹی کے ساتھ شراکت کے لئے تیار ہے، لیکن اس کے حصول کے لئے اقلیتوں کا مسئلہ اطمینان بخش طور پر حل ہونا چاہئے۔ انھوں نے کہا کہ جب تک عام آدمی کی رضامندی سے فیصلہ نہ ہو ہم خود کو کسی تنظیم کے ساتھ مدغم کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں چاہے وہ کتنی ہی بڑی تنظیم اور چاہے اس کے پروگرام اور پالیسیاں کتنی ہی ترقی یافتہ کیوں نہ ہوں ۔ مسلم لیگ رضامند اور تیار ہے ۔اور یہ ہمارے پروگرام کا اور پالیسی کا حصہ ہے کہ دوسری ذمہ دار جماعت سے تعاون کیا جائے بشرطیکہ ایک مشترکہ پروگرام اور پالیسی پر رضامندی ہو جائے جو حقیقی طور پر متحدہ محاذ کو تشکیل دے ۔ مسلم لیگ چند طالع آزماؤں یا سریع العتقاد افراد کو جو مختلف قوموں سے تعلق رکھتے ہوں ، جنھیں اپنی قوم کے افراد کی کوئی حمایت حاصل نہ ہو اور جنھیں ان کی جماعت نے اس طرح بیان دینے کی اجازت دی ہو، جیسے وہ کل ہندوستان کی جانب بیان دے رہے ہوں، ساتھ شامل کرکے،ایک غیر فرقہ وارانہ جماعت کا لیبل لگانے

پر یقین نہیں رکھتی ۔جواہر لال نہرو کا حوالہ دیتے ہوئے اور انھیں اسی قبیلہ میں شامل کرتے ہوئے جس میں بھائی پر مانند جیسے افراد ہیں کہا کہ "ان میں اور مجھ میں بہت زیادہ فرق ہے کیوں کہ وہ ہندو راج کے حامی ہیں جبکہ میں ہندوستان کے عوام کے لئے مکمل جمہوری ذمہ دار حکومت کا حامی ہوں۔"

جنوری ۲۵ ۔ عبدالرحیم صدر مجلس قانون ساز ہند نے انھیں اطلاع دی کہ ایمپائر پارلیمنٹ ایسوسی ایشن کی برانچ نے محمد علی جناح کو اسمبلی میں آزاد پارٹی کے رہنما کی حیثیت سے ایسوسی ایشن کی ہندوستانی شاخ کے وفد کے ممبر کی حیثیت سے انگلستان کا دورہ کرنے کی دعوت دی ہے ۔انھوں نے دریافت کیا کہ آیا وہ ایک ممبر کی حیثیت سے جانے کے لئے تیار ہیں یا ہندوستانی پارلیمنٹ ایسوسی ایشن کی تاحیات ممبر شپ کو فوقیت دیں گے۔

جنوری ۲۷ ۔ ایم اے ایچ اصفہانی نے ایک تار میں انھیں بنگال اسمبلی میں اپنی اور ایچ ایس سہروردی کی کامیابی کی اطلاع دی۔

جنوری ۲۸ ۔ حسین ایم اے ایچ اصفہانی نے ایک تار میں ایم اے ایچ اصفہانی کی انتخابی کامیابی پر ان کے مبارک باد کے تار کا شکریہ ادا کیا اور آل انڈیا مسلم لیگ کے لئے انتخابات میں حاصل ہونے والی ان کی اور ایچ ایس سہروردی کی غیر متوقع شاندار اکثریت کی اطلاع دی ۔انھوں نے آل انڈیا مسلم لیگ کے دوسرے امیدواروں کے بارے میں گفتگو کی۔

فروری ا ۔ احمد نگر کے دیہی حلقہ انتخاب کے لئے امیدوار ایم ایم پٹیل نے ایک خط میں ان کا قانون ساز اسمبلی میں آل انڈیا مسلم لیگ کے امیدوار کی حیثیت سے اپنی نامزدگی پر شکریہ ادا کیا اور اپنے حلقہ انتخاب کا دورہ کرنے اور وہاں رائے دہندگان

سے خطاب کرنے کی درخواست کی۔

فروری ۱،۲۔ احمد آباد میں ایک اجتماع سے خطاب کیا۔چند اخبارات میں یہ رپورٹ شائع ہوئی کہ انھیں تقریر نہیں مکمل کرنے دی گئی اور تنگ کیا گیا اس رپورٹ کی دوسرے دن تردید کی گئی اور کہا گیا کہ جناح نے جلسہ میں نہ صرف تقریر مکمل کی بلکہ حاضرین کے سوالات کی جوابات بھی دیئے۔

فروری ۹۔ دی نیویارک ٹائمز کے نمائندے جارج ری جونز نے اپنے محمد علی جناح کے ساتھ ایک انٹرویو کا مسودہ منظوری کے لئے ارسال کیا اور درخواست کی کہ اسے آئندہ پیر تک واپس ارسال کردیا جائے۔کیوں کہ وہ اپنی پنجاب روانگی سے قبل انٹرویو کو نیویارک ارسال کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

فروری ۲۸۔ صوبائی مجالس قانون ساز میں آل انڈیا مسلم لیگ کے طرز عمل کے بارے میں ایک اخباری نمائندے سے گفتگو کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ "ہم ہر جماعت اور گروہ سے تعاون کے لئے تیار ہیں بشرطیکہ بنیادی مسائل عمومی اتفاق رائے سے طے ہو جائیں۔

اسلامیہ کلب میں ان کی جانب سے طلب کردہ بمبئی کے مسلمان ارکان مجالس قانون ساز کے ایک اجلاس میں ارکان پر طے شدہ کام کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔اور آزاد امید وار کی حیثیت سے منتخب ہونے والے ارکان کو آل انڈیا مسلم لیگ میں شمولیت کی دعوت دی۔

مارچ ۲۔ ایک انٹرویو میں آل انڈیا مسلم لیگ کے امید واروں کی پالیسی اور پروگرام کا خاکہ بیان کیا اور اسمبلی میں کامیابی سے واپس آنے والے امید واروں سے کہا کہ ان کے پروگرام کی دو

نمایاں خصوصیات ہوں گی اول یہ کہ آل انڈیا مسلم لیگ مجلس قانون ساز کو ملک کے لئے زیادہ سے زیادہ فائدہ کے حصول کے لئے استعمال کرے گی اور دوئم یہ کہ وہ لوگ موجودہ صوبائی آئین اور مجوزہ مرکزی آئین کو مکمل جمہوری خود مختار حکومت میں تبدیل کرنے کی کوشش کریں گے ۔مزید کہا کہ یہ پہلا موقع ہے کہ آل انڈیا مسلم لیگ نے صوبائی یا ضلعی تنظیم کے بغیر مرکز سے عوامی رابطے کی کوشش کی ہے اور نئے آئین کے تحت صوبائی مجلس قانون ساز کے انتخابات کے میدان میں داخل ہوئی ۔یہ کام نہایت دشوار تھا لیکن میں پہلی کوشش کے نتائج سے بہت زیادہ مطمئن ہوں ۔صرف چند ماہ کے کام کے بعد اس کامیابی پر مسلمان بہت سی وجوہات کی بنا پر مبارک باد کے حقدار ہیں ۔اب یہ مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ ہندوستان بھر میں خود کو منظم کریں اور ملک و صوبائی انتظامیہ و حکومت میں اپنا حصہ اور صحیح مقام حاصل کریں۔

مارچ ۷ ۔ جواہر لال نہرو کے ایک بیان کے جواب میں آل انڈیا مسلم لیگ کو ایک مذہبی تنظیم گردانئے پر اعتراض کیا اور کہا کہ آل انڈیا مسلم لیگ مسلمان قوم کی جداگانہ طریقہ انتخاب کے اصول پر قائم سیاسی ،معاشی و سماجی تنظیم ہے ۔انھوں نے اعلان کیا کہ جب تک ان کا جداگانہ طریقہ انتخاب کا مطالبہ منظور نہیں ہوتا ،آل انڈیا مسلم لیگ کے لئے کوئی متحدہ پالیسی قابل قبول نہیں ہوگی ۔انھوں نے سوال کیا کہ مسلمانوں کے مطالبات کی تسلی کے لئے کیا جواہر لال یا کانگریس نے کوئی عملی اقدامات کیئے ہیں۔

مارچ ۸ ۔ انڈین لیجسلیٹو اسمبلی میں ایک تحریک التوا پر بحث میں حصہ لیا۔

یہ تحریک ایک رکن اسمبلی کی گرفتاری اور بعد ازاں اس کے خلاف کاروائی کی واپسی کے سلسلے میں تھی۔ مزید براں محکمہ تعلیم کے مطالبات میں کٹوتی، صحت آراضی، اور ہندوستانیوں کے غیر ممالک میں علاج کی تحریکوں میں حصہ لیا۔

مارچ ۹ ۔ دہلی میں اخبار نویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ آل انڈیا مسلم لیگ ہر ترقی پسند جماعت سے تعاون کرے گی اور مسلمان موجودہ آئین کو اس کی اپنی حیثیت میں استعمال کرنا چاہتے ہیں۔

مارچ ۱۲ ۔ اینگلو اورینٹل ہال دہلی میں ایک جلسے میں آل انڈیا مسلم لیگ اور کانگریس کی پالیسی کی وضاحت کی ۔انھوں نے کہا بلاشبہ آل انڈیا مسلم لیگ کا موقف کسی بھی آئین میں اقلیتوں کے حقوق کا مناسب تحفظ ہے ۔کانگریس ملک کی آزادی کے لئے لڑ رہی ہے لیکن ایسی کوئی وجہ نہیں کہ ہمیں اس کام سے روک دیا جائے ۔ہمیں کانگریس سے بنیادی اختلاف ہے، آئین کو پارہ پارہ کرنے کا نعرہ حقیقت نہیں ہے یہ کہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ ملک آئین کو تباہ کرنا چاہتا ہے۔ اگر کانگریس کا مطلب وہی ہے جو وہ کہتے ہیں اور وہ اپنے وعدہ کو وقعت دیتے ہیں تو انھیں ضرور کہنا چاہئے ہم عہدے قبول کرنے سے انکار کرتے ہیں ۔مجھے خوشی ہوگی اگر آل انڈیا مسلم لیگ کو صوبائی وزارتوں میں شامل نہ کیا جائے، جہاں اکثریت عہدے قبول نہیں کرنا چاہتی ۔مجھے امید ہے کہ آزاد مسلمان (ممبران) وزارت کی خاطر دوسری جماعت کے حلف پر دستخط کرنے سے انکار کردیں گے۔

مارچ ۱۴ ۔ یوپی کے مجلس قانون ساز میں نیشنل ایگریکلچرسٹ پارٹی کے

ٹکٹ پر یا آزاد منتخب ہونے والے ارکان سے گفتگو کی۔
اخبارات کو جاری ہونے والے ایک بیان میں کہا "مجھے بہت سے ممبران نے جو آزاد اور این اے پی کے ٹکٹ پر منتخب ہوئے ہیں، مدعو کیا تھا۔ان کے خیالات سے آگاہی اور اتحاد و اتفاق کے حصول کے معاملات پر گفتگو کے بعد ،میں نے آل انڈیا مسلم لیگ ،پارلیمانی بورڈ کو ان کے خیالات سے آگاہ کیا ۔وہ ان کی خواہش کے احترام میں باہمی طور پر مکمل اتحاد کے لئے تیار ہیں اور انھوں نے ایک قرارداد بھی منظور کرلی ہے۔

۱۵ مارچ۔ آل انڈیا مسلم لیگ پارلیمانی بورڈ ۔یوپی کے اجلاس منعقدہ لکھنؤ کی صدارت کی اور آل انڈیا مسلم لیگ کے ٹکٹ پر منتخب ہونے والے ارکان سے خطاب کیا ۔اسمبلی میں مستقبل میں ان کے کردار اور وزارتوں کے قیام کے سوال پر آل انڈیا مسلم لیگ کی پالیسی پر بحث میں حصہ لیا ۔ایک معاہدہ طے پاگیا جو ارکان مجلس قانون ساز کو یوپی اسمبلی میں طے شدہ اقدامات کرنے کے قابل بنائے گا۔

۱۷ مارچ۔ عبدالرب نشتر کو ایک خط میں ان کے شمال مغربی سرحدی صوبے کی اسمبلی میں انتخاب پر مبارک باد دی ۔۲۱ مارچ تک دہلی میں ان سے ملاقات کے لئے اپنی خواہش کا اظہار کیا۔
ہندو مسلم اتحاد کے موضوع پر جواہر لال نہرو کے ۹ مارچ کے خط کے جواب میں انھیں مشورہ دیا کہ معاملہ کو خط و کتابت کے بجائے ملاقات سے طے کریں۔

۲۰ مارچ۔ جواہر لال نہرو کے کل ہند قومی کنونشن سے خطاب کا حوالہ دیتے ہوئے علامہ اقبال نے ایک خط میں اس خیال کا اظہار کیا کہ نئے آئین نے ہندوستانی مسلمانوں کی تنظیم نو کا ایک موقع

فراہم کیا ہے علامہ اقبال نے دہلی میں مسلم لیگ کا کنونشن منعقد کرنے، نئے صوبائی اسمبلی کے ارکان اور دوسرے مسلمان رہنماؤں کو دعوت دینے کی تجویز پیش کی ۔ تاکہ کل ہند قومی کنونشن کا رد کیا جاسکے ۔انھوں نے لکھا کہ مجوزہ کنونشن میں پوری قوت اور قطعی وضاحت کے ساتھ بیان کردیا جائے کہ سیاسی مطمع نظر کی حیثیت سے ہندوستان کے مسلمان ملک میں ایک جداگانہ سیاسی وجود رکھتے ہیں۔اس حقیقت پر بھی اصرار کیا جائے کہ مسلمانوں کے ثقافتی مسائل، معاشی مسائل، سے کم اہم نہیں ہیں اس طرح مسلمانوں کے سیاسی مطمع نظر کی وضاحت سے ہندوؤں پر یہ واضح ہوجائے گا کہ کوئی سیاسی چال ،چاہے وہ کتنی ہی عیارانہ کیوں نہ ہو ہندوستانی مسلمانوں کو ان کی ثقافتی حیثیت سے دور نہیں کرسکتی۔

۲۱ مارچ ۔ آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے اجلاس کی دہلی میں صدارت کی۔ کونسل نے ۱۷ ،۱۹ اپریل کے درمیان لکھنؤ میں سالانہ اجلاس کے انعقاد کا فیصلہ کیا ،متفقہ طور پر انھیں اس اجلاس کا صدر منتخب کیا گیا ،ایک قرارداد منظور کی گئی جس میں پورے ہندوستان میں آل انڈیا مسلم لیگ کی صوبائی اور ضلعی شاخیں قائم کرنے کے لئے فوری اقدامات کرنے پر زور دیا گیا۔

۲۸ مارچ ۔ عبدالمتین چودھری نے سلہٹ سے اطلاع دی کہ آسام میں وزارت کے قیام سے کانگریس کے انکار کے بعد سر سعد اللہ کو حکومت بنانے کے لئے کہا گیا ہے لیکن اس میں ان (متین) کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے ۔انھوں نے قائد اعظم سے مشورہ طلب کیا کہ کیا وہ ان حالات میں حزب اختلاف کے

ممبر کی حیثیت سے آسام اسمبلی سے وابستہ رہیں جو ان کے خیال میں فضول ہے ،یا مرکز میں مزید سود مند ہونے کا ثبوت فراہم کریں۔

مارچ ۳۱ ۔ ۱۹ دسمبر ۱۹۳۶ کے خط کے جواب میں بمبئی کے جیوتلا پرتاب سن، حصص اسٹاک، کاٹن اینڈ بلین بروکرز نے ان کو جنوری ۱۹۳۷ تک ان کے پاس موجود ان کے حصص کے گوشواروں کی تفصیلات ارسال کیں۔

اپریل ۱ ۔ ماسوائے وفاقی حصہ کے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ نافذ ہوگیا ۔نئے آئین کے افتتاح کے خلاف انڈین نیشنل کانگریس نے ہڑتال کی ۔آل انڈیا مسلم لیگ نے شرکت سے انکار کردیا۔

اپریل ۳ ۔ چودھری خلیق الزماں نے لکھنؤ سے ایک تار میں اطلاع دی کہ موجودہ بدترین حالات نے آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس کے انعقاد کو ناممکن بنادیا ہے۔

اپریل ۸ ۔ دہلی میں خان بہادر حاجی رشید احمد کی صدارت میں آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کا ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا جس میں آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس کو ملتوی کرنے اور کونسل کی بابت سے مقرر کردہ نئی تاریخ پر منعقد کرنے کی قرارداد منظور کی۔

اپریل ۱۱ ۔ بمبئی کے صوبائی پارلیمانی بورڈ کا اجلاس جناح کی زیر صدارت منعقد ہوا ۔اجلاس میں ۲۲ ممبران موجود تھے ۔ تین گھنٹے کے بحث مباحثہ کے بعد بورڈ نے حسین علی رحمت اللہ کی عبوری حکومت میں شمولیت پر، افسوس کا اظہار کیا۔اسے جماعتی تنظیم کی خلاف ورزی قرار دیا اور ان کا نام بورڈ اور جماعت سے

خارج کردیا ۔اور گورنر کے اس طرز عمل پر کہ انھوں نے جماعت کے ایک ممبر کو اس وقت نامزد کیا کہ جب کہ آل انڈیا مسلم لیگ کے رہنما وزارت کی تشکیل کو قبول کرنے سے معذوری کا اظہار و وضاحت کر چکے تھے۔

اپریل ۱۷۔ کانگریس کی جانب سے مسلم یک جہتی کے خلاف سازش پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔

بمبئی ٹاکیز لمیٹڈ کے مینجنگ ایجنٹس نے ایک خط میں انھیں ان کی فلم "پریم کہانی" دیکھنے کی دعوت دی ۔اور امید ظاہر کی کہ فلم دیکھنے کے بعد وہ ان کے خیالات کی حمایت کریں گے۔

یوپی کے پارلیمانی بورڈ میں حالیہ انحراف کے نتیجہ میں آل انڈیا مسلم لیگ کو شکستگی کا خطرہ تھا ۔جمعیت، احرار اور دوسری قوم پرست مسلم تنظیمیں آل انڈیا مسلم لیگ کے نظریات اور پروگرام پر محمد علی جناح سے متفق نہیں تھیں ۔اور انھوں نے آل انڈیا مسلم لیگ بورڈ سے قطع تعلق کرنے اور انڈین نیشنل کانگریس میں شمولیت کی تجویز پیش کی تھی۔

اپریل ۱۹۔ بمبئی سے جاری کیئے جانے والے ایک طویل بیان میں کہا کہ "مسلمانوں کو در پردہ مقصد کے تحت ان کے حب الوطنی اور قومی جذبات کو متاثر کر کے سوچے سمجھے انداز میں انھیں تقسیم کرنے کی کوششیں کی جارہی ہیں ،کانگریس کو غلط طور پر چیمپئن اور ہندوستان کی آزادی کے لئے لڑنے والی جماعت بنا کر پیش کیا جارہا ہے ۔جب کہ دوسری کسی جماعت کو قائم رہنے کا بھی حق نہیں ہے۔ایسے میں وہ لوگ جو کانگریس سے سو فیصد متفق نہیں ہیں یا کسی کی جانب سے اقلیتوں کی حفاظت کا سوال اٹھایا جاتا ہے یا کوئی اسے اٹھانے کی جرات کرتا ہے تو

اسے فرقہ پرست قرار دے دیا جاتا ہے کیوں کہ ان کے موقف کے مطابق ہندو مسلم کا سوال کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ یہ حقیقت سے اس قدر دور ہے کہ ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ ان افراد کا مقصد مسلمانوں کو توڑنا اور آل انڈیا مسلم لیگ کو ٹکڑے کرنا ہے۔

اپریل ۲۲۔ علامہ اقبال نے ایک خط میں اطلاع دی کہ آل انڈیا مسلم لیگ کا اجلاس اگست تک کے لئے ملتوی کر دیا گیا ہے اور صورت حال کا تقاضہ ہے کہ حکومت اور ہندوؤں، دونوں کے لئے مسلمانوں کی پالیسی کا جلد اعلان کیا جائے۔ انھوں نے اجلاس کو عظیم الشان طریقہ پر کامیاب بنانے کے لئے اجلاس سے قبل معروف مسلمانوں کے دورہ پنجاب کی تجویز پیش کی۔

اپریل ۲۴۔ ایک اخباری بیان میں جواہر لال کے ارسال کردہ تار کی زبان پر تنقید کی۔ انھیں گفتگو کی دعوت یہ کہتے ہوئے دی کہ تار کی زبان یہ بتاتی ہے کہ جواہر لال نہرو اپنے آپ کو ہندوستان کا "ڈکٹیٹر" سمجھتے ہیں اور "کسی مفاہمت تک پہنچنے کا یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔"

اپریل۔ سات صوبوں میں یہ مسلمان وزیر اعظم مقرر کئے گئے تھے۔ شمال مغربی سرحدی صوبے میں سر عبدالقیوم، پنجاب میں سر سکندر حیات، سندھ میں سر غلام حسین ہدایت اللہ یوپی میں نواب آف چھتاری، بنگال میں فضل الحق، بہار میں محمد یونس، اور آسام میں سر محمد سعد اللہ۔ دوسرے وزرائے اعظم یہ تھے۔ اوڑیسہ میں پارلا کمیدی سی پی میں رگھا ویندرا راؤ، مدراس میں سر کے وی ریڈی۔ اور بمبئی میں سر ڈنشا کوپر۔

اپریل ۲۶۔ کانگریس کی جانب سے مسلم حمایت کے حصول کے لئے

تحریک کے آغاز پر محمد علی جناح اور جواہر لال نہرو کے ایک دوسرے کے موقف کے خلاف بیانات جاری ہوئے۔

مئی ۳ ۔ جمعیت علماء مراد آباد کے ناظم احمد سعید نے ایک خط میں ۵ مئی کی صبح مراد آباد کے دورے کی درخواست کی۔

بمبئی میں ایک انٹرویو میں کہا کہ آل انڈیا مسلم لیگ کے آئین اور قواعد پر غور کرنے کے لئے ایک مختصر سی کمیٹی نواب محمد اسمٰعیل خان کی قیادت میں قائم کی گئی تھی تاکہ وہ اپنی سفارشات آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کو غور کرنے کے لئے پیش کرسکے ۔ جب تک وہ کمیٹی کی رپورٹ وصول نہیں کرلیتے ،وہ اس پوزیشن میں نہیں ہیں کہ اس مسئلہ پر کچھ کہہ سکیں ۔آل انڈیا مسلم لیگ کے مقاصد کی یوں تشریح کی "ہندوستان کے لئے تمام پر امن اور قانونی ذرائع سے مکمل طور پر ذمہ دار حکومت کے قیام کا حصول مسلمانوں کے لئے مناسب اور موثر حفاظتی اقدامات ایسے نہیں جیسے آئینی طور پر حکومتی حیثیت میں کئے جاتے ہیں اس رپورٹ کی تردید کی کہ آل انڈیا مسلم لیگ کی صدارت مستقل ہے ۔اور کہا کہ اس عنوان پر آل انڈیا مسلم لیگ کے آئین میں مرقوم ہے کہ "آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر کا انتخاب ہر سال ہوگا اور وہ آئندہ سالانہ اجلاس کے انعقاد تک اپنے عہدے پر فائز رہے گا۔ جب کہ موجودہ قوانین کے تحت سالانہ اجلاس کا صدر صرف سالانہ اجلاس کے لئے ہی منتخب کیا جاتا ہے ۔جب کہ دوسرا صدر ایک مکمل سال تک صدارت جاری رکھتا ہے۔"

مئی ۴ ۔ صوبائی مسلم لیگ، بمبئی کی کمیٹی سے اسلام کلب بمبئی میں خطاب کرتے ہوئے کہا "اگر کانگریس یہ سمجھتی ہے کہ مسلمان

اس کی پالیسی اور پروگرام کو قبول کرلیں گے کیوں کہ ہماری پالیسی اور پروگرام اہم نکات پر اس سے مختلف ہیں ۔تو یہ خیال خام ہے ۔ہم کانگریس کے چیلنج کا مقابلہ کریں گے ۔ہمارا مطمع نظر یہ ہے کہ صوبوں کی مجلس قانون ساز میں تمام مسلم نشستوں کو حاصل کیا جائے۔" ۱۷ ارکان پر مشتمل ایک ورکنگ کمیٹی قائم کی گئی اور ایک قرار داد کے ذریعے شمال مغربی سرحدی صوبے میں حکومت ہند کی فارورڈ پالیسی اور اٹلی کی حکومت کی ہندوستانیوں کو ابی سینیا سے دربدر کرنے ،اور کسی نہ کسی وجہ سے ان کی تجارت پر قبضہ کرنے کی فارورڈ پالیسی کی مذمت کی گئی۔یوپی کے ارکان مجلس قانون ساز سے اپیل کی کہ وہ اس انداز میں کام نہ کریں جس سے ہندوستان کے مسلمانوں کے درمیان تفریق پیدا ہو وہ علاقائی اور صوبائی معاملات کانگریس سے طے کرکے مسلم مفادات اور اتفاق کو نقصان نہ پہنچائیں۔"

۵ مئی ۔ جواہر لال نہرو کے تازہ ترین بیان کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ "انھیں خوشی ہے کہ کانگریس کے صدر نے اب یہ قبول کرلیا ہے کہ آل انڈیا مسلم لیگ ایک سیاسی تنظیم ہے اور ایک سیاسی منصوبہ پر عمل کرتی ہے۔" لیکن جواہر لال نہرو کی جانب سے مسلم لیگ کو ایک مذہبی جماعت قرار دینے کی مخالفت یہ کہہ کر کی کہ جواہر لال نہرو اگر یہ کہتے کہ یہ اقلیت کا گروہ ہے تو وہ زیادہ صحیح ہوتے۔انھوں نے کہا کہ جواہر لال نہرو کی آل انڈیا مسلم لیگ پر تنقید اور تقریر کا کھلا ہوا مقصد "مسلمانوں کی صفوں میں انتشار کے بیج بونا ہے۔"

مئی ۶-۷ یو پی کے صوبائی پارلیمانی بورڈ نے نواب محمدؒ اسمٰعیل خاں کی صدارت میں لکھنؤ میں ہونے والے اجلاس میں عوامی رابطہ کے لیے ایک منصوبہ منظور کیا۔ طویل بحث و مباحثہ کے بعد بورڈ نے مندرجہ ذیل قرارداد منظور کی۔ "اس اجلاس کا موقف ہے کہ مجلس قانون ساز میں آل انڈیا مسلم لیگ کو کانگریس کے آئین کو توڑنے کی پالیسی اور پروگرام میں شریک نہیں ہونا چاہیے، سوائے اس کے کہ کانگریس یا کسی اور جماعت کے ساتھ مجلس قانون ساز میں کسی ایسے پروگرام پر تعاون و اتحاد ہو جو پارلیمانی بورڈ کے پروگرام سے مطابقت رکھتا ہو۔

مئی ۷۔ آل انڈیا مسلم لیگ پارلیمانی بورڈ، یوپی کے اجلاس میں شرکت کی۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے کانگریس کے ساتھ اتحاد کے خلاف فیصلہ میں ان کی موجودگی فیصلہ کن تھی۔

مئی ۱۰۔ علامہ اقبال نے ان سے درخواست کی کہ میرٹھ میں ہونے والے آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس کے انعقاد سے قبل شمالی ہندوستان کا دورہ کریں، انہوں نے تجویز پیش کی کہ آل انڈیا مسلم لیگ کے آئین کو مزید پُر اثر بنانے کے لئے چند ترجیحات کا جواز موجود ہے۔

بمبئی جانے کے لئے صبح لکھنؤ سے روانہ ہوگئے۔ لکھنؤ میں سر وزیر حسن نے ان سے ملاقات کی اور موجودہ سیاسی صورت حال پر خاص طور پر مسلم لیگ اور کانگریس کی پوزیشن پر گفتگو کی۔

لکھنؤ میں مختلف مسلم رہنماؤں سے اپنی تین روزہ ملاقات اور مشوروں کو سمیٹتے ہوئے انہوں نے ایک انٹرویو میں کہا کہ بعض افراد جنہیں انہوں نے "گھٹیا اور سازشی" قرار دیا کی کوششیں ناکام ہوگئی ہیں یوپی کے مسلمان بیدار دل و دماغ کے مالک ہیں اور مجھے

یقین ہے کہ وہ مسلم لیگ کے جھنڈے تلے متحد رہیں گے۔ میں نے یوپی کو ہمیشہ ہندوستان کے مسلمانوں کا دل تصور کیا ہے۔

۱۱ مئی۔ لکھنؤ کے ایک عوامی اجتماع میں آل انڈیا مسلم لیگ کی پالیسی کی وضاحت کی۔

۱۶ مئی۔ عبدالوحید نے نوشہرہ کینٹ سے، مسلمانوں کے عوامی اجتماع میں آل انڈیا مسلم لیگ کے قواعد و قوانین کے بارے میں دریافت کیا۔

۱۷ مئی۔ شملہ سے احمد سعید نے ان کی قیادت میں مسلمانوں میں پیدا ہونے والے اتحاد کو سراہا اور کانگریس و مسلم لیگ کے درمیان باعزت سمجھوتے کا خیر مقدم کیا۔

۲۰ مئی۔ اے پی آئی کے نمائندے کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے حاجی عبداللہ ہارون نے کہا کہ سندھ کے مسلمانوں کو محمدؐ علی جناح پر مکمل اعتماد ہے۔

ایک خط میں دہلی سے شمس الحسن نے ان کا ۱۶ مئی کا خط ملنے کی تصدیق کی۔ انہیں کونسل کے ممبران کی فہرست ارسال کی۔ اطلاع دی کہ بڑی تعداد میں ممبران کے ناموں کا فہرست سے ۲۱ مارچ کو، ہونے والے کونسل کے اجلاس کے فیصلے کے مطابق، اخراج کر دیا گیا ہے، کیونکہ ان کی اکثریت کانگریسی ذہن کی تھی۔ انہوں نے کہا کانگریس یہاں مسلمانوں میں اپنا پروپیگنڈہ زور شور سے کر رہی ہے۔ اس مقصد کے لئے اس نے تقریباً ہر محلے میں مولوی تعینات کیے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ دہلی کی صوبائی مسلم لیگ کے احیاء کا یہ سنہری موقع ہے" انہوں نے ان سے درخواست کی کہ خان بہادر حاجی رشید احمد اور خان بہادر ایس ایم عبداللہ سے صورت حال کو قابو میں کرنے کے لئے کہیں۔

۲۱ مئی۔ کاٹھیاواڑ کی مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن کے پہلے سالانہ اجلاس سے

خطاب کرتے ہوئے ان پر زور دیا کہ وہ خود کو مستقبل کے لیے تیار کریں اور زندگی کی جدوجہد کے لئے خود کو اہل بنائیں۔

صوبائی مسلم لیگ بمبئی کے زیراہتمام محمد علی روڈ، بمبئی پر ایک عظیم الشان عوامی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا "ہم دوسری جماعتوں کی طرح، ملک کی آزادی کے لئے جنگ کرنے کے لئے تیار ہیں، لیکن ان کے فرمانبرداروں کی مانند نہیں اور نہ ہی کسی کے احکامات تسلیم کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ ۱۹۱۶ء سے ۱۹۳۵ء تک میں اس تاثر کے زیرِ اثر تھا کہ ہندو اور مسلمان متحد ہو جائیں گے اور ساتھ مل کر کام کریں گے، لیکن راجندر اپرشاد کے ساتھ گفتگو میں کانگریس سے مسلمانوں کا نقطہ نظر تسلیم کرانے میں ناکام رہا۔ انہوں نے کہا اب بھی میرا خیال تھا کہ "ملک کے مشترکہ مفاد کے لئے کانگریس کے ساتھ کام کرنے کے لیے ترقی پسند، آزاد اور قوم پرست گروپ بنایا جانا چاہیے۔ میں ہمیشہ ایک باعزت سمجھوتے کے لیے تیار ہوں لیکن اس مقصد کو آگے بڑھانے کا کوئی راستہ نہیں مل رہا ہے جس کی بناء پر میں نے آل انڈیا مسلم لیگ کو مستحکم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

اسٹوڈنٹس ٹریبون، لاہور نے ان سے طلبہ تحریک کے بارے میں پیغام یا مضمون کے لیے درخواست کی۔

۲۔ ۷ مئی
ایک خط میں علامہ اقبال نے اس نقطہ نظر کا اظہار کیا کہ جب تک آل انڈیا مسلم لیگ کو ایک مسلم عوامی جماعت کے طور پر منظم نہیں کیا جائے گا اس وقت تک مسلمان اس میں دلچسپی نہیں لیں گے۔

انہوں نے کہا کہ آل انڈیا مسلم لیگ کے مستقبل کا اظہار مسلمانوں کی غربت کے مسئلہ کو حل کرنے کے لیے اس کی کوششوں پر منحصر

ہے، انہوں نے اپنے یقین کامل کا اظہار کیا کہ اگر اسلامی قوانین کو صحیح طور پر سمجھ لیا جائے اور اطلاق کیا جائے تو اس کا مطلب ہر شخص کے لئے حق معاش کا تحفظ ہوگا۔ انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ ہندوستان میں آزاد مسلم ریاست، یا ریاستوں کے قیام کے بغیر مسلم شریعت کا نفاذ و ترقی ناممکن ہے۔ انہوں نے اس موقف کا اظہار کیا کہ سماجی جمہوریت اور برہمن ازم میں وہ فرق نہیں ہے جو برہمن ازم اور بدھ ازم میں ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کے قانونی اصولوں کے ہمراہ سماجی، جمہوریت کی کسی بھی صورت میں قبولیت کا مطلب، انقلاب نہیں بلکہ خالص اسلام کی جانب واپسی ہوگی اور یہ جواہر لال نہرو کے ملحدانہ سوشلزم کا بہترین جواب ہوگا۔ مسلم ہندوستان کو امید ہے کہ آپ اپنی فراست سے موجودہ مشکلات سے باہر نکلنے کا کوئی راستہ تلاش کرلیں گے۔

۲۸ مئی۔ رشید احمد مولائی کو ایک خط میں لکھا کہ وہ اپنے صوبے میں آل انڈیا مسلم لیگ کے مؤقف کو مقبول بنانے کے لیے کام کریں۔

ہندو مسلم سمجھوتے کے سلسلہ میں محمد علی جناح کی کوششوں کا اعتراف کرتے ہوئے اس ضمن میں ٹھوس تجاویز کی تشکیل کے لئے محمد علی جناح کے نام تجویز کرنے پر آصف علی کے ایک خط کا جواب دیتے ہوئے ان افراد کی بابت دریافت کیا جو اعتماد کے ساتھ تقریر کرسکتے ہیں، اور کہا کہ ایسے افراد ایسی ٹھوس تجاویز کیوں نہیں سوچ سکتے، جن سے مسلمانوں کے لئے اقتصادی فلاح کا حصول ممکن ہو اور ان میں احساس تحفظ بحال ہوسکے اور اکثریت میں اعتماد پیدا ہو انہیں اطلاع دی کہ ان کا مشاہدہ یہ ہے کہ کانگریس کے ورکر ہندوستانی مسلمانوں کے سوال کو حل کرنے میں سنجیدہ نہیں ہیں۔ توقع ظاہر کی کہ کاش ان کی اطلاعات غلط ہوں۔

مئی ۳۰۔ اے ایچ خان نے پونہ سے ۱۹ مئی کے دی بمبئی کرانیکل کا ایک تراشہ ارسال کیا اور درخواست کی کہ آل انڈیا مسلم لیگ کی پوزیشن کی وضاحت کے لئے ایک بیان جاری کریں۔

جون ۳۔ مسلمانوں کی سیاسی، اقتصادی اور سماجی زندگی کے حوالے سے ترقی اور فلاح و بہبود کا کام کرنے ہندوستان کے مختلف حصوں میں جدید سیاسی، اقتصادی معلومات اور اطلاعات فراہم کرنے کے لئے مراکز کی تشکیل۔ مزید برآں غریب مسلمانوں کی امداد و تعاون کے لئے امدادی مراکز کے قیام، مسلمانوں کو ترقی پزیر سیاست سے باخبر رکھنے کے لئے اردو اور انگریزی زبان میں روزنامہ یا ہفت روزہ اخبار جاری کر کے متعصب مفاد پرست جماعتوں کی جانب سے ہندوستان کے مختلف حصوں میں کئے جانے والے جھوٹے اور بے بنیاد پروپگنڈہ کا مؤثر جواب دینے اور مسلمانوں کو ترقی پزیر سیاست سے باخبر رکھنے کے لئے ایک آزاد پریس کے قیام کی خاطر فنڈز جمع کرنے کے سلسلہ میں اپیل جاری کی۔

جون ۴۔ حُسین شہید سہروردی نے ایک خط میں کانگریس کی مسلم عوامی رابطہ مہم کے خلاف پروپگنڈہ کے لئے ضلعیٔ مسلم لیگ کے قیام کی تجویز پیش کی۔

جون ۷۔ راجہ آف محمود آباد نے لکھنؤ کی صورت حال سے آگاہ کیا اور اس خطرہ کا اظہار کیا کہ اگر پوری قوت سے اس صورت حال کا تدارک نہ کیا گیا تو دوسرے اضلاع میں بھی امن اور سکون متاثر ہو سکتا ہے۔

جون ۹۔ عبدالمتین چودھری نے اے پی آئی کو جاری کرنے کے لئے آسام میں تنظیمی کمیٹیوں سے متعلق ایک بیان انھیں ارسال کیا۔

جون ۱۶۔ عبدالرب نشتر نے ایک خط میں کہا کہ ہندوستانی مسلمانوں کے

مفادات کی حفاظت اور وکالت کے لئے ایک مضبوط نمائندہ مسلم تنظیم کا ہونا ضروری ہے۔ انھوں نے کہا کہ آنے والے سالانہ اجلاس کی اہمیت کی بناء پر جس قدر بھی ممکن ہو اس اجلاس کو نمائندہ بنایا جائے اور تاریخ کا قبل از وقت اعلان کیا جائے تاکہ عوام اس پر دھیان دے سکیں۔ اطلاع دی کہ پنجاب اور شمال مغربی سرحدی صوبے میں یہ احساسات موجود ہیں کہ آل انڈیا مسلم لیگ کو مضبوط بنایا جائے۔

جون ۲۱۔ علامہ اقبال نے ایک خط میں، انھیں ہندو مسلم مفادات، ہندوؤں اور سکھوں کی جانب سے توہین رسالت کی مذموم جسارت اور سندھ میں قرآن پاک کو نذر آتش کرنے کے واقعات سے آگاہ کیا۔ انھوں نے خیال کیا کہ نیا آئین ہندوستانی مسلمانوں کے مفادات کو نقصان پہنچانے کے لئے بنایا گیا ہے خاص طور سے اس وقت جبکہ ہندو مہا سبھا نے غیر مبہم الفاظ میں اعلان کر دیا ہے کہ ایک متحدہ ہندو مسلم قوم کی تشکیل ناممکن ہے انھوں نے تجویز پیش کی کہ اس کا واحد حل مسلم اکثریتی علاقوں کی حدود کے قریب سے ہندوستان کی تقسیم ہے۔ انھوں نے آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس کو مسلم اقلیتی صوبے کی بجائے، پنجاب میں منعقد کرنے کی تجویز پیش کی علامہ اقبال نے مزید کہا "آج ہندوستان میں آپ واحد مسلمان ہیں، جس کی طرف قوم شمال مغربی ہندوستان بلکہ شاید کل ہندوستان میں برپا ہونے والے طوفان میں محفوظ رہنمائی کے لئے دیکھ سکتی ہے۔

جون ۲۶۔ عبدالرب نشتر کو ایک خط میں اطلاع دی کہ وہ نقطہ جو انھوں نے آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے اجلاس میں اٹھایا تھا۔ دراصل وہ آل انڈیا مسلم لیگ کا معاملہ تھا اور یہ معاملہ اسے طے کرنا تھا۔ ان کے

اس خیال سے اتفاق کیا کہ آل انڈیا مسلم لیگ کا آئیندہ اجلاس جس قدر ممکن ہو سکے نمائندہ ہو۔ انھیں (نشتر) شمال مغربی سرحدی صوبے میں مسلم لیگ کی تنظیم کا کام سنبھالنے کو کہا۔

جون ۲۹۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے محمدؐ نعمان نے ایک خط میں لکھا کہ وہ جب تک کمیونل ایوارڈ کے حوالے سے مسلمانوں کے بارے میں اپنے مؤقف کا اظہار نہیں کریں۔ اس کے شائع ہونے سے مقاصد پورے نہیں ہوں گے۔ انھوں نے کہا کہ ایک آل انڈیا مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن کا خاکہ اسکیم ان کی توجہ کے لئے بنایا ہے اور دریافت کیا کہ وہ اگست کے اوائل میں بمبئی یا شملہ جائیں گے تاکہ ان سے ملاقات ہو جائے۔ انھیں اطلاع دی کہ ڈاکٹر ضیاء الدین طلبہ میں بہت کام کر رہے ہیں تاکہ ان میں محمد علی جناح پر اعتماد قائم ہو۔

جون ۳۰۔ بندیل کھنڈ کے مسلم رائے دہندگان کے نام ایک انتخابی پیغام میں آل انڈیا مسلم لیگ کے امیدوار کو ووٹ دینے کی نصیحت کی تاکہ مستقبل میں کوئی غیر مسلم سیاسی جماعت مسلمانوں کے معاملات میں مداخلت کی جرات نہ کر سکے۔

جولائی ۲۔ ایم کے دہلوی نے، انھیں اطلاع دی کہ وہ کل ان سے ملاقات کے لئے بمبئی پہنچ رہے ہیں۔

جواہر لال نہرو کے تیس جون کے جھانسی، جالاؤں ھمیر پور کے ضمنی انتخابات کے بارے میں بیان میں ان کے خلاف لگائے گئے الزامات کی یہ کہتے ہوئے تردید کی کہ انھوں (محمد علی جناح) نے رائے دہندگان سے خطاب کرتے ہوئے کوئی اپیل جاری نہیں کی چہ جائیکہ ایک اپیل جس میں مذہب کے نام کا استحصال کیا گیا ہو۔ جواہر لعل نہرو کو حوالہ دیا کہ کس طرح کانگریسی اخبارات میں آل

انڈیا مسلم لیگ کو غلط انداز میں "برطانوی شاہی طاقت کے ساتھی" چاپلوس اور خوشامدی کے طور پر پیش کیا جارہاہے اور کس طرح ذاتی طور پر ان پر حملے کئے جارہے ہیں اور یہ تاثر دیا گیا ہے کہ میں ہندوستان کا سب سے بڑا دشمن ہوں ایک مسلمہ فرقہ پرست ہوں اور میں اپنے صحیح روپ میں بغیر نقاب کے کھڑا ہوں اور میں مسلمانوں کی قیادت کے حصول کی کوشش کررہاہوں۔"

جولائی ۳۔ حسین شہید سہروردی کو جوابی خط میں استقبالیہ کمیٹی قائم کرنے اور کلکتہ میں منعقد ہونے والے مجوزہ آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس کے عبوری دعوت نامے اور تاریخ ارسال کرنے کا مشورہ دیا۔ صدر کے نام کے لئے تجاویز طلب کیں۔ اس تجویز سے اتفاق کیا کہ آل انڈیا مسلم لیگ کے کنٹرول میں موجود صوبوں میں کاروبار چلانے کے لئے اپنے قوانین کے تحت، ضلعی آل انڈیا مسلم لیگ قائم کی جائیں۔

جولائی ٦۔ جواہر لال نہرو کے ۴ جولائی کے بیان کے جواب میں جواب جاری کیا، جس میں چودہ نکات کے بارے میں کرپلانی کے بیان کے سلسلہ میں جواہر لال نہرو کی وضاحت میں موجود نقائص کی نشاندہی کی انھوں نے کہا "سوال یہ نہیں ہے کہ آیا بابو راجندر پرشاد نے مجھے اپنے اس اعتماد کی یقین دہانی کرائی تھی کہ ان کے منظور کردہ فارمولے میں اس قابل نہیں تھا کہ کانگریس کے رہنماؤں سے مسلم مؤقف تسلیم کرالوں، کانگریسی رہنماؤں کا ایک بااثر طبقہ اس کا بدترین مخالف تھا، جس کو میں دہراتا ہوں، وہ مکمل طور پر صحیح تھا، راستہ بدلنے اور دوسرے معاملات اٹھانے سے کوئی فائدہ نہیں۔ پرشاد کے کانگریس کو ساتھ لے کر چلنے پر شبہ کا اظہار کیا اور کہا" جواہر لال نہرو کی تبلیغ کے مطابق، آج کانگریس کی صورت حال کیا

ہے۔ وہ اقلیتوں کے سوال پر غور کرنے ان کے حقوق کی حفاظت اور مفادات کے بچاؤ کو نا قابل فہم جانتے ہیں۔ انھوں نے بار بار کہا کہ کوئی سمجھوتہ کوئی معاہدہ نہیں ہوگا اور انتخابات کے بعد کانگریس نے آل انڈیا مسلم لیگ اور مسلمانوں کے خلاف عدم تعاون کا اعلان کردیا، جب تک کہ تمام مسلمان غیر مشروط طور پر اپنے حقوق سے دست بردار نہیں ہوتے اور کانگریس کی پالیسی اور پروگرام سے اتفاق کا عہد نہیں کرتے۔ آج یہ صورت حال ہے کہ جس پروگرام اور پالیسی پر کانگریس عمل کررہی ہے اس میں نہ تو اقلیتوں کے سوال پر اور نہ ہی عام پروگرام اور پالیسی پر، صرف اطاعت اور غلامی کی بات کی جاتی ہے کسی باعزت سمجھوتے کی نہیں۔ انھوں نے کہا کہ ایک جماعت کو اس کی پالیسی، پروگرام، بنیادی اصولوں، سیاسی طرز عمل اور اسکے ممتاز ممبران سے پرکھا جاتا ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ "یقیناً کانگریس سچا سونا نہیں ہے۔"

جولائی ۷۔ ایک بیان میں کانگریس کے فیصلہ کا خیر مقدم کیا اور یاد دلایا کہ یہی پالیسی آل انڈیا مسلم لیگ نے ۱۹۳۶ء میں بمبئی کے سالانہ اجلاس میں اپنائی تھی۔ انھوں نے مزید کہا کہ "ہاں، جب ہم نے کہا کہ یہ صحیح پالیسی ہے تو ہمیں بتایا گیا کہ ہم غلط غیر محب وطن اور باغی ہیں، لیکن جس لمحے کانگریس نے اسی پالیسی کو اپنایا تو وہ صحیح، قومی اور محب وطن بن گئے" توقع ظاہر کی کہ کانگریس مجلس قانون ساز میں مسلمانوں کی جماعت سے تعاون کرے گی۔ میں نے یہ بات اکثر دہرائی ہے کہ مجلس قانون ساز اور اس کے باہر کسی بھی ایسے پروگرام کے لیے جو صوبے اور ملک کے عوام کی بہبود میں اضافے کے لیے تیار کیا گیا ہو۔ ہم تعاون کے لیے ہمہ وقت تیار ہیں۔ مجھے خوشی ہے اب دھوکہ کی ٹٹی گرگئی ہے۔ اب ایک متحدہ فرنٹ کی

تشکیل ہندوستان کی ضرورت ہے۔

جولائی ۸۔ راجندر پرشاد کو محمد علی جناح کے ساتھ ۱۹۳۵ء میں ہونے والی گفتگو کے خاتمہ سے متعلق بیان پر ایک جواب الجواب جاری کیا۔

جولائی ۱۴۔ دی اسٹار آف انڈیا، کلکتہ کے راغب الحسن نے ۱۱/ جولائی کے امریت بازار پتریکا، اور ۱۴ جولائی کے انڈین نیشن کے تراشے ارسال کیے۔ جس میں مارچ ۱۹۳۵ء کے مسلم لیگ کانگریس معاہدہ کے مسودہ کے سلسلہ میں محمد علی جناح کے بیان کی حمایت کی گئی تھی۔ اس بیان کو بنگال کانگریس کے ارکان کی بھی حمایت حاصل تھی اور انہوں نے راجندر پرشاد کے بیان کو مسترد کر دیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ فلسطین کی تقسیم کے منصوبہ کا مطلب مسلمانوں کے اذہان کو پراگندہ کرنا ہے اور مسلم لیگ اس معاملے میں ہندوستان کے مسلمانوں کی قیادت کرے گی۔

جولائی ۱۷۔ شوکت علی نے لکھنؤ سے ایک تار میں انہیں آل انڈیا مسلم لیگ کی کامیابی پر مبارکباد دی اور ورکنگ پروگرام کی بابت دریافت کیا۔ اطلاع دی کہ ابوالکلام آزاد لکھنؤ پہنچ رہے ہیں۔ مسلم تجاویز کی بنیاد پر باعزت سمجھوتے کا مشورہ دیا۔ مالویہ سے مشورہ کی تجویز پیش کی۔ مجلس قانون ساز کے اندر تعاون کی شرائط کی پڑتال کرنے کی درخواست کی۔

جولائی ۱۸۔ کرپلانی کی یادداشت کو کمزور قرار دیتے ہوئے ایک بیان جاری کیا۔ انہوں نے کہا کہ کرپلانی نے کانگریس کے بلیٹن میں شائع ہونے والے اخباری بیان پر انحصار کیا ہے اور کانگریس کے بنگال کے رہنماؤں کے ۱۱ جولائی کے امریت بازار پتریکا اور ایڈوانس آف کلکتہ میں اور ۱۴ جولائی کے پٹنہ کے انڈین نیشن میں محمد علی جناح کی بحث کی حمایت میں شائع ہونے والے بیانات کا حوالہ دیا ہے۔

جولائی ۲۱۔ یوپی کے ضمنی انتخاب میں آل انڈیا مسلم لیگ کی کامیابی پر ناظم الدین نے "دلی مبارکباد" کا تار ارسال کیا۔

جولائی ۲۲۔ جمعیت علمائے ہند کے سیکریٹری مولانا احمد سعید نے انہیں مشورہ دیا کہ راجندر پرشاد کی تجاویز قبول کرلیں۔

جولائی ۲۳۔ دی اسٹار آف انڈیا، کلکتہ کے راغب الحسن نے تین اخباری تراشے ارسال کیے۔ انہوں نے معروف مسلم رہنماؤں کے مشورے سے کل ہند یوم فلسطین منانے کی تجویز پیش کی تاکہ فلسطین کے مسئلہ کے استحصال کی بنگال کانگریس کی کوشش کا مقابلہ کیا جاسکے جو وہ مسلمانوں پر فتح حاصل کرنے کے لیے کلکتہ میں ایک عوامی جلسہ کے انعقاد کے ذریعہ چاہ رہے ہیں۔

جولائی ۲۵۔ انتخاب کے نتائج کے اعلان کے بعد انہوں نے اعلان کیا کہ آل انڈیا مسلم لیگ کانگریس سے تعاون کرے گی۔

سید ذاکر علی نے لکھنؤ سے بذریعہ ٹیلیگرام اطلاع دی کہ ۲۸ اگست کو انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس کے انعقاد کے لئے، راجہ آف محمود آباد کی صدارت میں استقبالیہ کمیٹی قائم کردی گئی ہے، انہوں نے اس کی منظوری بذریعہ تار طلب کی۔

ہندو، مسلم اتحاد کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے ایک بیان جاری کیا۔

مئی ۲۶۔ خلیق الزماں نے ایک تار میں بتایا کہ یوپی مسلم لیگ راجندر پرشاد کے فارمولے کی بنیاد پر کانگریس سے سمجھوتے کی خواہش مند ہے۔

بابو راجندر پرشاد کی جانب سے مشترکہ طریقہ انتخاب کی بنیاد پر کمیونل ایوارڈ کے بجائے مسلم نمائندگی کے متبادل فارمولے کی پیشکش کے جواب میں، جو پرشاد کے دعوے کے مطابق محمد علی

جناح کے زیادہ مفاد میں تھاایک اخباری بیان جاری کیا۔انہوں نے کہاکہ وہ یہ معاملہ آل انڈیا مسلم لیگ کے سامنے پیش کریں گے۔

۲۷ جولائی۔ ان کی جانب سے پرشاد کے معقولیت پسند پیشکش کو مسترد کرنے سے کانگریس کے حلقوں میں خوف پیدا ہوااور مسلم لیگ کے حلقوں نے اسے تمام متلون مزاجوں اور علیحدہ ہونے والوں کے منہ پر طمانچہ قرار دیااور یہ تصور کیاکہ اس سے آل انڈیا مسلم لیگ کو تقویت ملے گی۔

۲۸ جولائی۔ یوپی میں جاری آل انڈیا مسلم لیگ اور کانگریس بات چیت، آخر کار ختم ہوگئی، آل آنڈیا مسلم لیگ پارٹی کانگریس کے ساتھ ایک اتحاد کے قیام کے لئے تیار تھی لیکن کانگریس اس کے لئے تیار نہیں تھی۔ وہ آل آنڈیا مسلم لیگ کے کانگریس میں انضمام پر اصرار کررہی تھی۔

۱ اگست۔ ایم۔اے۔ایچ اصفہانی کوایک خط میں اکتوبر کے اواخر میں کلکتہ میں منعقد ہونے والے آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس کے انعقاد کے بارے میں اطلاع دی اور کہاکہ وہ اس تجویز کے بارے میں صحیح صورت حال اور عوامی ردِ عمل کے بارے میں ان کو مطلع کریں۔یہ بھی بتایاکہ وہ (جناح) ۲راگست کوراجندراپرشاد کی پیشکش کے بارے میں ایک اخباری بیان اور جاری کریں گے۔

۸ اگست۔ اے وائی کے دولتانہ کوایک خط میں اطلاع دی کہ وہ ان کے بیٹے ممتاز محمد خان دولتانہ کے خیر مقدم کے لیے بمبئی میں موجود ہوں گے۔ان سے شملہ کی مصروفیات اور ان کے ستمبر کے پروگرام کی بابت دریافت کیا۔

۹ اگست۔ اے وائی کے دولتانہ نے ایک خط میں خدشہ ظاہر کیاکہ آغا خان، اکتوبر میں ہندوستان کے دورہ پر آرہے ہیں۔ بعض پنجابیوں اور

بنگال کے وزیراعظم کے تعاون سے آل انڈیا مسلم لیگ کے خلاف جماعت قائم کریں گے۔ دولتانہ نے تجویز پیش کی کہ اس صورتحال کے پیش نظر ستمبر کے اواخر میں آل انڈیا مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس منعقد کیا جائے۔

اعزازی سیکریٹری، ایم کمالیہ سنگم، محمود بندر نے ۳۱ جولائی کو ایک عوامی اجتماع میں منظور کی جانے والی قرارداد کی کاپی ارسال کی آل انڈیا مسلم لیگ اور ان کی ذات پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا اور آل انڈیا مسلم لیگ کو مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت قرار دیا۔

پونا کے ایس جان محمد نے ایک خط میں پارلیمانی بورڈ کی اجلاس کے لئے اپنے کے بی ایچ امیر اور ایم رئیس کے لئے دعوت نامہ کی درخواست کی۔

دی ٹائمز آف انڈیا، بمبئی کے ایکٹنگ بزنس منیجر نے عنقریب شائع ہونے والے "انڈین پارلیمنٹری کمپینن" کے لئے ان سے چندہ طلب کیا۔

ایبٹ آباد کے مسلمانوں نے ایک خط میں اطلاع دی کہ مسلم رہنماؤں اور علماء نے شمال مغربی سرحدی صوبے کی صوبائی مسلم لیگ قائم کرلی ہے۔ جس کے صدر مولانا محمد شعیب اور قاضی عبدالحکیم سیکریٹری ہوں گے۔

اگست ۱۰۔ خواجہ حسن نظامی نے دہلی سے ایک خط میں انہیں اطلاع دی کہ ۲۳ اگست تک بمبئی نہیں پہنچ سکتے، لیکن اگر وہ تاریخ دیں تو وہ ان سے ۱۵ ستمبر کے بعد شملہ میں ملاقات کرسکتے ہیں۔ انہیں آل انڈیا کانگریس کے بارے میں ایک کتابچہ بھی علیحدہ سے روانہ کیا۔

اگست ۱۱۔ علامہ اقبال نے ایک خط میں آل انڈیا مسلم لیگ کی تمام تر سرگرمیاں شمالی مغربی ہندوستان سرحدی صوبے کے مسلمانوں پر

مرتکز کرنے کی تجویز پیش کی۔ انہوں نے اکتوبر میں آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس کے انعقاد کی درخواست کی۔ انہوں نے کہا کہ پنجاب میں آل انڈیا مسلم لیگ کے لئے جوش و خروش میں اضافہ ہو رہا ہے اور مجھے قوی امید ہے کہ لاہور میں سالانہ اجلاس کا انعقاد آل انڈیا مسلم لیگ کی تاریخ میں اہم موڑ اور عوامی رابطہ کے سلسلے میں اہم ذریعہ ثابت ہو گا۔

اگست ۱۳۔ علامہ اقبال نے ایک اور خط میں انہیں اطلاع دی کہ صوبائی مسلم لیگ کے باقاعدہ آغاز کے بغیر پنجاب میں آل انڈیا مسلم لیگ کی ۲۰ شاخیں قائم کی جا رہی ہیں۔ انہوں نے پنجاب مسلم لیگ کے لیے پندرہ سو روپے کے قرض کی درخواست کی تاکہ پنجاب مسلم لیگ کے رہنما صوبے کا دورہ کر سکیں اور مزید شاخیں قائم کر سکیں

اگست ۱۵۔ آل انڈیا مسلم لیگ پارلیمانی بورڈ، بمبئی پریسیڈینسی کا ایک اجلاس ان کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں بمبئی قانون ساز اسمبلی میں طاقتور حزب اختلاف کے قیام پر غور کیا گیا اور ایک غیر مشروط قرارداد منظور کی۔ اجلاس نے بورڈ کے مندرجہ ذیل ممبران کے ناموں کے اخراج کا بھی فیصلہ کیا (۱) مولانا عرفان (۲) غلام حسین ہنگل (۳) خان بہادر ولی بھائی پٹیل (۴) خان بہادر عبدل بھگت (۵) اے اے خیتل (۶) اے جے بانگی (۷) سردار ہو بور خان اور (۸) اے ایف پٹھان۔ محمد سلیمان قاسم مٹھا نے ایک تجویز پیش کی کہ بمبئی اسمبلی کی آل انڈیا مسلم لیگ اس وقت واک آؤٹ کریگی جب مجلس قانون ساز اور کونسل کے مشترکہ اجلاس سے گورنر خطاب کریں گے۔ اور ممبران نہ تو گورنمنٹ ہاؤس کی کسی تقریب میں اور نہ ہی گورنمنٹ کی اعزاز میں منعقد کی جانے والی تقریب میں شریک ہوں گے یہ بات طے شدہ تھی کہ آل انڈیا مسلم لیگ

کے ممبران مجلس قانون ساز کے اجلاس میں پیش ہونے والی تحریک پر بعد میں بھی غور کیا جائے گا۔

اگست ۱۶۔ صوبائی پارلیمانی بورڈ بمبئی اور ممبران آل انڈیا مسلم لیگ بمبئی اسمبلی اور کونسل کے اجلاس کی صدارت کی جس نے ایک قرارداد منظور کی کہ قانون ساز اسمبلی بمبئی میں مسلم لیگ کسی بھی دوسرے گروپ یا گروپوں سے ان معاملات میں جو آل انڈیا مسلم لیگ کی پالیسی اور پروگراموں سے مطابقت رکھتے ہوں گے۔ تعاون کے لئے آزاد ہوگی۔

اگست ۱۸۔ راجہ آف محمود آباد نے ایک تار میں اہم مشاورت کے لئے ۲۱اگست کو دورانِ سفر رکنے کی درخواست کی۔ انہوں نے اطلاع دی کہ نواب اسمٰعیل خان سے ۲۲اگست کی صبح تک ملاقات ممکن ہو سکے گی۔

اگست ۲۱۔ آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس علی گڑھ کے سید الطاف علی کے ایک خط کی کاپی وصول کی۔ انہوں نے اطلاع دی کہ ان کی کانفرنس اسلامیہ گرلز اسکول کی سرپرستی کر رہی ہے۔ کیونکہ یہ اسکول بہتر معیار تعلیم کا مظاہرہ کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایسی درسگاہوں کی مالی مدد کے ذریعہ ہمت افزائی کی جانی چاہیئے۔

اگست ۲۲۔ ۲۳۔ مجلس قانون ساز ہند کے اجلاس میں شرکت کے لئے شملہ پہنچے، اے پی کے نمائندے کو اطلاع دی کہ آل انڈیا مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس اکتوبر کی ۱۵ سے ۱۷ تاریخ تک لکھنؤ میں منعقد ہوگا اس میں برطانیہ کی عرب اور فلسطین پالیسی، مسلم اقلیتی صوبوں میں گورنروں کے کردار اور کانگریس کے اسمبلیوں میں آل انڈیا مسلم لیگ کے ممبران کے کانگریس میں ادغام کے مطالبہ پر غور ہوگا۔

اگست ۲۳۔ حکومت کو ملامت کا مستحق قرار دینے پر شبہ کا اظہار کرتے ہوئے

انہوں نے مجلس قانون ساز میں کہا کہ آیا جس حد تک انہوں نے سمجھا ہے اسکیم، کسی بھی طور پر ہندوستانیوں کے مفادات کی کسی بھی طریقہ سے مقصد کو نظر انداز کئے بغیر انصاف سے حفاظت کرنا چاہتی ہے، مثلاً کاشت کار کو جس قدر ممکن ہو امداد ملنی چاہیئے۔

اسمبلی میں فیڈریشن کے افتتاح پر سوال کیا۔

زنجبار میں ہندوستانی مفادات پر بحث کے لیے ستیامورتی کی تحریک التواء پر بحث میں شرکت کی۔ نسلی مسائل کو ابھارنے پر کانگریس کو موردِ الزام ٹھہرایا۔ اور کانگریسی رہنماؤں کو ان کی سوچ میں قومی ہونے کا مشورہ دیا۔ تحریک کے خلاف ووٹ دیا۔ تحریک ۵۲ کے مقابلے میں ٦٦ ووٹوں سے مسترد ہو گئی۔

اگست ۲۵۔ انڈمان میں سیاسی قیدیوں کی بھوک ہڑتال سے متعلق ستیامورتی کی تحریک التواء پر بحث میں اسمبلی میں شرکت کی۔ انہوں نے کہا کہ ”اس ملک کے ہر ذمہ دار فرد نے یہ واضح کردیا ہے کہ یہ بھوک ہڑتال ختم ہونا چاہیے۔ لیکن کیا میں حکومت سے اپیل کر سکتا ہوں کہ انصاف رحم کے ساتھ کیا جائے“ انہوں نے کہا کہ میں محسوس کرتا ہوں کہ تحریک کی منظوری سے، پورے ملک میں قیدیوں کے ساتھ ایسا ہی کرنے کی ایک مثال قائم ہو جائے گی۔ تحریک کے خلاف ووٹ دیا۔ تحریک ۵۵ کے مقابلے میں ٦۲ ووٹوں سے مسترد ہو گئی۔

اگست ۲۷۔ انڈین ریلوے انکوائری کمیٹی کی رپورٹ کے سلسلے میں سر سید سلطان احمد کی تحریک پر اسمبلی میں ہونے والی بحث میں حصہ لیا، تجویز پیش کی کہ ایوان میں ایک وقت میں تحریک پر ایک ہی رکن اظہار خیال کرے۔

اگست ۲۹۔ ۳۰۔ شملہ میں ایسوسی ایٹڈ پریس کو ایک بیان دیتے ہوئے تردید کی کہ

انہوں نے کبھی اسمبلی میں آزادپارٹی کی قیادت سے مستعفی ہونے کی دھمکی دی ہے۔

اگست ۳۰۔ سلیکیٹ کمیٹی سے واپس آنے پر "ممبر قانون" سرنری پینیدراسرکار کی جانب سے پیش کئے جانے والے انشورنس بل پر اسمبلی میں ہونے والی بحث میں شرکت کی، ممبر قانون کے ساتھ، تند و تیز الفاظ کا تبادلہ کیا۔

اگست ۳۱۔ آلات بارسالی کی تشکیل سے متعلق نئی شرائط کے بارے میں سوالات دریافت کئے۔ انشورنس بل پر ہونے والی بحث میں شرکت جاری رکھی۔

ستمبر ۱۔ زنجبار کے سوال پر شملہ سے بیان جاری کیا۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس پارٹی اور پریس کا ایک حلقہ، غیر شعوری طور پر گمراہ ہے اور ہندوستانی مفادات کا استحصال کررہا ہے۔ میں زنجبار میں مقیم ہندوستانیوں سے اپیل کروں گا کہ انہیں درپیش ضروریات اور معاشی حالات سے وہ وہاں مطابقت پیدا کریں اور کسی ناممکن صورت کو جنم نہ دیں تاکہ ان کو بخشے ہوئے مفادات، اسی حالت میں برقرار رہیں۔ یہ برطانیہ اور ہندوستانی قوم کے درمیان ایک سوال نہیں ہے بلکہ ایک خالصتاً اقتصادی سوال ہے جس میں عوام کی اکثریت کا تعلق مسلمانوں سے ہے۔"

ستمبر ۳۔ مرکزی حکومت کے اخراجات میں بچت سے متعلق سردار سنت سنگھ کی قرارداد پر اسمبلی میں بحث میں حصہ لیا۔

ستمبر ۴۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی مسلم یوتھ کے زیراہتمام شملہ کے مسلمانوں کا ایک عظیم الشان جلسہ عام منعقد ہوا۔ سید غلام بھیک نیرنگ نے صدارت کی جب محمد علی جناح جلسہ سے خطاب کے لئے کھڑے ہوئے تو ان کا زبردست استقبال کیا گیا انہوں نے اپنی تقریر اردو

میں شروع کی لیکن سامعین کے اصرار پر انگریزی میں ختم کی، اور مولانا ظفر علی خان نے اسکا اردو ترجمہ پیش کیا۔

ستمبر ۶۔ انشورنس بل پر اسمبلی میں بحث میں شرکت جاری رکھی، کانگریس کی جانب سے تقریر کرنے والے سیتا مورتی سے تند و تیز الفاظ کا تبادلہ ہوا، ۳۲-۱۹۳۰ء میں گول میز کانفرنس کے دوران کانگریس اور گاندھی کے مشکوک کردار کی وضاحت کی۔

ستمبر ۷-۸۔ انشورنس بل کی دفعہ ۲ اور ۳ پر اسمبلی میں ہونے والی بحث میں شرکت کی۔

ستمبر ۹۔ مسلم بے وصیت وارث بل کو سلیکیٹ کمیٹی کے حوالے کرنے سے متعلق سر محمد یعقوب اور ایچ ایم عبداللہ کی مسلم پرسنل لا (شریعت) کے نفاذ کے بل پر غور سے متعلق تحریک پر بحث میں حصہ لیا۔ عبداللہ سے شریعت کی وضاحت کیلئے کہا۔ خواتین وارثوں کے حقوق پر تقریر کی۔ قانون شریعت اور مسلم پرسنل لاء کے سنی، شیعہ، حنفی اور شافعی وغیرہ میں اختلافات کی علیحدہ علیحدہ وضاحت کی۔

ستمبر ۱۰۔ ایم اے ایچ اصفہانی کے ۴ ستمبر کے خط کا جواب دیتے ہوئے کہا بنگال میں آل انڈیا مسلم لیگ کی کارکردگی میں کوئی منظم نظام نہیں ان سے درخواست کی کہ وہ خواجہ ناظم الدین، نواب آف ڈھاکہ، فضل الحق اور ایچ ایس سہروردی سے کہیں کہ وہ اس انداز میں تنظیم کریں کہ جب کوئی فیصلہ کیا جائے تو اسے نافذ کرنا ممکن ہو، بنگال کے رہنماؤں پر صوبائی اور ضلعی مسلم لیگ منظم کرنے پر زور دینے کے لئے بھی کہا۔

ستمبر ۱۴۔ انشورنس بل کی دفعہ ۲ پر اسمبلی میں ہونے والی بحث میں شرکت کی تحریک پیش کی کہ اسمبلی میں مختلف جماعتوں کے رہنما اس دفعہ میں

متفقہ ترمیم کی تیاری کے لئے باہم ملاقات کریں۔ ممبر قانون نے تجاویز منظور کرلیں۔

ستمبر ۱۵۔ اسمبلی میں انشورنس بل کی دفعہ ۲ پر بحث میں شرکت کی۔اس دفعہ سے متعلق ترمیم کی مخالفت میں ووٹ دیا۔

ستمبر ۱۶۔ مسلم پرسنل لاء (شریعت) بل کے نفاذ سے متعلق تحاریک پر غور میں شرکت جاری رکھی۔ تین تحاریک پیش کیں جن میں ایک دفعہ سے متعلق تھی جو منظور کرلی گئی۔ دفعہ ۳ کے لئے تحریک پیش کی وہ بھی منظور کرلی گئی۔

ستمبر ۱۷۔ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء کو مکمل طور پر غیر اطمینان بخش قرار دینے اور ایک ایسی آئین ساز اسمبلی کے قیام کی سفارش، جو کہ ملک کو بالغ رائے حق دہی کی بنیاد پر آئین دے ۔ ایس ستیا مورتی کی قرارداد میں ترمیم کی تحریک پیش کی محمد علی جناح کی ترمیم تھی کہ بالغ حق رائے دہی کی بنیاد پر منتخب ہونے والی آئین ساز اسمبلی کے الفاظ کو مندرجہ ذیل سے تبدیل کردیا جائے "ایک کانفرنس یا کنونشن، جس کا انتخاب کمیونل ایوارڈ میں دیئے گئے انتخابی طریقہ کار کی بنیاد ہو، اس کے برعکس کسی معاہدے کی عدم موجودگی میں، اور مزید یہ کہ مسلمان اور دوسری اقلیتوں کے حقوق و مفادات کی متعلقہ قوموں کے باہمی مشاورت سے محافظت کی جائے"۔

ستمبر ۱۸۔ انشورنس بل کی دفعہ ۱۲ اور ۲۷ پر اسمبلی میں بحث میں حصہ لیا۔ انشورنس بل کے سوال پر اسمبلی میں سر ایچ پی مودی سے ٹکراؤ ہوا۔

ستمبر ۱۹۔ آزاد پارٹی کے ایک ممتاز رکن سر ایچ پی مودی نے جن سے انشورنس بل پر تنازعہ ہوا تھا آزاد پارٹی سے استعفیٰ دیدیا، بعد ازاں

سر کاؤس جی جہانگیر اور سر ماتھر داس وسان جی نے بھی آزاد پارٹی سے استعفٰی دیدیا۔ ہر دو ممبران کا تعلق بمبئی سے تھا اور پارٹی کے آخری غیر مسلم ارکان تھے۔

۲۰ستمبر۔ انشورنس بل کی دفعہ ۲۷ پر بحث میں شرکت جاری رکھی۔

۲۱ستمبر۔ ان کے نام ایک خط میں مولانا شوکت علی کی فلسطین کانفرنس اور بنگال مسلم کانفرنس میں شرکت کے لئے روانگی پر خوشی کا اظہار کیا
سالانہ اجلاس کی قیادتوں کے سلسلہ میں، ایک خط میں شمس الحسن کو ہدایت کی کہ تمام معروف مسلم رہنماؤں اور کونسل کے ارکان کو دعوت دیں اور اس بات کا خیال رکھیں کہ انہیں دعوت نامہ موصول ہو جائے" انہیں یہ بھی اطلاع دی کہ وہ خود بھی اپنے دستخطوں سے بعض ممتاز ارکان کو دعوت نامے ارسال کریں گے۔
ان سے دہلی اسٹیشن پر ملاقات کے لئے کہا۔

۲۲ستمبر۔ انشورنس بل کی دفعہ ۶۲ اور ۳۵ پر اسمبلی میں ہونے والی بحث میں حصہ لیا۔

۲۳ستمبر۔ انشورنس بل کی دفعہ ۳۵ پر ہونے والی بحث میں شرکت جاری رکھی۔
مولوی عبدالحق کو ایک خط میں ۱۵ تا ۱۷ اکتوبر لکھنؤ میں منعقد ہونے والے آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس کی بابت اطلاع دی ان سے آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے اجلاس میں شرکت اور اردو۔ہندی مناقشت پر اپنے خیالات و نظریات پیش کرنے کی درخواست کی۔
شمس الحسن کو اطلاع دی کہ وہ ۲۵ ستمبر کو شملہ سے روانہ ہوں گے۔ انہیں ہدایت کی وہ اتوار ۲۶ ستمبر کو دہلی اسٹیشن پر ملاقات کریں۔

ستمبر ۲۴۔ شمس الحسن کے ۲۲ ستمبر کے خط کے وصول کرنے کی رسید دی کونسل کے اجلاس کے ایجنڈے اور سرکلر کی منظوری دی اور شمس الحسن کو اسے ارکان کے درمیان گردش کرانے کی ہدایت کی۔ انھیں ۲۶ ستمبر کو دہلی اسٹیشن پر ملاقات کرنے کی ہدایت کی۔

ستمبر ۲۹۔ مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن پنجاب کو ایک پیغام میں ہدایت دی کہ وہ خود کو آل انڈیا مسلم لیگ کے جھنڈے تلے منظم کریں جو واحد نمائندہ تنظیم ہے کیوں کہ مسلمانوں کی تمام امیدیں مسلم نوجوانوں سے وابستہ ہیں۔

اکتوبر یکم۔ انڈین سول لبرٹیز یونین بمبئی کے سکریٹری نے انھیں ہندوستان میں شہری آزادیوں کے موضوع پر ۱۷ اکتوبر کو لندن میں منعقد ہونے والی، لندن کانفرنس کے لیے پیغام ارسال کرنے کی یاد دہانی کرائی۔

اکتوبر ۲۔ ایم اے ایچ اصفہانی کے نام ایک خط میں اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ وہ لکھنؤ میں آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس میں شرکت کر رہے ہیں انھیں ہدایت کی وہ ممکنہ تعداد میں نمائندے ساتھ لائیں۔

نشتر سے ایک خط میں کہا کہ لکھنؤ کے آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس میں "وہ" اپنے صوبے کے دوسرے رہنماؤں کے ہمراہ شرکت کریں کیوں کہ توقع ہے کہ اجلاس میں بہت سنجیدہ اور نہایت اہم فیصلے کئے جائیں گے جو ہندوستان کے مسلمانوں کے مستقبل پر اثرانداز ہوں گے۔

اکتوبر ۷۔ علامہ اقبال نے انھیں ایک خط میں میں لکھنؤ کے سالانہ اجلاس میں کمیونل ایوارڈ کے بارے میں آل انڈیا مسلم لیگ کی واضح پالیسی کے اعلان کرنے پر زور دیا تاکہ مسلمانوں کو واضح رہنمائی حاصل ہو سکے

انھوں نے آل انڈیا مسلم لیگ کونسل میں موجود پنجاب نیشنل یونینسٹ پارٹی کے ۲۸ ممبران کو اس پارٹی کے مسلم لیگ مخالف موقف کی بنیاد پر خارج کرنے کو کہا۔ اور کہا کہ آل انڈیا مسلم لیگ کی خالی نشستوں کے لئے وہ غلام رسول کے توسط سے ۲۸ ممبران کی ایک فہرست ارسال کریں گے۔ انھوں نے تجویز پیش کی کہ فلسطین کے سوال پر فلسطینی عربوں کی مدد کے لئے ایک پُر زور قرار داد منظور کریں انھوں نے کہا کہ وہ (اقبال) اک ایسے مسئلے پر جس نے اسلام اور ہندوستان دونوں کو متاثر کیا ہے جیل جانے کے لئے تیار ہیں۔ کمیونل ایوارڈ کے بارے میں علامہ اقبال نے لکھا ''مسلم لیگ ایک قرارداد منظور کرے کہ کمیونل ایوارڈ کے بارے میں کوئی صوبہ دوسری اقوام کے ساتھ کسی قسم کا سمجھوتہ کرنے کا مجاز نہیں ہوگا۔ یہ ایک کل ہند مسئلہ اور صرف لیگ ہی کو اسے طے کرنا چاہیے۔ ممکن ہے آپ ایک قدم آگے بڑھ کر کہہ سکتے ہیں کہ موجودہ فضا کسی بھی انداز میں فرقہ وارانہ سمجھوتے کے لئے مناسب نہیں ہے۔

۱۳ اکتوبر۔ لکھنؤ پہنچنے پر ان کا شاندار استقبال ہوا اور ایک جلوس کی شکل میں قیصر باغ لے جایا گیا۔ تقریباً ۲۰ ہزار افراد جلوس میں شریک تھے۔ ریلوے اسٹیشن کے قریب امین آباد کے علاقہ میں آزاد آل انڈیا مسلم لیگ نے ان کی آمد پر سیاہ جھنڈیوں سے مظاہرہ کیا۔ مظاہرے کی قیادت یوپی کی کانگریسی حکومت کے وزیر رفیع احمد قدوائی کے بھائی انور جمال قدوائی کر رہے تھے۔ مظاہرین مسلم لیگ مردہ باد کے نعرے لگاتے ہوئے منتشر ہو گئے۔

۱۴ اکتوبر۔ آل انڈیا مسلم لیگ اور یونینسٹ پارٹی کے درمیان مفاہمت پیدا کرنے کے لئے سکندر حیات، اور برکت علی اور میر مقبول سے

ملاقات کی۔ بعد ازاں آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے اجلاس میں اعلان کیا کہ سکندر گروپ آل انڈیا مسلم لیگ میں اس فارمولے کی بنیاد پر شمولیت کے لئے تیار ہو گیا ہے، جو ان کے اور سکندر کے درمیان طے پایا ہے۔ اس فارمولے کی جو سکندر۔ جناح فارمولا کہلایا۔ شرائط یہ تھیں۔(۱) کہ سر سکندر حیات پنجاب واپسی پر اپنی جماعت کا ایک خصوصی اجلاس بلائیں گے اور اپنی جماعت کے تمام مسلم ممبران کو جو پہلے سے آل انڈیا مسلم لیگ کے ممبر نہیں ہیں، ہدایت دیں گے کہ وہ مسلم لیگ کی شرائط پر دستخط کریں اور اس میں شامل ہو جائیں اس طرح وہ آل انڈیا مسلم لیگ کے صوبائی اور مرکزی بورڈ کے قاعدے اور قوانین کے بھی ماتحت ہوں گے۔ اس سے موجودہ اتحاد اور یونینسٹ پارٹی متاثر نہیں ہو گی۔ (۲) مستقبل میں مجلس قانون ساز کے لئے منعقد ہونے والے انتخابات اور ضمنی انتخابات میں ان انتظامات کے اپنانے کے بعد پارٹی کو تشکیل دینے والے موجودہ گروپ اپنے متعلقہ گروپ کے تائید کردہ امیدوار کی مشترکہ طور پر حمایت کریں گے۔ (۳) مجلس قانون ساز کے منتخب کردہ مسلمان امیدوار یا آل انڈیا مسلم لیگ کا ٹکٹ قبول کرنے والے مجلس قانون ساز میں مسلم لیگ پارٹی تشکیل دیں گے۔ اس طرح تشکیل پانے والی مسلم لیگ پارٹی کے لئے اس بات کی اجازت ہو گی کہ موجودہ اتحاد کو برقرار رکھے یا کسی دوسری پارٹی کے ساتھ آل انڈیا مسلم لیگ کے بنیادی اصولوں، پالیسی اور پروگرام کے تسلسل کے ساتھ کسی اور اتحاد میں شامل ہو جائے۔ ایسے اتحاد انتخابات کے بعد وجود میں آسکتے ہیں۔ موجودہ ملاپ اپنا نام یونینسٹ پارٹی برقرار رکھے گا۔ (۴) بیان کردہ معاہدہ کے پیش نظر صوبائی آل انڈیا مسلم لیگ پارلیمانی بورڈ دوبارہ تشکیل

دیا جائے گا۔

اکتوبر ۱۵۔ آل انڈیا مسلم لیگ نے لکھنؤ میں چاند ستارے کے ساتھ سبز اسلامی پرچم لہرایا۔ یہ پہلا موقع تھا کہ پرچم کشائی کی تقریب منعقد ہوئی۔ اپنی تقریر میں مسلمانوں کو اپنے قول میں سنجیدگی، خدمت اور اطاعت بطور منشور اپنانے کی نصیحت کی کیونکہ آل انڈیا مسلم لیگ ہر مسلمان سے توقع رکھتی ہے کہ وہ پارٹی کے معیار کا نمونہ ہوگا۔ محمد علی جناح نے نواب اسماعیل خان کی پیش کردہ سمور کی سیاہ ٹوپی پہنی، جو بعد میں جناح کیپ کہلائی۔

آل انڈیا مسلم لیگ سبجیکٹ کمیٹی کے اجلاس کی صدارت کی۔ ذاتی طور پر وہ آل انڈیا مسلم لیگ کے دستور میں کسی تبدیلی کے خلاف تھے لیکن انھوں نے اکثریت کے فیصلے کے ساتھ چلنے کا فیصلہ کیا۔

اکتوبر ۱۵۔۱۸۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس لکھنؤ کی صدارت کی۔ اپنی تقریر میں مسلمانوں کی سماجی معاشی اور سیاسی ترقی کیلئے کام کرنے کا وعدہ کیا" مسلمانوں کو مشورہ دیا " دوسرے سینکڑوں ہزاروں مسلمانوں کی طرح خود کو مسلم لیگ کے رکن کی حیثیت سے رجسٹر کرائیں۔ خود کو منظم کریں۔ باہمی اتفاق اور اعتماد قائم کریں۔ اپنے اہم فیصلے کریں۔ ایسے فیصلے جو اپنے نتائج میں بھرپور، فوری اور دوررس ہوں کانگریس اور ہندو اکثریتی صوبوں میں قائم کانگریسی وزارتوں پر ان کے مسلم دشمن طرز عمل اور پالیسیوں پر تنقید کی۔

۱۷ اکتوبر کو منظور ہونے والی ایک قرارداد میں کہا، آل انڈیا مسلم لیگ کا مقصد ہندوستان میں آزاد جمہوری ریاستوں کے وفاق کی مکمل آزادی کا قیام ہے جس میں مسلمانوں اور دوسری اقلیتوں کے حقوق اور مفادات کی آئین میں موثر، اور پورے طور پر، حفاظت کی گئی ہو۔

کانگریس کے جواب میں ایک بیان جاری کیا جس میں ہندوستانیوں میں تلخی پیدا کرنے اور فرقہ وارانہ فساد کو جنم دینے کی پالیسی پر تنقید کی۔

اکتوبر ۱۶-۱۷ آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے اجلاس کی صدارت کی۔ جس میں انہیں اس بات کا اختیار دیا کہ وہ ۲۱ ارکان پر مشتمل ورکنگ کمیٹی نامزد کریں اور آل انڈیا مسلم لیگ کے مرکزی دفتر کو دہلی سے بمبئی منتقل کریں۔ فلسطین کے لیے قرارداد اور مزید اقدامات کیلئے پانچ ارکان پر مشتمل ذیلی کمیٹی تشکیل دی گئی کونسل نے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کل ہند فیڈریشن، اور مشترکہ طریقہ انتخاب پر غور کیا اور قرارداد منظور کی۔

لکھنؤ کے سالانہ اجلاس کو تاریخ کا سب سے اہم اجلاس تصور کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔ "بلند بانگ دعوؤں کی موجودگی اور شدید مزاحمت کے باوجود انتخابات میں مسلم لیگ نے ۶۰ سے ۷۰ فیصد نشستیں جیت لی ہیں ...... اس لئے "نا امید ہونے کی ضرورت نہیں" انہوں نے کہا" مجھے یقین ہے کہ ہندوستان کی تمام مسلم آبادی مسلم لیگ کے جھنڈے اور اس کے پلیٹ فارم کے گرد جمع ہو گی، جب وہ اس کا پروگرام اور پالیسی سمجھ جائیں گے"

کانگریس کی جانب سے تعاون سے انکار "غیر مشروط دستبرداری کے مطالبہ ہندی، بندے ماترم اور کانگریس کے جھنڈے کو بہ حیثیت زبان، قومی ترانے اور قومی جھنڈے کے مسلط کرنے پر تنقید کی اور اس یقین کا اظہار کیا کہ معمولی اختیارات اور ذمہ داریوں کے حصول کی ابتداء ہی میں اکثریتی قوم نے یہ ظاہر کیا ہے کہ ہندوستان، ہندوؤں کیلئے ہے، کانگریس یہ سب کچھ نیشنل ازم کے نقاب تلے کرتی ہے جبکہ ہندو مہاسبھا الفاظ نہیں چباتی۔ کانگریس کی

عوامی رابطہ مہم کو "مسلمانوں کو تقسیم، کمزور اور توڑنے اور انہیں ان کے تسلیم شدہ رہنماؤں سے علیحدہ کرنے کی سازش قرار دیا۔"
انہوں نے کہا کہ مسلمان اپنے حقوق کے تحفظ کیلئے نہ تو کانگریس کی طرف دیکھیں اور نہ ہی حکومت کی طرف، اس کے بجائے وہ اپنے آپ پر یقین رکھیں اور اپنی تقدیر کو اپنے ہاتھوں سے تشکیل کریں، وہ اپنی توانائیوں و خود کو منظم کرنے اور اپنی قوت کو ہر دوسری سوچ کے اخراج کیلئے مکمل اور ترقی دینے کے لئے، مرتکز اور وقف کردیں، مسلمانوں سے غیر جذباتی اپیل کی کہ آل انڈیا مسلم لیگ کے پلیٹ فارم پر جمع ہوجائیں، جس قدر جلد ہوسکے خود کو سینکڑوں اور ہزاروں کی تعداد میں، خود کو منظم کرنے اپنے اندر مکمل اتحاد اور اتفاق قائم کرنے، خود کو تربیت یافتہ اور منظم سپاہی ثابت کرنے کے لئے مسلم لیگ کی رکنیت حاصل کریں۔ ہندوستان کے آٹھ کروڑ مسلمانوں کو کسی بات سے ڈرنے کی ضرورت نہیں، ان کی قسمت ان کے ہاتھ میں ہے اک مضبوط، منظم، متحدہ قوت کسی بھی خطرے کا مقابلہ کرسکتی ہے اور اس کے متحدہ محاذ کی خواہشوں کے خلاف کسی مخالفت کا وہ سامنا کرسکتی ہے۔

سالانہ اجلاس کی پہلی نشست جو دوپہر میں کسی قدر دیر سے شروع ہوئی رات ۹ بجے تک جاری رہی، اس میں مختلف صوبہ جات کے پانچ ہزار افراد نے شرکت کی، جن میں دو سو خواتین بھی شامل تھیں، شرکاء میں سکندر حیات خان، فضل الحق چودھری، مولانا شوکت علی، ظفر علی خان، اے وائی کے دولتانہ، بیگم شاہنواز، حسرت موہانی، نواب آف چھتاری، غضنفر علی خان، بیگم محمد علی، نواب محمد یوسف، ڈاکٹر ضیاء الدین، احمد، حسین امام، ڈاکٹر ایس ایم

عبداللہ، سید رؤف شاہ، سید مرتضیٰ بہادر، ابراہیم اسماعیل چندریگر، عبدالرحمٰن صدیقی، مولانا محمد اکرم خان، ملک برکت علی، مولوی سید بدرالدین، ظہور احمد اور پروفیسر عنایت اللہ، راجہ آف محمود آباد چیئر مین استقبالیہ کمیٹی نے وفود کے استقبال کے وقت کہا، ہم یہاں تاریخ کی اتباع کرنے کے لئے نہیں بلکہ تاریخ بنانے کے لئے جمع ہوئے ہیں، اس اجلاس کو آل انڈیا مسلم لیگ کا سب سے کامیاب سالانہ اجلاس قرار دیا گیا۔"

آخری اجلاس میں انہوں نے سامعین سے بجنور کے ضمنی انتخاب کے لئے عطیات کی اپیل کی، انہوں نے کہا عطیات ٹرسٹ میں راجہ محمود آباد کے پاس رکھے جائیں گے اور اگر کوئی رقم بچ جائے گی تو وہ یوپی کی صوبائی مسلم لیگ کو دے دی جائے گی۔

۱۸۔ اکتوبر ابوالحسن اصفہانی نے ایک ٹیلیگرام کے ذریعہ لکھنؤ کے اجلاس کی کامیابی پر مبارکباد دی۔

۱۹۔ اکتوبر گاندھی نے انہیں ایک خط میں ان کے لکھنؤ اجلاس میں کی جانے والی تقریر کی جانب توجہ دلائی اور کہا "مجھے میرے طرز عمل سے متعلق آپ کی غلط فہمی پر افسوس ہے .... آپ کی پوری تقریر اعلانِ جنگ ہے، مجھے توقع تھی کہ آپ مجھ غریب کو دو فریقوں کے درمیان ایک پل کی حیثیت دیں گے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ آپ کو پل کی ضرورت نہیں .... ایک تصادم کے لئے صرف دو کی ضرورت ہوتی ہے۔ آپ مجھے کبھی ان میں سے ایک نہیں پائیں گے۔ اگر میں امن قائم کرنے والا نہ بن سکا، پھر بھی۔"

۲۰۔ اکتوبر سر غلام حسین ہدایت اللہ وزیراعظم سندھ اور شیخ عبدالمجید سندھی نے علیحدہ علیحدہ ٹیلیگرام کے ذریعہ، لکھنؤ کے سالانہ اجلاس کے انعقاد کے موقع پر، انہیں سندھ کے مسلمانوں کی آل انڈیا مسلم

لیگ کے لئے مکمل حمایت کی یقین دہانی کرائی۔

اکتوبر ۲۱۔ بجنور میں ضمنی انتخاب کے سلسلے میں دو عظیم الشان جلسوں سے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا چرخہ (کاتنے کا پہیہ، گاندھی کا برطانوی اشیاء کے بائیکاٹ کا نشان) آزادی تک نہیں رہنمائی کر سکتا، لیکن ہندو مسلم سمجھوتہ آزادی تک رہنمائی کر سکتا ہے، انہوں نے افسوس کا اظہار کیا کہ کانگریس ہندو مسلم سمجھوتے کے بارے میں عدم التفات کا مظاہرہ کر رہی ہے اور جواہر لعل نہرو ہندوستانی سیاست میں تیسری قوت کے وجود سے انکار کرتے ہیں۔
اسی شام کلکتہ کے لئے روانہ ہو گئے۔

اکتوبر ۲۲۔ بجنور سے کلکتہ پہنچے، اے کے فضل الحق اور ایچ ایس سہروردی، کے ہمراہ آل بنگال مسلم لیگ کانفرنس کی صدارت کیلئے اسی شام بہرام پور ضلع مرشد آباد روانہ ہو گئے۔

اکتوبر ۲۳۔ مشرقی بنگال میں بہرام پور میں آل بنگال مسلم لیگ کانفرنس کی صدارت کی انہوں نے کہا کہ کانگریس اور مسلم لیگ کی پالیسی کے درمیان بنیادی اور اہم فرق یہ ہے کہ ہم اصرار کرتے ہیں کہ کمیونل ایوارڈ میں اس وقت تک کوئی تبدیلی نہ ہو جب کہ تبدیلی کے ضمن میں کوئی معاہدہ نہ ہو جائے۔ ہم اصرار کرتے ہیں کہ اس ملک کے مستقبل کے آئین میں جس کی تشکیل کوئی بھی کرے، مسلمانوں کے حقوق اور مفادات کی مؤثر طور پر حفاظت کی جائے۔ ہم ان حقوق و مفادات کے لئے کیوں لڑ رہے ہیں؟ اگر آپ موجودہ جنگ ہار گئے تو ہندوستان میں مسلمان کچل دیئے جائیں گے اور انکا وجود ختم کر دیا جائے گا۔ آپ اپنے مذہب، تہذیب اور زبان کے بارے میں جس قدر چاہیں بات کر سکتے ہیں۔ سیاسی قوت، ہی وہ قوت ہے جو ہمارے مذہب، تہذیب اور زبان کی حفاظت کرے گی۔

۲۶ اکتوبر۔ صبح سویرے پٹنہ پہنچے، ایک بڑے ہجوم نے شاندار استقبال کیا، جو اللہ اکبر، مسلم لیگ زندہ باد اور جناح زندہ باد کے نعرے لگا رہا تھا۔ جلوس کے انجمن اسلامیہ ہال تک پہنچنے میں دو گھنٹہ کا وقت لگا، راستہ پر کئی گیٹ بنائے گئے تھے۔ تمام راستے میں ہزاروں افراد جمع تھے اور ہر ایسے مقام پر موجود تھے جہاں اجتماع ممکن نہ تھا، ان پر ہر جگہ پھول برسائے گئے، باقر گنج میں امام جامع مسجد بانکی پور نے ایک تلوار پیش کی جسے انہوں نے ہاتھ میں لے کر بوسہ دیا، انجمن اسلامیہ ہال میں انہیں استقبالیہ پیش کیا گیا۔ اپنے جواب میں انہوں نے کہا کہ بنگال میں وزارت ہر دو جانب سے حملوں کی زد میں ہے۔ اخبارات کی جانب سے بھی اور واعظوں کی جانب سے بھی، اور اگر کسی وزارت نے غریبوں کی حالت سدھارنے کی کوشش کی ہے تو وہ صرف بنگال کی وزارت ہے۔ ہندوؤں کے مقابلے میں مسلمان آزادی کے زیادہ خواہشمند ہیں کیوں کہ اسلام آزادی کی تبلیغ کرتا ہے لیکن وہ اپنے حقوق کی حفاظت چاہتے ہیں اور یہ طے کر چکے ہیں کہ ان کی تقدیر آقا نہیں بدلیں گے۔

بہار کی تمام جماعتوں کو آل انڈیا مسلم لیگ میں ضم کرنے کی، ان کی پٹنہ میں کوششوں کے نتیجے میں عبدالعزیز کی قیادت میں مسلم متحدہ پارٹی اور مولانا شفیع داؤدی کی قیادت میں احرار پارٹی آل انڈیا مسلم لیگ میں شامل ہو گئیں۔ احرار کو تین اور مسلم متحدہ پارٹی کو اسمبلی میں چھ نشستیں حاصل تھیں جبکہ کانگریس کے بعد دوسری بڑی جماعت، مسلم آزاد پارٹی کو دونوں ایوانوں میں ۲۵ نشستیں حاصل تھیں، جناح نے مسلم آزاد پارٹی کے رہنماؤں مولانا ساجد اور محمد یونس سے ملاقات کی اور ان سے مزید گفتگو کرنے کے لئے اپنی روانگی معطل کر دی۔

۲۷ اکتوبر۔ ان کی درخواست پر احرار اور دوسری مسلم جماعتیں آل انڈیا مسلم لیگ کے ساتھ متحد ہو گئیں۔
بہار مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن کی جانب سے سپاسنامہ کے جواب میں اعلان کیا کہ وہ آل انڈیا مسلم لیگ کے ادنیٰ خدمت گار ہیں، کانگریس کے قول و فعل کے تضاد کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ آل انڈیا مسلم لیگ کی پالیسی ایماندارانہ اور سیدھی سادھی ہے، انہوں نے زور دیا کہ ہندو صرف خواہش کر کے، کچھ حاصل نہیں کر سکتے، کچھ حاصل کرنے کے لئے ان کو جدوجہد کرنا ہو گی۔
انہوں نے وثوق سے کہا کہ ہندوستانی چار قوتیں ہیں، ہندو مسلمان، ہندوستانی ریاستیں اور برطانوی حکومت اور ہندوستان میں سیاسی بہتری کا انحصار ان چاروں سیاسی قوتوں کے وجود کو تسلیم کئے جانے پر ہے۔

۳۰ اکتوبر۔ علامہ اقبال نے ایک خط میں ان کی توجہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی منظور کی جانے والی قرارداد کی جانب مبذول کرائی اور کہا وہ اس پر ان کے تاثرات کا انتظار کر رہے ہیں۔ انہوں نے تجویز پیش کی کہ ہمیں تنظیم کا کام پہلے سے زیادہ گرم جوشی کے ساتھ جاری رکھنا چاہئے اور اس وقت تک دم نہ لیں جب تک کہ پانچ صوبوں میں مسلم حکومتیں قائم نہیں ہو جاتیں اور بلوچستان کے لئے اصلاحات کا اعلان نہیں ہو جاتا" علامہ اقبال نے انہیں اطلاع دکہ یونینسٹ پارٹی کا ایک گروہ مسلم لیگ کے نصب العین پر دستخط کرنے میں پس و پیش کر رہا ہے۔ "اب تک سر سکندر اور ان کی جماعت نے اس پر دستخط نہیں کئے ہیں اور میں نے آج صبح سنا ہے کہ وہ لیگ کے آئندہ اجلاس تک انتظار کریں گے" انہیں لاہور کے اجلاس سے دو ہفتے قبل کے دورے پر لاہور آنے کی دعوت دی۔

نومبر یکم۔ علامہ اقبال نے ایک خط میں انہیں سکندر اور دوسرے یونینسٹ ارکان سے ۱۳اکتوبر کو ہونے والی ملاقات سے آگاہ کیااور مسلم لیگ اور یونینسٹ پارٹی کے درمیان غلطی فہمیوں سے آگاہ کیا کیوں کہ ہر دواطراف کے لوگ جناح، سکندر معاہدہ کی اپنے انداز میں تشریح کررہے تھے۔ درخواست کی کہ انہیں سکندر کے دستخطوں کے ساتھ معاہدہ کی ایک کاپی ارسال کردیں، دریافت کیا کہ وہ سکندر کے اس موقف سے متفق ہیں کہ صوبائی پارلیمانی بورڈ کو یونیسٹ پارٹی کے اختیار میں دے دیا جائے اور بورڈ میں ان کی اکثریت ہوگی جو میں (اقبال) سمجھتا ہوں کہ سمجھوتے میں نہیں ہے۔

نومبر ۳۔ بمبئی میں ایک استقبالیہ میں "بندے ماترم" کے سلسلہ میں کانگریس کی قرارداد پر افسوس کا اظہار کیا اور انہیں مسلمانوں کے ساتھ باعزت سمجھوتے کا مشورہ دیا۔

نومبر ۴۔ خواجہ حسن نظامی نے ایک خط میں، دہلی میں ایک ایسی پبلسٹی کمپنی کے قیام کا مشورہ دیا جو ایک انگریزی روزنامہ جاری کرے اور ہندوستان اور دوسرے مسلم ممالک کے لئے نیوز ایجنسی قائم کرے متعلقہ روزنامے کے اردو ہندی ایڈیشن کا بھی مشورہ دیااور اس کام کے لئے اپنی خدمات پیش کیں۔

نومبر ۵۔ شمس الحسن نے ایک ٹیلیگرام میں آل انڈیا مسلم لیگ کے آئین کی تکمیل کی درخواست کی جو آل انڈیا مسلم لیگ کے لکھنؤ میں منعقدہ سالانہ اجلاس میں منظور کیا گیا تھا۔

گاندھی کے احتجاجی خط کے جواب میں کہا کہ ان کی لکھنؤ کی تقریر اعلان جنگ نہیں بلکہ خالصتاً اپنے دفاع میں تھی۔

نومبر ۶۔ ایک ٹیلیگرام میں شمس الحسن کو اپنی صحت کے بارے میں اطلاع دی۔

نواب بہادر یار جنگ نے ان سے دریافت کیا کہ وہ بمبئی میں کب موجود ہوں گے تاکہ چند اہم اسلامی معاملات پر تبادلہ خیالات ہو سکے۔

بیماری سے صحت یاب ہو گئے۔ ان تمام افراد کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے ان کی صحت کے بارے میں خطوط ٹیلیگرام ارسال کئے انہوں نے کہا کہ وہ بہتر محسوس کر رہے ہیں اور دو تین دن میں کام شروع کر دیں گے۔

نومبر ۱۰۔ علامہ اقبال نے ایک خط میں، سکندر حیات کے طرز عمل پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا "وہ صوبائی پارلیمانی بورڈ پر مکمل قبضہ سے کم کچھ نہیں چاہتے، اس کا مطلب، میری سمجھ کے مطابق یہ ہے کہ پہلے آل انڈیا مسلم لیگ پر قبضہ کر لیا جائے اور پھر اسے ختم کر دیا جائے" انہوں نے کہا کہ جناح سکندر معاہدے نے پہلے ہی پنجاب میں مسلم لیگ کے وقار کو نقصان پہنچایا ہے اور "یونینسٹوں کے ہتھکنڈے اسے مزید نقصان پہنچائیں گے۔ جناح کو اس حقیقت سے آگاہ کیا کہ یونینسٹ مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس لاہور میں فروری کے بجائے اپریل میں منعقد کرانا چاہتے ہیں، جسکا مقصد زمیندارہ لیگ کو صوبے میں فعال بنانے کے لئے وقت حاصل کرنے کے سوا کچھ نہیں۔ جسے سکندر نے اپنے لکھنؤ سے واپسی کے بعد قائم کیا ہے۔ اس معاملے میں جناح سے ان کا مشورہ طلب کیا۔

نومبر ۱۲۔ لندن میں ہندوستان کے ہائی کمشنر، فیروز خان نون نے ایک خط میں، انہیں اطلاع دی کہ ان کے دوست لارڈ سیموئل، سابق ہائی کمشنر برائے فلسطین، اور ایک اہم کتاب عقیدہ اور عمل کے مصنف اپنے خاندان کے ہمراہ تفریحی دورے پر ہندوستان آرہے ہیں۔ امید ظاہر کی کہ وہ (محمد علی جناح) ان سے رابطہ رکھیں گے اور ان

کے ساتھ تعاون کریں گے جس کے لئے وہ مشکور ہوں گے۔

نومبر ۱۴۔ سید شمس الحسن نے انہیں ایک خط میں مطلع کیا کہ انہوں نے آل انڈیا مسلم لیگ کے آئین اور قانون کی دس کاپیاں انہیں ارسال کی ہیں۔ شمس الحسن نے کہا کہ آل انڈیا مسلم لیگ کا آئین، قوانین اور لکھنؤ میں منظور ہونے والی قرارداد زیر طبع ہے اور وہ جلد ہی صوبائی مسلم لیگ کے دفاتر اور آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کے ارکان کو روانہ کردی جائیں گی۔

نومبر ۱۵۔ احمد یار خان دولتانہ نے ایک ٹیلیگرام میں ان کی صحت کی بابت دریافت کیا اور جلد صحت یابی کے لئے دعا کی اور درخواست کی کہ وہ بذریعہ ٹیلیگرام اپنی صحت سے مطلع کریں۔

سکندر حیات خان نے ٹیلیگرام کے ذریعہ ان کی صحت کے بارے میں دریافت کیا اور مطالبہ کیا کہ غلام رسول کو سیکریٹری کے عہدے سے ہٹا دیا جائے کیونکہ یونینسٹ ان پر اعتماد نہیں کرتے ہیں۔

نومبر ۲۰۔ آل انڈیا مسلم لیگ اور یونینسٹ مناقشت کی بابت برکت علی کو تحریر کیا اور اس خواہش کا اظہار کیا کہ یہ خط علامہ اقبال، غلام رسول اور دوسرے دوستوں کو دکھادیا جائے۔

نومبر ۲۳۔ سید شمس الحسن نے ایک خط میں آل انڈیا مسلم لیگ کے آئینی قوانین اور لکھنؤ کے اجلاس میں منظور ہونے والی قرارداد کے متن کی دو سو کاپیوں کے ارسال کئے جانے کی اطلاع دی اور اس کی مانگ، خصوصاً اردو ایڈیشن کی مانگ سے مطلع کیا، انہوں نے مطلع کیا کہ وہ کونسل کے نومنتخب ممبران کی فہرست، ان کے پتوں کی تکمیل کے بعد ارسال کریں گے۔

نومبر ۲۴۔ مولانا عبدالحامد بدایونی نے امروہہ سے ٹیلیگرام کے ذریعہ

درخواست کی کہ انہیں بذریعہ ٹیلیگرام اپنی صحت کے بارے میں اطلاع دیں۔

نومبر ۲۶۔ ان کے ۲۳ نومبر کے خط کے جواب میں سورت ہائی کورٹ کے وکیل نٹور لال ایم جویری نے اپیل کی سماعت کیلئے سورت آنے کی درخواست کی، انہوں نے انہیں اطلاع دی کہ وہ خط کے ہمراہ چار ہزار پانچ سو روپے کا چیک ارسال کر رہے ہیں اور ان کے لئے پی ڈبلیو ڈی کے گیسٹ ہاؤس کا بھی انتظام کر رہے ہیں انہوں نے کہا کہ اگر وہ ۱۸ دسمبر کو دو بجے تک تشریف لے آئے تو تبادلہ خیالات کے لئے کافی وقت ہو گا۔

نومبر ۲۸۔ صوبائی مسلم لیگ، پنجاب لاہور کے اعزازی سیکریٹری غلام رسول نے اقبال کا پیغام پہنچایا کہ قادیان کے مرزا بشیر الدین احمد کو مسلم لیگ کی رکنیت قادیانیوں کو دینے کے متعلق خط کا جواب دینے سے قبل ان (اقبال) سے مشورہ کریں۔

دسمبر ۱۔ بمبئی کی علی عمر اسٹریٹ، بھنڈی بازار کے ساکنان کے خطبۂ استقبالیہ کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ کانگریسی حکومتوں کی پالیسی انصاف اور ایمان داری سے عاری ہے اور ساتوں صوبوں میں کانگریسی حکومتیں مسلم دشمن طرز عمل پر قائم ہیں۔

دسمبر ۳۔ ۲۴۔۲۳ دسمبر کو رشید آباد میں منعقد ہونے والی آل بنگال مسلم کانفرنس کی صدارت قبول کرلی۔

دسمبر ۹۔ بہادر یار جنگ نے ایک ٹیلیگرام میں ان کی آمد کی صحیح تاریخ کی بابت دریافت کیا ان سے درخواست کی حیدر آباد (دکن) اسٹیشن پر، بہت رش ہو گا کہ ساڑھے تین بجے والی ٹرین سے پہنچیں۔

عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد (دکن) ریزیڈنسی، کے صدر نے انہیں اطلاع دی کہ انہوں نے، ان کے یونیورسٹی میں خطاب کا انتظام کیا

ہے ان کی منظوری کے بارے میں دریافت کیا۔

دسمبر ۱۰۔ اسٹینڈنگ فنانس کمیٹی کے ممبر حاجی عبدالستار حاجی اسحق سیٹھ نے قلندری میں مسلم عوام کے ایک جلسہ میں ۵/دسمبر کو منظور ہونے والی ایک قرارداد ارسال کی جس میں آل انڈیا مسلم لیگ اور ان کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا گیا تھا۔ انہیں یقین دلایا کہ وہ آل انڈیا مسلم لیگ کی کاپیوں کے ملنے کی بھی انہیں رسیدی اطلاع دی کہ ان کا پٹنہ کا خطاب ترجمہ بھی ہو چکا اور طبع بھی اور بلا قیمت تقسیم کیا جارہا ہے اور ان کے چودہ نکات کے ترجمے کی بہت مانگ ہے، ۱۹/دسمبر کو متوقع صوبائی مسلم لیگ کانفرنس کے لئے پیغام اور اطلاع دی کہ یہ پیغام 'چندریکا میں بھی طبع ہوگا۔

دسمبر ۱۴۔ خواجہ حسن نظامی نے انہیں اطلاع دی کہ وہ ۱۷دسمبر کو دوروز کے لئے بمبئی آرہے ہیں اور ان سے ملاقات کریں گے۔

"دین دنیا" دہلی کے منیجر نے محمد علی جناح کے نام کھلے خط کا تراشہ ارسال کیا جو ان کے ۲۴ اکتوبر کے شمارے میں شائع ہو چکا تھا۔

پرنس آف برار کے پرائیویٹ سیکریٹری میر طاہر علی خان نے انہیں مع مس جناح ۱۵دسمبر کو ظہرانہ پر مدعو کیا۔

دسمبر ۱۶۔ حیدرآباد (دکن) پہنچے۔ گرم جوشی سے استقبال کیا گیا۔ اپنے اعزاز میں دیئے گئے نواب بہادر یار جنگ کے عشائیہ میں شرکت کی۔ خراج تحسین پیش کیا، خطبہ استقبالیہ کا جواب دیتے ہوئے نواب بہادریار جنگ کے توصیفی کلمات کا شکریہ ادا کیا۔

دسمبر ۱۷۔ عثمانیہ یونیورسٹی یونین حیدرآباد (دکن) سے خطاب کرتے ہوئے مستقبل قریب میں ہندو مسلم مسائل کے طے ہونے کے امکان پر شبہ کا اظہار کیا۔

دسمبر ۲۵۔ سروجنی نائڈو کا ایک تار وصول کیا۔ جس میں انہوں نے کہا تھا کہ

"ہندوستان کی آزادی اور اتحاد کے لئے جرت مندانہ اور بصیرت افروز قیادت کے حوالے سے سالگرہ مبارک .... "فاطمہ اور دینا کے لئے پیار۔"

۲۶ دسمبر۔ جبل پور میل سے ہاوڑہ ریلوے اسٹیشن پہنچے جہاں شاندار استقبال کیا گیا، ہاوڑہ میدان میں سپاسنامہ پیش کیا گیا۔ پچاس ہزار مسلمانوں کے عظیم الشان جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ "ہم اپنے حقوق چاہتے ہیں ہم اپنے مفادات کا واضح تحفظ چاہتے ہیں"

جواہر لعل نہرو سے اپنی تجویز کو دہراتے ہوئے کہا کہ غریب عوام کی فوری امداد کے لئے وہ مسلمانوں کے ساتھ تعمیری عمل اور موجب فلاح پروگرام بنانے کے لئے مل بیٹھیں۔

جناح کلکتہ ہائی اسکول کے سیکریٹری اور بانی کے بی محمد جان کی طرف سے ان کے اعزاز میں دیئے گئے عشائیہ میں شرکت کی۔

۲۷ دسمبر۔ محمد علی پارک کلکتہ میں صبح کے اوقات میں آل انڈیا مسلم لیگ کا پرچم لہرایا۔ حاضرین پر زور دیا کہ وہ اس پرچم تلے متحد ہوں اور اس کے مقاصد کے لئے کام کریں۔

ایک ٹیلیگرام میں صادق حسین نے ان سے، امرتسر کے مسلمانوں کی جانب سے درخواست کی کہ وہ شہید گنج مسجد کے مقدمہ میں ذاتی طور پر دلائل دیں۔

مسلم یوتھ سوسائٹی اریوڈ، آل انڈیا مسلم لیگ دھوم پورم، آل انڈیا مسلم لیگ الانگا کریچی، ماناپرائی اور اسلامک پروپیگیشن سوسائٹی کو تھانو لور کی جانب سے سالگرہ پر مبارکباد صحت کے لئے نیک خواہشات اور طویل عمری کے تار وصول کئے۔

حبیب الحق نے آگرہ سے بذریعہ تار ان کی سفر کی تفصیلات کی بابت دریافت کیا۔

محمد حسین اور دوسرے افراد نے الہ آباد کے مسلمانوں کی جانب سے، ایک ٹیلیگرام میں درخواست کی کہ واپسی کے سفر میں، وہ الہ آباد میں رکیں، انھیں اطلاع دی کہ وہ لوگ ان کے اعزاز میں استقبالیہ اور جلسہ کا اہتمام کررہے ہیں۔ درخواست کی کہ اپنی آمد کی تاریخ سے مطلع کریں۔

محمد عاشق گیاوی نے گیا (پٹنہ) کے مسلمانوں کی جانب سے ایک ٹیلی گرام میں انھیں یکم جنوری ۱۹۳۸ کو "دون ایکسپریس" سے آنے کی دعوت دی۔ ان سے درخواست کی کہ قبولیت کی اطلاع بذریعہ تار دیں۔

خواجہ شہاب الدین نے ڈھاکہ سے بذریعہ ٹیلی گرام کل بنگال مسلم کانفرنس میں اپنی عدم شرکت کی معذرت کی اور کانفرنس کی کامیابی کی دعا کی۔

سکریٹری ضلعی مسلم لیگ امرتسر نے ان کے شہید گنج کے مقدمہ میں ذاتی دلائل کے کچھ حقائق کی بذریعہ ٹیلی گرام اطلاع دی۔

بریلی کے جگدیش سرن اگروال نے مسلم لیگ اور کانگریس کے درمیان کوئی سمجھوتہ نہ ہونے کی بنا پر ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان کشیدگی کے فروغ پر تشویش کا اظہار کیا۔ اور اپنی تشویش کی حمایت میں مثالیں پیش کیں۔

شاہ آباد مسلم لیگ کے سید احمد نے مخالفوں کے پروپگنڈہ کے مقابلے کے لئے ان کے آرہ (بہار) کے دورہ اور اس مقصد کے لئے راجہ آف محمود آباد یا آل انڈیا مسلم لیگ کے کسی معروف رہنما کی قیادت میں جلد سے جلد ضلعی مسلم لیگ کانفرنس کے انعقاد پر زور دیا۔

محروم طبقات کے ایک ممبر پی سناتانن نے ان کے یا کسی معروف

مسلم رہنما کے ساتھ پرائیویٹ سکریٹری کی حیثیت سے تقرر کی درخواست کی تاکہ وہ آئی سی ایس کے امتحان کی تیاری کے لئے عملی قابلیت حاصل کر سکیں۔یا آکسفورڈ میں تعلیم حاصل کر سکیں۔

دی مسلم ریویو کے مینیجر نے ماہنامہ کی ایک کاپی ارسال کی، اور فروری میں شائع ہونے والے خصوصی نمبر کے لئے حضرت امام حسین پر مضمون کی درخواست کی۔

کلکتہ میں آل انڈیا مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن کے اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے اپنی صدارت کی توجیہات پیش کیں۔ انھوں نے کہا کہ مسلمان ہندوراج میں ان کے غلام بن کر رہنے کے لئے تیار نہیں۔

عبدالوحید خان نے لکھنؤ سے اپنی کتاب "آزادی کی جنگ" ارسال کی اور درخواست کی کہ مسلم لیگ کو ہدایت کریں کہ وہ اسے عوام میں پھیلائے۔ تجویز پیش کی کہ اسے علاقائی زبانوں اور انگریزی میں ترجمہ کر کے شائع کیا جائے تاکہ عوام کانگریس کا حقیقی چہرہ دیکھ سکیں۔

محمد عاشق گیاوی کا تار ملا۔انھوں نے کہا "گیا کے مسلمان آپ کو یکم جنوری کو دورہ کی دعوت دیتے ہیں وہ آپ کو دون ایکسپریس سے خوش آمدید کہنے کے منتظر رہیں گے۔ قبولیت کی بذریعہ تار اطلاع دیں۔"

اکبر میاں امامیہ ملک،ماہوڑہ ضلع کھیرا نے اپنے سیاسی کیریئر اور ضلع میں امتیاز سے ان کو مطلع کیا اور ان کی توجہ اس کتابچہ کی جانب مبذول کرائی، جس میں مسلمانوں کو کانفرنس کے نمائندے ۲۵ دسمبر سے قبل منتخب کرنے کے لئے کہا گیا تھا اور جو ماہوڑہ میں ۲۶ دسمبر کو تقسیم کیا گیا۔ مزید اطلاع دی کہ ناڈیاڈ میں جہاں مسلمانوں

کی آبادی ماہوڑہ سے بھی کم ہے، آل انڈیا مسلم لیگ کا مرکز بنادیا گیا ہے۔ ان سے معاملات میں مداخلت اور مسلمانوں کے مفادات کے تحفظ کی درخواست کی۔

دسمبر ۲۸، ۲۷۔ آل انڈیا مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن کے پہلے اجلاس کا افتتاح سید عبدالعزیز نے کیا۔ انھوں نے کہا "وہ اب بھی صرف مسلم طالب علموں کی تنظیم کی ضرورت واہمیت اور ان کی اسکیم کی کامیابی کے مواقع پر آج بھی شبہ کا شکار ہیں۔" محمد علی جناح نے اپنے صدارتی خطبے میں کہا "ان کے لئے کوئی اور راستہ نہیں تھا سوائے اس کے کہ وہ اپنی قوم کو منظم کریں اور اپنے اختیار میں جو کچھ ہو، اپنے عوام کو معاشی، سماجی اور تعلیمی طور پر ترقی یافتہ بنانے کے لئے کریں تاکہ وہ اپنے سیاسی حقوق کے لئے جنگ کر سکیں" انھوں نے مزید کہا کہ "کسی شخص کو فرقہ پرست قرار دینا ناانصافی ہے، اگر فرقہ پرستی یہ ہے کہ وہ مسلمانوں کے لئے حکومت میں صحیح مقام حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو وہ ضرور فرقہ پرست ہیں" انھوں نے زور دے کر کہا کہ "وہ ۱۹۲۳ سے ذرہ برابر بھی نہیں بدلے جب انھوں نے اعلان کیا تھا کہ ملک کی حکومت کے لئے کسی بھی آئین میں جو چاہے کسی نے بھی بنایا ہو، مسلمانوں کے حقوق و مفادات کے تحفظ کے لئے مناسب اقدامات کیئے جائیں کیوں کہ وہ اقلیت میں ہیں اور اسی بنیاد پر ۱۹۱٦ میں لکھنؤ پیکٹ وجود میں آیا تھا، یہ پیکٹ کانگریس اور مسلم لیگ دونوں کا حصہ تھا۔ اور اس کی بنیاد پر کئی اتحاد کانفرنسیں منعقد ہوئیں اور دوسری کوششیں کی گئی تاکہ ہندوستان کی اقلیتوں کے حقوق اور مفادات کے تحفظ کیلئے ایک متفقہ فارمولا تلاش کیا جاسکے۔ یہ سلسلہ جاری رہا یہاں تک کہ کانگریس کی اعلی قیادت نے خصوصاً گزشتہ پانچ چھ سال کے عرصہ کے دوران، اس ابتدائی

اور بنیادی عنصر کو اپنی پالیسی اور پروگرام سے خارج کر دیا، اور ایک ایسا طرز عمل اختیار کیا کہ اقلیتی مسئلہ کا کوئی وجود ہی نہیں ہے اور آل انڈیا مسلم لیگ اور کانگریس کے درمیان بنیادی اور اہم اختلافات میں سے ایک مسئلہ یہ تھا کہ اول الذکر نہ صرف اس پر یقین رکھتی ہے کہ ہندوستان میں اقلیتوں کے مسئلے کا وجود ہے بلکہ محسوس کرتی ہے کہ یہ مسلمانوں کے لئے زندگی اور موت کا سوال ہے۔

دسمبر ۲۹۔ شانتی باغ میں ایک شاندار استقبالیہ دیا گیا جہاں انھوں نے ایک جلسے سے خطاب کیا۔ دیگر مقررین میں ایم اے ایچ اصفہانی ایچ ایس سہروردی، اور مسلم لیگ کے حامی اخبار "عصر جدید کے مولانا شائق احمد عثمانی شامل تھے۔

۱۹۳۸

جنوری ۵۔ الہ آباد میں ایک جلسے سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ فرقہ وارانہ ہم آہنگی اقلیتوں کا مسئلہ حل ہونے سے ہی پیدا ہو سکتی ہے۔
الہ آباد یونیورسٹی کے مسلم طلبہ ہوسٹل کے طلبہ کی جانب سے پیش کئے گئے سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ ایک ہندوستانی کی حیثیت سے وہ اور ان کے متبعین مسلم لیگ کے بنائے ہوئے اصولوں پر یقین رکھتے ہیں لیکن اگر کسی ایک قوم (فرقہ) کی خدمت کرنا فرقہ پرستی ہے تو انھیں اس پر فخر ہے۔ الہ آباد یونیورسٹی اسٹوڈنٹس یونین سے بھی خطاب کیا۔ انھوں نے اعلان کیا کہ جب تک اقلیتوں کا مسئلہ حل نہیں ہوتا، ہندوستان آزاد نہیں ہو سکتا۔
آدی ہندو اچھوت ایسوسی ایشن کے وفد نے ملاقات کی اور ان کی مدد چاہی اور جداگانہ طریقہ انتخاب کا مطالبہ کیا۔

جنوری ۷۔ جبل پور میں مسلمانوں کے ایک عظیم جلسہ سے خطاب کرتے

ہوئے مسلمانوں کو خود کو منظم کرنے اور مسلم لیگ کے جھنڈے تلے متحد ہونے کی نصیحت کی۔ انھوں نے کہا کہ وہ انھیں ہندو کا پیرو کار نہیں بننے دیں گے۔

جنوری ۱۳۔ محمد علی روڈ پر بمبئی کے مسلمانوں کے ایک بڑے جلسۂ عام سے خطاب کیا۔

جنوری ۱۶۔ ان کی الہ آباد کی تقریر کے جواب میں جواہر لال نہرو نے کہا کہ اقلیتوں کے بارے میں کانگریس کی اپنی پالیسی ہے۔

جنوری ۲۵۔ جواہر لال نہرو کے ۲ جنوری کے خط کا جواب دیا جس میں انھوں نے محمد علی جناح کی کلکتہ کی تقریر میں چند نکات کی بابت سوال کئے تھے۔

جنوری۔ محمد علی جناح پرشاد معاہدہ شائع ہو گیا۔

جنوری ۳۱، ۳۰۔ دہلی میں آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے اجلاس کی صدارت کی۔ ۶۵ ممبران شریک تھے۔ کونسل نے صاجزادہ سر عبدالقیوم اور مشیر حسین قدوائی کی موت پر تقریر کی۔ سر محمد یعقوب کا استعفیٰ منظور کیا۔ شہید گنج مسجد کے مسئلہ پر پنجاب ہائی کورٹ کے فیصلے پر غور کرنے کے لئے خصوصی اجلاس بلانے ۱۸ فروری کو پورے ہندوستان میں یوم شہید گنج منانے شمال مغربی سرحدی صوبے میں مسلم لیگ کی تنظیم کے مقصد سے نو ممبران پر مشتمل وفد روانہ کرنے کا فیصلہ کیا۔

جنوری ۳۱۔ عوامی اجتماع سے گاندھی گراؤنڈ۔ دہلی میں اردو میں خطاب کیا۔

فروری ۳۔ گاندھی نے ایک خط میں اطلاع دی کہ بی.جی. کھیر نے انھیں محمد علی جناح کا ذاتی پیغام دیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ ”میری خاموشی کا مطلب حقیقی معنی میں اور سچ مچ میرے علم میں ہے۔ مجھ پر یقین کریں کہ جس لمحہ مجھے اندازہ ہوا کہ میں دونوں قوموں کو قریب تر

لانے میں کچھ کر سکتا ہوں، دنیا میں کوئی ایسی قوت نہیں جو مجھے ایسا کرنے سے روک سکے۔...... آپ کی تقاریر میں مجھے پرانا قوم پرست نہیں ملتا...... جناح صاحب کیا آپ، اب بھی وہی ہیں ...... آپ چاہتے ہیں کہ میں کچھ تجاویز کے ساتھ آگے آؤں، میں کیا تجاویز پیش کر سکتا ہوں سوائے اس کے کہ آپ کے قدموں میں بیٹھ کر آپ سے وہ بننے کے لئے کہوں جو آپ تھے، لیکن ایسی تجاویز جو دونوں قوموں کے درمیان اتحاد کی اساس کا کام دیں، یقیناً آپ کے طرف سے آنی چاہئیں۔"

فروری ۳۔اپریل ۱۹۔ گاندھی سے ہندو مسلم سمجھوتے اور دوسرے معاملات پر خط و کتابت کی۔

فروری ۴۔ اسمبلی میں مشرقی افریقہ میں حکومتِ ہند کے ایجنٹ جنرل کے تقرر پر اعتراض کی وجوہات پر سوال کیا۔

جواہر لال نہرو نے ایک خط میں اختلافی نکات کی بابت دریافت کیا کہ محمد علی جناح کی تقاریر کانگریس کی سیاست پر زبردست تنقید سے پُر تھیں۔

آل انڈیا مسلم لیگ کے ممبرانِ اسمبلی اور کونسل کے ہمراہ دہلی میں ہندوستان کے وفاقی کورٹ کے جج سر شاہ محمد سلیمان کی رہائش گاہ پر عشائیہ میں شرکت کی۔

فروری ۵۔ علی گڑھ پہنچے جہاں ضلعی مسلم لیگ، یونیورسٹی یونین اور یونیورسٹی کے حکام نے شاندار استقبال کیا۔ اسٹریچی ہال میں ایک خطاب میں طلبہ اور مسلمانوں کو بڑی تعداد میں آل انڈیا مسلم لیگ میں شمولیت کی نصیحت کی۔

فروری ۷۔ بلند شہر پہنچے۔ ایک گھنٹہ تک مقامی مسلمانوں سے ملاقات کی۔ ضلعی مسلم لیگ اور مقامی میونسپلٹی بورڈ نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔

مسلمانوں پر زور دیا کہ وہ آل انڈیا مسلم لیگ کے جھنڈے تلے خود کو منظم کریں۔

فروری ۸۔ "وحدت" دہلی کے مدیر مولانا مظہر الدین کی جانب سے پیش کئے گئے خطبہ استقبالیہ کے جواب میں کہا کہ وہ تلوار کی نسبت قلم کو طاقتور جانتے ہیں۔ ہندوستان میں مسلمانوں کی اپنی نیوز ایجنسی کی وکالت کی۔

فروری ۹۔ اخباری نمائندوں سے دہلی میں گفتگو کرتے ہوئے سبھاش چندر بوس کے حالیہ بیان پر حیرت کا اظہار کیا۔ جس میں انکشاف کیا گیا ہے کہ انھیں جواہر لال نہرو اور گاندھی کی جانب سے مجوزہ ہندو مسلم اتحاد سے متعلق بات چیت کے لئے خطوط ملے ہیں انھوں نے اپنی معذوری ظاہر کی۔

علی گڑھ میونسپل بورڈ کی جانب سے پیش کئے گئے خطبہ استقبالیہ کے جواب میں اعلان کیا کہ ہندوستان کی آزادی کے لئے لڑی جانے والی جنگ میں مسلمان کسی سے پیچھے نہیں ہوں گے۔

سر تھامس اسٹیوارٹ ممبر برائے ریلوے اور مواصلات کی جانب سے اسمبلی میں پیش کئے جانے والے انڈین ریلوے (ترمیمی) بل کی مخالفت میں تقریر کی۔ حکومت سے بل کی مزید تشریح کا مطالبہ کیا کیونکہ وہ اب تک کی جانے والی تشریح سے مطمئن نہیں۔

فروری ۱۳۔ ایک اخباری بیان میں مسلمانوں سے ۱۸ فروری کو یوم شہید گنج منانے کی اپیل کی اور کہا کہ اس دن تمام ملک میں عوامی اجتماعات منعقد کئے جائیں اور ۳۱ جنوری ۱۹۳۸ کو منظور کی جانے والی آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کی قرارداد کی وضاحت کی جائے۔ انھوں نے مسلمانوں سے کہا کہ جلوس نکالنے یا ہڑتال کرنے سے باز رہیں۔

ایک اخباری بیان میں مسلم لیگ کی صوبائی تنظیموں کو آل انڈیا مسلم

لیگ کونسل کے وفد کی تشکیل کے لئے ۱۵مارچ تک ممبران کا انتخاب کرتے اور ۳۱مارچ تک ان کی فہرست دہلی مین مرکزی دفتر کو ارسال کرنے کی ہدایت کی تاکہ خصوصی اجلاس میں شرکت کرنے اور اہم معاملات پر اظہار خیال کرنے میں ہر صوبے کو مناسب نمائندگی مل سکے۔

فروری ۱۴۔ غازی آباد میں ایک عوامی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے، انھوں نے کہاکہ اگر ہندوملک کی آزادی کے خواہاں ہیں تو انھیں مسلمانوں کے ساتھ انصاف کے ساتھ معاملات طے کرنا ہوں گے۔

فروری ۱۵۔ گاندھی کو ایک خط میں اطلاع دی کہ کھیر نے انھیں ان کا (گاندھی) کاخط دے دیاہے جس کو انھوں نے شائع کرادیا ہے۔

فروری ۱۷۔ جواہر لال نہرو کوان کے ۴ فروری کے خط کے جواب میں تحریر کیا "آپ اخبارات کے اس حصہ پر انحصار کرتے ہیں جو مجھے غلط طور پر پیش کرنے اور بدنام کرنے پر مصر ہے۔"
مرکزی مجلس قانون ساز میں سر محمد یعقوب کی خالی نشست پر انتخاب کے سلسلے میں سوال دریافت کیا۔

فروری ۱۸۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی اپیل پر پورے برصغیر میں "یوم شہداء" منایا گیا۔

فروری ۲۰۔ ۲۰ فروری کو میرٹھ پہنچے فیض عام اسکول میں جلسۂ استقبالیہ کے جواب میں اعلان کیاکہ مسلم لیگ برابر کی بنیاد پر مشترکہ مقاصد کے لئے جنگ کرنے کو تیار ہے۔

فروری ۲۱۔ میرٹھ میں خطبۂ استقبالیہ کا جواب دیتے ہوئے کہاکہ مسلمان دوسری قوموں کے ساتھ شانہ بہ شانہ جدوجہد کے لئے تیار ہیں لیکن غلامی اور استبداد کو نظر انداز کرنے کے لئے تیار نہیں۔

فروری ۲۲۔ اسٹیٹمین کے نمائندے سے آل انڈیا مسلم لیگ کے کلکتہ میں اختتام

پزیر ہونے والے اجلاس کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ رضاکاروں نے خضر پور گھاٹ پر جس طرح ان کا استعمال کیا، اس نے انھیں حیران کر دیا کیونکہ اس طرح انھوں نے اپنے رہنماؤں پر مکمل اعتماد کا مظاہرہ کیا۔

فروری ۲۴۔ ایک خط میں گاندھی نے انھیں اطلاع دی کہ اگر وہ جواہر لال نہرو سے مذاکرات سے قبل ان سے گفتگو کی خواہش رکھتے ہیں تو دس مارچ سے قبل، کسی بھی وقت، انھیں (گاندھی) ان سے ملاقات کر کے خوشی ہوگی۔ انھیں اطلاع دی کہ انھوں (گاندھی) نے مولانا آزاد کو اپنا رہبر تسلیم کر لیا ہے۔ تجویز پیش کی کہ پہلے مرحلہ پر ان کے اور آزاد کے درمیان گفتگو ہو۔

فروری ۲۵۔ جواہر لال نہرو نے ایک خط میں ان (جناح) سے درخواست کی کہ انڈین نیشنل کانگریس نے کبھی ان پر تنقید کی ہو تو وہ اسے نجی یا عوامی طور پر ثابت کریں۔ ان سے مزید کہا کہ ان کو بنیادی متنازعہ نکات کا کوئی اندازہ نہیں ہے اور ان سے کہا کہ وہ متنازعہ نکات کو طے کرنے کے لئے ان سے ملاقات کریں۔

مارچ ۳۔ گاندھی کے ۲۴ فروری کے خط کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ "میں نے محسوس کیا ہے کہ آپ کی ذہنیت اور طرز عمل میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے۔ آپ نے کہا ہے کہ آپ اب مولانا ابوالکلام سے رہنمائی حاصل کریں گے کیونکہ اب ڈاکٹر انصاری نہیں رہے۔ گاندھی سے مذاکرات کے لئے ملاقات پر رضامندی کا اظہار کیا۔"
جواہر لال نہرو کے ۲۵ فروری کے خط کا جواب دیتے ہوئے لکھا "جب آپ یہ کہتے ہیں کہ آپ کو نہیں پتہ کہ بنیادی متنازعہ نکات کیا ہیں تو میں آپ کی لاعلمی پر صرف حیرت زدہ ہی ہو سکتا ہوں۔"
ایک خط میں گاندھی کو اطلاع دی کہ وہ ان کے طرز عمل کوئی

تبدیلی محسوس نہیں کرتے۔اس بات پر زور دیا کہ وہ مرحلہ آگیا ہے جب آپ کو آل انڈیا مسلم لیگ کو ہندوستان کے مسلمانوں کی نمائندہ اور معتبر تنظیم تسلیم کرنے میں کوئی شبہ نہیں رہے گا۔

مارچ ۷۔ خواجہ حسن نظامی کو ایک خط میں اطلاع دی کہ ان کی نگرانی میں ایک مسلم انفارمیشن سروس کے قیام کا خیال، ملک کی سیاسی تحریک جس میں مسلمان موثر کردار ادا کریں گے، اہم ثابت ہو گی۔ امید ظاہر کی کہ ان کا نیا منصوبہ آل انڈیا مسلم لیگ کے پروگرام اور پالیسی کی حمایت کرے گا اور ان کے منصوبے کی کامیابی کے لئے دعا کی۔ باوجود اس کے خط انگریزی میں تھا اس پر اردو میں دستخط کئے۔

مارچ ۸۔ گاندھی ان سے ملاقات پر رضامند ہو گئے۔ اپنی حیثیت کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ وہ (ایم کے جی) نہ تو انڈین نیشنل کانگریس کی نمائندگی کر سکتے ہیں اور نہ ہندوؤں کی، لیکن وہ (جناح) ایک باعزت سمجھوتے کے حصول کے لئے تمام تر اخلاقی ضروری دباؤ استعمال کریں گے۔

ایک خط میں جواہر لال نہرو نے کہا کہ وہ تنازعہ کے بنیادی نکات تلاش کرنا چاہتے ہیں۔ انھوں نے کہا تھا کہ انڈین نیشنل کانگریس غلط فہمی اور مزاحمت کی تمام وجوہات کے خاتمہ کے لئے شدید بے چین ہے۔ اس سلسلہ میں گفتگو اور مدد کے لئے اپنی خدمات کی پیشکش کی۔

مارچ ۹۔ دینا بائی نے بمبئی سے ایک ٹیلی گرام کے ذریعہ ان کی صحت اور دورہ کی تفصیلات کی بابت دریافت کیا۔

مارچ ۱۷۔ گاندھی کو ایک خط میں لکھا "چونکہ آپ ان بہت سے نکات پر بحث کے لئے تیار ہی نہیں جو میرے خط میں تحریر تھے۔ اور وہ دو سوالات جن کے آپ نے جوابات دیئے ہیں، ان سے مجھے ناامیدی

ہوتی ہے۔ میں کوئی مدد نہیں کر سکتا...... تجویز کے مطابق اپریل میں کسی تاریخ کو میں آپ سے بمبئی میں ملاقات کروں گا۔"

ہندو مسلم اتحاد سے متعلق جواہر لال نہرو کے خط مورخہ ۸ مارچ کے خط کے جواب میں انھیں مشورہ دیا کہ وہ معاملات کو خط و کتابت کی بجائے ملاقات میں طے کریں۔

مارچ ۲۰۔ دہلی میں منعقدہ آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے اجلاس کی صدارت کی۔ جس میں راجہ سید محمد مہدی آف پیرپور کی سربراہی میں ایک کمیشن کا قیام عمل میں آیا، اس کمیشن کے تقرر کا مقصد کانگریسی صوبجات میں مسلمانوں کو درپیش مشکلات، غلط طرز عمل اور ناانصافیوں کی تفصیلات جمع کرنا اور اس کی رپورٹ پیش کرنا تھا۔ آل انڈیا مسلم لیگ وولنٹیر کور کو توڑ کر "دی مسلم نیشنل گارڈز آف انڈیا" کا قیام عمل میں لایا گیا۔

مارچ ۲۳۔ مرکزی مجلس قانون ساز کے مسلم ممبران اور کونسل آف اسٹیٹ کے چند ممبران سے تبادلہ خیال کے لئے ملاقات کی۔ مرکزی مجلس قانون ساز میں مسلم پارٹی کے لئے قواعد و ضوابط کی تشکیل کے لئے قائم کئے جانے والے کمیشن کا صدر نامزد کیا گیا۔

مارچ ۲۴۔ اخباری نمائندوں کو بتایا کہ ان کے نہرو اور گاندھی کے درمیان فرقہ وارانہ سمجھوتے کے لئے خطوط کا تبادلہ جاری ہے۔

آل انڈیا مسلم لیگ نے مرکزی مجلس قانون میں علیحدہ پارٹی کی حیثیت سے کام کرنے کا فیصلہ کیا۔

مارچ ۲۵۔ رشید احمد مولائی کو ایک خط میں ایک آل انڈیا مسلم لیگ کمیٹی کو رپورٹ کرنے کی ہدایت کی جو خاص طور پر صوبہ بہار میں آل انڈیا مسلم لیگ کے کارکنان اور ممبران کے ساتھ اور عام طور مسلمانوں کے ساتھ ناانصافیوں اور ناروا طرز عمل کی تحقیقات کے لئے نامزد کی گئی ہے۔

مارچ ۳۰۔ بی داس کی طرف سے اسمبلی میں پیش کئے جانے والے بچوں کی شادی کے مزاحمتی (ترمیمی) بل پر بحث میں شرکت کی۔

اپریل ۱۔ سیتا مورتی کی قرارداد جس میں کہا گیا تھا کہ اسمبلی سے مشورہ کئے بغیر برطانیہ۔ ہندوستان کے درمیان کوئی تازہ تجارتی معاہدہ نہ ہو، نہ ہی اس انداز میں کوئی اور تجارتی معاہدہ ہو، اس قرارداد پر اسمبلی میں بحث میں شرکت کی اور اس پر اوٹاوہ معاہدے کے حوالے سے تقریر کی۔ تحریک منظور ہو گئی۔

اپریل ۳۔ مسلم لیگ کونسل کے ملتوی شدہ اجلاس کی صدارت کی۔ ۳۳ ارکان موجود تھے کونسل نے بعض طریقہ کار کے معاملات طے کئے اور کلکتہ میں منعقد ہونے والے خصوصی اجلاس کی تاریخ تبدیل کر کے ۱۷۔۱۸ اپریل مقرر کی۔ آسنول میں مسجد کے سوال پر تحقیقات کے لئے تین ممبران پر مشتمل کمیٹی قائم کی جو اپنی رپورٹ کونسل کو پیش کرے گی۔ فاطمہ جناح کے ساتھ، دہلی میں اپنی رہائش گاہ پر، دہلی کے ممتاز شہریوں اور تمام طبقوں کے اعلیٰ سطح کے مسلم رہنماؤں کے اعزاز میں عشائیہ دیا۔

اپریل ۴۔ اسمبلی کے تمام ارکان کے اجلاس میں جو ان کی درخواست پر بلایا گیا تھا، فیصلہ کیا گیا کہ مرکزی مجلس قانون ساز میں ایک آل انڈیا مسلم لیگ پارٹی کا قیام عمل میں لایا جائے جس کے بغیر صوبوں میں آل انڈیا مسلم لیگ کا قیام بیکار محض ہو گا۔

اپریل ۶۔ جواہر لال نہرو نے ایک خط میں انہیں اطلاع دی کہ آل انڈیا نیشنل کانگریس ایک آزاد ہندوستان کے لئے موجودہ آئین کو دوسرے آئین سے تبدیل کرنا چاہتی ہے، جو بنیادی حقوق کی ضمانت دے گا۔ انہوں نے کہا کہ محمد علی جناح نے مجھے غلط

سمجھا اور میرے ساتھ ناانصافی کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ محمد علی جناح کی بہت سی تقاریر کانگریس پر شدید حملوں سے پر ہیں جو انصاف نہیں ہے، اور وہ غلط فہمی کو دور کرنا چاہتے ہیں اور "فضا کو صاف کرنا چاہتے ہیں" تجویز پیش کی ان کی باہمی خط و کتابت اخبارات کو جاری کر دی جائے۔

وفاقی عدالت، نئی دہلی میں ان کا نام سینئر وکلاء کے رجسٹر میں درج کیا گیا۔

اپریل ۷- انڈین انکم ٹیکس (ترمیمی) بل پر جسے ممبر فنانس سر جیمس گریگ نے پیش کیا تھا، تقریر کی۔

اپریل ۱۲- ہندو مسلم مسئلہ پر جواہر لال نہرو کے ۶ اپریل کے خط کے جواب میں ان سے کہا کہ وہ گاندھی سے اجازت لینے کے بعد بمبئی میں ان (جناح) سے ملاقات کریں۔

اپریل ۱۳- آل انڈیا مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے اجلاس کی صدارت کی جس میں انڈین لجسلیٹو اسمبلی میں آل انڈیا مسلم لیگ کے لئے آئین و ضوابط مرتب کئے گئے۔

اپریل ۱۵- گاندھی کی طرف سے ایک خط وصول کیا، جس میں کہا گیا تھا "اگر بمبئی واپسی کے دوران، آپ واردھا میں ایک دن کے لئے قیام کر سکیں تو آپ مجھے بمبئی کے سفر کی صعوبت سے بچالیں گے .... ہر صورت میں مولانا ابوالکلام آزاد انٹرویو کے دوران میرے ہمراہ ہو سکتے ہیں؟" ......

اپریل ۱۶- گاندھی کو ان کے پندرہ اپریل کے خط کے جواب میں ایک ٹیلی گرام کے ذریعہ بتایا گیا کہ وہ (جناح) ان سے طے شدہ پروگرام کے مطابق بمبئی میں ملاقات کریں گے نہ کہ واردھا میں۔

اس سوال کے جواب میں کہ آیا انٹرویو میں آزاد ان کے ساتھ ہوسکتے ہیں۔ جواب دیا "میں آپ سے تنہا ملاقات کرنے کو فوقیت دوں گا"۔

جواہر لال نہرو نے ان کے خط کے جواب میں، اپنی حیثیت اور ان کے خط میں موجود الزام کے مطابق گستاخی اور تندی کی صفائی پیش کی۔ اخبارات میں غلط طور پر حقائق کو پیش کئے جانے پر کہا کہ اس پر کانگریس کا کوئی کنٹرول نہیں ہے۔

اپریل ۱۷- آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے اجلاس کی صدارت کی۔ ۱۹۹ ممبران شریک تھے۔ کونسل میں بہار۔ شمالی مغربی سرحدی صوبہ اور اجمیر کی صوبائی مسلم لیگیوں کا الحاق کرنے اور پنجاب کی صوبائی مسلم لیگ کے الحاق کا مسئلہ الحاق کمیٹی پر چھوڑنے کا فیصلہ کیا۔ اُن (جناح) کا شاندار استقبال کرنے پر بنگال کے مسلمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ انہیں مسلم لیگ کے پرچم تلے ایک پلیٹ فارم پر متحد ہونے کی نصیحت کی۔

اپریل ۱۷-۱۸ آل انڈیا مسلم لیگ کے خصوصی اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے کہا کہ وہ اور ان کے ساتھی اس قابل ہیں کہ وہ اپنے عوام کو انتہائی ناپسندیدہ عناصر سے آزادی دلا سکیں، برطانوی ہند کے مسلمان آل انڈیا مسلم لیگ کے پرچم تلے متحد ہوسکتے ہیں، اعلان کیا کہ مسلم لیگ کانگریس اور کسی بھی تنظیم کے ساتھ برابری کا دعوی کرتی ہے"۔ اس عزم کا بھی اظہار کیا گیا کہ مسلم عوام کو ترقی پذیر اقوام کا ہم پلہ بنانے اور ان کی فوری سماجی و معاشی ترقی کی خاطر تعمیری کردار ادا کرنے اور منصوبے تیار کرنے کے لئے لیگ اپنے عوام کو منظم کرے تاکہ وہ اس غربت اور افلاس سے نجات حاصل کرسکیں۔ جس میں وہ

ہندوستان کی کسی دوسری قوم کی بہ نسبت زیادہ مبتلا ہیں۔ انہوں نے تقریر ختم کرتے ہوئے کہا "وقت آرہا ہے، جب اعلی حکام، یہاں تک کہ وائسرائے کو آل انڈیا مسلم لیگ سے مذاکرات کرنا ہوں گے۔ اجلاس کے دوران کئی رہنماؤں نے جن میں سر سکندر حیات بھی شامل تھے۔ جناح کو "قائداعظم" کہہ کر مخاطب کیا۔

اپریل ۱۹-۲۰ کلکتہ میں ایم اے ایچ اصفہانی کی رہائش گاہ پر آل انڈیا مسلم لیگ، پارلیمانی بورڈ کے اجلاس کی صدارت کی۔

اپریل ۲۱- پارک سرکس فٹبال گراؤنڈ کلکتہ میں عوامی اجتماع کی صدارت کی، جو علامہ اقبال کی موت کی خبر پاکر، تعزیتی اجلاس میں تبدیل ہوگیا۔ مرحوم کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کے لئے قرار داد تعزیت منظور کی گئی۔

اپریل ۲۲- ۲۸ اپریل کو ایم کے گاندھی سے ملاقات کے لئے کلکتہ سے بمبئی روانہ ہوگئے۔ اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے بنگال میں مسلم لیگ کی ترقی پر خوشی کا اظہار کیا۔

اپریل ۲۳- گاندھی نے، واردھا میں ایک بیان میں تسلیم کیا کہ وہ محمد علی جناح سے اس لئے ملاقات کررہے ہیں کہ انہوں نے محسوس کیا تھا کہ وہ تاریکی میں گھرتے جارہے ہیں۔

اپریل ۲۸- ہندو- مسلم مسئلہ پر محمد علی جناح اور گاندھی کی بات چیت بمبئی میں شروع ہوئی۔

مئی ۳- اخبارات میں اسی دن شائع ہونے والے آزاد کے بیان پر اپنی ناخوشی کا اظہار کیا اور اس بات کو گمراہ کن قرار دیا کہ انہوں نے کبھی ان (آزاد) سے نہ تو ملاقات پر رضامندی کا اظہار کیا تھا اور نہ خط و کتابت پر۔

مئی ۴۔ جمعیت قریش کا خطبۂ استقبالیہ اور عطیہ پر مشتمل بٹوہ پیش کرنے پر شکریہ ادا کیا اور قوم کے لئے ان کی خدمات کو سراہا۔ انہیں اتحاد تنظیم، اور یقین پر عمل کرنے کی تلقین کی۔
عبداللہ ہارون نے کراچی سے ایک خط میں انہیں تجویز پیش کی کہ وہ سندھ کے اضلاع میں مسلم لیگ کی شاخوں کے قیام کے بعد سندھ کا دورہ کریں۔ انہوں نے شیخ عبدالمجید کے وزارتی جماعت کے ساتھ رویےّ کی مذمت کی اور کہا کہ خاص طور پر، اس وقت جبکہ جمعیت العلماء بھی مسلم لیگ کے خلاف فعال ہے۔ اس روّیہ نے مسلمانوں کو مسلم لیگ کی طرف سے بدظن کیا ہے۔ اطلاع دی کہ وہ یونائیٹڈ پارٹی کے رہنما کی حیثیت سے اس کا اجلاس بلا رہے ہیں اور کوشش کریں گے کہ وہ پارٹی ممبران کو قائل کرلیں۔ خاص طور پر ان ممبروں کو جو اسمبلی کے رکن ہیں اور مسلم لیگ میں شمولیت کرسکتے ہیں۔

مئی ۸۔ ماہم بمبئی کے ایک جلسے سے خطاب کیا اور مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کریں اور اپنی قوم کی تعلیمی، معاشی، سماجی اور دوسرے میدانوں میں ترقی کے لئے کام کریں۔

مئی ۱۱۔ ہندو مسلم مسئلہ طے کرنے کے لئے بمبئی میں سبھاش چندرا بوس سے ملاقات کی۔

مئی ۱۲۔ محمد علی جناح اور بوس مذاکرات کا آغاز ہوا اور اگست تک جاری رہے۔ جب یہ مذاکرات ناکام ہوگئے تو دونوں کے مابین ہونے والی خط وکتابت اخبارات کو جاری کردی گئی۔
سبھاش جو ہو میں، گاندھی سے اور دوسرے کانگریسی رہنماؤں سے دو گھنٹے تک مشوروں کے بعد محمد علی جناح کی رہائش گاہ پر

عشائیہ اور گفتگو کے لئے پہنچے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس ایسے تمام مطالبات پورا کرنے کی کوشش کرے گی بشرطیکہ وہ نیشنلزم پر مبنی اور کانگریس کے فلسفہ اور پالیسی کے مطابق ہوں۔

شیخ محمد صادق کو امر تسر کے مسلم حلقہ کے ضمنی انتخابات کے لئے مسلم لیگ کا نمائندہ نامزد کردیا۔ ان کے حلقہ انتخاب کے مسلمانوں کو، ایک تار میں، انہیں ووٹ دینے کی تلقین کی۔

مئی ۱۳۔ خلافت ہاؤس پر ڈھائی بجے دن پہنچے، خلافت اور مسلم لیگ پرچم لہرائے اور اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے اتحاد قائم کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔

مئی ۱۴۔ بوس کی طرف سے ایک تحریر کی کاپی وصول کی۔ محمد علی جناح کے ساتھ اپنی گفتگو کے حوالے سے مسلم لیگ کانگریس کے درمیان سمجھوتے کے لئے ایک فارمولا تجویز کیا۔

مئی ۱۶۔ آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے بمبئی سے ممبران کی فہرست کا اعلان کیا۔ بوس کو جواب ارسال کیا، جس کے مندرجات ظاہر نہیں کئے گئے۔

مئی ۲۰۔ جماعتی بنیاد پر سمجھوتے کے لئے گاندھی سے ڈھائی گھنٹے تک صلح کی شرائط پر گفتگو کی۔

مئی ۲۲۔ گاندھی نے ایک خط میں، ان (جناح) سے اپنی گفتگو کا حوالہ دیا اور امید ظاہر کی کہ وہ آل انڈیا مسلم لیگ کی تنظیم کے تسلیم کئے جانے پر اصرار نہیں کریں گے اور کانگریس کے نمائندے کی حیثیت سے مسلمانوں کے اخراج کا بھی مطالبہ نہیں کریں گے۔

مئی ۲۵۔ ماتھران کے مسلمانوں کی جانب سے پیش کئے جانے والے

خطبۂ استقبالیہ کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ کانگریس مسلم لیگ کے پروگرام اور پالیسی کو نہیں سمجھ سکتی۔

۳۱ مئی- ہندو- مسلم سیاست پر بعض تجاویز پیش کرنے پر، اجمیر کے ایس ایم ذوقی کا ایک خط میں شکریہ ادا کیا۔

۴ جون- آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل نے بوس کی یادداشت پر غور کیا اور محمد علی جناح کو اس کا جواب ارسال کرنے کا اختیار دیا۔

۵ جون- آل انڈیا مسلم لیگ ایگزیکٹو کونسل کی منظور کردہ قرارداد کی کاپی سبھاش چندر بوس کو ارسال کی جس میں کانگریس کے ساتھ ہندو مسلم سمجھوتے پر گفتگو کے لئے اجازت اس بنیاد پر دی تھی کہ آل انڈیا مسلم لیگ ہندوستان کے مسلمانوں کی نمائندہ اور مستند تنظیم ہے۔

۶ جون- میمن چیمبر آف کامرس اور میمن مرچنٹ ایسوسی ایشن بمبئی کی جانب سے قیصر باغ میں منعقدہ ایک عوامی جلسے سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ معاہدہ برابری کی بنیاد پر ہوسکتا ہے نہ کہ کمزور حیثیت سے۔

۱۲ جون- ایس ایم ذوقی کے ایک اور خط کا جواب دیا۔

۱۳ جون- ایک خط میں سردار عبدالرب نشتر سے کہا کہ اب وقت آگیا ہے کہ وہ لوگ جو آل انڈیا مسلم لیگ کی پالیسی اور پروگرام سے متفق ہیں کھل کر سامنے آئیں۔ ان سے کہا کہ وہ ذہنی طور پر تیار ہوں اور کوشش کریں کہ ان کے صوبے میں مسلمان مسلم لیگ کے پرچم تلے آجائیں۔ انہیں اطلاع دی کہ پورے ہندوستان میں معاملات بالکل صحیح چل رہے ہیں۔

۱۵ جون- محمد علی جناح۔ موہن داس کرم چند گاندھی اور محمد علی جناح جواہر لعل نہرو خط و کتابت اخبارات کو جاری کر دی گئی۔

جون ۱۸- ابوالکلام آزاد نے ایک تار میں کہا کہ برہمن باڑی کے واقعہ پر ان کی خاموشی کو غلط طور پر پیش کیا گیا۔ درخواست کی کہ اس پر غور کریں۔

جون ۲۶- گاندھی سے ایک خط میں کہا کہ بابو راجندرا پرشاد اور محمد علی جناح تنازعے کے بارے میں ان کا خط پہلے ہی اخبارات میں شائع ہو چکا ہے۔

جولائی ۶- بمبئی میں چینی مسلمانوں کے رہنما کے خطاب کی تقریب میں شرکت کی۔

سردار عبدالرب نشتر سے ایک خط میں ان کی کامیابی کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کیا اور کہا کہ وہ مسلمانوں کے درمیان اتحاد کے خواہشمند ہیں جو فی الوقت بہت ضروری ہے۔

جولائی ۲۵- گاندھی نے ایک خط میں آل انڈیا مسلم لیگ کو مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت تسلیم کرنے سے اپنی معذوری ظاہر کی۔

سبھاش چندر بوس نے ایک خط میں انہیں آل انڈیا مسلم لیگ کی قرارداد پر کانگریس کی ورکنگ کمیٹی کے خیالات سے آگاہ کیا۔

جولائی ۲۹- گاندھی گراؤنڈ میں کمپنی باغ دہلی میں ایک عظیم الشان عوامی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا کہ آل انڈیا مسلم لیگ، کانگریس کے ساتھ انصاف، مساوات اور ایمانداری کی بنیاد پر سمجھوتے کے لئے تیار ہے۔

جولائی ۳۰- پارک مینشن دہلی میں آل انڈیا مسلم لیگ کے مرکزی دفتر پر پرچم کشائی کی۔

گل رعنا نواب زادہ لیاقت علی خان کی رہائش گاہ دہلی میں آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کے اجلاس کی ساڑھے دس بجے

صبح صدارت کی اور عربک کالج ہال میں ۳ بجے کونسل کے اجلاس کی صدارت کی اور کہا کہ مسلمان ہندوستان میں باعزت زندگی گزارنا چاہتے ہیں۔

آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی نے دہلی میں محمد علی جناح کے نام سبھاش چندرا بوس کے خط پر غور کیا۔

جولائی ۳۰-۳۱ دہلی میں آل انڈیا مسلم لیگ کے کونسل اجلاس کی صدارت کی۔ ۲۷۴ ارکان شریک تھے۔ اجلاس نے آل انڈیا مسلم لیگ کا آئندہ سالانہ اجلاس پٹنہ میں کرسمس کی تعطیلات کے دوران منعقد کرنے کا فیصلہ کیا۔ گاندھی کی تجویز پر غور کرنے کے لئے آٹھ ممبران پر مشتمل کمیٹی قائم کی گئی جو اپنی سفارشات ایک ماہ میں پیش کرے گی، ایسا اس وقت ہوا جب ایم این جی کے قیام کی تجویز کی جسے ان کی حمایت حاصل تھی پنجاب اور دوسرے صوبوں نے مخالفت کی گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ میں آل انڈیا مسلم لیگ سے مشورے کے بغیر، کسی تبدیلی کی کوشش پر حکومت کو متنبہ کیا، آئین ساز اسمبلی کی کانگریس کی اسکیم کو مسترد کردیا۔ شمال مغربی سرحدی صوبے کی حکومت سے درخواست کی کہ مردان کے عوام پر چند افراد کے قتل کی پاداش میں عائد کئے جانے والے ڈھائی ہزار روپے کا جرمانہ معاف کیا جائے۔

جولائی ۳۱- آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی نے کانگریس کے صدر کے خط کے جواب میں کانگریس پر تنقید کی۔

اگست ۲- سبھاش چندرا بوس کو ۲۵ جولائی کے خط کے جواب میں خط تحریر کیا جس میں کہا گیا تھا کہ کانگریس اور مسلم لیگ مذاکرات کی بنیاد آل انڈیا مسلم لیگ کو مسلمانوں کی واحد

نمائندہ جماعت کی حیثیت سے تسلیم کرنے پر ہوگی۔ بوس نے ۱۶ اگست کو جواب دیا کہ کانگریس اس خیال سے اتفاق نہیں کرتی۔

اگست ۳- کانگریس کے صدر کے خط کے جواب میں، اس دعوے کی حمایت میں حقائق پیش کئے کہ مسلم لیگ ہندوستانی مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے۔

اگست ۴- جواہر لعل نہرو کے ۲ اگست کے بیان پر کہ ہندوستان میں صرف دو قوتیں ہیں۔ برطانیہ اور کانگریس، جواب دیا "ایک تیسری قوت بھی ہے "مسلمان"۔

اگست ۷- شملہ کے مسلمانوں کے ایک خطبہ استقبالیہ کے جواب میں ان پر زور دیا کہ وہ اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کریں اور اپنی معاشی حالت کی بہتری کے لئے جدوجہد کریں۔

اگست ۹- کوڈ آف کرمنل پروسیجر (ترمیمی) بل کو سلیکٹ کمیٹی کو ارسال کرنے کی تحریک کے حق میں رائے دی۔ سیتا مورتی کی تحریک التوا پر کہ ہندوستان کے دفاعی اخراجات میں اضافہ ہندوستان پر بھاری بوجھ ہے، تقریر کی۔ محرک کی دو عملی پر شبہ کا اظہار بھی کیا۔

اگست ۱۵- شملہ میں ایک کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کانگریس کے زیر حکومت صوبہ جات میں مسلمانوں کی زندگی عذاب بنادی گئی ہے اور اللہ نے چاہا تو کانگریس کے مظالم کے خاتمہ کے لئے ضرور کچھ کیا جائے گا۔

اگست ۱۶- ہندو مسلم مسئلہ پر بوس، محمد علی جناح خط و کتابت اخبارات کو جاری کردی گئی۔

سی ایم جی اوگلیو کے پیش کردہ کرمنل لاء (ترمیمی) بل پر

اسمبلی میں بحث میں شرکت کی۔

نست ۲۲- کرمنل لاء (ترمیمی) بل پر اسمبلی میں بحث میں شرکت کی۔

ست ۲۳- کرمنل لاء (ترمیمی) بل اور اسمبلی میں ہندو اکثریت کی جانب سے مسلمانوں پر متوقع بالادستی کے خلاف تقریر کی بل کی سرکولیشن کے خلاف رائے دی۔ تحریک مسترد ہوگئی۔ ایوان نے بل پر غور کی تحریک منظور کرلی۔

ست ۲۴- کرمنل لاء (ترمیمی) بل پر اسمبلی میں ہونے والی بحث میں شرکت جاری رکھی۔

ت ۲۶- خواجہ ناظم الدین نے ایک خط میں، برما کے فسادات کو اسمبلی میں اٹھانے کی درخواست کی۔ انہوں نے تجویز پیش کی کہ تفصیلی رپورٹ کے لئے کسی کو رنگون روانہ کیا جائے۔ دو تجاویز کے بارے میں ان (جناح) کے خیالات کی بابت دریافت کیا جن میں سے ایک ہندو مسلم مسئلہ کا صوبوں کی بنیاد پر حل تھا۔

ر ۱۸- "دی اسپرٹ آف ٹائم" ارسال کرنے پر، عبدالستار خیری کا شکریہ ادا کیا۔

بر ۱۹- بھوپال میں اعلان کیا کہ حالانکہ آل انڈیا مسلم لیگ صرف برطانوی ہندوستان ہی میں کام کرسکتی ہے لیکن کہیں بھی رہنے والے مسلمان اپنے دیگر مسلمان بھائیوں کے غم اور پریشانیوں سے علیحدہ نہیں رہ سکتے۔

وبر ۷- کراچی پہنچے۔ کانفرنس میں، پرچم کشائی کے وقت سندھ کے مسلمانوں کو متحد ہونے اور مختلف جماعتیں تشکیل نہ دینے کا مشورہ دیا امید ظاہر کی کہ مسلمان مسلم لیگ کے پرچم کے وقار کے دفاع کے لئے لڑیں گے۔

اکتوبر ۸- کراچی کلب میں ۷ اکتوبر کو اپنے اعزاز میں منعقد ہونے والے عشائیہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں کو باعزت اور برابری کا حصہ دار سمجھا جانا چاہئے۔ نہ کہ محکوم اور غلام، ورنہ وہ اس اصول کے تحفظ کی خاطر اپنی زندگیاں قربان کردیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ "اگر سندھ کے مسلمان متحد ہوجاتے ہیں تو مجھے سندھ پر جہاں میں پیدا ہوا تھا، فخر ہوگا"۔
سندھ مسلم لیگ کانفرنس، کراچی کے صدر کی حیثیت سے کانگریس پر الزام عائد کیا کہ وہ مسلمانوں کے درمیان پھوٹ ڈالنے کی کوشش کررہی ہے۔

اکتوبر ۹- سندھ کے وزیر اعلیٰ کے بی اللہ بخش، پیر الٰہی بخش، سر غلام ہدایت اللہ، میر بندے علی، جی ایم سید اور عبدالمجید سندھی سے گفتگو کی، جس کے نتیجے میں سندھ اسمبلی میں مسلم لیگ پارٹی کے قیام کے سات نکاتی فارمولے پر ان رہنماؤں نے دستخط کردیئے۔

اکتوبر ۱۰- سندھ مسلم لیگ کانفرنس، کراچی نے قرارداد منظور کی کہ مسلمان ایک علیحدہ قوم ہیں، اور ہندوستان میں درحقیقت ایک نہیں دو قومیں ہیں اور یہ کہ مسلم لیگ ایک آئینی اسکیم مرتب کریگی جس کے تحت مسلمان مکمل آزادی حاصل کرلیں گے۔
بوس کو خط میں لکھا کہ آل انڈیا مسلم لیگ ہندو، مسلم مصالحت کے لئے تیار ہے۔

اکتوبر ۱۲- سندھ کی قانون ساز اسمبلی کے ارکان کو سندھ میں مسلم لیگ کی حکومت کے قیام پر آمادہ کرنے میں ناکامی۔

اکتوبر ۱۳- کراچی سے ایک بیان میں سندھ اسمبلی میں مسلمانوں کے اتحاد پر زور دیا۔

سندھ مسلم لیگ کانفرنس کی اختتامی تقریر میں اپنے کانگریس چھوڑنے کی وجوہات کو دہرایا۔
کراچی میں مسلم اسٹوڈنٹس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہیں نصیحت کی کہ وہ اپنے اجداد کی عظمت رفتہ کے حصول کیلئے مسلم لیگ کے پرچم تلے، مسلم لیگ کے پلیٹ فارم پر جمع ہو جائیں۔
سندھ اسمبلی میں ۳۵ ارکان میں سے ۲۷ ارکان پر مشتمل مسلم لیگ پارٹی کے قیام کا اعلان کیا۔ کانفرنس کے اختتام کے بعد بالائی سندھ کا دورہ کیا اور لاڑکانہ اور جیکب آباد میں اجلاسوں میں شرکت کی۔ بہرحال خان بہادر اللہ بخش کی حکومت نے سرکاری عمال کو ہدایت کی کہ جناح کے دورے کو بہر صورت ناکام بنایا جائے۔

۲۰- اکتوبر
ایسوسی ایٹیڈ پریس کے نمائندے سے ایک انٹرویو میں اپنے دورہ سندھ کے بارے میں کہا "سندھ کے مسلمانوں میں حیرت انگیز بیداری موجود ہے۔ میں اپنی جدوجہد میں وزارتوں کے قیام کو ایک امتحان کی حیثیت سے کوئی اہمیت نہیں دے سکتا۔ وہ خاص مقصد جس کے لئے میں سندھ آیا ہوں، یہاں کے مسلمانوں کو مسلم لیگ کے پرچم تلے جمع کرنا ہے۔ میرا مشن میری توقعات سے زیاہ کامیاب رہا ہے اور میں سندھ کے مسلمانوں کا ایک تابناک مستقبل دیکھ رہا ہوں۔

۱۱- نومبر
ایک اخباری بیان میں ہندوستان کے مسلمانوں سے جمعہ ۸/نومبر کو "یوم کمال" منانے اور ترک عوام سے انتہائی رنج اور ہمدردی کے اظہار کے لئے عوامی اجتماعات منعقد کرنے کی اپیل کی۔

انہوں نے کہا کہ "کمال اتاترک اسلام کے عظیم فرزند عالمی شخصیت اور جدید ترکی کے معمار اور نجات دہندہ تھے"

۲۶- نومبر سر جیمس گریک کی جانب سے ۲۳ نومبر کو پیش کئے جانے والے انڈین انکم ٹیکس (ترمیمی) بل کی دفعہ ۴ پر اسمبلی میں بحث میں شرکت کی۔

۲۸- نومبر اسمبلی میں مولانا شوکت علی کے انتقال پر تعزیت کرتے ہوئے کہا "مولانا شوکت علی کے ساتھ میری قریبی رفاقت نے مجھے شدید طور پر متاثر کیا ہے۔ وہ میرے دوست تھے اور ہم ایک دوسرے سے گذشتہ ۲۵ سال سے آشنا تھے"

۲۹- نومبر اسمبلی میں انڈین انکم ٹیکس (ترمیمی) بل کی دفعہ (۴) پر تقریر کی۔

۲- دسمبر آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے سالانہ اجلاس میں، جس کی صدارت وہ خود کررہے تھے انہیں آئندہ سال کے لئے متفقہ طور پر صدر منتخب کرلیا گیا۔

۴- دسمبر دہلی میں آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے اجلاس کی صدارت کی، ۶۲ ممبران نے شرکت کی۔ کونسل نے مصطفیٰ کمال اتاترک، مولانا شوکت علی، علامہ محمد اقبال اور نواب مزمل اللہ خان کے انتقال پر تعزیتی قراردادیں منظور کیں۔
واردھا اسکیم کا جائزہ لینے کے بعد آٹھ ممبران پر مشتمل ایک کمیٹی اسلامی تعلیمی اسکیم کی تیاری کیلئے قائم کی گئی۔ انڈین نیشنل کانگریس کے اقلیتوں کے ساتھ ناروا سلوک کو بے نقاب کرنے اور سیاسی بیداری پیدا کرنے کے لئے چار رکنی کمیٹی بھی تشکیل دی گئی۔ پٹنہ میں منعقد ہونے والے آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس کا صدر منتخب کرلیا گیا۔

۵- دسمبر اسمبلی میں انڈین انکم ٹیکس (ترمیمی) بل کی دفعہ (۱۷) پر بحث میں حصہ لیا۔

۷-۹ دسمبر اسمبلی میں انڈین انکم ٹیکس (ترمیمی) بل کی دفعہ ۵، ۳۲ اور ۳۴ پر بحث میں حصہ لیا اور بل کی دفعہ (۴) میں ترمیم کی وکالت کی۔

گول میز کانفرنس میں، برما کے بارے میں اپنے موقف کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ میں نے صرف برما کی ہندوستان سے علیحدگی کا مشورہ دیا تھا اگر برما کے عوام ایسی کسی خواہش کا اظہار کرتے ہیں۔

۱۰- دسمبر مولانا مظہر الدین احمد نے اپنے روزنامہ ''الامان'' میں، ان کے لئے قائداعظم کا خطاب تجویز کیا۔

۱۲- دسمبر ممبر کامرس اینڈ لیبر محمد ظفر اللہ خان کی جانب سے پیش کردہ انڈین ٹیرف (ترمیمی) بل پر غور کرنے کی تحریک کی حمایت میں بحث میں حصہ لیا۔

۱۴- دسمبر انڈین سینڈہرسٹ کمیٹی کی ممبرشپ مسترد کردی،

۱۶- دسمبر سبھاش چندرا بوس نے اپنے ۱۰اکتوبر کے خط میں اطلاع کی کہ انڈین نیشنل کانگریس کی ورکنگ کمیٹی، آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے نظریات سے اتفاق نہیں کرسکتی۔ خط میں تاسف کے ساتھ کہا گیا کہ ہندو مسلم سمجھوتے کے سوال پر مزید کچھ بھی نہیں کیا جاسکتا۔

۲۰- دسمبر فیڈرل اسکیم پر کام کرنے کی وائسرائے کی اپیل پر کانگریس کی صوبائی حکومتوں پر تنقید کی۔

۲۶- دسمبر آل انڈیا مسلم لیگ کے پٹنہ میں ۲۶ ویں سالانہ اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے مولانا شوکت علی، کمال اتاترک اور

ڈاکٹر محمد اقبال کے انتقال پر تعزیت کا اظہار کیا۔ کانگریس کے جھوٹ، مسئلہ فلسطین، ہندوستانی ریاستوں کی صورت حال اور وفاقی آئین کے مسئلے پر تقریر کی۔ انہوں نے کانگریس کو ہندو تنظیم بنانے کا ذمہ دار گاندھی کو قرار دیتے ہوئے کانگریسی وزارتوں اور کانگریس کے اعلیٰ عہدیداروں پر شدید تنقید کی۔ تقریر کے اختتامی الفاظ اردو میں ادا کئے۔ مدراس میں گرفتاریوں اور بمبئی میں فائرنگ پر کانگریس پر شدید تنقید کی۔

دسمبر ۲۹- پٹنہ میں آل انڈیا مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آل انڈیا کانگریس نے نوجوانوں کے سامنے غلط تصور رکھا ہے۔ انہوں نے تنبیہ کی وہ کانگریس کے کھوکھلے وعدوں اور نعروں سے دھوکہ نہ کھائیں اور ان سے اپیل کی کہ وہ سبز باغ نہ دیکھیں بلکہ اپنے آپ کو پہچانیں اور قوم اور ملک کی ترقی کے لئے قربانی دینے کے لئے خود کو تیار کریں۔

۱۹۳۹ء

جنوری یکم- گاندھی کے "ہریجن" اخبار میں آل انڈیا مسلم لیگ پر تبصرے کے جواب میں کانگریس کے اس دعوے کو چیلنج کیا کہ وہ ہندوستان کے عوام کی نمائندہ جماعت ہے۔

جنوری ۵- جواہر لال نہرو کی جانب سے کانگریسی صوبوں میں مسلمانوں کے ساتھ ہونے والے مظالم کی تحقیقات کا حکم دینے پر تعجب کا اظہار کیا اور اس کے پس پردہ مقاصد دریافت کئے۔

جنوری ۲۹- بمبئی میں اعلان کیا کہ ۷ فروری یا کسی قریبی تاریخ کو فلسطین کانفرنس منعقد کی جائے گی اس لئے مسلمان پورے ہندوستان میں ۸ فروری کو "یوم فلسطین" منائیں۔

۳۱ جنوری- مسلم قوم کے مستقبل کے لئے تجاویز ارسال کرنے پر ایس ایم ذوقی کا شکریہ ادا کیا اگرچہ وہ مسلم لیگ کے رکن نہیں تھے۔

۴ فروری- مسلمانوں کو مشورہ دیا کہ وہ دہلی میں تین سے پانچ مارچ تک منعقد ہونے والی جمعیت علماء کانفرنس اور جمعیت العلماء ہند سے کنارہ کش رہیں کیونکہ جمعیت العلماء مسلم لیگ کے مقاصد کو نقصان پہنچا رہی ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ آل انڈیا مسلم لیگ ہی مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے اور مسلمانوں کو اس کے پرچم تلے متحد ہو جانا چاہئے۔

۷ فروری- مولوی عبدالرشید چودھری کی تحریک التواء جو فلسطین کانفرنس میں ہندوستانی مسلمانوں کی نمائندگی کو یقینی بنانے میں حکومت کی ناکامی کے بارے میں تھی گفتگو کرتے ہوئے شکایت کی کہ اس حقیقت کے باوجود کہ انہوں نے فلسطین کانفرنس میں ایک مسلم رکن کی تقرری کے بارے میں آل انڈیا مسلم لیگ کی ایک قرارداد سیکریٹری آف اسٹیٹ برائے ہند اور وزیر اعظم کو ارسال کی تھی نہ کچھ کیا گیا اور نہ ہی جواب ارسال کیا گیا۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ فلسطین کانفرنس میں مسلمانوں کو نمائندگی ملنا چاہئے۔ اسمبلی کی کارروائی میں شرکت کی اور سیکریٹری دفاع سی ایم جی اوگلیو کی جانب سے ۶ فروری کو پیش کئے جانے والے انڈین نیول ریزرو فورسز (تنظیمی) بل پر بحث میں حصہ لیا۔

۱۶ فروری- مسلم لیگ کی پارلیمنٹری پارٹی کے اجلاس کی صدارت کی جس میں تین ارکان پر مشتمل وفد ریاست جے پور روانہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا تاکہ وفد وزیر اعظم جے پور کو مسلمانوں کے مسائل سے آگاہ کر سکے۔

فروری ۲۰- ریلوے کی مالیات سے متعلق طویل المیعاد پالیسی پر اسمبلی میں بحث میں حصہ لیا۔

فروری ۲۲- ریلوے بجٹ پر اسمبلی میں بحث میں شرکت کرتے ہوئے ریلوے سروسز میں مسلمانوں کی نامناسب نمائندگی کی شکایت کی۔

مارچ ۲- ایس ایم ذوقی کے ۲۵ فروری کے تحریر کردہ خط کا شکریہ ادا کیا اور ان سے مسلم لیگ کے لئے کام کرنے کی درخواست کی۔

مارچ ۱۱- دہلی کے مقامی کالج کے طلبہ کی جانب سے اپنے اعزاز میں دیئے گئے عشائیہ سے خطاب کرتے ہوئے طلبہ کی بیداری پر مسرت کا اظہار کیا اور طلبا کو مشورہ دیا کہ وہ اپنی قوم سے وفادار رہیں۔

مارچ ۱۲- دہلی کے مدرسہ انجمن حمایت الاسلام یتیم خانہ کے ساتویں سالانہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ خطبہ استقبالیہ میں جو یقین دہانی کرائی گئی ہے اس پر انہیں پورا اعتماد ہے اور وہ یقین کرتے ہیں کہ مدرسہ کے طلبہ ملت اسلامیہ کے سپاہی ثابت ہونگے۔

مارچ ۱۴- لکھنؤ کے مشیر حسن قدوائی کو خط تحریر کیا۔

مارچ ۱۶- وائسرائے لارڈ لنلتھ گو کو میرپور رپورٹ اور بہار صوبائی مسلم لیگ کی جانب سے مقرر کردہ انکوائری کمیٹی کی رپورٹ کی کاپیاں ارسال کیں۔

مارچ ۱۷- مولانا مظہر الدین ایڈیٹر "الامان" دہلی کے قتل کو مسلم لیگ کے لئے ناقابل تلافی نقصان قرار دیا۔
بیگم مولانا محمد علی جوہر کو مولانا شوکت علی کے انتقال سے

خالی ہونے والی آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کی نشست پر رکن نامزد کیا۔

مارچ ۲۲- اسمبلی میں انڈین فنانس بل کی شق (۲) پر بحث میں حصہ لیا اور ملک میں بڑے پیمانے پر پھیلتے ہوئے ہندو مسلم فسادات پر تقریر کی۔

مارچ ۲۴- اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ نہ ہی حکومت اور نہ ہی کانگریس مسلم ثقافت کو تباہ کر سکتی ہے۔ مسلمانوں نے فیصلہ کرلیا ہے کہ وہ اپنے مقاصد کے لئے جانوں کا نذرانہ پیش کرنے سے بھی گریز نہیں کریں گے۔

مارچ ۲۸- اسمبلی میں اعلان کیا کہ برطانیہ کے ساتھ ہونے والے نئے تجارتی معاہدہ میں مسلم لیگ غیر جانبدار رہے گی۔

وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل میں ممبر تجارت سر ظفراللہ خان سے برطانوی ہندوستانی تجارتی پالیسی پر، جسے وہ (جناح) ہندوستانی مفادات کے خلاف جانتے تھے، جھڑپ ہوئی۔

اپریل ۲- دہلی سے ایک بیان میں ہندوستان، برطانیہ تجارتی معاہدے پر تنقید کی اور اسے ہندوستانی مفادات کے لئے نقصان دہ قرار دیا۔

اپریل ۸- آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے اجلاس کی صدارت کی اور اعلان کیا کہ آل انڈیا مسلم لیگ کسی فیڈرل اسکیم کے ساتھ پابند نہیں ہے۔

اپریل ۱۱- ڈاکٹر جے وی دیش مکھ کے ہندو خواتین کے طلاق دینے کے حق سے متعلق بل پر غور میں شرکت کی۔ اسمبلی کے صدر کے احکامات پر اعتراض کیا کہ محرک کو وقت کی پابندی کے بغیر بولنے کا حق ہے۔

اپریل ۱۴- اسمبلی میں بحث کے دوران، جب سر عبدالحلیم غزنوی نے اپنے مسلم لیگ کے ساتھ رابطہ کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے وضاحت کی کہ غزنوی اپنی مرضی سے مسلم لیگ چھوڑ گئے تھے۔ انڈو برٹش تجارتی معاہدے پر تقریر کی۔

اجلاس میں انڈو برٹش تجارتی معاہدے کے سلسلہ میں مسلم لیگ کی حیثیت کی وضاحت کی۔

اپریل ۱۸- ایک اخباری بیان میں گاندھی پر اصلاحات کمیٹی میں مسلمانوں کو نمائندگی نہ دینے پر تنقید کی۔ مسلمانوں کو مشورہ دیا کہ وہ اصلاحات کمیٹی کا بائیکاٹ کریں۔ راج کوٹ کے مسلمانوں کو یقین دلایا کہ مسلم لیگ، ان کی جدوجہد میں ہر ممکن طریقہ سے ان کی مدد کرے گی۔

مئی ۶- بمبئی میں اعلان کیا کہ حکومت نے وفاقی معاملہ کو صرف کانگریس سے طے کرکے عقلمندی نہیں کی۔ مسلمانوں کے مقصد کے لئے تنہا جنگ کرنے کے ارادہ کا اظہار کیا۔

مئی ۲۴- ماتھران سے ایک اخباری بیان میں جنوبی افریقہ کی اسمبلی پر زور دیا کہ وہ بل واپس لے جو جنوبی افریقہ میں آباد ایشیائی باشندوں کے حقوق کے منافی ہے۔

جون ۲- ایک ٹیلی گرام میں سیکریٹری آف اسٹیٹ سے ہز میجسٹی حکومت کے فلسطین کانفرنس میں ہندوستانی مسلمانوں کو نمائندگی دینے سے انکار پر شدید افسوس کا اظہار کیا۔

جولائی ۲- فلسطین رپورٹ پر غور کرنے کے لئے بمبئی میں آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کے اجلاس کی صدارت کی۔ اس میں فیصلہ کیا گیا کہ آل انڈیا مسلم لیگ کا آئندہ سالانہ اجلاس پنجاب میں ۲۸ دسمبر سے بلایا جائے۔

۳- جولائی	سبھاش چندرا بوس نے ان (جناح) سے بمبئی میں ملاقات کی۔

۴- جولائی	۳ جولائی کو آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں اعلان کیا کہ صوبائی مسلم لیگ، کانگریس سے کسی قسم کے مذاکرات کی مجاز نہیں ہے۔ ایسے تمام معاملات آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کے صدر کو ارسال کئے جائیں۔ آل انڈیا مسلم لیگ کا آئندہ سالانہ اجلاس، ۲۸ دسمبر سے ۳۰ دسمبر کے دوران لاہور میں طلب کیا۔

بمبئی سے بیان جاری کیا، جس میں آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کی کارروائی اختصار سے بیان کی، سی پی میں مسلمان وزیر کی تقرری کے مسئلہ پر آزاد، روئف خط و کتابت کا بھی حوالہ دیا۔

۱۴- جولائی	ابوالکلام آزاد کی مسلم لیگ میں شمولیت پر رضامندی کا خیر مقدم کرنے سے انکار کردیا۔ ضلعی مسلم لیگ سورج گڑھ (بنگال) کے نائب صدر رشید احمد کے نام ایک خط میں تحریر کیا کہ وہ شمولیت کی شرط پر حیران ہوئے اگر آزاد سنجیدہ ہوتے تو وہ آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر کو (خط) تحریر کرتے۔

۲۰- جولائی	مولانا حسرت موہانی کو اطلاع دی کہ انہیں انکا ٹیلیگرام شملہ میں مل گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ اپنے خدشات کو ان کے حالیہ اخباری بیانات کی روشنی میں دیکھیں۔ انہیں بمبئی میں اپنی سہولت کے مطابق ان سے ملاقات کا مشورہ دیا۔

۲۶- جولائی	صوبائی مسلم لیگ کمیٹی کی صدارت کی جس نے ایک قرارداد کے ذریعے آل انڈیا مسلم لیگ کے اراکین پر زور دیا کہ وہ دوسری سیاسی جماعتوں کے ساتھ اپنے تعلقات منقطع کرلیں۔

۲۷- جولائی	ایک ٹیلی گرام میں گاندھی سے اپنے خلاف ہونے والے مظاہروں کی بابت انکا موقف دریافت کیا۔

جولائی ۲۹- گاندھی نے ایک ٹیلی گرام میں لاہور میں ان کے خلاف ہونے والے مسلمانوں کے مظاہرے کے پس پشت محرکات سے اپنی لاعلمی کا اظہار کیا۔

جولائی ۳۰- وائسرائے اور ہز مجسٹی حکومت پر بمبئی سے ایک بیان میں زور دیا کہ وہ ہندوستان پر زبردستی وفاقی اسکیم مسلط نہ کریں۔

اگست ۵- بمبئی میں ایک عوامی تقریر میں کہا کہ "ہندوستان کے لئے مغربی جمہوریت مناسب نہیں ہے"

اگست ۷- لیاقت علی خان کو مختلف آئینی اسکیموں کے بارے میں ایک خط تحریر کیا۔

اگست ۹- بمبئی کرانیکل میں شائع ہونے والی ایک خبر جس کا عنوان تھا "مسٹر جناح- پھر" کا حوالہ دیتے ہوئے جامعہ ملیہ کی اردو کی نصابی کتب کے بارے میں اپنا بیان برقرار رکھا۔

اگست ۱۴- سر سکندر حیات کو ایک ٹیلیگرام ارسال کیا۔

اگست ۱۶- سر سکندر حیات کو بذریعہ ٹیلیگرام مطلع کیا کہ تنظیمی کمیٹی یا کسی کو بھی مسلم لیگ اور یونینسٹ امیدوار کی حیثیت سے قبول کرنے کا اختیار نہیں ہے۔

اگست ۲۷- دہلی میں مسلم لیگ کونسل کے اجلاس کی صدارت کی۔ کونسل نے ۱۹۳۵ کے ایکٹ میں شامل وفاقی اسکیم کو مسترد کر دیا اور صدر کو اسکیم میں ترمیم کرنے یا ایسی متبادل اسکیم قبول کرنے کا اختیار دیا، جو ہندوستانی مسلمانوں کے کم سے کم مطالبات کے مطابق ہو۔

ہندوستانی ریاستوں کے راجاؤں، خصوصاً نظام آف حیدر آباد کو وفاقی اسکیم کے خلاف ان کے جرات مندانہ موقف پر مبارکباد دی۔ سر سکندر حیات کی جانب سے پنجاب کی آئین ساز اسمبلی

میں انڈوبرٹش تجارت معاہدے کے بارے میں ایک بیان کی مذمت کی اور کہا کہ یہ بیان آل انڈیا مسلم لیگ کی اعلان کردہ پالیسی کے منافی ہے۔

۳۰- اگست اسمبلی میں سرکاری رکن برائے ریلوے اور مواصلات سر اینڈریو کلو کی پیسیفک لوکوموٹو کمیٹی کی رپورٹ پر غور کرنے کے بارے میں ایک قرارداد پر بحث میں حصہ لیا۔

۳۱- اگست ہندو خواتین کے طلاق دینے کے حق کا بل جب اسمبلی میں پیش کیا گیا تو انہوں نے ایوان سے کہا کہ محرک نے چونکہ ان سے ذاتی طور پر اپیل کی ہے اس لئے بل پر بحث کو محرک کی ایوان میں موجودگی تک ملتوی کردیا جائے۔

۲- ستمبر آل انڈیا مسلم لیگ کے اراکین اسمبلی نے مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کا اجلاس طلب کرنے کے لئے ان سے درخواست کی تاکہ اجلاس میں جنگ کے بارے میں مسلمان اپنے طرز عمل پر گفتگو کرسکیں۔

۴- ستمبر اسمبلی میں ممبر فنانس سر جرمی رائیسمان کی ریلوے کے محصولات سے عام محصولات کے چندے کی ادائیگی کے بارے میں ایک قرارداد پر بحث میں حصہ لیا اور الزام عائد کیا کہ ہندوستان کی حکومت وسیع پیمانے پر کسی بھی انتظام کو چلانے کی اہل نہیں رہی ہے۔ انہوں نے ریلوے مالیات کے سوال کی جانچ پڑتال کے لئے ایک کمیٹی کے قیام کی تجویز پیش کی۔

ستمبر- ایک پیغام میں مسلم یونیورسٹی اسٹوڈنٹس یونین، علی گڑھ کے نائب صدر کو نصیحت کی کہ مسلم نوجوان، مسلمان قوم کی خاطر کسی بھی خدمت اور قربانی کے لئے تیار رہیں"

۸- ستمبر وائسرائے سے ملاقات کے بعد ایک بیان جاری کیا "جنگ

جیتنے کے لئے حکومت کو چاہئے کہ مسلمانوں کو اعتماد میں لے"

ستمبر ۱۷- آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کے اجلاس کی صدارت کی، وفاقی اسکیم کو التواء میں رکھنے کے بجائے اسے ترک کرنے کا مطالبہ کیا۔

ستمبر ۲۳- وائسرائے نے انہیں اور موہن داس کرم چند گاندھی کو دوبارہ ملاقات کے لئے مدعو کیا۔

ستمبر ۲۸- حیدر آباد (دکن) میں عثمانیہ یونیورسٹی اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کے سالانہ جلسہ میں کہا "میں اب بھی قوم پرست ہوں۔ میں نے ہمیشہ ہندو اور مسلم معاہدہ پر یقین رکھا ہے، لیکن ایسا معاہدہ قابل احترام ہونا چاہئے ایسا معاہدہ نہیں جسکا مطلب ایک کی تباہی اور ایک کی بقا ہو"

اکتوبر ۱- ہندوستانی سیاسی سمجھوتے پر لارڈ زیٹلینڈ کی ہاؤس آف لارڈز، کی تقریر کے جواب میں ایک بیان جاری کیا۔

اکتوبر ۴- "ہندوستان میں جمہوریت" کے موضوع پر مانچسٹر گارڈین کو ایک انٹرویو دیا جس میں کہا "جمہوریت کا مطلب پورے ہندوستان پر ہندو راج ہے۔ یہ وہ صورتحال ہے جسے مسلمان کبھی قبول نہیں کریں گے۔

اکتوبر ۵- گاندھی کے ہمراہ وائسرائے سے ملاقات کی۔

اکتوبر ۶- راجندرا پرشاد کو مطلع کیا کہ انہوں نے اقلیتوں کے حقوق و مفادات کی حفاظت کا معاملہ وائسرائے کے سامنے اٹھایا تھا اور وائسرائے نے صوبائی حکومتوں کو ضروری اقدامات کی ہدایت کی ہے۔

اکتوبر ۸- لکھنو کے مظاہروں میں حکومت اور خاکساروں کے درمیان مصالحت پر اپنی رضامندی کا اظہار کیا۔

اکتوبر ۱۳- کانگریس کی صوبائی حکومتوں کے بارے میں جناح، پرشاد خط و کتابت اخبارات کو جاری کردی گئی۔

اکتوبر ۱۸- ہز مجسٹی حکومت نے ایک اعلامیہ میں ۱۹۳۵ء کے ایکٹ پر نظر ثانی پر رضامندی کا اظہار کیا۔

اکتوبر ۱۸- جواہر لال نہرو نے انہیں مطلع کیا کہ وہ واردھا سے واپسی پر، ان سے دہلی یا بمبئی میں ملاقات کریں گے، معذرت کی کہ ہندو، مسلم تنازعہ دوستانہ انداز میں نہیں طے ہوسکا اور آئندہ ملاقات میں اس سوال کے تمام پہلوؤں پر بحث کی امید ظاہر کی۔ انہوں نے کہا کہ انڈین نیشنل کانگریس کے پاس وائسرائے کی تجاویز کو مسترد کرنے کے سوا کوئی راستہ نہیں ہے اور امید ظاہر کی کہ محمد علی جناح بھی وائسرائے کے سمجھوتے پر شدید عدم رضامندی کا اظہار کریں گے۔

اکتوبر ۲۶- علامہ مشرقی کو یوپی کی حکومت کے ساتھ خاکسار تنازعہ کے سلسلہ میں رہنماؤں سے مذاکرات کی تفصیلات سے آگاہ کیا، انہوں نے کہا کہ اگر ان کا مشورہ قابل قبول نہیں ہے تو وہ جیسا مناسب تصور کریں ویسا کرنے کے لئے آزاد ہیں۔

اکتوبر ۲۷- انہوں نے ایک بیان میں تجویز پیش کی کہ مسلم لیگ کانگریس تنازعہ کو ٹریبونل کے حوالے کیا جائے۔

اکتوبر ۳۰- وائسرائے سے دریافت کیا کہ وہ ان سے یکم نومبر کو کن نکات پر گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔

نومبر یکم- مرکز میں متفقہ طریق کار کی تخلیق کے لئے راجندرا پرشاد اور گاندھی کے ہمراہ وائسرائے سے ملاقات کی۔

نومبر ۲- ہندوستان کے فوری سیاسی مسائل کے حل کے لئے ایک قابل قبول فارمولے کی تیاری کے لئے گاندھی سے ملاقات کی

جواہر لال نہرو اور آزاد بھی اسی مقصد کے لئے دہلی پہنچے۔
جواہر لال نہرو کے نام ایک خط میں کہا کہ ہندو مسلم سمجھوتے کے سلسلے میں جواہر لال نہرو کمیٹی کی تجاویز کو دہلی کی مسلم تجاویز کا متقابل سمجھا جائے، لکھنو میں دہلی مسلم تجاویز کی شمولیت کی کوششوں کو پرجوش طریقہ سے سراہا، حالانکہ ان (جناح) کے مطابق اب بھی پنجاب اور بنگال میں مسلم نشستوں کا مخصوص کیا جانا، اور مرکز میں مسلمانوں کی نمائندگی جیسے اہم اختلافی نکات باقی تھے، امید ظاہر کی کہ جواہر لال نہرو کمیٹی اس سلسلہ میں اقدامات کرے گی۔ لکھنو میں ۱۱ اور ۱۲ نومبر کو آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے اجلاس کی بابت ان کو مطلع کیا۔ جہاں مجموعی طور پر اس سوال پر غور کیا جائے گا اور کہا کہ آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر اور آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کے چیئرمین کی حیثیت سے لکھنؤ کانفرنس کے ذریعہ جواہر لعل نہرو رپورٹ میں ترمیم سے متعلق کسی فیصلے کے بارے میں کوئی پیش گوئی نہیں کرسکتے۔
ان سے درخواست کی کہ وہ آل انڈیا مسلم لیگ اور انڈین نیشنل کانگریس کے دسمبر میں منعقد ہونے والے سالانہ اجلاس تک کنونشن ملتوی کردیں گے۔

نومبر ۴۔ گاندھی نے ایک بیان میں کہا کہ ”مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے جناح حکومت کی جانب دیکھتے ہیں۔ کانگریس کے موقف سے وہ متفق نہیں ہیں“۔
ہندوستان کے سیاسی مستقبل کے بارے میں راجندر پرشاد کے ہمراہ وائسرائے سے ملاقات کی اور مسلم لیگ اور کانگریس کا نقطۂ نظر، وائسرائے کو پہنچایا ہے۔

نومبر ۵- لارڈ لنلتھ گو سے ایک خط میں درج ذیل نکات پر غور کرنے کے لئے کہا" ۱۹۳۵ء کے ایکٹ پر دوبارہ غور کیا جائے (۲) دو بڑی قوموں اور مسلمانوں سے مشورے کے بغیر کسی قسم کا اعلان نہ کیا جائے (۳) فلسطین میں عربوں کے تمام مناسب مطالبات تسلیم کئے جائیں (۴) ہندوستانی افواج، ہندوستان کے باہر کسی مسلم قوت یا ملک کے خلاف استعمال نہ کی جائیں۔

ہندو مسلم اتحاد کے بارے میں گاندھی کے ہریجن میں شائع ہونے والے ان کے مضمون کے جواب میں کہا کہ گاندھی کے تمام الزامات بے بنیاد ہیں۔

نومبر- گاندھی کے ہندو مسلم اتحاد پر مضمون کے جواب میں ان کا بیان "دی اسٹیٹس مین" میں شائع ہوا۔

نومبر ۷- بمبئی میں عوامی اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے ہندوؤں سے سمجھوتے کے بارے میں اپنی رضا مندی کا اعادہ کیا لنلتھگو نے ان کے ۵/ نومبر کے خط کا شکریہ ادا کیا اور ان کی جانب سے اٹھائے گئے نکات کی اہمیت کو تسلیم کیا۔

نومبر ۸- بمبئی میں عوام کے ایک بڑے جلسے سے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا کہ جب تک، کہ کانگریس کی اعلیٰ قیادت اپنی فاشٹ ذہنیت کو ترک نہیں کردیتی کوئی سمجھوتہ ممکن نہیں ہے۔

نومبر ۹- مسلم لیگ اور کانگریس کے درمیان ثالثی کے لئے کانگریس کی تجویز پر ایک اخباری بیان جاری کیا۔

نومبر ۱۳- بمبئی کے اسپلنڈی میدان میں مسلم لیگ کا پرچم لہرایا۔

عید کی نماز کے بعد اسلامیہ میدان میں مسلمانوں کے ایک عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے انہیں اپنے سیاسی وجود کے اظہار کے لئے مسلم لیگ کے پرچم تلے متحد ہونے کی

نصیحت کی۔

نومبر ۱۸- لارڈ لنلتھگو سے ان کے ۷ نومبر کے خط کا شکریہ ادا کیا۔

نومبر ۲۲- چوہدری خلیق الزماں کو ٹیلی گرام ارسال کیا۔

نومبر ۲۶-۲۷- لنلتھگو نے جناح اور اپنے درمیان ہونے والی خط و کتابت کی اشاعت کی اجازت دیدی۔

نومبر ۲۸- انجمن اتحاد طلبہ کی جانب سے مولانا شوکت علی کی پہلی برسی پر منعقد کی جانے والی تقریب سے بہ حیثیت مہمان خصوصی خطاب کرتے ہوئے کہا مسلمان کسی دوسری قوم کے مقابلے میں زیادہ بہتر سیاسی سوجھ بوجھ رکھتے ہیں۔ آل انڈیا مسلم لیگ نے انہیں ایک پرچم تلے جمع کیا ہے اور انہیں عمل کی راہ دکھائی ہے۔ اس لئے مسلمان دوبارہ منظم ہوں اور اپنی تنظیم کو وسعت دیں۔

نومبر ۲۹- لارڈ لنلتھگو کو ٹیلی گرام ارسال کیا۔

یکم دسمبر- جواہر لال نہرو نے ایک خط میں فرقہ وارانہ مسئلہ کے مختلف پہلوؤں پر غور کرنے کے لئے ملاقات کی تاریخ طے کرنے کے لئے کہا۔ دسمبر کے تیسرے ہفتے یا اس کے بعد ان کی مصروفیات کی بابت دریافت کیا، کیوں کہ یہ اطلاعات کرپس نے دریافت کی تھیں جو ہندوستان کا دورہ کرنے والے تھے۔

دسمبر ۲- ایک بیان میں مسلمانوں سے ۲۲ دسمبر کو یوم نجات منانے کی اپیل کی کہ اس دن کانگریس کی حکومتوں نے کام کرنا بند کردیا۔

دسمبر ۴- جواہر لال نہرو سے ان کے یکم دسمبر کے خط کے جواب میں ملاقات پر آمادگی ظاہر کی۔

دسمبر ۴-۱۵- جواہر لال نہرو سے خط و کتابت کی۔

۸- دسمبر
گاندھی کے آئین ساز اسمبلی سے متعلق ان کے موقف میں اچانک تبدیلی پر اپنی حیرت کا اظہار کیا۔
ڈاکٹر راجندرا پرشاد سے ان کی سانس کی تکلیف پر ہمدردی کا اظہار کیا۔ معذرت کی کہ انہیں ان کا ۱۶ نومبر کا کوئی خط موصول نہیں ہوا۔ قیاس کیا کہ شاید ان تک نہیں پہنچا۔ انہوں نے کہا کہ اس کی وصولی کو یقینی بنانے کے لئے انہوں نے اس خط کی کاپی رجسٹری سے ارسال کی ہے۔
موہن داس کرم چند گاندھی کے برطانوی اخبارات کو ٹیلیگرام پر تنقید کی اور آئین ساز اسمبلی پر ان کی قلابازی پر اپنے تحفظات کا اظہار کیا۔

۹- دسمبر
گاندھی کے روزنامہ نیوز کرانیکل لندن میں شائع ہونے والے خط پر تنقید کرتے ہوئے اعلان کیا کہ مسلمانوں کی جانب سے وہ (جناح) ایک قابل عزت سمجھوتے کے حصول کے لئے ہر ممکن کوشش کریں گے۔
جواہر لال نہرو نے ایک خط میں انہیں اطلاع دی کہ انہوں نے اخبارات میں ان (جناح) کا بیان پڑھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس اعلان کی روشنی میں وہ سمجھتے ہیں کہ حیات اور سیاسیات سے متعلق اقدار و مقاصد کے بارے میں ہمارے احساس ایک دوسرے سے بہت مختلف ہیں۔ تجویز پیش کی کہ گفتگو کیلئے کوئی مشترکہ بنیاد ہونا چاہئے۔ تاکہ یہ مذاکرات بامقصد ہو سکیں۔
یوم نجات کے بارے میں اپنے بیان کا اعادہ کیا۔

۱۳- دسمبر
بمبئی سے ایک بیان میں کانگریسی صوبوں میں مسلمانوں کی تکالیف کی تحقیق کے لئے شاہی کمیشن کے قیام کا مطالبہ کیا، یوم نجات منانے کی اپنی اپیل دہرائی۔ جواہر لال نہرو کے

۹/ دسمبر کے خط کے جواب میں کہا "جب تک کانگریس، آل انڈیا مسلم لیگ کو ہندوستان کے مسلمانوں کی نمائندہ تنظیم تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہندو، مسلم سمجھوتے پر مذاکرات کرنا ممکن نہیں۔

دسمبر ۱۴- جواہر لال نہرو نے ایک خط میں کہا کہ سیاسی طور پر ان کے درمیان کوئی بنیاد نہیں ہے اور ان کے مقاصد مختلف ہیں اور یوم نجات کی سوچ نے خود بھی مذاکرات کو مشکل اور بے مقصد بنادیا ہے۔ انہوں نے اضافہ کیا کہ "یہ فرقہ وارانہ سوچ اس مسئلہ کو حل کرنے کے سلسلہ میں کسی طور پر بھی معاون ثابت نہیں ہوسکتی"۔

دسمبر ۱۵- جواہر لال نہرو کے ۱۴ دسمبر کے خط کے جواب میں ان سے ہندو مسلم مسئلے پر گفتگو سے اس بناء پر انکار کردیا کہ کانگریس آل انڈیا مسلم لیگ کو ہندوستانی مسلمانوں کی نمائندہ جماعت تسلیم نہیں کرتی۔

دسمبر ۱۶- جواہر لال نہرو نے ایک خط میں اطلاع دی کہ وہ محسوس کرتے ہیں کہ ان کے سیاسی مقاصد میں بہت کم یکسانیت تھی اور ۲۲ دسمبر کو تمام ہندوستان میں مظاہروں کے پروگرام کے بعد ان میں "نفسیاتی رکاوٹ بھی پیدا ہوگئی ہے۔ جس نے باہمی سوچ اور مذاکرات کو روک دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ "میں اس زیادتی پر افسردہ ہوں، میں نے سنجیدگی سے چاہا تھا کہ آپ اس رکاوٹ کو دُور کرنے کے لئے اپنے راستے کو دیکھیں جو غلط خواہش کی جانب رہنمائی کررہا ہے اور آئندہ بھی کرے گا"۔

دسمبر ۲۲- مسلمانوں نے ان کی اپیل پر پورے برطانوی ہندوستان میں یوم

نجات منایا، موقع کی مناسبت سے پیغامات جاری کئے۔

دسمبر ۲۳- لارڈ لنلتھگو نے ان (جناح) کے نومبر کے خط میں اٹھائے گئے نکات پر ان کو یقین دلایا کہ مسلمانوں کے مشورے کے بغیر کوئی قدم اٹھانا حکومت کی پالیسی نہیں ہے۔

دسمبر ۲۵- وفاقی اسکیم کے تعطل پر خوشی کا اظہار کیا۔

دسمبر ۲۸-۲۷- آل انڈیا مسلم اسٹوڈنٹس کانفرنس، کلکتہ کے پہلے اجلاس کی صدارت کی۔

دسمبر ۳۰۔ جواہر لال نہرو نے ایک بیان میں اعلان کیا کانگریس آل انڈیا مسلم لیگ سے محمد علی جناح کے توسط سے کوئی مذاکرات نہیں کرے گی کیونکہ وہ ہندوستان میں برطانوی راج کی حفاظت کی جانب مائل ہیں۔

۱۹۴۰

جنوری یکم- گاندھی کے نام بمبئی سے ایک خط میں گاندھی کے ہندوستانی نیشنلزم کے فلسفہ کو چیلنج کیا۔

جنوری ۶- لیاقت علی خان کو بذریعہ ٹیلی گرام پیغام ارسال کیا۔

جنوری ۷- بمبئی سے محمد علی جناح۔ جواہر لعل نہرو کے درمیان ہونے والی خط و کتابت جاری کی گئی مسلمانوں کی واحد نمائندہ تنظیم ہونے کے آل انڈیا مسلم لیگ کے دعوے کا اعادہ کیا۔ جسے تسلیم کرنے سے جواہر لال نہرو نے انکار کردیا تھا۔

بمبئی سے جواہر لال نہرو کو اس خط کا جواب دیا جس میں محمد علی جناح پر برطانوی حکومت کے ہندوستان میں قیام کو طول دینے کا الزام عائد کیا گیا تھا۔ مزید یہ کہ جواہر لال نہرو کے ساتھ سمجھوتے پر گفتگو سے انکار کی واقعاتی وجوہات سے عوام کو آگاہ کرنے کے لئے جواہر لال نہرو کے ساتھ اپنی خط

وکتابت شائع کردی۔
پنجاب سے اخبارات میں شائع ہونے والے جواہر لال نہرو کے ایک بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا جواہر لال کے ساتھ ذاتی طور پر مذاکرات دوبارہ شروع کرنا میرے (جناح) کے لئے ممکن نہیں تھا کیونکہ ان (جناح) کی ذات پر جواہر لال نہرو کا حملہ کسی ذمہ دار رہنما کو زیب نہیں دیتا۔ یہ حملہ نہ صرف غیر ضروری بلکہ گھٹیا پن کا آئینہ دار ہے۔

جنوری ۱۱۔ اناطولیہ کے آفت زدگان کی امداد کے لئے فنڈ جمع کرنے کے بارے میں خلیق الزماں کو تحریر کیا۔

جنوری ۱۳ اینگلو عربک کالج دھلی میں مولانا شوکت علی کی تصویر کی نقاب کشائی کی۔ مولانا مرحوم کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا "ان کی صورت میں مجھے ایک وفادار ساتھی میسر تھا" عوام کو نصیحت کی" برطانیہ ہندوستان پر حکومت کرنا چاہتا ہے اور گاندھی مسلم ہندوستان پر حکومت کرنا چاہتے ہیں، ہم سیدھے سادھے لوگ ہیں اور ہم ان میں سے کسی کو اپنے اوپر حکومت کرنے کی اجازت نہیں دیں گی، مشترکہ یا علیحدہ علیحدہ۔"

جنوری ۱۶ گاندھی نے انہیں اپنے خط میں قائداعظم کہہ کر مخاطب کیا

جنوری ۲۱۔ گاندھی کا ان کے خط (۱۶ جنوری) اور ہریجن کو ارسال کئے جانیوالے مضمون کی پیشگی کاپی پر شکریہ ادا کیا۔ کہا کہ وہ عملی سیاست پر عمل نہیں کررہے ہیں۔ بلکہ وہ اپنے اندر کی آواز سے رہنمائی حاصل کررہے ہیں۔ یوم نجات کے بارے میں ان کے تبصرے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ "وہ کسی حد تک ایک ایسی مصیبت تھی جس نے تمام متاثرین کو اکھٹا کردیا انہیں ان کا معقول کردار ادا کرنے اور اپنے موجودہ ڈرامہ کو ختم

کرنے کا مشورہ دیا کیوں کہ ان کے کھدر اہنسا اور سوت کاتنے کے اصولوں سے ہندوستان کے لئے آزادی نہیں جیتی جاسکتی۔ انہوں نے کہا کہ انہیں ان کے نام کے ساتھ لاحقے کے استعمال سے کوئی تعلق نہیں ہے گلاب کو چاہے جس نام سے پکارا جائے اس کی خوشبو ہمیشہ دل لبھانے والی ہوتی ہے۔

۲۳ جنوری۔ راج کوٹ سے ایک بیان میں کہا کہ یوم آزادی سے متعلق ترمیم شدہ اپیل کے بارے میں کانگریس کا رویہ گمراہ کن ہے۔

۲۵ جنوری۔ جوناگڑھ جمیعت کی جانب سے خطبہ استقبالیہ کے جواب میں مسلمانوں کو مشورہ دیا کہ وہ ایک پریس قائم کریں اور مخالفین سے مکمل یقین کے ساتھ لڑنے کے لئے خود کو تیار کریں۔ جواہر لال نہرو کو خط تحریر کیا۔

۲۶ جنوری۔ گاندھی نے ایک امریکی اخبار کے نمائندے کو انٹرویو دیتے ہوئے دعویٰ کیا تھا کہ کانگریس ہندوستان میں واحد نمائندہ جماعت ہے۔ جناح نے اس دعوے کا جواب دیا۔

۲۸ جنوری۔ کانگریسی حکومت کے صوبوں میں مظالم کی تحقیق کے سلسلہ میں شاہی کمیشن کے قیام سے متعلق ڈپٹی منسٹر برائے ہند سر ہاک نیل کے دعویٰ کی تردید میں احمد آباد سے ایک بیان جاری کیا۔

۲ فروری۔ نئی دہلی میں کہا گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کو مکمل طور پر ختم ہونا چاہئے اور پورے آئینی مسئلے پر نئے سرے سے غور کرنا چاہیئے۔

۳ فروری۔ آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کے اجلاس کی دہلی میں صدارت کی تاکہ ۱۹۳۹ء میں ان کے اور وائسرائے کے درمیان ہونے والی خط و کتابت پر غور کیا جاسکے۔ انہوں نے

کہا کہ وائسرائے کو مسلمانوں کے شکوک رفع کرنا چاہئیں جیسا کہ آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی نے ۱۸ر ستمبر اور ۲۲ اکتوبر کی قرار دادوں میں مطالبہ کیا تھا۔

فروری ۶۔ وائسرائے سے ملاقات کی، جنہوں نے انہیں گاندھی سے مذاکرات کی ناکامی سے مطلع کیا اور ان پر زیادہ تعمیری پالیسی اپنانے پر زور دیا تاکہ مثبت انداز کی متبادل تجاویز سامنے آسکیں۔ جناح لنلتھگو خط و کتابت پر آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کی قرار داد کی کاپی لارڈ لنلتھگو کو ارسال کی۔

فروری ۷۔ نئی دہلی کی رہائش گاہ پر ایک اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا مسلمان کسی دوسری قوم کے مخالف نہیں ہیں۔ وہ ہندوستان میں باعزت قوم کی طرح رہنا چاہتے ہیں۔

فروری ۸۔ سر شاہنواز بھٹو کی طرف سے ڈاکٹر سر ضیاء الدین احمد کے پیش کردہ انڈین ریلویز میں کھانے کے ٹھیکوں سے متعلق رہنما اصولوں کی قرارداد پر اسمبلی میں بحث میں حصہ لیا۔

فروری ۹۔ اسمبلی میں بابو باجی ناتھ باجوریا کی جانب سے پیش کردہ زیادہ منافع کے ٹیکس بل پر غور میں شرکت کی۔ جب سر ظفر اللہ خان نے حکومت کی ایماء پر خواہش ظاہر کی کہ اس بل پر بحث کل تک ختم ہوجائے۔ انہوں نے کہا کیا پورا ایوان حکومت کے رحم وکرم پر ہے کہ وہ ٹائم ٹیبل دیں گے کہ ہمارے پاس، اس اہمیت کے بل پر مکمل بحث کرنے کے لئے وقت بھی نہیں ہوگا، ایوان کی خود اختیاری پر تقریر کی۔

فروری ۱۲۔ اسمبلی میں زائد منافع ٹیکس بل پر تقریر کی اور اعلان کیا کہ ہم ایسی کوئی رپورٹ قبول نہیں کریں گے جسے ہماری منظوری حاصل نہیں ہوگی بل کو سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کرنے کی

تحریک کے حق میں ووٹ دیا، تحریک ۷ کے مقابلے میں ۶۵ ووٹوں سے منظور ہو گئی

فروری ۱۹۔ آزاد کے خط کا جواب دیا

فروری ۲۳۔ لنلتھگو کو خط ارسال کیا جس میں ۱۹۳۵ء کے ایکٹ، مسئلہ فلسطین، اور جنگ میں ہندوستانی افواج کے استعمال پر آل انڈیا مسلم لیگ کے مؤقف سے آگاہ کیا، متنبہ کیا کہ ہندوستانی افواج کو کسی مسلم قوت یا ملک کے خلاف استعمال نہ کیا جائے۔

فروری ۲۴۔ ایک خط میں وائسرائے کو اطلاع دی کہ انہوں نے ان سے ۲۳ دسمبر ۱۹۳۹ء تک ہونے والی تمام خط و کتابت آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کے سامنے اس کے ۳ فروری کے اجلاس میں پیش کر دی ہے، جس نے محتاط طریقے سے غور کرنے کے بعد یہ نتیجہ نکالا کہ ہز مجسٹی گورنمنٹ کی تصریح نہ تو ۱۹۳۵ء کے ایکٹ کے کسی حصہ یا پالیسی اور منصوبہ کو جس پر اس کی بنیاد تھی کی جانچ پڑتال کو ختم نہیں کرتی اور اس میں اس یقین دہانی کی کمی ہے کہ مسلمانوں پر یکطرفہ طور پر کوئی آئین مسلط نہیں کیا جائے گا۔ عربوں کے تمام مناسب مطالبات منظور کرنے کے لئے ہز مجسٹی حکومت کی کوششوں پر خوشی ظاہر کی لیکن مسئلہ کے جلد از جلد اور یقینی حل کی درخواست کی۔

فروری ۲۵۔ دہلی میں آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے اجلاس کی صدارت کی، کونسل نے آسام اور اوڑیسہ کی صوبائی مسلم لیگ کے الحاق کا فیصلہ کیا اور سب کمیٹی کو پنجاب کی صوبائی مسلم لیگ کے الحاق کے سوال کا ۱۵ مارچ تک فیصلہ کرنے کا اختیار دیا، صوبائی خوداختیاری اسکیم کی کامیابی سے متعلق ۱۰ جنوری کو

بمبئی میں لارڈ لنلتھگو کی تقریر پر تنقید کی۔ کانگریسی حکومت کے صوبوں میں مظالم کی تحقیق کے لئے شاہی کمیشن کے تقرر پر آل انڈیا مسلم لیگ کی تجویز کو تسلیم نہ کرنے سے متعلق انڈر سکریٹری کے بیان پر بھی تنقید کی۔ سرحدی قبائل اور وزیرستان کو اپنے ساتھ شامل کرنے کی خواہش سے متعلق اس کی فارورڈ پالیسی پر حکومت سے دوبارہ غور کرنے کی درخواست کی، آل انڈیا مسلم لیگ کے لاہور میں منعقد ہونے والے اجلاس کے لئے انہیں صدر منتخب کرلیا گیا۔

آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے ممبران کو مطلع کیا کہ وائسرائے نے مسلم لیگ کے مطالبے کے مطابق ۱۹۳۵ء کے ایکٹ پر ایک ایکٹ کی ۱۹۳۹ء۔ ۱۹۳۷ء کے دوران کارکردگی کی بنیاد پر ازسرِ نو غور کرنے پر رضامندی ظاہر کی ہے۔

مارچ ۳۔ جواہر لال نہرو کو خط تحریر کیا

مارچ ۶۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے طلبہ سے اپنے خطاب میں انہوں نے کہا کہ قومی سیاست میں طلبہ سے معاملہ کرتے وقت خاص طور پر تین سوالات پر گفتگو کرنا چاہیئے آیا مسلمان ایک قوم ہیں، یا اقلیت، ہندو مسلمان سمجھوتے کا سوال اور آئین ساز اسمبلی کی تجویز۔

مارچ ۸۔ علی گڑھ میں مسلمانوں کے ایک بڑے ہجوم سے خطاب کرتے ہوئے نصیحت کی کہ کسی سے خوفزدہ نہ ہوں اور اللہ اور اپنی شجاعت پر پورا بھروسہ رکھیں۔

مارچ ۹۔ لندن کے رسالے ٹائم اینڈ ٹائیڈ میں ان کا ہندوستان میں دستوری مسئلہ پر مضمون شائع ہوا اس مضمون میں اس بات پر

زور دیا گیا تھا کہ مغربی پارلیمانی نظام مسلمانوں کے مفاد کے خلاف ہے۔

۱۷ مارچ۔ جواہر لال نہرو کو خط تحریر کیا۔

۲۰ مارچ۔ خاکساروں سے دردمندانہ اپیل کی کہ وہ امن قائم رکھیں اور امن و امان کی صورت حال خراب کرنے والے معاملات میں شرکت نہ کریں۔ ان سے درخواست کی کہ وہ اخبارات میں شائع شدہ علامہ مشرقی کی ہدایات پر عمل کریں انہوں نے کہا کہ اس اہم موقعہ پر آل انڈیا مسلم لیگ کی عزت و وقار پنجاب کے مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے۔ لاہور میں پولیس اور خاکساروں کے درمیان جھڑپوں میں جانی نقصان پر اپنے دلی رنج کا اظہار کیا

۲۱ مارچ۔ لاہور میں ۱۹ مارچ کو خاکسار اور پولیس کے درمیان ہونے والے تصادم میں زخمی ہونے والے خاکساروں کی ہسپتال میں عیادت کی

۲۲ مارچ ۲۲- ۲۴ آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس منعقدہ لاہور کی صدارت کی اس میں مشہور قرار داد پاکستان کو ہندوستان کے مسلمانوں کے مقصد اعلی کی حیثیت سے منظور کیا گیا۔ مسلمانوں سے خوداعتمادی پیدا کرنے کی اپیل کی۔ آئینی مسائل ہندو مسلم صورت حال اور خودمختار قومی ریاستوں کے امکان پر تقریر کی انہوں نے کہا کہ یہ ایک خواب ہے کہ ہندو اور مسلمان کبھی ایک مشترکہ قوم کی حیثیت سے ابھریں۔ ہندو اور مسلمان دو مختلف مذہبی فلسفوں، سماجی رسوم اور ادب سے تعلق رکھتے ہیں۔ ابتدائی اجلاس میں استقبالیہ کمیٹی کے سکریٹری اور رسالہ ہمایوں کے مدیر میاں بشیر احمد نے نظم "ملت کا پاسباں" سنائی۔

اجلاس مسلم لیگ زندہ باد اور قائد اعظم زندہ باد کے نعروں کی گونج میں اختتام پذیر ہوا۔

مارچ ۲۵۔ اسلامیہ کالج برائے خواتین، نعمان کوٹ، لاہور کی طالبات کی طرف سے پیش کئے گئے خطبہ استقبالیہ کے جواب میں کہا کہ دو قوتیں ہیں قلم اور تلوار۔ لیکن ان سے بھی زیادہ ایک اور تیسری قوت ہے جسے عورت کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نوجوان لڑکیاں اپنی ماؤں کی نسبت زیادہ خوش قسمت ہیں کیوں کہ انہیں آزادی مل رہی ہے

لاہور میں مسلم لیگ ویمن ورکرز کے عشائیے میں شرکت کی انہوں نے کہا کہ وہ ہندو، مسلمان اور دوسری اقلیتوں کے درمیان باعزت سمجھوتے کے موقف پر قائم ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ کوئی ایک تنظیم ہندوستان کی نمائندگی نہیں کر سکتی

مارچ ۳۱۔ ہندوستان کی تقسیم کے مضمرات کی وضاحت کرتے ہوئے ہندوؤں لور سکھوں سے اپیل کی کہ وہ اس پر سنجیدگی سے غور کریں

اپریل ۸۔ وائسرائے کو ایک خط تحریر کیا

اپریل ۱۱۔ ہریجن میں شائع شدہ گاندھی کی گفتگو پر تبصرہ کرتے ہوئے ہندوستان میں دو قوموں کے بارے میں ان کے خیالات کے نفاد پر حیرت کا اظہار کیا۔ انہوں نے وضاحت کی کہ ہندوستانی مسلمانوں کو ہندو تہذیب اور مذہب سے جس کی وہ تبلیغ کررہے ہیں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ راجگوپال اچاریہ کی ۷ اپریل کی تقریر پر بھی تنقید کی، جس میں انہوں نے ہندوستان میں دو قوموں کی موجودگی کو تسلیم نہیں کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ محمد علی جناح نے ہندو عقائد اور جذبات کی

ایک قوم کی حیثیت سے عزت کی ہے لیکن گاندھی کو کوئی بھی مطمئن نہیں کر سکتا کیوں کہ وہ اپنے اندر کی آواز کے پابند ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قرار داد لاہور (قرار داد پاکستان) میں حقیقی اور یقینی طور پر ہندوستان کے مسلمانوں کی رائے کی عکاسی کی گئی، جو ۱۹ اپریل کو اسی طرح ثابت ہو جائے گی جس طرح یوم نجات نے مسلمانوں کے حقیقی جذبات کی ترجمانی کی تھی

اپریل ۱۲۔ جواہر لال نہرو کو خط تحریر کیا۔

اپریل ۱۴۔ مسلمانوں کو قرار داد لاہور کی وضاحت و تصدیق کے لئے ۱۹ اپریل کو یوم اعلان منانے کا مشورہ دیا۔

اپریل ۱۹۔ وائسرائے نے انہیں ایک خط میں یقین دلایا کہ ہز مجسٹی حکومت ہندوستان میں دوسری جماعتوں سے مذاکرات کرتے وقت آٹھ کروڑ مسلمانوں کو نظر انداز نہیں کرے گی، اور یہ کہ وہ مسلمان قوتوں کے ساتھ اچھے تعلقات بحال رکھے ہوئے ہے پھر بھی اتفاقی طور پر ان کی تجاویز کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا

ایس ایم ذوقی کو اجمیر میں دفعہ ۱۴۴ کے ہٹنے کے بعد ۲۱ اپریل کو عوامی جلسہ منعقد کرنے کا مشورہ دیا

مئی ۱۔ آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کے ۲۱ ممبران کو نامزد کیا

مئی ۹۔ اخبارات میں ایک بیان کے ذریعہ ۱۹ مارچ کو پولیس کے ساتھ جھڑپ کے بعد گرفتار ہونے والے خاکسار رہنماؤں سے ہمدردی کا اظہار کیا

مئی ۱۸۔ بمبئی میں ایک انٹرویو دیا جس میں گاندھی کی ہندوستانیوں اور انگریزوں کی کانفرنس کی تجویز مسترد کر دی۔

آل انڈیا مسلم لیگ کی پالیسی کے بارے میں لنلتھگو کو خط تحریر کیا

مئی ۱۹۔ خاکسار تنظیم کے بارے میں ایک بیان جاری کیا کہ وہ آل انڈیا مسلم لیگ سے مکمل طور پر آزاد تنظیم ہے اور اس کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ مسلم لیگ اس سلسلہ میں کچھ نہیں کر سکتی اس لئے ہمارا تنظیم پر کوئی کنٹرول نہیں ہے نہ ہی ہمیں ان کی جانب سے بیان دینے اور ایسا سمجھوتہ کرنے کا اختیار ہے جو نافذ العمل اور قائم رہے

مئی ۲۴۔ ماتھران میں ٹائمز آف انڈیا کے نمائندے سے ایک انٹرویو میں کہا کہ مسلم لیگ کسی پیچیدگی کی ذمہ دار نہیں ہے، مسلمانوں کے درمیان پانچویں کالمسٹ کی مانند کام کرنے کی کانگریس کی پالیسی کی مذمت کی، طنزاً کہا کہ گاندھی موہوم موقع کا انتظار کرنے کے بجائے ہندو مسلم سمجھوتہ کیوں نہیں کر رہے ہیں۔

مئی ۲۶-۲۷ ہبلی کے مقام پر ہونے والی مسلم لیگ کانفرنس کے لئے بمبئی مسلم لیگ کے صدر کو پیغام ارسال کیا۔

مئی ۲۷۔ اخبارات کو بیان جاری کیا جس میں کہا اس لمحہ تک نہ تو ہم نے کوئی مشکل پیدا کی ہے اور نہ ہی ورکنگ کمیٹی نے جنگ کی کاروائی میں ہز مجسٹی حکومت کو پریشان کیا ہے۔ یہ ہز مجسٹی حکومت پر منحصر ہے کہ وہ مسلم قیادت پر اعتماد کا اظہار کرے۔ ایسا کرنے کے کئی طریقے ہیں اور وہ قابل اعتماد دوست کی حیثیت سے ہمارا مکمل تعاون حاصل کر سکتے ہیں

ماتھران سے ایک بیان میں جنگ کے سلسلہ میں حکومت کے ساتھ مسلم لیگ کے تعاون، خصوصاً ان صوبوں میں جہاں مسلم لیگ کی آواز غالب ہے کی وضاحت کی۔

مئی ۲۹۔ لارڈ لوتھین کو انڈین نیشنل کانگریس کی جانب سے امریکہ میں شروع کیئے جانے والے پروپیگنڈے کی بابت تحریر کیا۔ جس کے مسلمانوں کے موقف پر منفی اثرات مرتب ہورہے ہیں۔ ان سے چند ایسے مسلمانوں کے نام تجویز کرنے کی درخواست کی جو مسلمانوں کی جانب سے ایک مناسب ادارہ قائم کرنے کے اہل ہوں

مئی ۳۰۔ نظام آف حیدر آباد کو ایک خط میں یقین دہانی کرائی کہ جب اور جہاں ضرورت پڑے گی آل انڈیا مسلم لیگ ہمیشہ حیدر آباد (دکن) اور اس کے شاہی گھرانے کے ساتھ پورے دل و جان سے ہوگی۔ سربستہ تحریر اور مسلم لیگ اور ان (جناح) پر اعتماد ظاہر کرنے پر نظام کا شکریہ ادا کیا

مئی-جولائی لارڈ لنلتھگو سے وائسرائے کی جنگی کونسل میں ہندوستانیوں کی شمولیت اور فلسطین کے بارے میں خط و کتابت کی

جون۔ سبھاش چندرا بوس سے آخری مذاکرات میں انہیں قائل کردیا کہ تقسیم ہندوستان میں ان کا کردار ختم ہوگیا ہے۔

جون ۱۵۔ سر سکندر حیات اور خواجہ ناظم الدین نے ان سے بمبئی میں ملاقات کی

جون ۱۶۔ بمبئی میں مسلم لیگ نے اختیار دیا کہ وائسرائے پر زور دیں کہ وہ ملک کے دفاع کے لئے جنگ میں ہندوستان کے تمام وسائل بروئے کار لائیں

جون ۲۸۔ خاکساروں سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے ان سے درخواست کی کہ وہ ان کی ہدایت پر عمل کریں۔

یکم جولائی۔ لارڈ لیتھ ویٹ کو حالیہ سیاسی سرگرمیوں، بشمول قرار داد لاہور پر ان کے ساتھ مذاکرات کے بارے میں خط تحریر کیا

جولائی ۷۔ ایک بیان میں انہوں نے کہا کہ قومی وزارت بے معنی ہے اور اس کا مطلب ہوگا صرف ہندو حکومت ۔

جولائی ۸۔ بمبئ میں ایک انٹرویو میں نشاندھی کی کہ بنگال اور پنجاب کے وزرائے اعظم کی ملاقات غیر مستند تھی ۔

جولائی ۹۔ بمبئ میں ایک اخباری انٹرویو میں کانگریس کی ورکنگ کمیٹی کی قومی حکومت کے قیام سے متعلق قرار داد کو ایک مستقل ہندو اکثریت راج سے تعبیر کیا۔ ہندوستان کو دو قومی نظریے کی بنیاد پر تقسیم کرنے کا مطالبہ دہرایا ۔

جولائی آزاد کے خط کا جواب دیتے ہوئے ان سے گفتگو یا خط و کتابت سے انکار کر دیا کہ وہ آزاد کو نہ تو ہندوؤں کا نمائندہ سمجھتے ہیں اور نہ مسلمانوں کا۔

جولائی ۱۱ آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کے اجلاس کی صدارت کی جس نے لارڈ ایمرے کے بیان اور وائسرائے کے ۶ جولائی کے اعلان پر غور کیا۔

جولائی ۱۲۔ بمبئ میں اخباری نمائندے کو انٹرویو دیتے ہوئے مسلمانوں کو جنگی کمیٹیوں سے اس وقت تک دور رہنے کا مشورہ دیا جب تک وہ (جناح) وائسرائے سے معاہدہ کی شرائط پر گفتگو میں مصروف ہیں ۔

آزاد نے ایک تار میں ان سے ۹ جولائی کے بیان کی وضاحت چاہی انہوں نے کہا کہ کانگریس کی دہلی کی قرار داد کا مطلب یقینی طور پر ایک قومی حکومت ہے ایک مشترکہ کابینہ جو کسی ایک جماعت تک محدود نہیں۔ لیکن مسلم لیگ کا موقف یہ ہے کہ وہ کسی بھی ایسے وقتی انتظام پر راضی نہیں جس کی بنیاد دو قومی اسکیم پر نہ ہو۔

جولائی ۱۶۔ وائسرائے کو پنجاب میں خاکساروں کی صورت حال اور قابل قبول حل کے لئے اپنی کوششوں کے بارے میں تحریر کیا

جولائی ۱۷ لارڈ لنلتھگو کو وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل میں توسیع کی آئینی و قانونی حیثیت کے بارے میں تحریر کیا

جولائی ۱۸ ٹائمز آف انڈیا کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ آل انڈیا مسلم لیگ تعطل کے لئے ذمہ دار نہیں کیونکہ ہم وائسرائے کی تجاویز پر غور کرنے کیلئے تیار ہیں جو کہ راجندرا پرشاد وہ خود اور گاندھی کے مابین ملاقات سے متعلق ہیں لیکن گاندھی نے اسے سرسری طور پر مسترد کردیا ہے۔

اگست ۲ وائسرائے کو اطلاع دی کہ انھوں (محمد علی جناح) نے ابتدائی طور پر خاکسار کا مسئلہ اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے کیوں کہ وائسرائے نے اس ضمن میں تشویش کا اظہار کیا ہے ۔انہوں نے کہا کہ وہ ایسی مثالیں پیش کرسکتے ہیں جب وائسرائے اور گورنر جنرل نے صوبائی معاملات میں مداخلت کا راستہ تلاش کیا اور اسے ضروری سمجھا گیا۔

وائسرائے کے ۲۴ جولائی کے خط کے جواب میں کہا کہ ان کی آزمائشی تجاویز کی اشاعت سے بدگمانیاں جنم نہیں لیں گی۔ دریافت کیا کہ آپ مجھ سے کیا توقع رکھتے ہیں میں کب تک انتظار کروں اور مسلم عوام کو کوئی عندیہ نہ دوں کہ وہ تجاویز کیا تھیں ۔وائسرائے سے خط کا جلد جواب دینے کی درخواست کی

اگست ۵ وائسرائے نے انہیں ایگزیکٹو کونسل میں توسیع اور جنگی مشاورتی کونسل کی تشکیل سے متعلق وائسرائے کے بیان کی نقل ارسال کی، انہیں اطلاع دی کہ یہ ۸ اگست کو اخبارات کو جاری کی جائے گی ان سے درخوست کی کہ تب تک اسے خفیہ

رکھیں۔

اگست ۹ ایک انٹرویو میں کہا کہ آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی شملہ سے ۷ اگست کو ہندوستان کی سیاسی ترقی سے متعلق جاری ہونے والے وائسرائے کے اعلان کے بارے میں غور کرنے کی مکمل طور پر مجاز ہے

جماعتی معاملات پر خلیق الزماں کے ۹ جولائی کے خط کا جواب دیا

اگست ۱۰ ایک بیان میں واضح کیا کہ مسلم لیگ کے ممبران پر عائد جنگی کمیٹی میں شرکت پر پابندی سے پنجاب مستثنیٰ نہیں ہے۔جب تک کہ وائسرائے کے ساتھ ان کے مذاکرات اطمینان بخش طور پر ختم نہیں ہوجاتے۔پنجاب مسلم لیگ کے صدر اور تین ممبران پر مشتمل پنجاب کے وفد کے رہنما نواب آف ممڈوٹ سے درخواست کی کہ وہ آل انڈیا مسلم لیگ کی قرار داد کی پابندی کریں اور جنگی کمیٹی سے مستعفی ہوجائیں۔امید ظاہر کی کہ ان کی درخواست کی تکمیل سے مسلمانوں میں نظم اور باہمی اتفاق کو تقویت حاصل ہوگی اور مسلم لیگ کے وقار میں اضافہ ہوگا

اگست ۱۱۔۱۳ وائسرائے سے ملاقات کی اور ان سے ۸ اگست کو ہندوستان کے اقتدار سے متعلق ان کے بیان کی وضاحت جاری کرنے کی درخواست کی

اگست ۱۴ وائسرائے نے انہیں ایک خط میں مستقبل کے آئین میں مسلمانوں کے لئے تحفظات کی یقین دہانی کرائی اور آل انڈیا مسلم لیگ کی جانب سے ایگزیکٹو کونسل اور جنگی مشاورتی کونسل میں نامزدگی کی بابت دریافت کیا

۱۷ اگست۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی جنگی کونسل میں نمائندگی پر وائسرائے سے اختلاف کیا۔پنجاب کے وزیراعظم سر سکندر حیات نے آل انڈیا مسلم لیگ کے مشورہ کے بغیر جنگی کونسل میں شمولیت اختیار کرلی

۲۹-۳۱ اگست وائسرائے کے بیان، سیاسی صورت حال اور رضاکار تحریک سے متعلق سرکاری اعلامیہ پر آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کے ایک اجلاس میں غور کیا اور ممبران کو وائسرائے سے ہونے والی اپنی گفتگو کی تفصیلات سے آگاہ کیا

۳ ستمبر بمبئی میں ایک انٹرویو میں وضاحت کی کہ اگر برطانوی حکومت نے ہندوستان کو دو مملکتوں میں تقسیم کی حمایت کی تو مسلمان جنگ کی کاروائیوں میں ان کی مدد کریں گے۔انہوں نے کہا کہ دو آزاد ہندو اور مسلم مملکتوں کا قیام ہی فرقہ وارانہ مسئلہ کا واحد حل ہے

۷ ستمبر پرنس سید حلیم پاشا کے مضمون پر ذوقی کے تبصرے اور حاشیہ کا شکریہ ادا کیا

۱۴ ستمبر ریاست حیدرآباد (دکن) کے وزیر سید عبدالعزیز کو تحریر کیا کہ وہ (جناح) ۲۲ ستمبر کو دہلی سے روانہ ہوں گے اور ۲۴ کو شملہ پہنچیں گے اور ۲۵ کو آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی اور ۲۸ اور ۲۹ کو ہونے والے اجلاس میں شرکت کے لئے دہلی روانہ ہوں گے

۱۷ ستمبر خان آف قلات میر احمد یار خان نے ایک خط میں ان کے بلوچستان کے مجوزہ دورہ پر خوشی کا اظہار اور ان کی صحت کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

۲۶ ستمبر آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کے ۲ ستمبر کے اجلاس میں

منظور کی جانے والی قرار داد کے مطابق وائسرائے کو خط تحریر کیا جس میں ان کے ۲۵ ستمبر کے خط کا شکریہ ادا کیا

اے پی آئی، نئی دہلی، اخبارات کو ٹیلی گرام کے ذریعہ وائسرائے کو تحریر کردہ خط جاری کردیا جس میں وائسرائے کے خط میں مسلم لیگ کے اس موقف کی عدم شمولیت پر افسوس کااظہار کیا گیا تھا کہ کسی صورت کوئی جماعت وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل میں شمولیت کا فیصلہ کرتی ہے تاکہ جنگ جاری رکھنے میں معاونت کرسکے، تو وہ ایسا ان شرائط پر کرسکے گی جو آل انڈیا مسلم لیگ پارٹی کی منظور کردہ ہونگی یا اس کے مشورہ سے طے پائیں گی

۲۹ ستمبر — دہلی میں آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے اجلاس کی صدارت کی، کونسل نے خان بہادر اللہ یار خان دولتانہ اور محمد عاشق وارثی کے انتقال پر اظہار تعزیت کیا اور صدر کو اختیار دیا کہ وہ مصر، فلسطین، ترکی اور شام کے ساتھ یکجہتی کے مظاہرے کے اہتمام کے لئے تاریخ مقرر کرے، عبدالستار خیری کو قید میں بی کلاس دینے پر افسوس ظاہر کرتے ہوئے حکومت سے انہیں رہا کرنے کا مطالبہ کیا

وائسرائے کے ساتھ اپنی خط وکتابت اخبارات کو جاری کردی

۷ اکتوبر — اقبال کے خطوط جناح کے نام، پر ابتدائیہ تحریر کیا

۱۲ اکتوبر — ایس اے لطیف کو ان کے ۱۰ اکتوبر کے خط کے جواب میں لکھا کہ وہ مرکزی ورکنگ کمیٹی کے ممبران سے اپنی ذاتی حیثیت میں آل انڈیا مسلم لیگ سے مشورہ کے لئے اپنے تقسیم کے منصوبے پر مذاکرات کریں، لطیف کو صاف صاف اطلاع دی کہ ان کا منصوبہ بنیادی طور پر آل انڈیا مسلم لیگ کی گذشتہ

مارچ کی بنیادی قرارداد قرارداد لاہور سے مختلف ہے

اکتوبر ۱۷ ڈاکٹر لطیف نے جواب دیا کہ اُن کے منصوبے نے دو مملکتوں کے تصور کے خطرات کا تدارک کردیا ہے -ایک شمال مغرب میں اور دوسری شمال مشرق میں جیسا کہ قرار داد لاہور میں واضح کیا گیا ہے

اکتوبر ۱۸ صوبائی مسلم لیگ بمبئی کے سالانہ اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے آل انڈیا مسلم لیگ کے حامیوں کو نصیحت کی کہ وہ بین الاقوامی مسلم برادری کے اتحاد کے حصول پر زور دیتے ہوئے متحد ہو کر کام کریں

اکتوبر ۲۱ ڈاکٹر لطیف کو تحریر کیا کہ وہ ان سے ۵ نومبر کو بمبئی میں ملاقات کریں تاکہ قرار داد لاہور کے مضمرات پر غور کیا جاسکے

یکم نومبر۔ لندن کے اخبار کو ایک غیر معمولی انٹرویو میں یکم نومبر کو ہندوستان کے مسلمانوں کی طرف سے یوم یگانگت منانے پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ برطانوی حکومت کا رویہ مسلمانوں کی جانب ان کے مطالبات کے حوالے سے غیر تسلی بخش ہے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ یکم نومبر کے منانے کی بنیاد ان برادرانہ تعلقات پر ہے جو مسلم ہندوستان اور دوسرے مسلم ممالک کے درمیان موجود ہیں اور اس کا مقصد اسلامی ممالک سے ہمدردی کے شدید جذبات اور تعلق کا اظہار ہے، امید ظاہر کی مسلم اتحاد کو ختم کرنے میں نہ صرف نازی اور فاشسٹ ناکام رہیں گے بلکہ فرانس اور برطانیہ بھی شام و فلسطین کے بارے میں اپنی پالیسی کو تبدیل کریں گے۔

نومبر ۳ آزاد میدان پارک بمبئی میں عید کی نماز کے بعد ۲۰ ہزار

مسلمانوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ۹ کروڑ مسلمان ایک قوم ہیں اور وہ اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کر کے سب کچھ حاصل کرسکتے ہیں۔

نومبر ۷ آل انڈیا مسلم لیگ مدارس کی دعوت قبول کرتے ہوئے اعلان کیا کہ آل انڈیا مسلم لیگ کا آئندہ سالانہ اجلاس ایسٹر کی تعطیلات کے دوران مدارس میں ہوگا

نومبر ۱۱-۱۳ اسمبلی کی کاروائی میں ہندوستانی مالیاتی (نمبر ۲) بل پر بحث میں حصہ لیا ایک موقع پر جب کانگریس رکن ایس سیتا مورتی ان کی تقریر کے دوران غصہ میں آگئے تو انہیں کانگریس کا اہنسا اصول یاد کراتے ہوئے تحمل کا مظاہرہ کرنے کی تلقین کی۔سیتا مورتی کی جانب سے اہنسا کی توقیر پر ان کا شکریہ ادا کرنے پر انہوں نے کہا کہ یہ اصول میں نے سیتا مورتی کے لئے باور کرلیا تھا جہاں تک میرا تعلق ہے میں اہنسا پر یقین نہیں رکھتا۔ اسی بحث کے دوران کہا برطانیہ نے کبھی نہیں کہا کہ وہ دنیا میں جمہوریت کے لئے لڑ رہے ہیں بلکہ بقا کے لئے لڑ رہے ہیں۔ مولانا ظفر علی خان کا دفاع کیا جنھوں نے اپنی سابقہ تقریر میں کہا تھا کہ ہمیں اپنے طور پر ایک بڑی فوج تیار کرنے کے لئے خود کو تیار کرنا چاہیے تاکہ اگر ضرورت ہو تو اسے مسلم ممالک کو روانہ کیا جاسکے

نومبر ۱۴ مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن دہلی کی پہلی کانفرنس کا افتتاح کیا۔ انہوں نے کہا کانگریس کا نیشلزم ایک بے راہ رو نیشلزم ہے۔

نومبر ۱۶ اسمبلی میں مالیاتی بل پر جاری بحث میں حصہ لیا۔

نومبر ۱۷ ہندوستانی مالیاتی بل اور کانگریس اور ہندوستان میں اکثریتی و اقلیتی معاملات پر تقریر کی۔مولانا محمد علی کے الفاظ دہرائے

کہ ہم کراچی سے کلکتہ تک راہداری چاہتے ہیں، پاکستان کی وکالت کرتے ہوئے کہا کہ وہ مسلمانوں کو ہندوؤں کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑ سکتے۔کانگریس پر تنقید کی

نومبر — دہلی میں ایک عوامی اجتماع سے خطاب کیا

دسمبر ۳ — بمبئی میں ایک عوامی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کانگریس پر زور دیا کہ وہ اگر آزادی چاہتی ہے تو پاکستان منصوبے کو قبول کرے

دسمبر ۱۱ — ایک خط میں ہندوستان میں مسلمانوں کے مسائل کے حل کے لئے فضل الحق کی کوششوں کی تعریف کی۔

دسمبر ۱۵ — کراچی میں ایک عوامی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے وائسرائے اور ایمری کی جانب سے جنگ کے سلسلے میں ہندوستانیوں کے تعاون کے حصول کے لئے کوششوں کی ناکامی کا ذمہ دار برطانوی حکومت کی متذبذب پالیسی کو قرار دیا۔ کانگریس کے منصوبوں اور ستیاگرہ تحریک کے حقیقی مقاصد کو بھی آشکار کیا۔

دسمبر ۲۳۔ — کراچی میں مسلمانوں کے ایک بڑے اجتماع کی صدارت کی۔ انہوں نے کہا کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ قرار داد لاہور میں طے شدہ اصول کو حاصل کر لیا جائے تو ایک ہی راستہ ہے کہ آپ مسلم لیگ کے پرچم تلے اور آل انڈیا مسلم لیگ کے پلیٹ فارم پر جمع ہو جائیں اور ایک آواز سے کہیں کہ ہم اس کے لئے ہر ممکن قربانی دیں گے۔

دسمبر ۲۵۔ — سندھ کی سیاسی صورت حال پر ایک اخباری بیان جاری کیا۔

دسمبر ۲۸۔ — احمد آباد میں ایک عوامی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے تحریک پاکستان کے مضمرات کی وضاحت کی۔

۱۹۴۱ء

جنوری ۲۔ ڈاکٹر ودھا موعاد مکر جی پروفیسر آف ہسٹری لکھنؤ یونیورسٹی کے ساتھ اپنے انٹرویو کے بارے میں ایک اخباری بیان جاری کیا

جنوری ۳ مسلم پروگریسو سوسائٹی اور مسلم یوتھ مجلس سے بمبئی میں خطاب کرتے ہوئے کہا "اس ملک میں جمہوریت اور بالغ رائے دہی کا مطلب ہوگا ہندوراج"۔

جنوری ۴-۱۲۔ مسلم لیگ کی مستقبل کی پالیسی پر فضل الحق سے خط و کتابت کی۔

جنوری ۱۳۔ کراچی کے بوہری طلبہ سے ایک پیغام میں کہا "ہم کو جسم تصوریت سے باہر نکلنا چاہیے اور شعبہ زندگی میں اپنے عوام کی بہتری کے لئے اپنی صلاحیتوں کو تعمیری پروگراموں میں استعمال کرنا چاہیے۔

جنوری ۲۷ لکھنؤ یونیورسٹی کے طلبہ کو ایک سوال کے جواب میں مشورہ دیا کہ وہ ہڑتال، احتجاج، جلسہ اور کسی بھی ایسی حرکت میں بلاواسطہ یا بالواسطہ شریک نہ ہوں جس سے کانگریس کو تقویت حاصل ہو کیونکہ کانگریس کے مطالبات مسلمانوں کے اہم ترین مفادات کے لئے شدید ضرر رساں ہیں

فروری ۷۔ سندھ کی صورت حال کو خلاف واقعہ طور پر پیش کرنے پر کانگریس اور ہندو اخبارات کے رویہ پر افسوس کا اظہار کیا۔ انھوں نے کہا کہ کانگریس اور ہندوؤں کی آزاد پارٹی نے مسلمانوں کو تقسیم کرنے، ان میں تفرقہ پیدا کرنے اور اسمبلی پر غلبہ حاصل کرنے کا منصوبہ بنایا ہے

فروری ۹۔ صوبائی مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کلکتہ نے متفقہ طور پر انھیں

مدراس میں منعقد ہونے والے آئندہ سالانہ اجلاس کے لئے صدر نامزد کیا

فروری ۱۰ سپرو کو انکے ۶ فروری کے خط کے جواب میں تحریر کیا کہ ہندو مسلم مسئلہ پر سمجھوتے کے لئے وہ ہمہ وقت تیار ہیں

فروری ۱۸ دہلی سے اخبارات کو ایک بیان جاری کیا جس میں بعض اخبارات میں نظر ثانی شدہ "پاکستان منصوبہ کمیٹی کی سفارشات" کے عنوان کے تحت شائع ہونے والی رپورٹ کو غلط قرار دیا۔

فروری ۱۹ ابوالکلام آزاد کو ان کے سات ماہ قبل ۱۲ جولائی ۱۹۴۰ء کو موصول ہونے والے تار کے جواب میں لکھا میں آپ سے مذاکرات کرنے سے انکار کرتا ہوں، خط و کتابت یا کسی اور طرح۔ کیوں کہ آپ مسلم ہندوستان کا اعتماد مکمل طور پر کھو چکے ہیں۔ کانگریس نے آپ کو مسلم شوبوائے صدر اس لئے بنا دیا ہے تاکہ وہ خود کو قومی جماعت ظاہر کر کے بیرون ملک دھوکہ دے سکیں۔ آپ نہ ہندوؤں کی نمائندگی کرتے ہیں نہ مسلمانوں کی -کانگریس ایک ہندو جماعت ہے -اگر آپ میں عزت نفس ہے تو فوری طور پر استعفٰی دے دیں -آپ نے اب تک لیگ کے خلاف بدترین سلوک کیا ہے کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ بری طرح ناکام ہوئے ہیں -اسے ترک کر دیں

سندھ صوبائی مسلم لیگ کے صدر سر عبداللہ ہارون اور دوسرے مسلم لیگی رہنماؤں سے مشورے کے بعد اعلان کیا آزاد پیکٹ ایک دھوکہ ہے کیونکہ اس پر انفرادی حیثیت کے دو افراد جی ایم سید اور ایوب کھوڑو نے سندھ صوبائی مسلم لیگ سے مشورہ کئے بغیر دستخط کئے تھے

فروری ۲۲ لیاقت علی خان کی رہائش گاہ پر آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی

کے اجلاس کی صدارت کی ۔

فروری ۲۳ دہلی میں مسلم لیگ کے کونسل کے اجلاس کی صدارت کی۔ ۱۱۴ ممبران حاضر تھے ۔کونسل نے آل انڈیا مسلم لیگ کی تمام صوبائی اور مقامی شاخوں کو تعمیری پروگرام رائج کرنے کے اختیارات تفویض کئے ۔حکومت کو انڈین نیشنل کانگریس کو کسی قسم کی مراعات دینے کی کوشش پر انتباہ کیا کہ انفرادی ستیاہ گرہ تحریک اپنے مطالبات کی منظوری کے لئے دباؤ ڈالنے کے لئے شروع کی گئی ہے ۔سندھ میونسپلٹیز اور مقامی اداروں میں مشترکہ طریقہ انتخاب متعارف کرانے سے متعلق ایکٹ کو معطل کرنے کی حکومت سندھ سے درخواست کی ۔۹ فروری کو محرم کے جلوس پر پولیس فائرنگ کی مذمت کی اور مسلمانوں کو اپنا مقدمہ صحیح طور پر انکوائری کمیٹی کے روبرو پیش کرنے کا مشورہ دیا ۔یوپی کی حکومت سے روزنامہ انجام کے مدیر عثمان آزاد کو رہا کرنے کی درخواست کی، جو انڈین نیشنل کانگریس کی آئیڈیالوجی کی مذمت کرنے پر جیل میں قید تھے۔ مدراس میں ہونے والے آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس کے صدر منتخب کرلیئے گئے۔

مارچ ۔1 ۔ مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن پنجاب کے جلسے منعقدہ لاہور میں کہا کہ ہندوستان کے مسائل کا واحد حل پاکستان ہے، مسلم لیگ کی پالیسی کی وضاحت کی ۔برطانوی حکومت کی جانب سے مسلم لیگ کی پریشانیوں کو حل نہ کرنے کے باوجود حکومت کو یقین دلایا کہ اگر مسلم لیگ کے نمائندے کو مرکز اور پنجاب میں ذمہ دار حیثیت دیدی جائے تو مسلم لیگ جنگ میں تعاون کرے گی

مارچ ٦ جب اسمبلی میں جنرل بجٹ پر بحث میں تعلیم پر اخراجات کا ذکر آیا تو اس خرچ کے خواندگی کی شرح فیصد میں نتائج کی بابت دریافت کیا خود بھی خواندگی سے متعلق بعض اعداد و شمار پیش کئے۔

مارچ ١٠۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی اسٹوڈنٹس یونین کے اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے کہا اگر آپ اس ملک میں اسلام کو مکمل تباہی سے بچانا چاہتے ہیں تو پاکستان ہی واحد راستہ ہے -علی گڑھ مسلم ہندوستان کا اسلحہ خانہ ہے لور آپ اس کے سپاہی ہیں۔

مارچ ١۴۔ ہندوستان کے مالیاتی بل پر بحث میں حصہ لیا -اپنی پارٹی کی پوزیشن کی وضاحت کی۔

مارچ ١٧۔ اسمبلی میں ہندوستان کے مالیاتی بل پر بحث میں حصہ لیا۔

مارچ ٢٠۔ اسمبلی میں ہندوستان کے مالیاتی بل پر بحث میں حصہ لیا۔ مسلمانوں سے متعلق معاملات پر حکومت کی نیت پر شبہ کا اظہار کیا۔انہوں نے کہا کہ ہم پاکستان پر یقین رکھتے ہیں۔

مارچ ٢٣۔ مسلمانوں سے یوم پاکستان منانے کی اپیل کرتے ہوئے اس موقف کو دہرلیا کہ سماجی، معاشرتی اختلافات، ہندوؤں اور مسلمانوں کو مشترکہ طور پر حکومت نہیں کرنے دیں گے۔

مارچ ٢۴۔ وائسرائے کو ایک خط میں آل انڈیا مسلم لیگ کے اس فیصلے سے آگاہ کیا کہ لیگ اسمبلی کے اجلاس میں ریلوے بجٹ پر بحث میں بطور احتجاج حصہ نہیں لے گی -آل انڈیا مسلم لیگ کے نائب رہنماؤں کا بیان بھی منسلک کیا جس میں ان حالات کا ذکر کیا گیا تھا جن کی بناپر یہ اقدام ناگزیر ہوگیا- ریلوے کی ملازمتوں میں مسلم نمائندگی سے متعلق ایک یادداشت بھی

پیش کی۔

مارچ ۲۵۔ کرپس کے ساتھ ایک ملاقات میں پاکستان کی وکالت کی۔جب کرپس نے اپنی تجویز سامنے رکھی کہ اس قرار داد پر مجلس قانون ساز کی بھی رائے لی جانا چاہیئے کہ یونین میں شمولیت کے سلسلہ میں اگر ۶۰ فیصد سے کم ووٹ ملیں تو اقلیت کو اس بات کا حق ہونا چاہیئے کہ وہ بالغ مرد آبادی کی رائے شماری کا مطالبہ کر سکے محمد علی جناح نے کہا کہ وہ رائے شماری کو بہترین طریقہ خیال کرتے ہیں لیکن صرف یہ سوال قابل غور ہے کہ اقلیت پر ۴۰ فیصد کا اطلاق صحیح ہے یا نہیں۔

مارچ ۳۰۔ مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن کانپور اور سٹی مسلم لیگ کانپور کے پہلے اجلاس سے خطاب کیا۔

یکم اپریل۔ آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی بمبئی کی قرار داد وائسرائے کو ارسال کی

اپریل ۱۵۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے ۲۸ ویں سالانہ اجلاس منعقدہ مدراس کی صدارت کی۔۱۴ اپریل کو اجلاس کے دوسرے دور سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مغلیہ سلطنت کے زوال کے بعد سے مسلم ہند اس قدر جیسا کہ آج ہے کبھی نہ تو منظم ہوا تھا اور نہ سیاسی طور پر فعال اور باشعور تھا۔انہوں نے اپنے اس عزم کا اعلان کیا کہ وہ ایک آزاد مسلم مملکت قائم کر کے دم لیں گے اور آل انڈیا مسلم لیگ کل ہند بنیادوں پر ایک آئین اور مرکز میں ایک حکومت پر کبھی سمجھوتہ نہیں کرے گی۔
۱۵ اپریل کو آل انڈیا مسلم لیگ کے دستور میں اس طرح ترمیم کی قرارداد لاہور (۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء) کو آل انڈیا مسلم لیگ کی منزل بنا دیا گیا جلسہ میں متفقہ طور پر منظور کر لی گئی

اپریل ۱۷ راجند را پرشاد کو جواب دیا کہ پاکستان کے منصوبے کی تفصیلات کے سوال سے قبل تقسیم ہند کا اصول تسلیم کیا جانا چاہیے

اپریل ۱۸ جسٹس پارٹی مدراس کے نمائندوں نے ان (جناح) سے ملاقات کی اور دونوں جماعتوں کے مشترکہ مقاصد کے حصول کے لئے آل انڈیا مسلم لیگ کے ساتھ معاہدے کے امکانات پر گفتگو کی۔

اپریل ۱۹ راجند را پرشاد نے ایک اخباری بیان میں ان سے دریافت کیا کہ پاکستان موجودہ ہندوستانی ریاستوں سے کس طور پر مختلف ہوگا اور یہ ہندوستان میں مسلم اقلیت کی کیوں کر حفاظت کر سکے گا۔

مئی ۱ سر تیج بہادر سپرو کے ساتھ اپنی خط و کتابت اخبارات کو جاری کردی۔ جس میں انہوں نے گاندھی اور اپنے درمیان براہ راست گفتگو کی تجویز پیش کی تھی۔ سپرو نے انہیں دشوار رہنما قرار دیا

مئی ۴ گاندھی سے اپنی خط و کتابت جاری کرتے ہوئے سپرو نے محمد علی جناح کو کسی بھی ہندو رہنما سے براہ راست گفتگو کیلئے آمادہ ہونے پر سراہا لیکن انہوں نے افسوس ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے رہنماؤں کو ان (جناح) سے گفتگو کے لئے صرف ہندو رہنما کی حیثیت سے دعوت دی لیکن گاندھی نے اعتراض کردیا۔اس طرح سیاسی طور پر تعطل پیدا ہوگیا۔

ایک اخباری بیان میں نام نہاد غیر جماعتی رہنماؤں کی کانفرنس کی قلعی کھول دی جس کی صدارت سپرو نے کی۔جناح نے کہا کہ یہ کانفرنس دوسرے نام سے مرکز میں ہندو غلبہ حاصل کرنے کی ایک کوشش تھی جبکہ تار ہلانے والے پس پشت کام

	کررہے تھے
مئی ۵۔	بمبئی کانفرنس کے بارے میں ان کے بیان پر تیج بہادر سپرو اور کے سری نواساسا نے علیحدہ علیحدہ اخباری بیانات میں شدید تنقید کی۔
مئی ۱۳	سر عبداللہ ہارون کو تحریر کیا کہ سندھ کے مسلمانوں کو آل انڈیا مسلم لیگ کے پلیٹ فارم پر منظم کرنے کے لئے جی ایم سید اور دوسروں کے ہمراہ جو کچھ وہ کررہے ہیں اس سے وہ (جناح) مطمئن ہیں
مئی ۱۷	میسور کے اخبارات کو ایک انٹرویو میں بتایا کہ آل انڈیا مسلم لیگ کے پاکستان مقصد میں ریاستوں کو کچھ نہیں کرنا
مئی ۲۶	میسور اسٹوڈنٹس یونین کو ایک پیغام میں آزادانہ فیصلہ پر قائم رہنے اور گمراہ کن نعروں سے بچنے کی نصیحت کی
جون	ریاست میسور کا دورہ کیا اور عوامی اجتماعات سے خطاب کیا
جون ۸	بنگلور میں ایک استقبالیہ سے خطاب کرتے ہوئے مسلمانوں کو اپنے رہنماؤں کے انتخاب میں محتاط رہنے کا مشورہ دیا
جون ۱۴	نظام آف حیدر آباد کی جانب سے اپنی محمد علی جناح کی صحت کی بابت دریافت کرنے پر ایک خط میں شکریہ ادا کیا اور اس خدشہ کا اظہار کیا کہ ان کے خط میں اٹھائے گئے نکات ابھی مزید مذاکرات چاہتے ہیں -امید ظاہر کی کہ پیشہ ورانہ مصروفیت کے تحت وہ حیدر آباد (دکن) کا دورہ کریں گے اور معاملات پر مزید گفتگو کریں گے، اس یقین کا اظہار کیا کہ اس دوران نہ تو بہادر یار جنگ اور نہ وہ (نظام آف حیدر آباد۔دکن) ایسے اقدامات کریں گے جن سے موجودہ صورت حال درہم برہم ہو۔

جون ۲۱۔ ذوقی کے تین جون کے خط کے جواب میں تحریر کیا۔میں مکمل طور پر آپ سے متفق ہوں کہ سیرت (کمیٹی) اور خاکسار آل انڈیا مسلم لیگ کے ممبر کی حیثیت سے ایک پرچم اور پلیٹ فارم تلے کام کریں گے۔

جولائی ۷۔ حسین شہید سہروردی وزیر خزانہ بنگال کے نام ایک ٹیلیگرام میں بنگال میں سمندری طوفان سے ہونے والی تباہی پر اپنے دکھ کا اظہار کیا۔حکومت سے متاثرین کی امداد کی اپیل کی

جولائی ۱۷ آل انڈیا مسلم لیگ کی پوزیشن کے بارے میں سر ابراہیم رحمت اللہ اور مرزا اسمٰعیل کے درمیان خط و کتابت سے متعلق سر مرزا اسمٰعیل کے ۱۴ جولائی کے خط کا جواب دیا

جولائی ۲۱۔ حکومت بمبئی کو ۲۰ جولائی کے خط کے جواب میں خفیہ خط تحریر کیا۔

جولائی ۲۲۔ محمد علی جناح اور گاندھی دونوں نے شملہ سے جاری ہونے والے سرکاری اعلامیہ میں وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل اور قومی دفاعی کونسل میں توسیع کو مسترد کردیا۔

جولائی ۲٦۔ مسلم لیگ کے ممبران اور مسلم وزرائے اعلی کو قائل کرنے کے سلسلہ میں وائسرائے کے رویے پر تاسف کا اظہار کیا۔ میجر ڈبلیو ایم گارڈنر کو ایک خط میں تحریر کیا میں سمجھتا ہوں کہ رہنماؤں اور ایگزیکٹو کے ارکان سے پوشیدہ رکھ کر مذکورہ افراد سے رابطہ کرنا وائسرائے کا قابل مذمت طرز عمل ہے۔

جولائی ۲۸۔ برطانوی پالیسی اور سپرو کانفرنس پر بمبئی سے بیان جاری کیا۔

جولائی ۳۰۔ وائسرائے کی توسیع شدہ کونسل اور قومی دفاعی کونسل میں شمولیت اختیار کرنے والے آل انڈیا مسلم لیگ کے چھ ممبران کے خلاف تادیبی کاروائی کا اعلان کیا۔نواب آف چھتاری کو

ایک خط تحریر کیا جس میں ان کے خلاف ان کے قومی دفاعی کونسل میں شمولیت اختیار کرنے پر تادیبی کاروائی کرنے کے فیصلہ سے آگاہ کیا

اگست ۹ اقبال اور سیاسیات نامی کتاب کا ابتدائیہ تحریر کیا

اگست ۱۷ فضل الحق کے لگائے گئے الزامات کا دفاع کیا

اگست ۲۴ بمبئ میں آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے سر سکندر حیات خان (پنجاب) فضل الحق (بنگال) اور سعد اللہ خان (آسام) سے قومی دفاعی کونسل کی ممبر شپ سے استعفیٰ دینے کی اپیل کی۔

اگست ۲۷ آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کی منظور کردہ قرار دادوں کے پوشیدہ گوشوں کی اخباری کانفرنس میں وضاحت کی -عبدالستار خیری سے ایک خط میں ان کا متعدد تجاویز ارسال کرنے پر شکریہ ادا کیا

اگست ۲۸۔ ۲۷ اگست کو شملہ سے جاری ہونے والے سرکاری اعلامیے کے جواب میں کہا کہ آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کے حالیہ فیصلے اور سر سکندر حیات خاں کی قومی دفاعی کونسل سے علیحدگی کے بارے میں وائسرائے کی جانب سے جاری کردہ وضاحت استعفے کی بنیادی وجوہ کے برخلاف ہے کیوں کہ سر سکندر حیات خان کو وائسرائے نے مسلم برادری کے نمائندے کی حیثیت سے مقرر کیا تھا

ستمبر ۱۱ آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کے اجلاس کی صدارت کی جس نے پنجاب، بنگال اور آسام کے وزرائے اعلیٰ کے قومی دفاعی کونسل سے استعفوں پر اطمینان کا اظہار کیا -ایک اخباری بیان جاری کیا کہ مسلم ممبران کے وائسرائے کی قومی دفاعی

	کونسل کے استعفوں کے بعد مزید کسی کاروائی کی ضرورت باقی نہیں رہی
ستمبر ۱۷	نظام آف حیدر آباد نے ایک خط میں، بہادر یار جنگ کی حیدر آباد (دکن) میں قابل اعتراض تقریروں سے متعلق معاملہ کے اطمینان بخش طور پر طے ہو جانے پر اطمینان کا اظہار کیا
ستمبر ۱۹	بنگال کے مسلم طبقہ کی جانب سے کلکتہ میں منعقد کی جانے والی پاکستان کانفرنس کے نام ایک پیغام میں واضح کیا کہ اتحاد، تنظیم اور یقین ان کا دستور العمل ہونا چاہیے اور وہ مساوات انسانی، انصاف، آزادی اور امن کو برقرار رکھیں گے
ستمبر ۲۰	بنگال مسلم اسٹوڈنٹس کی مسلم کانفرنس نے پاکستان کی حمایت میں قرارداد منظور کی۔
ستمبر ۲۱	وائسرائے کی کونسل اور قومی دفاعی کونسل کی تشکیل کے معاملے میں آل انڈیا مسلم لیگ کی پوزیشن کے بارے میں نواب بہادر یار جنگ کے ۲ ستمبر کے خط کا جواب دیا۔
یکم اکتوبر۔	خان بہادر ایم اے کھوڑو کو سندھ کے مسلمانوں کے اتحاد کی ضرورت کے بارے میں تحریر کیا، جنہیں ہندو ہمیشہ تقسیم کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔
اکتوبر ۳۔	خلیق الزماں کو آئندہ لیگ کونسل اجلاس اور دوسرے جماعتی معاملات کے بارے میں خط تحریر کیا
اکتوبر ۱۱	احمد حسن کو ایک خط میں دہلی سے ہفت روزہ انگریزی اخبار ڈان کی اشاعت پر اطمینان کا اظہار کیا -جو مسلم مقصد کی حمایت کرے گا
اکتوبر ۲۱	بمبئی سے عید کے پیغام میں مسلمانوں سے کہا کہ وہ پاکستان کے

حصول اور مسلم قومیت اور انفرادی زندگی کی ہر شعبہ میں ترقی کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کے عزم کی تجدید کریں

اکتوبر ۲۳ نئی دہلی میں عوامی اجتماع میں اعلان کیاکہ برطانوی ہندوستان کے مسلمانوں کا صرف ایک مقصد ہے حصول پاکستان

-اکتوبر ۲۶ آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے اجلاس منعقدہ نئی دہلی کی صدارت کرتے ہوئے قومی دفاعی کونسل اور وائسرائے ایگزیکٹو کونسل میں توسیع پر تنقید کی۔

اکتوبر ۲۶-۲۷۔ آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کے دہلی اجلاس کی صدارت کی۔ دوسرے معاملات کے علاوہ فضل الحق کے سکریٹری کے نام خطوط (۸ ستمبر، ۲۷ اکتوبر) پر غور کیا گیا اور فضل الحق کو ہدایت کی گئی کہ وہ ان الزامات کو واپس لیں اور اس قرار داد کی وصولی کی تاریخ سے دس دن کے دوران ان الزامات کے لگانے پر اپنی معذرت کا اظہار کریں

اکتوبر ۲۸ صوبائی مسلم لیگ کی شاخوں کے تمام صدور اور سیکریٹریوں کی کانفرنس کی صدارت کی

نومبر ا مس فاطمہ جناح کے ہمراہ علی گڑھ پہنچے۔آل انڈیا مسلم لیگ کانفرنس علی گڑھ سے اپنے خطاب میں کہا کہ پاکستان اب مسلمان دانشوروں تک محدود ایک نظریہ نہیں رہا بلکہ یہ مسلم عوام کے اذہان میں مکمل طور پر سرایت کرچکا ہے

نومبر ۲ مسلم اسٹوڈنٹس یونین علی گڑھ کے ایک اجلاس کے مہمان خصوصی تھے۔

نومبر ۲۶ خلیق الزماں کے نام ایک خط میں یوپی کے مسلمانوں کے ساتھ اپنی ہمدردی کا اظہار کیا اور ۲۹ نومبر کو لکھنؤ میں اپنی آمد کی تصدیق کی۔

نومبر ۲۷-۲۸ جماعتی معاملات پر خلیق الزماں کو دو خطوط تحریر کیئے۔
دسمبر ۵ ایک اخباری بیان میں بنگال مسلم لیگ کو خواجہ ناظم الدین کو اپنا صدر منتخب کرنے پر مبارکباد دی۔
دسمبر ۸ آل انڈیا مسلم لیگ کا آئندہ سالانہ اجلاس آسام میں منعقد کرنے پر مولانا عبدالحمید خان بھاشانی سے اتفاق کیا اور اجلاس کے لئے مناسب وقت و مقام کے بارے میں دریافت کیا۔
دسمبر ۱۱ ایک اخباری بیان میں آل انڈیا مسلم لیگ سے فضل الحق کے اخراج کی وجوہات کی وضاحت کی۔
دسمبر ۱۳ ایم اے ایچ اصفہانی کو مطلع کیا کہ انہیں فضل الحق کی جگہ آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کا ممبر مقرر کیا گیا ہے
دسمبر ۱۷ دوسری عالمی جنگ میں ہندوستان کے کردار کے بارے میں اخبارات کو ایک بیان جاری کیا۔
دسمبر ۲۴ نیوز کرانیکل کو ایک بیان میں مسلم لیگ اور کانگریس کے متعلقہ موقف میں فرق کی وضاحت کی، اس یقین کا اظہار کیا کہ مسلم مفادات کے خلاف حکومت کے کسی بھی اقدام کا مقابلہ کیا جائے گا
دسمبر ۲۶ ناگپور میں آل انڈیا مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن کے پانچویں سالانہ اجلاس سے بحیثیت صدر خطاب کرتے ہوئے کانگریس اور ہندو مہاسبھا کے مسلم لیگ سے متعلق رویے پر تنقید کی۔
دسمبر ۲۷ ایک اخباری بیان میں کہا کہ برطانوی ہندوستان اقوام کی کہکشاں ہے۔
دسمبر ۲۸ آل انڈیا مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن کے اجلاس میں اپنی اختتامی تقریر میں طلبہ کو نصیحت کی کہ وہ پاکستان کے حصول کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار رہیں۔

۱۹۴۲ء

جنوری ۲ برطانوی پالیسی اور کانگریس کے جوڑ توڑ کے بارے میں اے پی پی کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے حکومت کو متنبہ کیا کہ ۸ اگست ۱۹۴۰ء کے اعلان سے ہٹ کر اگر کوئی اعلان، تحریک یا تجویز پیش کی گئی جو کسی بھی انداز میں مسلمانوں کے پاکستان کے مطالبے کے خلاف یا متصادم ہوئی تو وہ نہ صرف بے مثال تباہی کو جنم دے گی بلکہ اس کے نتیجہ میں جنگ اور جنگی کوششوں کے اس پُراندیش موقع پر بدترین سانحہ رونما ہوگا۔ اس کے علاوہ اس سے مسلم ہندوستان کے یقین کو بھی شدید نقصان پہنچے گا۔

جنوری ۱۵ بمبئی کے گورنر سر راجر لملے سے پاکستان کے مطالبے پر بات چیت کی

جنوری ۱۸ سٹی مسلم لیگ الٰہ آباد کے صدر ظہور احمد سے ایک خط میں اس یقین کا اظہار کیا کہ الٰہ آباد کے مسلمان یقیناً الٰہ آباد میں ہونے والے مسلم لیگ کے آئندہ اجلاس کو اپنی تمام تر کوششوں کے ذریعے شاندار طریقے سے کامیاب کریں گے

جنوری ۲۱
اور فروری ۲ سندھ میں مسلمانوں کی تنظیم کی بابت سر عبداللہ ہارون کو خط لکھا

فروری ۱۲ ہاوڑہ اسٹیشن کلکتہ پر ان کی آمد پر شاندار استقبال کیا گیا۔ محمد علی پارک میں مسلم لیگ کا پرچم لہرایا۔ جہاں اعلان کیا کہ جب ہم کہتے ہیں کہ ہم پاکستان چاہتے ہیں تو اس کا کسی بھی انداز میں مطلب ہندوؤں سے ناانصافی یا بدخواہی نہیں ہوتا ہے۔

فروری ۱۳ کلکتہ میں ایک اخباری انٹرویو میں جنگ کے سلسلہ میں آل انڈیا

مسلم لیگ کے موقف کی وضاحت کی۔

فروری ۱۵ سراج گنج میں صوبائی مسلم لیگ کانفرنس بنگال کے اجلاس میں صدارتی خطبہ ارشاد کیا بنگال کی حق وزارت پر تنقید کی

فروری ۲۰ کلکتہ میں اخباری نمائندوں نے انٹرویو کیا

فروری ۲۱ نئی دہلی پہنچنے پر اعلان کیا کہ آل انڈیا مسلم لیگ کے خلاف راج گوپال اچاریہ کے الزامات بے بنیاد اور بے سروپا ہیں

فروری ۲۲ آئندہ سالانہ اجلاس کے لئے آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی نے صدر منتخب کرلیا

ایک اخباری بیان میں دو قومی نظریئے کی مخالفت کرنے پر جیانگ کائی شیک کی مذمت کی۔

فروری ۲۷ پنجاب مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن کے نام ایک پیغام میں کہا کہ وہ مسلمانوں سے ایک مرتبہ پھر اپیل کرتے ہیں کہ وہ کسی پر انحصار نہ کریں سوائے اپنی قوت کے اور مسلمانوں نے ابھی تک اس کا ادراک نہیں کیا کہ اگر وہ خود صحیح معنی میں متحرک اور فعال کرلیں تو وہ ایک متحد و مضبوط قوت کا درجہ رکھتے ہیں۔ ہمارے مخالفین ظلم بھی کرسکتے ہیں۔ ہمیں تنگ بھی کرسکتے ہیں لیکن مجھے پورا یقین ہے کہ ہم اس ابتلا سے زیادہ بہتر اور طاقت ور ہوکر ابھریں گے جیسے کہ کبھی تھے۔ طلبہ کو نصیحت کی کہ اپنی تنظیم و تربیت کریں کیونکہ آنے والے دنوں میں انہیں قوم کی رہنمائی کرنا ہے ۔اور انہوں نے اگر ابھی تک ایسا نہیں کیا ہے تو آج سے عزم کرلیں یہ صحیح وقت ہے اور میں آپ کی تمام تر کامیابی کے لئے دعاگو ہوں

مارچ ۶ مجلس قانون ساز میں آل انڈیا مسلم لیگ پارٹی کی جانب سے چرچل کو ایک تار میں متنبہ کیا کہ مسلم لیگ کی رضامندی کے

بغیر کوئی آئین قابل قبول نہیں ہوگا۔

مارچ ۷-۹ راولپنڈی میں مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن کے اجلاس کو پیغام ارسال کیا، جس میں لکھنؤ میں آل انڈیا مسلم لیگ کے اختیار کردہ سماجی، معاشی اور تعلیمی پروگرام کو عملی شکل دینے کی ضرورت پر زور دیا

مارچ ۱۱ ہریجن میں شائع ہونے والی گاندھی کی اپیل (۸ مارچ) کے جواب میں اخباری بیان جاری کیا -اپنے اور مسلم لیگ کے خلاف کسی مقصد کے لئے ادا کئے گئے ان کے تبصرے کو باطل قرار دیا اور گاندھی سے کہا کہ وہ انسانوں اور ان کے معاملات کا اندازہ لگانے میں شائستگی سے کام لیا کریں۔

مارچ ۲۱ آل انڈیا مسلم لیگ کے لئے فنڈ کی اپیل کی۔

مارچ ۲۳ دہلی میں یوم پاکستان کے ایک جلسہ سے خطاب کیا اپنی تقریر میں کرپس مشن کا حوالہ دیتے ہوئے اعلان کیا کہ اگر مسلم مفادات کے منافی کوئی منصوبہ ہم پر مسلط کیا گیا تو ہم تمام نتائج کا سامنا کرنے کے لئے تیار ہیں، ہم اقلیت نہیں بلکہ ایک قوم ہیں۔

مارچ ۲۴ آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کے اجلاس کی صدارت کی جس نے کرپس تجاویز پر غور کیا

مارچ ۲۵ سر اسٹیفورڈ کرپس سے ایک ملاقات میں پاکستان کے مطالبے کی وکالت کی

مارچ ۲۸ اسٹیفورڈ کرپس سے ملاقات کی

مارچ ۳۰ کرپس کے ارجنٹ نوٹس کے جواب میں مسودہ کے پیراگراف (۲) میں تبدیلیوں سے متعلق صورتحال کی وضاحت کی

مارچ ۳۱ نظام حیدر آباد کے ۲۸ فروری کے تار کے جواب میں بہادر

یار جنگ کے حیدر آباد کے اندر اور باہر تقاریر کرنے پر پابندی کا تذکرہ کرتے ہوئے اجازت طلب کی کہ ان کو آل انڈیا مسلم لیگ کے دہلی میں منعقد ہونے والے سالانہ اجلاس میں تقریر کرنے کی اجازت دے دی جائے مزید تحریر کیا کہ مجھے یہ قابل اعتراض نظر نہیں آتا اگر آپ (نظام) انہیں ایسا کرنے کی اجازت دے دیں۔

اپریل ٣-٦ الٰہ آباد میں آل انڈیا مسلم لیگ کے ٢٩ ویں سالانہ اجلاس کی صدارت کی اور اعلان کیا کہ اسٹیفورڈ کرپس چاہے جو بھی تجاویز پیش کریں لیکن آل انڈیا مسلم لیگ پاکستان سے کم کوئی چیز قبول نہیں کرے گی۔ قرارداد پیش کی اور حکومت پر زور دیا کہ علامہ مشرقی پر عائد تمام پابندیاں ختم کی جائیں۔ خاکسار تحریک پر عائد پابندی اٹھائی جائے۔ اور تمام خاکسار قیدیوں کو غیر مشروط طور پر رہا کیا جائے۔

اپریل ٥۔ الٰہ آباد میں صحافیوں کی تنظیم سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہندوؤں کے لئے ان کے دل میں کوئی بدنیتی موجود نہیں ہے اور وہ نہ ہی وہ کسی بدنیتی کا گمان کرتے ہیں۔ ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان اختلافات پیدا کرنا غلط ہے۔

اپریل ٩۔ اسٹیفورڈ کرپس کو ایک خط کے ہمراہ آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کا ہز میجسٹی حکومت کے اعلامیہ کے بارے میں فیصلہ بھی ارسال کیا

اپریل ١٢ نئی دہلی سے ایک اخباری بیان میں الٰہ آباد کے سالانہ اجلاس آل انڈیا مسلم لیگ کی قرار داد کے مطابق نواب محمد اسمٰعیل خان (چیرمین) خواجہ ناظم الدین، چوہدری خلیق الزمان اور قاضی محمد عیسیٰ خان پر مشتمل ایک کمیٹی کے قیام کا اعلان کیا

تاکہ یہ کمیٹی مسلمانوں کی زندگی عزت اور جائداد کے تحفظ کے لئے تمام ضروری اور موثر اقدامات کرے اور صدر کو ہفتہ وار رپورٹ پیش کر سکے

یل ۱۳ کرپس تجاویز پر اخباری بیان جاری کیا

یل ۱۵ نئی دہلی سے ایک اخباری بیان میں آل انڈیا مسلم لیگ کی جانب سے ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا اگر آل انڈیا مسلم لیگ کا مطالبہ پاکستان تمام جماعتیں قبول کرلیں

یل ۲۱ ایک پریس کانفرنس میں متنبہ کیا کہ اگر کرپس تجاویز میں کانگریس کی ترامیم قبول کرلی گئیں تو کابینہ فاشسٹ گرانڈ کونسل ہو گی۔

یل ۲۳ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر ضیاء الدین احمد نے انہیں (جناح) ڈاکٹر آف لاء کی اعزازی ڈگری دینے کے بارے میں یونیورسٹی کورٹ کے فیصلے سے آگاہ کیا۔جب انہوں نے جواب نہیں دیا تو ۳۰ ستمبر ۱۹۴۲ء کو ایک یاددہانی کا خط ارسال کیا گیا

مئی ۱۱ علامہ مشرقی کے ۵ مئی کے تار کا جواب دیا۔محمد علی جناح، علامہ مشرقی خط و کتابت اخبارات کو جاری کی اور خاکساروں سے آل انڈیا مسلم لیگ میں شمولیت کی اپیل کی

مئی ۱۳ ایم اے ایچ اصفہانی سے ایک خط میں اخبارات ڈان اور دی اسٹار آف انڈیا کی طباعت کے بارے میں گفتگو کی

مئی ۲۴ انٹر نیشنل نیوز سروس آف امریکہ کے نمائندے ڈبلیو ڈبلیو چیپ مین سے ایک انٹرویو میں ہندوستان کی آزادی کے لئے امریکی ہمدردی کو سراہا اور کہا کہ مسلمان اپنی آزادی کے لئے ہر قسم کی جارحیت کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں

مئی ۲۸ بمبئی صوبائی مسلم لیگ کے اجلاس میں مسلم نوجوانوں پر زور دیا کہ وہ مسلم مقاصد کے لئے کسی ہنگامی صورت حال کا مقابلہ کرنے کی خاطر مسلم نیشنل گارڈ میں اپنا نام درج کرائیں
آموں کا تحفہ ارسال کرنے پر نظام حیدر آباد کا شکریہ ادا کیا

مئی ۳۰ ایم اے ایچ اصفہانی کو مسلم مقاصد کی ترویج و اشاعت کے لئے فوری طور پر ایک انگریزی روزنامہ ڈان شروع کرنے مشورہ دیا

جون ۱ نظام حیدر آباد نے ان کو اگست یا ستمبر میں تین چار روز کے لئے اپنا مہمان رہنے کی دعوت دی

جون ۲ نظام حیدر آباد کو جواب دیا کہ وہ فی الوقت آل انڈیا مسلم لیگ کی تنظیم میں جو تیزی سے مقبولیت حاصل کر رہی ہے بہت مصروف ہیں اور یہ کام پورے طور جسمانی اور ذہنی سطح پر ممکنہ وقت، طاقت اور توجہ چاہتا ہے -بہر حال انہوں نے وعدہ کہ وقت ملنے پر وہ ضرور حیدر آباد کا دورہ کرینگے

جون ۷ علامہ مشرقی نے گاندھی کے خط سے متعلق اپنے بیان ساتھ محمد علی جناح کو ارسال کیا جانے والا تار بھی اخبارات جاری کردیا اور جناح سے درخواست کی کہ گاندھی کی دعوت پر دوبارہ غور کریں

جون ۱۰ ایم اے کھوڑو کو ان کے سکھر اور جیکب آباد ضلعوں کامیاب دوروں پر خط تحریر کیا۔

جون ۱۲ علامہ مشرقی کے تار کے جواب میں انہیں ڈاکٹر حاجی چشتی کے توسط سے ایک نوٹ ارسال کیا جس میں کہا کہ مذاکرات کے لئے تیار ہیں اگر کانگریس قرار داد الٰہ آباد واپس لے لے

جون ۲۲ گاندھی کو آزادی کے حصول کے بعد ہندو مسلم سمجھوتے کے ممکنات سے متعلق ان کے بیان کے جواب میں خط لکھا اور اپنی خوشی کا اظہار کیا کہ گاندھی نے اپنا وہ چوغہ اتار پھینکا ہے جو وہ گذشتہ ۲۲ سال سے زیب تن کئے ہوئے تھے

ایک اخباری بیان میں مجوزہ ہندوستان چھوڑو تحریک کے بارے میں کہا کہ اس دھمکی کا مطلب مصیبت زدہ اور گھبرائے ہوئے برطانیہ کو گاندھی کے مطالبات کی منظوری کے لئے مجبور کرنا ہے میں صرف یہ کہہ سکتا ہوں کہ برطانیہ بہت بڑی غلطی کرے گا اگر وہ کانگریس کے مطالبات کے سامنے کسی بھی انداز میں سرنگوں ہوا کیونکہ اس کا یہ اقدام مسلم ہندوستان کے لئے ضرر رساں ثابت ہوگا، ...ہمیں ہمارے طے شدہ مقصد پاکستان سے کوئی بھی نہیں ہٹا سکتا

جون ۲۸ ہندوستان چھوڑ دو تحریک کے بارے میں بمبئی سے ایک بیان جاری کیا جس میں کہا کہ گاندھی ہندو مسلم سوال کو اپنی ہندو غلبہ کی شرط کے سوا کسی طور حل کرنا نہیں چاہتے

ہندو مسلم مفاہمت کے بارے میں گاندھی کے موقف پر ایک اخباری بیان جاری کیا

جون ۳۰ سی راج گوپال اچاریہ سے ان کی بمبئی آمد پر طویل مذاکرات کئے ایک ملاقات میں جب سی راج گوپال اچاریہ نے انہیں بتایا کہ گاندھی مسلمانوں کی جانب سے ان پر عدم اعتبار پر رنجیدہ خاطر تھے تو جناح نے گاندھی کی ہندو مسلم اتحاد سے متعلق تقاریر اور تحریروں پر مشتمل فائل نکالا اور انکے تضادات پر گفتگو کی

جولائی ۱ اے پی اے کے نمائندے کو انٹرویو دیا جس میں انہوں نے

تقسیم کے منصوبے کو مناسب اور ضروری قرار دیا

جولائی ۲ بمبئی سے ایک اخباری بیان میں اپنا موقف دہرایا کہ کانگریس پورے ہندوستان پر ہندو راج چاہتی ہے۔ حکومت پر ہندوستان کو تقسیم کرنے پر زور دیا اور پرزور طریقہ پر کہا کہ ہندوستان کے مسئلہ کا واحد حل صرف تقسیم ہے

جولائی ۳ بمبئی میں ایک اخباری انٹرویو میں راج گوپال اچاریہ کے ساتھ اپنی حالیہ گفتگو پر یہ کہہ کر تبصرہ کرنے سے انکار کردیا کہ یہ قبل از وقت ہے۔

جولائی ۱۱ لنلتھگو نے گورنر پنجاب گیلنسی کے نام ایک نوٹ میں محمد علی جناح کا حوالہ دیتے ہوئے تحریر کیا وہ ہمیشہ کی طرح غیر متبادل ہیں۔

جولائی ۱۳ ایم اے کھوڑو کو اطلاع دی کہ انہوں نے پیر علی محمد راشدی کو مشورہ دیا ہے کہ وہ کوئی ایسا اقدام نہ کریں جو مسلم لیگ اور مسلمانوں کے مفاد کے خلاف ہو۔

جولائی ۱۴ ہریجن میں شائع ہونے والی گاندھی کی تجویز کہ آل انڈیا مسلم لیگ کو مزید معتدل ہونا چاہئے کے حوالے سے بمبئی سے بیان جاری کیا۔

جولائی ۲۲ بمبئی میں میمن تاجروں سے خطاب کیا

جولائی ۲۳ بمبئی میں ایک انٹرویو میں آل انڈیا مسلم لیگ، ایگزیکٹو کونسل کے جلد اجلاس کی تجویز پیش کی تاکہ کانگریس کی حالیہ قرار دادوں اور گاندھی کی تقاریر سے پیدا ہونے والی صورت حال کا جائزہ لیا جاسکے۔ بھوپال میں اخبارات کو ایک انٹرویو میں کانگریس اور گاندھی کی وجہ سے پیدا ہونے والی خطرناک سیاسی صورت حال پر اپنی تشویش کا اظہار کیا۔ مسلمانوں کو تیار رہنے

کی ہدایت کی

۲۷ جولائی گاندھی نے ایک بیان میں ہریجن میں شائع ہونے والے اپنے مضمون پر محمد علی جناح کے جواب کو ہدف تنقید بنایا۔

۲۸ جولائی راج گوپال اچاریہ کے نام ایک خط میں کہا سب سے پہلے ان لوگوں کو جو ہندوؤں کی نمائندگی کرتے ہیں علیحدگی کے اصولوں پر متفق ہونا چاہیئے۔انہوں نے خیال ظاہر کیا کہ بنیادی اصولوں پر اتفاق سے قبل کسی تفصیل پر بحث سے غیر ضروری الجھن پیدا ہوگی

۳۱ جولائی پاکستان کے تصور کے خلاف کانگریس کے پروپیگنڈے کا مقابلہ کرنے کے لئے غیر ملکی اخبارات کو بیان جاری کیا۔انہوں نے زور دے کر کہا کہ کانگریس کے مطالبات کی منظوری کا مطلب آٹھ کروڑ مسلمانوں اور دوسری اقلیتوں پر برطانوی سرپرستی میں غیر معمولی کانگریس راج ہوگا

۵ اگست راج گوپال اچاریہ نے ایک تار میں انہیں گاندھی کو ملاقات کے لئے دعوت دینے کا مشورہ دیا تاکہ محمد علی جناح کے حالیہ بیان سے گاندھی کے ذہن میں پیدا ہونے والی غلط فہمی کو دور کیا جاسکے

۷ اگست کانگریس کی ورکنگ کمیٹی کی ہندوستان چھوڑ دو قرارداد کو ہندوستان میں ہندو راج کے قیام کے سلسلہ میں کانگریس کے قدیم منصوبے کی تکرار قرار دیا

ایک بیان جاری کیا جس میں کانگریس کی جانب سے فوری طور پر قومی حکومت کے قیام کے مطالبہ کو مضحکہ خیز قرار دیا اور کہا کہ مسلمان اس مطالبہ کو تسلیم نہیں کرسکتے کیونکہ اس کا مطلب نہ صرف مطالبہ پاکستان سے دستبرداری ہوگا بلکہ وہ

ایک ذیلی قومی گروپ کی حیثیت سے ہندو راج کی اطاعت قبول کرلیں گے ۔انہوں نے کہا کہ کوئی بھی ذہین شخص کانگریسی رہنماؤں کے ان انفرادی بیانات پر یقین نہیں لاسکتا کہ ہو سکتا ہے حکومت ہند آل انڈیا مسلم لیگ کے حوالے کردی جائے لیکن اگر ایسا ہوا تو مجھے یقین ہے کہ غیر مسلموں کے ساتھ بہتر سلوک کیا جائے گا۔

۸۔ اگست — بمبئی سے ایک اخباری بیان میں کانگریس کی حالیہ قرار داد کو ہندو اکثریت کی حکومت کے قیام کا مطالبہ قرار دیا اور کہا کہ یہ حکومت قومی حکومت کے مد مقابل ہو گی

۹۔ اگست — کانگریس کی خانہ جنگی کی دھمکی کے خلاف بمبئی سے بیان جاری کیا

۱۰۔ اگست — بمبئی سے ایک اخباری بیان میں کانگریس کی عوامی تحریک پر تنقید کی اور مسلمانوں کو مشورہ دیا کہ وہ اس تحریک سے خود کو مکمل طور پر علیحدہ رکھیں ۔ہندو رہنماؤں سے خانہ جنگی ختم کرنے کی اپیل کی جو معصوم عوام کے لئے تباہی کا باعث ہو گی۔

۱۳ اگست — روزنامہ ہیرالڈ (لندن) کے نمائندے کو بمبئی میں انٹرویو دیتے ہوئے عارضی جنگی کابینہ میں برابری کی بنیاد پر شمولیت پر رضامندی کا اظہار کیا، بشرطیکہ جنگ کے بعد پاکستان کو تسلیم کرنے کی یقین دہانی کرائی جائے

۱۶۔۲۰ اگست — بمبئی میں آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کے اجلاس کی صدارت کی ۔ایک قرار داد میں کمیٹی نے اقوام متحدہ کی توجہ مسلمانوں کی علیحدہ مملکت پاکستان کے قیام کی جانب مبذول کرائی جو اقوام متحدہ کے منشور کے مطابق ہے

۱۸ اگست — آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی نے انہیں گاندھی سے رابطہ

کرنے کا اختیار دیا تاکہ یہ معلوم کیا جاسکے کہ آیا عارضی جنگی کابینہ میں آل انڈیا مسلم لیگ کی شمولیت میں کانگریس تعاون کرے گی

اگست ۲۰ بمبئی میں ایک انٹرویو میں برطانوی حکومت سے عارضی جنگی حکومت کے قیام کی خواہش اور آل انڈیا مسلم لیگ کے تعاون کا اظہار کیا

اگست ۲۲ راج گوپال اچاریہ نے محمد علی جناح کے نام ایک تار میں اُمید ظاہر کی کہ وہ آزادی کے مسئلہ پر آل انڈیا مسلم لیگ کا اس کی قرار دادوں میں موجود جنگی کوششوں کے جاری رکھنے کے حوالے سے موقف کی وضاحت کریں۔اچاریہ نے رائے شماری کو صرف مسلمانوں تک محدود رکھنے کے بارے میں اپنے اعتراض کو بھی دہرایا۔

ستمبر ۱۳ بمبئی میں ایک پریس کانفرنس میں کہا آل انڈیا مسلم لیگ کو مطالبہ پاکستان کے خلاف کوئی سمجھوتہ منظور نہیں ہے۔

اکتوبر ۴ ڈاکٹر ضیاء الدین احمد کو ان کے ۲۳ اپریل اور ۳۰ ستمبر کے خطوط کا جواب دیتے ہوئے ڈگری وصول کرنے سے انکار کردیا اور کہا کہ میں نے صرف مسٹر جناح کی حیثیت سے زندگی گزاری ہے اور میں صرف مسٹر جناح ہی کی حیثیت سے داعی اجل کو لبیک کہنا چاہتا ہوں۔ میں کسی خطاب یا اعزاز کے خلاف ہوں اور میں زیادہ خوشی محسوس کروں گا اگر میرے نام کے ساتھ کوئی لاحقہ نہ ہو۔

اکتوبر ۱۱ دہلی سے عید کے پیغام میں مسلمانوں سے کہا کہ وہ حصول پاکستان کے لئے ناقابل شکست عہد کریں۔

اکتوبر ۳۱ نئی دہلی سے ایک اخباری بیان میں اعلان کیا کہ مطالبہ پاکستان

مسلمانانِ ہند کے ایمان کا حصہ ہے۔

نومبر ۲ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی یونین کے تحت منعقدہ اجلاس کی صدارت کی۔

نومبر ۳ دہلی میں آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے اجلاس کی صدارت کی۔ پاکستان اور مجوزہ صوبائی حکومتوں کے بارے میں پالیسی پر آل انڈیا مسلم لیگ کا موقف دہرایا۔

نومبر ۹ دہلی میں آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے اجلاس کی صدارت کی۔ سر عبداللہ ہارون، مولانا قمر شاہ اور مولانا شاہ غلام محی الدین کی موت پر کونسل نے تعزیت کی - اجلاس میں آل انڈیا مسلم لیگ کے آئندہ سالانہ اجلاس کی تاریخ و مقام کے تعین کا ان (جناح) کو اختیار دیا گیا۔ کشمیر نیشنل کانفرنس کے جارحانہ رویہ کی مذمت کی۔ جس کے ارکان نے عید کے دن مسلمانوں پر حملہ کیا تھا۔ کشمیری حکام پر شورش کو روکنے میں ناکامی پر تنقید کی، کشمیری حکام کو ان کے مسلم کانفرنس کے خلاف معاندانہ رویے پر متنبہ کیا اور حکومت ہند پر زور دیا کہ وہ کشمیری حکومت کو مسلمانوں کے خلاف پالیسی کو تبدیل کرنے کی ترغیب دے۔ گورنر جنرل کی ایگزیکٹو کونسل کے سمندر پار ممبران سے ملاقات کرنے اور حج کے لئے کئے گئے ضروری اقدامات جاننے کے لئے پانچ ممبران پر مشتمل ایک کمیٹی قائم کی۔ فلسطین کے عربوں کے مطالبات کے سلسلے میں برطانوی حکومت کے رویے کے خلاف اپنی تشویش کا اظہار کیا۔

نومبر ۱۳ فضل الحق نے ایک خط میں انہیں آل انڈیا مسلم لیگ کے ساتھ اپنی وفاداری کا یقین دلایا۔

نومبر ۱۴ مہمان خصوصی کی حیثیت سے اسلامیہ کالج جالندھر کی

تقریب افتتاح مین شرکت کی اور پاکستان کی تحریک میں پنجاب کے مسلم نوجوانوں کی خدمات کو سراہا۔

نومبر ۱۵ جالندھر میں آل انڈیا مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن کانفرنس میں صوبائی حکومتوں میں شمولیت کیلئے آل انڈیا مسلم لیگ کی پیشکش کا اعادہ کیا بشرطیکہ اس کا خود مختاری کا مطالبہ تسلیم کرلیا جائے۔
پشاور میں انکشاف کیا کہ راج گوپال اچاریہ نے پاکستان کا مطالبہ تسلیم کرنے پر اپنی رضامندی کا اظہار کیا ہے۔

نومبر ۱۸ لائل پور میں صوبائی مسلم لیگ پنجاب کی منعقد کردہ تقریب میں آل انڈیا مسلم لیگ کا پرچم لہرایا۔ خودمختاری کے لئے آل انڈیا مسلم لیگ کا مطالبہ دہرایا۔

نومبر ۲۰ لاہور میں ایک بڑے جلسے سے خطاب کرتے ہوئے ہندوستان میں ایک مضبوط مسلم پریس کے قیام کی ضرورت پر زور دیا۔ صاحب حیثیت مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ اپنے ہم مذہبوں کی سیاسی و معاشی بہتری کے لئے فراخدلی سے مدد کریں۔

نومبر ۲۱ لاہور میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہ گاندھی بھی سول نافرمانی کے خاتمہ کا اعلان اسی جیل سے کرسکتے ہیں جہاں سے مولانا آزاد سندھ کانگریس پارٹی کو اس صوبے میں وزارت سے متعلق ہدایات جاری کررہے ہیں۔
ممڈوٹ ہاؤس لاہور میں ایک پریس کانفرنس میں جب پوچھا گیا کہ موجودہ سیاسی تعطل کو ختم کرنے کے لئے کیا وہ کوئی پیش رفت کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں تو انہوں نے کہا آپ کس کے ساتھ مذاکرات کرسکتے ہیں جب کہ دوسری جماعت پستول لئے آپ کے سر پر کھڑی ہے۔

نومبر ۲۲ جناح اسلامیہ کالج برائے خواتین لاہور کے زیراہتمام منعقدہ

خواتین کے ایک پر ہجوم جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا اب حقیقت دنیا کے سامنے واضح ہوگئی ہے کہ ہندوستان کے مسلمان اقلیت نہیں بلکہ ایک قوم ہیں اور ایک قوم کی حیثیت سے وہ ان علاقوں میں جہاں وہ اکثریت میں ہیں اپنی مملکت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ مجھے خوشی ہے کہ نہ صرف مسلم مرد بلکہ خواتین اور بچے بھی پاکستان کے منصوبے کو سمجھ چکے ہیں۔ خواتین کے تعاون کے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔

دسمبر ۱۰ ریاست گوالیار میں مسلمانوں کی صورتحال سے متعلق نواب بہادر یار جنگ کے ۴ دسمبر کے خط کا جواب دیا۔

دسمبر ۲۳ بنگال کے طوفان زدگان سے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے ذاتی طور پر امدادی فنڈ میں ایک ہزار روپے کا عطیہ دیا۔

دسمبر ۲۴ ایم آر ٹی کی کتاب پاکستان اور مسلم ہندوستان کا ابتدائیہ تحریر کیا جس میں ہندوستان کے اتحاد کو سراب قرار دیا۔

دسمبر ۲۵ ویلنگڈن پویلین میں دہلی کے مسلمانوں کی جانب سے ان کے یوم پیدائش پر دیئے گئے استقبالیہ میں تقریر کی، تقریب میں پڑھی گئی نظم کا حوالہ دیتے ہوئے کہا شاعرانہ تخیل پر کوئی پابندی نہیں ہے لیکن میری اپنی حیثیت کسی قدر مختلف ہے میں کوئی بات کہنے سے قبل سو مرتبہ سوچتا ہوں۔

دسمبر ۲۶ اسٹیفورڈ کرپس سے اپنی گفتگو کی بابت میجر گارڈنر کو خط تحریر کیا۔

۱۹۴۳

جنوری ۳ میاں بشیر احمد کو خط تحریر کیا۔

جنوری ۶ ڈاکٹر ضیاء الدین احمد کے نام ایک خط میں علی گڑھ مسلم یونورسٹی کی جانب سے ان (جناح) کو دی جانے والی ڈاکٹر آف

لاز کی اعزازی ڈگری کو وصول کرنے سے حتمی طور پر انکار کردیا-

جنوری ۲۴ بمبئ میں مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن کے جلسے میں بحیثیت مہمان خصوصی تقریر کرتے ہوئے سیاسی تعطل کا ذمہ دار گاندھی کو ٹھہرایا-

جنوری ۲۵ مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن ضلع بمبئ کے اجلاس میں شرکت کی-

جنوری ۲۹ ہندوستان کے دورے کے اختتام پر جاری ہونے والے چیانگ کائی شیک کے بیان کے جواب میں کہا مجھے مارشل چیانگ کائی شیک سے ملاقات کا اعزاز حاصل ہے- انہوں نے بلا تکلف مجھے بتایا کہ وہ ہندوستان کے سیاسی مسئلہ کے بارے میں کچھ نہیں جانتے- لیکن یہ بدقسمتی ہے کہ انہوں نے اپنے پیغام میں سیاسی صورت حال کو سمجھے بغیر عامیانہ مسائل میں خود کو ملوث کیا ہے- یہ افسوسناک ہے کہ انہوں نے محتاط تحقیق کے بغیر اپنے ایسے خیالات کا اظہار کیا ہے جن کو مسلم ہندوستان کے لمفادات کے خلاف استعمال کیا جاسکتا ہے-

فروری ۱ اسماعیل کالج بمبئ کے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے آل انڈیا مسلم لیگ کے مطالبہ پاکستان پر زور دیا، مزید برآں ہندو اور مسلمان دونوں پر زور دیا کہ وہ برطانیہ کے خلاف مشترکہ حکمت عملی اختیار کریں-

فروری ۴ میاں بشیر احمد کو ان کے ۴ جنوری کے خط کا جواب دیا-

فروری ۱۰ فضل الحق کے ۵ فروری کے خط کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ فضل الحق اپنے وعدے کے باوجود مسلم کاز کے لئے ا وفادای ثابت نہیں کرسکے-

فروری ۱۵ راج گوپال اچاریہ کے ۱۲ فروری کے خط کے جواب میں گاندھی کے برت سے پیدا ہونے والی صورتحال پر غور کرنے کے لئے مجوزہ دہلی کانفرنس میں اپنی شرکت سے معذوری ظاہر کی۔

فروری ۲۴ گاندھی نے انہیں اطلاع دی کہ ان کے دو خطوط کے مطالعے کے بعد وہ محسوس کرتے ہیں کہ خط و کتابت کے ذریعہ مذاکرات کے بجائے ذاتی طور پر مذاکرات کی ضرورت ہے اس لئے گاندھی نے ان سے درخواست کی کہ کیا وہ دس مارچ سے قبل سیگاؤں میں ان سے ملاقات کر سکتے ہیں۔

مارچ ۳ ایک خط میں گاندھی کو اطلاع دی کہ انہوں (جناح) نے ان کے طرز عمل میں کوئی تبدیلی محسوس نہیں کی۔ اس بات پر زور دیا کہ اب وہ مرحلہ آگیا ہے جب اس بات میں کوئی شبہ باقی نہیں رہا کہ آپ آل انڈیا مسلم لیگ کو ہندوستان کے مسلمانوں کی مستند اور نمائندہ جماعت تسلیم کریں گے۔

مارچ ۷ دہلی میں آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے اجلاس کی صدارت کی اور سکندر حیات خان کی موت پر تعزیت کی۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے آئندہ سالانہ اجلاس کے صدر منتخب ہوئے۔ سندھ صوبائی مسلم لیگ کے پاکستان منصوبے کی تائید کے فیصلے کو سراہا۔

مارچ ۲۳ یوم پاکستان پر پیغام جاری کیا۔

مارچ ۳۰ نظام حیدرآباد نے ایک خط میں نواب بہادر یار جنگ کو ریاست حیدرآباد میں تقاریر کی اجازت دینے کے بارے میں ان کی رائے دریافت کی۔

مارچ ۳۱ نظام حیدرآباد کو جواب دیا کہ انہیں نواب بہادر یار جنگ کو اس

حقیقت کے باوجود کہ وہ مسلم لیگ کے ممبر نہیں ہیں ریاست حیدرآباد میں تقاریر کی اجازت دینے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

اپریل ۴ پشاور میں منعقد ہونے والے مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن شمالی مغربی سرحدی صوبے کے لئے پیغام ارسال کیا۔

اپریل ۲۰ ادریس باری اینڈ کمپنی کلاتھ مرچنٹ دہلی کے نام ایک خط میں مسلمانوں کی معاشی اور اقتصادی بہتری کے لئے متحدہ قومی جدوجہد پر زور دیا۔

اپریل ۲۴-۲۶ آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس دہلی سے خطاب کرتے ہوئے آل انڈیا مسلم لیگ اور کانگریس کے درمیان کسی سمجھوتے کو قبول کرنے پر آمادگی ظاہر کی۔ پاکستان میں انداز حکومت، جواہر لعل نہرو، گاندھی اور بپن چندرا پال جیسے انتہا پسند ہندو رہنماؤں کے ۱۹۰۷ء سے ہندوؤں کے مسلمانوں پر غلبہ کے لئے طرز عمل پر روشنی ڈالی۔

اپریل ۲۶ آل انڈیا مسلم لیگ نے مسلم لیگ کے مقاصد کے حصول کے لئے ضروری اقدامات کرنے کا اختیار دیا۔

مئی ۳ ۲۴ اپریل کی اپنی تقریر کے بارے میں برطانوی اخبارات کے رد عمل پر دہلی سے اخباری بیان جاری کیا۔

مئی ۲۶ ذوقی نے ایک خط میں آل انڈیا مسلم لیگ کی بنیاد اور قیام کی تاریخ کی تفصیلات تحریر کیں۔

مئی ۲۸ بمبئی سے ایک اخباری بیان میں گاندھی کے اپنے نام خطوط کو گاندھی کے ذاتی مفاد میں ہونے کی بناء پر سرکاری اعلامیہ قرار دیا۔

جون ۴ کراچی میں ایک پریس کانفرنس میں ان کی ۲۸ اپریل کی تقریر سے پیدا ہونے والے نکات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا ۸ اگست کا اجلاس مسلمانوں کے خلاف اعلان جنگ ہے۔

جون ۵ علامہ مشرقی نے ایک اخباری بیان میں ان سے پاکستان کا معاملہ طے کرنے کے لئے گاندھی سے ملاقات کرنے کی درخواست کی۔ خاکساروں سے بھی کہا کہ وہ محمد علی جناح کو ہزاروں کی تعداد میں تار اور خطوط ارسال کریں تاکہ انہیں گاندھی کے نقطہ نظر سے متفق ہونے پر مجبور کیا جاسکے یعنی اول برطانوی راج سے آزادی حاصل کریں پھر کانگریس کے ساتھ پاکستان کا مسئلہ طے کریں۔

جون ۱۳ سندھ صوبائی مسلم لیگ کے اجلاس کی کراچی میں صدارت کی۔

جون ۲۰ مسلم ایوان تجارت کی خطبہ استقبالیہ کا جواب دیتے ہوئے قوم کی معاشی ترقی کی اہمیت اور ضرورت پر زور دیا۔

جون ۲۱ سندھ مدرسہ کراچی کی توسیع یعنی سندھ مسلم کالج کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ میرے مادر علمی نے ایک کارنمایاں کے طور پر کالج شروع کرنے کی تحریک کی ہے۔ مقصد شاندار ہے اور اگر ادارہ صحیح طور پر منظم ہوا اور کام کیا تو یہ بہت اچھا ہوگا کیونکہ آپ تنظیم کے بغیر ایک کالج یا کوئی بھی ادارہ نہیں چلا سکتے۔

جون ۲۹ کوئٹہ سے خان آف قلات کو اپنے ۱۰ جولائی کو قلات آنے کے پروگرام کی بابت تحریر کیا۔

جولائی ۳ - ۴ کوئٹہ میں آل انڈیا مسلم لیگ بلوچستان کی کانفرنس میں شرکت کی۔

جولائی ۸ نواب بہادر یار جنگ کے ۲۸ جون کے خط کا جواب دیا جس

میں انہوں نے ان کے دورہ کشمیر، اور نواب کے دورہ شمالی مغربی سرحدی صوبے کے بارے میں تحریر کیا۔

جولائی ۱۳ قلات کے دورے کے دوران مہمان نوازی کے لئے خان آف قلات کا شکریہ ادا کیا۔

جولائی ۱۸ انجمن اسلام کوئٹہ کے خطبہ استقبالیہ کا جواب دیتے ہوئے اپنی خوشی کا اظہار کیا کہ بالآخر مسلمان جاگ گئے ہیں۔

جولائی ۲۰ لاہور کے خاکسار کارکن، رفیق صابر کی ان کو قتل کرنے کی کوشش ان کی ہوشیاری کی بناء پر ناکام ہوگئی۔

صوبائی اسمبلی کے ضمنی انتخابات کے موقع پر نواب محمد اسماعیل خان کے توسط سے شمالی مغربی سرحدی صوبے کے مسلمانوں کو خصوصی پیغام ارسال کیا۔

جولائی ۲۵ سردار محمد نواب خان کے خط کا جواب دیتے ہوئے اعلان کیا کہ جناح سکندر پیکٹ کے بعد یونینسٹ پارٹی ختم ہوچکی ہے۔

جولائی ۲۶ قاتلانہ حملے کے بارے میں اخباری بیان جاری کیا۔

سر عبدالرحیم، صدر مجلس قانون ساز نے اسمبلی کو مطلع کیا کہ انہیں سردار سنت سنگھ کی تحریک التواء موصول ہوئی ہے جو حکومت کے گاندھی کے خط کو محمد علی جناح تک پہنچانے سے حکومت کے انکار سے تعلق رکھتی ہے۔ محرک نے خواہش ظاہر کی کہ حکومت محمد علی جناح اور گاندھی کے درمیان ایک ملاقات کا انتظام کرے کیونکہ یہ حکومت کی پالیسی کے مطابق ہے کہ مختلف قوموں کا ایک دوسرے کے ساتھ سمجھوتہ کرایا جائے۔

جولائی ۳۰ محمد علی جناح کے قاتلانہ حملے میں محفوظ رہنے پر مسلمانان پنجاب نے یوم تشکر منایا۔ لیاقت علی خان نے اسمبلی میں

تحریک پیش کی کہ اسمبلی مسٹر جناح پر بزدلانہ حملے کی مذمت کرتی ہے اور انہیں اللہ کے فضل سے محفوظ رہنے پر مبارکباد پیش کرتی ہے تحریک متفقہ طور پر منظور کر لی گئی۔

اگست ۱۱ امیر ملت پیر جماعت علی شاہ سے اپنے رابطے کی بابت نواب بہادر یار جنگ کو تحریر کیا۔

اگست ۱۳ پورے برصغیر میں محمد علی جناح کے قاتلانہ حملے میں محفوظ رہنے پر یوم تشکر منایا گیا۔

اگست ۲۳ کشمیر کی سیاسی صورت حال کے بارے میں وائسرائے کو تحریر کیا۔

اگست ۲۶ علامہ مشرقی نے ایک اخباری بیان میں ان سے درخواست کی کہ وہ گاندھی اور کانگریسی رہنماؤں سے پاکستان کے مسئلہ کے حل کے لئے ملاقات کریں۔ علامہ مشرقی نے ان پر قاتلانہ حملے پر تاسف کا اظہار کیا اور اس حملہ میں خاکساروں کی ملوث ہونے کی تردید کی۔

اگست ۳۰ بنگال کے قحط زدگان کے لئے امدادی فنڈ جمع کرنے کی اپیل کی۔

ستمبر ۱۵ کشمیری مسلمانوں کے بارے میں وائسرائے کو دوبارہ خط تحریر کیا۔

ستمبر ۲۳ بمبئی میں غیر ملکی اخباری نمائندے کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ ہندوستان میں کسی سمجھوتے کے لئے پاکستان کے منصوبے کو تسلیم کرنا بنیادی شرط ہے۔

ستمبر ۳۰ ریاست کشمیر میں مسلمانوں پر جبر کے خاتمہ کے لئے اور کشمیر انتظامیہ میں اصلاحات کے لئے وائسرائے کو خط تحریر کیا۔

اکتوبر ۱ بمبئی سے عید کے پیغام میں آل انڈیا مسلم لیگ کی کامیابیوں کا

جائزہ لیا۔ میمن ایوان تجارت بمبئی کے استقبالیہ میں شرکت کی۔

اکتوبر ۲ میمن ایوان تجارت بمبئی کے زیراہتمام منعقدہ عوامی جلسے سے خطاب کیا۔

اکتوبر ۱۲ اخبار ڈان کی پہلی سالگرہ پر پیغام ارسال کیا۔

اکتوبر ۳۱ قحط بنگال پر انٹرویو دیا۔

نومبر ۵ سید شریف الدین پیر زادہ کو مختلف رہنماؤں کے ساتھ ان (جناح) کی خط و کتابت کے مجموعے کی اشاعت کی اجازت دی۔

نومبر ۱۴- ۱۵ دہلی میں آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے اجلاس کی صدارت کی۔ کونسل نے مولانا اشرف علی تھانوی کی وفات پر تعزیت کی۔ محمد علی جناح پر بزدلانہ اور مجنونانہ حملے کی مذمت کی اور انہیں اللہ کے فضل سے محفوظ رہنے پر مبارکباد دی۔ کونسل نے مزید فیصلہ کیا کہ آئندہ کوئی مسلم لیگی ممبر خاکسار تحریک میں شمولیت اختیار نہیں کرے گا۔

کیوں کہ خاکسار تحریک کی پالیسیاں مسلم لیگ کے بارے میں معاندانہ ہیں۔ مطالبہ کیا کہ سوامی دیانند کی کتاب سیتار تھ پرکاش پر جس میں مذاہب کے بانیوں خصوصا پیغمر اسلام کے بارے میں قابل اعتراض مواد شامل ہے پابندی عائد کی جائے۔

فلسطین میں یہودیوں کی مزید ہجرت کے خلاف اپنی تشویش کا اظہار کیا اور برطانوی حکومت کو فلسطینی عربوں کے خلاف ہونے والی کسی بھی ناانصافی کے لئے متنبہ کیا۔ اجمیر کی درگاہ کے معاملات میں سیاسی دباؤ سے متعلق ایس ایم ذوقی کی قرار داد پر بھی غور کیا گیا۔

نومبر ۱۸	ہندوستان میں خوراک کی صورت حال پر اسمبلی میں تقریر کی۔ حکومت کو مشورہ دیا کہ یا تو وہ اپنی ذمہ داریاں احسن طور پر سرانجام دے یا ممبر خوراک استعفےٰ دیں۔
دسمبر ۱۳	جمعہ ۲۲ دسمبر کو مسلمانوں کی جانب سے یوم نجات منانے کی مخالفت پر کانگریسی رہنماؤں کو جواب جاری کیا۔
دسمبر ۱۷	ایک بیان میں کہا کہ جمعہ ۲۲ دسمبر کو یوم نجات کا انعقاد فرقہ وارانہ بنیاد پر نہیں ہے بلکہ اس کا مقصد کانگریس حکومت کی صوبوں میں کارکردگی کو ریکارڈ پر لانا ہے۔
دسمبر ۲۰	کراچی میں آل انڈیا مسلم لیگ کے ۳۱ ویں سالانہ اجلاس کے موقع پر پرچم کشائی کی تقریب میں کہا اگر ہم نے خود کو منظم کرنا جاری رکھا تو ہم اپنا مقصد حاصل کرلیں گے اور اس مقصد کے حصول کی کوششوں میں سندھ کو اہم کردار ادا کرنا ہے۔ کراچی پاکستان کا گیٹ وے ہوگا۔ ہمارا پرچم ہماری قومی امنگوں کی ترجمانی کرتا ہے ہمیں اسے سربلند رکھنا ہے۔
دسمبر ۲۳	یو پی اے کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے گاندھی کی قید کو جائز قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ انہیں ان کی عوامی تحریک کی دھمکی پر گرفتار کیا گیا تھا۔ وجوہات مطالبہ کرتی ہیں کہ وہ اپنی دھمکی واپس لیں۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے ۳۱ ویں سالانہ اجلاس میں شرکت کے لئے کراچی آمد پر ان کا پرجوش استقبال کیا گیا۔
دسمبر ۲۴، ۲۶	کراچی میں آل انڈیا مسلم لیگ کے ۳۱ ویں سالانہ اجلاس کی صدارت کی۔ خطبہ استقبالیہ اردو میں استقبالیہ کمیٹی کے چیرمین جی ایم سید نے دیا جس میں انہوں نے مسلم قومیت اور پاکستان کو ثابت کرنے کے لئے علامہ اقبال کے کثرت سے حوالے

دیئے جناح نے ہندوؤں اور حکومت سے کسی سمجھوتے پر پہنچنے کے لئے رضامندی کا اظہار کیا لیکن باعزت طور پر۔

۲۵ دسمبر کراچی میونسپل کارپوریشن کی جانب سے دیئے گئے شہری استقبالیہ میں شرکت کی۔

۲۶ دسمبر کراچی کے اجلاس میں اپنے اختتامی خطاب میں کہا کہ قرآن ایک عظیم کتاب ہے جو ہندوستان کے مسلمانوں کا دائمی سہارا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ جیسے جیسے ہم آگے بڑھتے جائیں گے ہم میں مزید یکجہتی پیدا ہوتی چلی جائے گی کیونکہ ہمارا ایک خدا، ایک کتاب ایک پیغمبر ہے اور ہم ایک قوم ہیں۔

۲۹ دسمبر کراچی سٹی مسلم لیگ کی جانب سے دیئے جانے والے استقبالیہ میں شرکت کی۔

۱۹۴۴ء

۵ جنوری کراچی میں ایک انٹرویو میں بتایا کہ مسلمانوں کے بارے میں ہندو پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے جس کا اظہار امرتسر اور بمبئی میں ہونے والی ہندو مہاسبھا اور دوسری تنظیموں کی کانفرنس سے ہوتا ہے۔

۶ جنوری کراچی میں ایک انٹرویو میں وائسرائے کو گاندھی کا خط دکھاتے ہوئے اس امر کی نشاندھی کی کہ مسلم لیگ کے بارے میں کانگریس کی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے۔

۲ فروری بمبئی ضلع کی مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن کے جلسے سے خطاب کیا۔

آل انڈیا ریلوے مسلم ایمپلائز ایسوسی ایشن دہلی کے ایک اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مسلمانوں سے کہا کہ وہ حکومت سے اس وقت تک مطالبہ کرتے رہیں جب تک کہ

حکومت راہ راست پر نہ آجائے۔

فروری ۱۷ ایک تار میں چرچل کی توجہ عرب سوال اور امریکی یہودیوں کے پروپیگنڈہ کی جانب مبذول کرائی جو کہ شدید بدگمانیاں پیدا کررہا ہے۔

فروری ۲۷ آل انڈیا ریلوے مسلم ایمپلائز ایسوسی ایشن کے عربک کالج دہلی میں منعقد ہونے والے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے افسوس کا اظہار کیا کہ ہماری بدقسمتی سے ہندوستان میں ریلوے کو قومیانے کے عمل نے امراء اور غرباء کو ان کے متعلقہ مقامات پر ہی رکھا ہے۔

فروری ۲۹ نئی دہلی میں نیوکرانیکل کے نمائندے اسٹیوارٹ ایمینی کو انٹرویو دیا۔

مارچ ۸ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی وائس چانسلر ڈاکٹر ضیاء الدین احمد کی جانب سے دیئے گئے ظہرانے سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہندو اور مسلمان ہمیشہ سے دو مختلف وجود رہے ہیں صرف وہ اس کا احساس نہیں رکھتے تھے۔

مارچ ۹ علی گڑھ مسلم اسٹوڈنٹس یونین کی تقریب میں خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا کہ پاکستان کے مطالبے کو تسلیم کرنے کا مطلب ہندو اور مسلمان دونوں کے لئے آزادی ہوگا۔

مارچ ۱۰ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، مسلم لیگ علی گڑھ کے جلسہ میں مسلم خواتین سے پاکستان کے لئے کام کرنے کی اپیل کی۔

مارچ ۱۳ علی گڑھ میں ایک عوامی اجتماع سے خطاب کیا۔

مارچ ۱۸ مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن پنجاب کے سالانہ اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے اعلان کیا کہ ۹۹ فیصد مسلمان مسلم لیگ کی حمایت پر کمربستہ ہیں۔

علامہ مشرقی کے خط کا جواب دیا۔

مارچ ۱۹ مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن پنجاب کے لاہور میں اختتامی اجلاس میں کمیونسٹ پارٹی کو متنبہ کیا کہ وہ مسلمانوں سے دور رہیں۔

مارچ ۲۰ پنجاب کی مجلس قانون ساز کے مسلمان ممبران کی لاہور میں منعقدہ کانفرنس میں شرکت کی۔

مارچ ۲۳ یوم پاکستان پر پیغام جاری کیا۔

پنجاب یونیورسٹی یونین کی جانب سے پیش کئے جانے والی سپاسنامہ کے جواب میں یونین کے غیر مسلم ارکان کو یقین دلایا کہ اپنے مطالبات پیش کرتے وقت مسلمانوں کے دل میں غیر مسلموں کے خلاف معمولی سی بھی رنجش نہیں ہے۔

مارچ ۲۴ لاہور میں سکھ طلباء کے ایک گروپ سے پاکستان اسکیم کی وضاحت کرتے ہوئے کہا میری رائے میں ہر قوم کو حق خود اختیاری کا حق حاصل ہے اور میں سکھوں کے اس حق سے انکار نہیں کرنا چاہتا۔

مسلم ایوان تجارت کی جانب سے انہیں ایک استقبالیہ دیا گیا۔

مارچ ۲۷ اسلامیہ کالج برائے خواتین لاہور کی طالبات سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسلم معاشرہ میں بہت سی خرابیاں اور غیر اسلامی رسوم و عقائد باہر سے در آئے ہیں اور یہ مسلم تعلیمی اداروں کا فرض ہے کہ وہ اپنے بچوں کی صحیح خطوط پر تربیت کریں تاکہ وہ اسلامی زندگی گزار سکیں۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے مسلم ایمپلائز ایسوسی ایشن سے لاہور میں خطاب کیا اور ان کی جانب سے عطیہ وصول کیا۔

مارچ ۳۱ فارمن کرسچین کالج لاہور کے ایک اجلاس میں شرکت کی۔

اپریل ۲ لاہور میں ایک عوامی اجتماع سے اردو میں خطاب کرتے ہوئے

کہا کہ مسلمانوں کی حالت ہر شعبہ میں افسوسناک ہے۔ انہیں مسلم لیگ کو منظم اور مضبوط کرنے کی نصیحت کی اور کہا کہ مسلم لیگ ایک عوامی جماعت ہے۔

اپریل ۴ لاہور میں ایک عوامی اجتماع میں مسلمانوں کی ہر شعبہ زندگی میں افسوسناک حالت کو بہتر بنانے کے لئے پنجاب کے تمام اضلاع میں آل انڈیا مسلم لیگ کو مضبوط کرنے پر زور دیا۔ اس الزام کی تردید کی کہ آل انڈیا مسلم لیگ نوابوں اور امراء کی جماعت ہے۔ اسی اجلاس میں نواب آف ممدوٹ نے اعلان کیا کہ محمد علی جناح لاہور میں مستقل رہائش اختیار کر رہے ہیں۔

اپریل ۱۲ احمد ایم اے ایچ اصفہانی (کلکتہ) نے ایک خط میں، منصوبہ بندی کمیٹی کے ممبر بننے سے متعلق ان کا عندیہ دریافت کیا، جس کی تجویز دسمبر ۱۹۴۳ء میں آل انڈیا مسلم لیگ کے کراچی اجلاس میں دی گئی تھی اس تجویز کا مقصد ہندوستان اور خاص طور پر پاکستان کے علاقوں میں موجود حالات کا سروے اور تجزیہ کرنا تھا تاکہ آل انڈیا مسلم لیگ کے رہنماؤں کو ملک کی تجارتی اور زراعتی سرگرمیوں میں شرکت کرنے کیلئے تیار کیا جاسکے۔

آئی آئی چندریگر کو بھی تحریر کیا کہ وہ حبیب بینک لمٹیڈ کے محمد حبیب یا محمد ہاشم پریم جی سے آل انڈیا مسلم لیگ کی منصوبہ بندی کمیٹی میں کام کرنے کے لئے کہیں۔

اپریل ۱۸ راج گوپال اچاریہ نے اپنا تقسیم کا فارمولا انہیں ارسال کیا۔

اپریل ۲۴ دہلی میں آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کی صدارت کی۔

اپریل ۲۷ جناح، خضر حیات بات چیت کی ناکامی پر لاہور میں بیان جاری کیا، خضر حیات خان ٹوانہ کو دو خطوط بھی تحریر کیے۔

اپریل ۳۰ سیالکوٹ میں پنجاب مسلم لیگ کانفرنس میں شرکت کی۔
سیالکوٹ میں پنجاب مسلم لیگ کے عام اجلاس میں سردار شوکت حیات پر حکومت کے مظالم کو غیر آئینی قرار دیا۔

مئی ۳ مسلم لیگ یونینسٹ تنازعہ پر پنجاب کے غیر مسلم وزیر کے مشترکہ بیان کا جواب دیا۔

مئی ۹ علامہ مشرقی نے ان پر ایک خط میں زور دیا کہ وہ گاندھی سے ملاقات کریں اور معاہدہ کے لئے کوشش کریں۔ مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن سیالکوٹ کے ممبران سے خطاب کیا انہوں نے کہا کہ ہمارے اپنے مسلم بھائی پاکستان کے حصول میں رکاوٹیں ڈال رہے ہیں۔ جس سے مجھے بہت تکلیف ہوتی ہے۔ انہوں نے ایسے تمام عناصر سے درخواست کی کہ وہ چھوٹے چھوٹے اختلافات کو ختم کرکے ایک مسلم پرچم تلے جمع ہو جائیں۔

مئی ۲۴۔ کشمیری صحافیوں سے گفتگو کی۔

مئی ۲۵۔ کشمیری صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ "کشمیر کی تقسیم کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا"۔

مئی ۳۰۔ پنجاب کی صوبائی مسلم لیگ کے صدر، نواب افتخار حسین خان آف ممدوٹ نے ایک اخباری انٹرویو میں محمد علی جناح، گاندھی پیکٹ کی ضرورت پر زور دیا۔

جون ۳۔ ہاشم پریم جی سے ایک خط میں کہا کہ اگرچہ وہ مسلم لیگ کے رکن نہیں ہیں لیکن اس کے باوجود مسلمانوں کے لئے کام کریں۔

جون۔ سری نگر میں کشمیر مسلم نیشنل کانفرنس میں شرکت کی۔

جون ۲۰۔ سری نگر میں مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن سے خطاب کیا۔

جون ۲۸۔ میاں بشیر احمد کو خط ارسال کیا۔

جولائی ۲۔ راج گوپال اچاریہ کو ان کے ۳۰ جون کے خط کے جواب میں سری نگر سے تار ارسال کیا۔

جولائی ۵۔ راج گوپال اچاریہ کو ایک تار ارسال کیا۔

جولائی ٦۔ یتیم خانہ اور مدرسہ انجمن فیض الاسلام، راولپنڈی کے آرگنائزر غلام قادر کو ایک خط میں اپنے راولپنڈی آنے کے پروگرام کی بابت تحریر کیا۔

جولائی ۹۔ راج گوپال اچاریہ کے ساتھ ہندو مسلم سمجھوتے کے فارمولے پر ہونے والی خط وکتابت اخبارات کو جاری کر دی۔

جولائی ۱۷۔ گاندھی نے راج گوپال اچاریہ اور جناح کی خط وکتابت جاری ہونے کے بعد محمد علی جناح کو خط تحریر کیا جس میں ان سے ملاقات کی خواہش کا اظہار کیا، گاندھی نے انہیں یقین دلایا کہ وہ نہ تو مسلمانوں کے دشمن ہیں اور نہ اسلام کے۔

جولائی ۲۴۔ گاندھی کو خط تحریر کیا اور کہا کہ وہ وسط اگست میں ان سے ملاقات کریں۔

جولائی ۲۵۔ کشمیر میں مسلمانوں کی پوزیشن کے بارے میں اخباری بیان جاری کیا۔ کشمیر کی صورتحال کے بارے میں ایک اخباری بیان میں کشمیری مسلمانوں کے درمیان اتحاد پر زور دیا، ریاستی حکومت سے کہا کہ تحریر و تقریر کی آئینی آزادی ہونی چاہئے جو کہ کسی بھی مہذب حکومت کے تحت ہر شہری کا بنیادی حق ہے۔ حکومت کشمیر سے آزادی تقریر کے لئے مطالبہ کیا اور شیخ عبداللہ کی چالوں پر افسوس کا اظہار کیا۔

جولائی ۲٦۔ چوہدری غلام عباس کے ہمراہ سری نگر سے لاہور روانہ ہوگئے۔ بارہ مولا میں پیش کئے جانے والے ایک سپاسنامہ کے

جواب میں نصیحت کی کہ باہمی اختلافات آپس میں مذاکرات کے ذریعہ ختم کیۓ جائیں۔ کشمیر کے مسلمانوں کا ان کی مہمان نوازی اور عزت افزائی پر شکریہ ادا کیا۔

جولائی ۲۸۔ راولپنڈی میں ایک جلسہ عام سے خطاب کیا۔

جولائی ۲۹۔ آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کو گاندھی کے خط کی بابت مطلع کیا جس میں ان کے ساتھ ملاقات کی تجویز پیش کی گئی تھی۔ تجویز کو قبول کرنے پر رضامندی ظاہر کی۔ حالیہ سیاسی صورتحال کا راج گوپال اچاریہ کے فارمولے کی اشاعت کے حوالے سے جائزہ لیا۔

جولائی ۳۰۔ آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے اجلاس کی صدارت کی جس نے انہیں مسلمانوں کے مسئلہ پر گاندھی سے مذاکرات کا اختیار دیا۔ راج گوپال اچاریہ کے فارمولے کا تجزیہ اور گاندھی کے ساتھ خط و کتابت کونسل کے سامنے پیش کی۔

جولائی ۳۱۔ لاہور میں مسلم لیگ کانفرنس میں شرکت کی۔ پریس کانفرنس سے خطاب کیا عبوری حکومت کے بارے میں گاندھی اور راج گوپال اچاریہ کی نکتہ نظر اور مستقبل کے آئینی ڈھانچے کے نتائج و عواقب پر مفصل روشنی ڈالی۔ گاندھی سے جلد ہی ملاقات کر کے ہندو مسلم اختلافات کو ختم کرانے کی امید ظاہر کی۔ مسلمانوں کو قومی جدوجہد کے مرکزی دھارے یعنی آل انڈیا مسلم لیگ میں شمولیت کا مشورہ دیا۔

اگست ۴۔ آل انڈیا مسلم لیگ منصوبہ بندی کمیٹی کے ممبران کا تقرر کیا۔

اگست ۵۔ لاہور میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن پنجاب اور پنجاب اسٹوڈنٹس فیڈریشن کے نمائندوں کو انٹرویو دیا۔

لاہور میں ایک اخباری بیان میں سکھ لیڈروں کو پاکستان میں ان کے حقوق کی یقین دہانی کرائی اور ان سے اپیل کی کہ وہ پاکستان کے حصول کی راہ میں رکاوٹیں پیدا کرنے سے گریز کریں۔

۷۔ اگست مس فاطمہ جناح کے ہمراہ بھوپال پہنچے۔

۱۷۔ اگست گاندھی کو ایک تار کے ذریعہ مطلع کیا کہ وہ تیز بخار کے سبب ان سے ۱۹ اگست کو ملاقات کرنے سے معذور ہیں انہوں نے کہا کہ وہ صحت یاب ہونے پر جلد ہی انہیں نئی تاریخ سے مطلع کریں گے۔

ڈراودستان کے مسئلہ پر نیکر راماسوامی کے ۹ اگست کے خط کا جواب دیا انہوں نے کہا کہ انہیں ان کے ڈراودستان کے مطالبہ پر کوئی اعتراض نہیں اور وہ اسے متعلقہ افراد پر چھوڑتے ہیں۔

۲۶۔ اگست پروفیسر محمد اعظم کو ایک خط میں کارلائل کی کتاب ''ہیرو اور ہیرو ورشپ'' کے اردو ترجمہ کے بارے میں لکھا کہ اسے انہوں نے انگریزی میں پڑھا ہے، جب وہ انگلینڈ میں طالب علم تھے اور وہ کارلائل کے بہت زیادہ گرویدہ تھے۔

راغب احسن سے ایک خط میں بہار، بنگال اور ہندوستان کے نقشوں کی درخواست کی۔

۳۱۔ اگست علی ظہیر کے ۲۵ جولائی ۱۹۴۴ء کے ایک خط کے جواب میں تمام اہل تشیع سے اپیل کی کہ وہ دیگر مسلمانوں کی مانند آل انڈیا مسلم لیگ کے پرچم تلے متحد ہو جائیں انہوں نے اہل تشیع کا خطرہ بھی دور کیا کہ مسلم لیگ ان کے ساتھ بہتر سلوک نہیں کرے گی۔

ڈربن کی تعلیمی اور ثقافتی کانفرنس کے موقع پر جنوبی افریقہ

کے مسلمانوں کے لئے پیغام ارسال کیا۔

ستمبر ۷۔۲۔۹۔ محمد علی جناح اور گاندھی کی گفتگو اور خط و کتابت جاری رہی۔ صلح کی تفصیلات پر بات چیت ناکام رہی۔ گاندھی کے نام ۱۷ر ستمبر کو ایک خط میں اعادہ اور یقین ظاہر کیا کہ آل انڈیا مسلم لیگ ہندستان کے مسلمانوں کی واحد معتبر اور نمائندہ تنظیم ہے اسی خط میں قرارداد لاہور میں لفظ "ریاستوں" کے استعمال سے پیدا ہونے والا ابہام بھی دور کیا۔

ستمبر ۱۱۔ سید عبدالعزیز سے ایک خط میں ان کی علالت پر ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جیسے ہی گاندھی کے ساتھ مذاکرات سے فرصت ملی وہ ان سے ملاقات کریں گے۔

مولانا محمد اکرم خان کو بھی ان کی مملکت ر ریاست مشرقی پاکستان پر مشتمل ریاست سے متعلق ان کے منصوبے کے بارے میں خط تحریر کیا۔

ستمبر ۱۵۔ ظفرالملک کے ۱۲ر ستمبر کے خط کے جواب میں کہا کہ ۲۱ر رمضان کو حضرت علیؓ کے یوم شہادت کے طور پر، شیعہ اور سنی عقیدے کے سوال کی تخصیص کے بغیر منایا جاتا ہے۔

ستمبر ۳۰۔ انجمن فیض الاسلام راولپنڈی کے مہتمم راجہ غلام قادر کو عطیہ کے طور پر پانچ سو روپیہ ارسال کئے۔

گاندھی کے اس بیان کو غلط قرار دیا کہ گاندھی جناح خط و کتابت محمد علی جناح کے دفتر سے افشاں ہوئی ہے۔

اکتوبر ۴۔ ایک پریس کانفرنس میں بمبئی مذاکرات کے بارے میں گاندھی کے بیان پر تنقید کی۔

محمد علی جناح۔ گاندھی خط و کتابت کے بارے میں بمبئی میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔

اکتوبر ۶۔ غیر ملکی نمائندے کو بمبئی میں انٹرویو دیا۔
اکتوبر ۱۴۔ روزنامہ "ورکر" (لندن) کے نمائندے نے بمبئی میں انٹرویو لیا۔
اکتوبر ۱۸۔ ایک اخباری بیان میں ایڈورڈ تھامسن کو ۱۹۳۹ میں ان کے دورہ ہندوستان کے موقع پر کوئی انٹرویو دینے کی تردید کی۔
اکتوبر ۱۹۔ بنگال صوبائی مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کے رکن راغب احسن کا بہار و بنگال اور ہندوستان کی سیاست کے بارے میں بہت سی معلومات فراہم کرنے اور ان کے ساتھ پاکستان منصوبے میں شامل ہونے والے عظیم تر بنگال پر ان کے خیالات کے لئے شکریہ ادا کیا۔
اکتوبر ۲۲۔ ویول نے ایمری کو تار دیا کہ محمد علی جناح اور گاندھی کے پاس صورتحال کی عقدہ کشائی کا اختیار ہے اس لئے انہیں نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔
اکتوبر ۲۸۔ مسلم ایوان تجارت کی جانب سے دیئے جانے والے استقبالیہ میں تقریر کی اور اس بات کی تردید کی کہ مسلمان فرقہ پرست اور ہندو قوم پرست ہیں۔ انہوں نے کہا کہ "ہندو دنیا میں سب سے غیر معمولی لوگ ہیں۔ ہندو کہتے ہیں ہندو اور مسلمان بھائی ہیں لیکن جب بیلٹ بکس کھلتے ہیں تو تمام ہندو متحد ہو کر ایک جانب کھڑے ہوتے ہیں اور مسلمانوں کو تنہا چھوڑ دیا جاتا ہے۔
مسلم ایوان تجارت کی جانب سے دیئے جانے والے استقبالیہ میں شرکت کی۔
نومبر ۸۔ عبدالستار خیری کو خط تحریر کیا۔
حاجی عبدالستار اسحٰق سیٹھ نے اسمبلی میں شکایت کی کہ

عیدالفطر کے موقع پر آل انڈیا ریڈیو سے محمد علی جناح کا پیغام مکمل نشر نہیں کیا گیا جبکہ گاندھی کا مکمل پیغام نشر کیا گیا ایک سرکاری ممبر نے اس الزام کی تردید کی۔

نومبر ۱۲۔ دہلی میں فٹ بال ٹورنامنٹ کا افتتاح کیا۔

نومبر ۱۴۔ روہتک میں ہندو مسلم فسادات کے موقع پر آل انڈیا مسلم لیگ کے کارکنوں کی جانب سے کئے جانے والے اقدامات سے متعلق اطلاعات کی فراہمی پر شاہ نواز خان کا شکریہ ادا کیا۔

دسمبر ۵۔ وزیراعلی سندھ سر غلام حسین ہدایت اللہ سے اپنی گفتگو کے بارے میں بیان جاری کیا۔

دسمبر ٦۔ وائسرائے سے ملاقات کی اور وائسرائے کو بتایا کہ ہندوستان میں ہندو مسلم اتحاد کے تصور کو عملی صورت دینے کے لئے گزشتہ تیس سال تک کوششیں کی گئیں اور یہ کوشش مکمل طور پر ناکام ہوگئیں۔ پاکستان ضروری بھی ہے اور مسلمانوں کی خواہش کے مطابق بھی پاکستان ہی مسلمانوں کے لئے آخری حل ہے اس فیصلہ تک پہنچنے میں رہنمائی کانگریس کے تجربے نے کی ہے۔

دسمبر ۹۔ یوم اقبال کی تقریبات پر بیان جاری کیا۔

دسمبر ۱۲۔ شمالی مغربی سرحدی صوبے کے معاملات پر نئی دہلی سے بیان جاری کیا۔

دسمبر ۱۴۔ غیر جماعتی کانفرنس کے سلسلہ میں سر تیج بہادر سپرو کے ۱۰ر دسمبر کے خط کا جواب دیا۔

دسمبر ۱۸۔ علامہ مشرقی نے انہیں اور گاندھی کو دوبارہ ملاقات کرنے کے لئے تار دیا۔

دسمبر ۲۴۔ مسلم ایوان تجارت کراچی کے استقبالیہ میں شرکت کی۔

۱۹۴۵ء

جنوری ۵ بمبئی کے گورنر لملے سے پاکستان کے مطالبہ پر گفتگو کی۔ برطانوی اخبارات اور عوام الناس کے ہندو اور کانگریس کے پروپیگنڈے سے متاثر ہونے پر اپنی تشویش کا اظہار کیا۔

جنوری ۷ سندھ وزارت کی آئینی پوزیشن اور مسلم لیگ کے معاملات پر بمبئی سے اخباری بیان جاری کیا۔

جنوری ۱۳ میونسپل کمیٹی احمد آباد کی جانب سے دیئے جانے والے ایک استقبالیہ میں شرکت کی، انہوں نے اعلان کیا کہ پاکستان کے منصۂ شہود پر آنے کا مطلب ملک کی آزادی ہے۔

جنوری ۱۴ چوتھی گجرات مسلم ایجوکیشنل کانفرنس احمد آباد کا افتتاح کیا۔ مسلمانوں کو تعلیمی سہولتوں سے بھرپور استفادہ کرنے کا مشورہ دیا۔

جنوری ۱۵ احمد آباد مسلم اسٹوڈنٹس یونین کے جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا کہ ہندوستان کی بیماریوں کا واحد علاج، پاکستان کا منصوبہ ہے۔ ان کی ۶۸ ویں سالگرہ کی تقریبات سے متعلق عوامی اجتماعات منعقد کرنے والے حیدرآباد (دکن) کے مسلمانوں کے نام پیغامات ارسال کئے۔

جنوری ۱۶ احمد آباد میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کیا، ایک عوامی اجتماع میں کہا کہ کانگریس کی طرف سے قرار داد لاہور کو تسلیم کرنے کے اعلان اور آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی "ہندوستان چھوڑ دو" قرار داد پر نظر ثانی ملک کی جلد آزادی کی طرف اقدامات ثابت ہونگے۔

جنوری ۲۲ انہوں نے اعلان کیا کہ اس گفتگو کے حوالے سے ان کا نام لینے کی قطعا کوئی ضرورت نہیں ہے جو شاید لیاقت علی اور

ڈیسائی کے درمیان ہوئی ہے۔

۳۱ جنوری — جی ایم سید اور سر غلام حسین ہدایت اللہ سے ملاقات کے بعد سندھ کی وزارتی صورت حال پر ایک اخباری بیان جاری کیا انہوں نے کہا کہ ”ہمیں تمام ذاتی جھگڑوں کو بالائے طاق رکھ کر خود کو متحد ثابت کرنا چاہیے، سندھ بیدار ہوگا اور میری اپیل کا گرم جوشی سے جواب دے گا- اور ہمارے پاکستان کے حصول کے مقصد میں سب سے ناگزیز اور اہم کردار ادا کرے گا۔“

یکم فروری۔ — سید عبدالعزیز کو ہدایت کی کہ وہ کسی کانگریسی رہنما سے اس وقت تک خط و کتابت نہ کریں جب تک کہ کانگریس اور مسلم لیگ نے اُسے اس کا اختیار نہ دیا ہو- کانگریسی مسلمانوں کو ”غدار“ قرار دیا۔

۱۲ فروری — ایک اخباری بیان جاری کیا کہ جس میں سندھ میں مسلم لیگی رہنماؤں خصوصا ہدایت اللہ اور سید سے اپنے اختلافات ختم کرنے کی اپیل کی- انہوں نے کہا کہ انہیں اس بات کی خوشی ہے کہ قاضی عیسٰی کے مشورے سے صوبائی مسلم لیگ کے انتخابات، صدر جی ایم سید اور سندھ صوبائی مسلم لیگ ورکنگ کمٹی کے درمیان اطمینان بخش طور پر تکمیل کو پہنچ گئے۔

۲۱ فروری — راغب احسن کو تحریر کیا کہ بنگال کے اور آسام کے بارے میں ان کے اٹھائے ہوئے معاملات پر آل انڈیا مسلم لیگ ایکشن کمیٹی ضرور غور کرے گی۔

۲۸ فروری — جی ایم سید کو اپنے رہنما اور پارٹی کو نظر انداز کرنے پر سخت الفاظ پر مشتمل ایک ٹیلیگرام ارسال کیا۔

۷ مارچ — ویول نے ملاقات ملتوی کردی۔

مارچ ۹ کلکتہ میں آل انڈیا مسلم لیگ کی کانفرنس کی کامیابی پر راغب احسن کو تار ارسال کیا۔ پاکستان کے حصول پر اپنے یقین کا اظہار کیا۔

مارچ ۲۳ دہلی سے یوم پاکستان کے موقع پر ایک پیغام میں مسلمانوں سے اپیل کی کہ پاکستان کی تخلیق کے لئے ہر قسم کی قربانیاں دیں۔

اپریل ۲ نئی دہلی سے ایک بیان میں سپرو کمیٹی کی رپورٹ کو "کانگریس کی تیار کردہ" قرار دیا۔

اپریل ۸ ناظم الدین کے ۳۱ مارچ کے خط کے جواب میں ان کو بنگال میں حالیہ تبدیلیوں کے بارے میں تحریر کیا۔

اپریل ۱۴ خان آف قلات کو تحریر کیا کہ خرابی صحت کی بناء پر وہ بمبئی کے نزدیک کسی ہل اسٹیشن کی جانب روانہ ہو رہے ہیں جہاں وہ جون کے پہلے ہفتہ تک آرام کریں گے۔

اپریل ۱۵ بنگال میں وزارت کے قیام سے متعلق ناظم الدین کے ۱۴ر اپریل کے خط کا جواب دیا۔

اپریل ۲۵ میاں بشیر احمد کے خط کا جواب دیا۔

مئی ۲۱ ماتھران مسلم اسکول کی تقسیم انعامات کی تقریب سے بہ حیثیت مہمان خصوصی خطاب کرتے ہوئے مسلمانوں پر زور دیا کہ وہ اپنی تعلیمی پستی کو دور کرنے کے لئے اپنی مکمل توانائیاں استعمال کریں۔ ماتھران سے کاٹھیاواڑ مسلم اسٹوڈنٹس کانفرنس کے نام جاری کئے جانے والے پیغام میں طالب علموں پر زور دیا کہ وہ عظیم مستقبل کے لئے خود کو اہل بنانے کی خاطر سخت جدوجہد کریں۔ انہوں نے کہا کہ "پاکستان کا مطلب صرف ہم مسلمانوں کے لئے نہیں بلکہ اس وسیع برصغیر میں قیام پذیر تمام طبقات کے لئے آزادی کا حصول ہے" ہمارے لئے

پاکستان زندگی اور موت کا مسئلہ ہے۔ سامراجی غلبہ کی زنجیروں کو توڑنے اور ہندو راج کے پنجہ ستم اور غلامی سے بچنے کا واحد راستہ، پاکستان کا قیام ہے، ایک قومی گھر جہاں ہم اسلامی ثقافت اور طرز حیات کے مطابق امن و عزت سے رہ سکیں۔

مئی ۲۵ برطانوی وزیراعظم لارڈ ایٹلی سے فلسطین کے بارے میں برطانوی پالیسی کی وضاحت کرنے اور ہندوستان کے مسلمانوں کے اعتماد کو مجروح نہ کرنے کی اپیل کی۔

مئی ۲۶ ذوالفقار علی بھٹو نے مسوری سے ایک خط تحریر کیا۔ اگرچہ وہ اسکول کے طالب علم تھے لیکن انہیں شیخ عبداللہ اور ڈاکٹر خان صاحب کی آل انڈیا مسلم لیگ کے خلاف تقریروں کو پڑھنے کے بعد خط لکھنے کی تحریک ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کو ایک پرچم تلے متحد کرنے کی بنا پر وہ محمد علی جناح پر فخر محسوس کرتے ہیں۔ امید ظاہر کی کہ سندھ کی سیاست میں بہتری ہوگی اور سندھ حصول پاکستان میں اہم کردار ادا کرے گا

مئی ۳۰ لیاقت علی خان نے کلکتہ میں ایک انٹرویو میں کہا محمد علی جناح نے گاندھی کی ستمبر کی تجویز کو مسترد کردیا ہے کیونکہ یہ تجویز "پاکستان کی تضحیک" ہے۔

جون ۲ راغب احسن کا کئی تجاویز ارسال کرنے پر شکریہ ادا کیا اور کہا کہ ان کے پوری طرح صحت مند اور سیاست میں حصہ لینے کے قابل ہونے پر آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی ان تجاویز پر غور کرے گی۔

جون ۳ شام اور لبنان کی سیاسی صورت حال پر اپنی رائے کا اظہار کیا ایک بیان میں شام و لبنان کے واقعات اور مسلمانوں کی حالت زار کے لئے چارلس ڈیگال کی مذمت کی۔

جون ۱۴ لارڈ ویول نے انہیں ۲۵ جون کو منعقد ہونے والی شملہ کانفرنس میں شرکت کے لئے تار دیا- کانفرنس کے آغاز سے قبل ان سے ملاقات کرنے کی خواہش کا بھی اظہار کیا۔

جون ۱۵ لارڈ ویول کو ایک ٹیلیگرام کے ذریعہ شملہ کانفرنس ملتوی کرنے کا مشورہ دیا تاوقتیکہ وہ آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی سے مشاورت کرنے کے قابل ہو جائیں۔

جون ۱۶ وائسرائے کی جانب سے ایک اور تار موصول ہوا- شملہ کانفرنس میں شرکت پر رضامند ہو گئے۔

جون ۱۸ این ڈبلیو ایف پی مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن، کے پشاور میں ہونے والے ایک اجتماع کے لئے پیغام ارسال کیا۔

جون ۲۵ شملہ کانفرنس میں شرکت کی، ویول فارمولے پر (فرقہ، ہندو ۵، مسلم ۵، اقلیتیں ۲) پر گفتگو کی- وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل میں تمام مسلمانوں کی نامزدگی کا حق آل انڈیا مسلم لیگ کو ہوگا- اس سوال پر کانفرنس ناکام ہو گئی۔

جون ۲۵ شملہ کانفرنس کے افتتاح اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ابوالکلام آزاد نے وہ نکات اٹھائے ہیں جن کا فوری تجاویز سے مکمل طور پر کوئی تعلق نہیں- کانگریس ایک فرقہ پرست جماعت ہے کیوں کہ وہ صرف ہندوؤں کی نمائندگی کرتی ہے- مسلمان پاکستان کے بنیادی اصول کے سوا کسی آئین پر رضامند نہیں ہونگے۔

جون ۲۹ لارڈ ویول کی تجاویز پر اخباری بیان جاری کیا۔

جولائی ۱۴-۶ آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کے اجلاس کی شملہ میں صدارت کی جس نے ایگزیکٹو کونسل کی تشکیل کے سلسلے میں

وائسرائے کے ساتھ خط و کتابت پر غور کیا۔

جولائی ۷ ایگزیکٹو کونسل کی تشکیل کی بابت آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کا فیصلہ ایک خط میں وائسرائے کو پہنچایا۔ وائسرائے لارڈ ویول کو ان (وائسرائے) کی مجوزہ ایگزیکٹو کونسل میں مسلم لیگی ممبران کی شمولیت کے لئے نام دینے کی تجویز کے بارے میں آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کے نقطہ نظر سے مطلع کیا۔

جولائی ۸ وائسریگل لاج (شملہ) میں لارڈ ویول سے نوے منٹ تک ملاقات کی۔

جولائی ۹ وائسرائے کو آگاہ کیا کہ چونکہ وہ (وائسرائے) آل انڈیا مسلم لیگ کی طرف سے تمام مسلم ممبران کی شمولیت کی ضمانت دینے کے قابل نہیں اس لئے محمد علی جناح بھی اس پوزیشن میں نہیں ہیں کہ وہ ان کی مجوزہ ایگزیکٹو کونسل میں شمولیت کے لئے آل انڈیا مسلم لیگ کے ممبران کے نام دے سکیں کیوں کہ آل انڈیا مسلم لیگ بنیادی اصولوں سے روگردانی نہیں کر سکتی۔

جولائی ۱۴ اخباری نمائندے سے گفتگو کرتے ہوئے ویول کے منصوبے کو مسلمانوں کے لئے پھندا اور موت کا وارنٹ قرار دیا۔ گاندھی اور خضر حیات کی پنجاب میں مسلمانوں کو منتشر کرنے کی کوششوں پر تنقید کی۔ شملہ کانفرنس کے آخری اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کانگریس متحدہ ہندوستان چاہتی ہے جبکہ مسلم لیگ پاکستان، لہذا یہ دونوں مکمل طور پر ایک دوسرے کی ضد ہیں۔

جولائی ۱۵ شملہ کانفرنس کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اگر ماسٹر تارا سنگھ اور دوسرے اپنا نمائندہ منتخب کر سکتے ہیں

تو مسلم لیگ بھی تمام مسلم ممبران کے انتخاب کے حق پر اصرار کرنے میں حق بجانب ہے۔

جولائی ۱۶ ایک بیان میں مسلمانوں سے مسلم لیگ کے انتخابی فنڈ میں عطیات دینے کی اپیل کی۔

جولائی ۱۸ ایک اخباری بیان میں حکومت پر زور دیا کہ وہ ویول، آزاد، خط و کتابت شائع کرے تاکہ عوام جان سکیں کہ کانگریس اور وائسرائے کے درمیان حقیقتاً کیا ہوا ہے۔

جولائی ۲۱ انہوں نے اعلان کیا کہ وہ اس سوال پر روشنی ڈالیں گے کہ شملہ کانفرنس کی ناکامی کا ذمہ دار کون تھا۔

اگست ۳ آزاد، ویول خط و کتابت کے اجراء کا مطالبہ کیا۔

اگست ۶ بمبئی میں تقریر کرتے ہوئے شملہ کانفرنس کی ناکامی کی وجوہات کا انکشاف کیا- پاکستان کی بنیاد پر مستقل آئینی حل پر زور دیا اور کہا کہ مجھے چاندی کی گولیاں دیجئے اور میں اپنی ذمہ داری پوری کروں گا- بمبئی میں ایک عوامی اجتماع سے خطاب کیا جو انہیں عطیہ پر مشتمل پرس پیش کرنے کے لئے منعقد کیا گیا تھا۔

اگست ۹ کانگریس کے صدر مولانا ابوالکلام آزاد لور وائسرائے سے اخبارات کے ذریعے اپیل کی کہ شملہ خط و کتابت اخبارات کو جاری کی جائے۔

اگست ۱۱ پورٹ آف اسپین، ماریشس کے مسلمانوں کی جانب سے دورے کی دعوت قبول کرلی۔

اگست ۱۲ بمبئی میں ایک عوامی جلسہ کی صدارت کی جس میں انتخابات کے لئے فنڈ جمع کئے گئے۔

اگست ۱۴ آزاد، ویول خط و کتابت کے بارے میں ایک اخباری بیان جاری

کیا۔

اگست ۲۰ ایک تار میں خان عبدالقیوم خان کی مسلم لیگ میں شمولیت کا خیر مقدم کیا۔

اگست ۲۲ وائسرائے کو ایک تار میں کشمیر کی بدترین صورتحال سے آگاہ کیا اور کہا کہ وائسرائے اور سلطنت برطانیہ کے نمائندے کی حیثیت سے یہ ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ کشمیر کے مسلمانوں کو غنڈہ ازم کے راج سے محفوظ رکھنے کے اقدامات کریں۔

اگست ۲۷ قیوم خان سے ایک خط میں کہا کہ مسلمانوں کے مسلم لیگ کے پرچم تلے اجتماع کے لئے وہ شمالی مغربی سرحدی صوبے پر پوری توجہ دیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ مولانا اکرم خان کے آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کے ممبر ہونے پر فخر محسوس کرتے ہیں۔

اگست ۳۰ مسلمانوں سے مسلم لیگ کے پرچم کے گرد جمع ہونے کی اپیل کی، ایک بیان میں سر فیروز خان نون کے وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کی رکنیت سے مستعفی ہونے اور مسلم لیگ میں شمولیت کا خیر مقدم کیا۔

ستمبر ۱ کراچی میں ایک تقریر میں سندھ کے مسلمانوں سے مسلم لیگ کے پرچم کے نیچے متحد ہونے کی اپیل کی۔

ستمبر ۲ کوئٹہ میں مختلف مسلم تنظیموں کے نمائندوں کے اجتماع سے گفتگو کی، مقامی شیعہ تنظیم کا مسلم لیگ میں شمولیت پر شکریہ ادا کیا۔

ستمبر ۳ ایک اخباری بیان میں وائسرائے پر زور دیا کہ کشمیر کے معاملات کی تحقیقات کرائی جائے۔

ستمبر ۵ کراچی میں ایک پریس کانفرنس کے دوران سندھ لیجسلیٹو اسمبلی

میں سیاسی جماعتوں کے معاملات پر روشنی ڈالی تاکہ مسلم لیگ کی پوزیشن کی وضاحت ہوسکے۔

ستمبر ۶ عیدالفطر کے پیغام میں کہا کہ "اسلام صرف روحانی عقیدے اور اصولوں یا رسومات اور عبادات تک محدود نہیں۔ یہ ایک مکمل مجموعہ قوانین ہے جو مکمل مسلم معاشرہ کو ہر شعبہ زندگی میں انفرادی واجتماعی سطح پر پابند کرتا ہے۔
کراچی میں پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔

ستمبر ۱۱ کشمیر کی سیاسی صورت حال پر بیان جاری کیا۔

ستمبر ۱۵ مستونگ کے مجوزہ دورے کی بابت کوئٹہ سے خان آف قلات کو خط تحریر کیا۔

ستمبر ۱۹ نواب بہادر آف ڈھاکہ کو انٹرویو دینے سے انکار کردیا، انہیں بنگال میں مسلم لیگ کے سینئر ممبر خواجہ ناظم الدین سے ملاقات کا مشورہ دیا۔

ستمبر ۲۰ ویول کی ریڈیو تقریر پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ایک اخباری بیان میں کہا "اس انتہائی پیچیدہ آئینی مسئلہ کا صرف ایک حل ہے یعنی تقسیم ہند اور یہ ہی اس برصغیر میں بسنے والے چالیس کروڑ افراد کی آزادی، فلاح اور خوشی و خوشحالی کا راستہ ہے۔

ستمبر ۲۴ کوئٹہ میں ایک خطاب میں بلوچستان کے مسلمانوں پر منظّم و متحد ہونے پر زور دیا۔

ستمبر ۲۹ وزیراعظم اٹلی کو تار ارسال کیا کہ "صدر ٹرومین کی اخبارات میں شائع شدہ فلسطین کے بارے میں ترک وطن کی تجویز غیر مجاز، ایک دوسرے ملک میں مداخلت بے جا، شرمناک اور انتہائی ناانصافی پر مبنی ہے۔ برطانوی معاہدہ اور قرطاس ابیض سے کسی قسم روگردانی نہ صرف مقدس مقام سے چوری بلکہ

ہندوستان کے مسلمانوں کی ساتھ بداعتمادی اور برطانوی وقار کے منافی ہوگا۔

اکتوبر ۲ — شیعہ کانفرنس لکھنو کے پروپیگنڈہ سیکریٹری سے ٹیلیگرام کا تبادلہ کیا۔

اکتوبر ۳ — وزیراعظم ایٹلی کو فلسطین کی صورتحال پر ٹیلیگرام دیا۔

اکتوبر ۵ — نواب بہادر آف ڈھاکہ کو ایک مرتبہ پھر مشورہ دیا کہ وہ اپنی سیاسی انجمنیں بنگال میں مسلم لیگ کے رہنما خواجہ ناظم الدین سے بیان کریں۔

اکتوبر ۱۰ — کوئٹہ میں بلوچستان مسلم لیگ کی جانب سے منعقد کردہ جلسے سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں کی تمام صفوں میں اتحاد کر کے "کل ہند" معاملات میں بلوچستان نے اہم پوزیشن حاصل کرلی ہے۔

اکتوبر ۱۲ — اوریئنٹ پریس کو ایک بیان دیتے ہوئے انڈونیشیا کی جدوجہد آزادی کی حمایت کی۔

اکتوبر ۱۸ — مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن بلوچستان کے جلسہ سے کوئٹہ میں خطاب کیا۔

اکتوبر ۲۳ — کراچی سے اخباری بیان جاری کیا کہ جس میں سردار بلدیو سنگھ کے اس الزام کی تردید کی کہ انہوں (جناح) نے اس ٹیکسی میں سفر کرنے سے انکار کردیا جسے ایک سکھ چلارہا تھا۔

اکتوبر ۲۷ — احمد آباد میں عوامی اجتماع سے خطاب کیا جس میں انہیں دو لاکھ روپیہ کا چیک پیش کیا گیا جسے گجرات کے مختلف اضلاع کے مسلمانوں نے مسلم لیگ کے انتخابی فنڈ کے لئے جمع کیا تھا۔

اکتوبر ۲۹ — اخباری بیان جاری کیا جس میں مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ جھڑپوں سے گریز کے لئے جمعیت العلمائے ہند، احرار اور

خاکساروں کے جلسوں میں شریک نہ ہوں اور مسلم لیگ کی انتخابات میں حمایت کر کے پاکستان کے لئے متحدہ اور آئینی طور پر جنگ لڑیں۔

یکم نومبر۔ ایسوسی ایٹڈ پریس آف امریکہ کے نمائندے سے ایک انٹرویو میں آنے والے انتخابات میں مسلم لیگ کی کامیابی کی پیش گوئی کی۔

نومبر سیلون کے وفود سے ملاقات میں سیلون میں ان کے مقصد کے لئے آل انڈیا مسلم لیگ کی مکمل حمایت کا یقین دلایا۔

نومبر ۸ بمبئی میں ایک عوامی اجتماع میں فلسطینی مسائل کا تجزیہ کیا۔ فلسطین میں عربوں کو ہندوستان کے مسلمانوں کی حمایت کا یقین دلایا۔

ایسوسی ایٹڈ پریس آف امریکہ کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے پاکستان کے مختلف پہلوؤں، اس کے جغرافیہ، سیاسی نظام اور معیشت کی وضاحت کی۔

نومبر ۹ بمبئی کے ایک اجتماع میں ایس سی بوس کی جانب سے محمد علی جناح کے سو فیصد نمائندگی کے دعوے سے متعلق بیان کی تردید کی۔

نومبر ۱۰ نظام حیدر آباد کو مطلع کیا کہ سر مرزا محمد اسمعیل کے بہ حیثیت وزیراعظم تقرر پر غور، نہ صرف حیدر آباد کے مسلمانوں کے لئے ضرر رساں ہوگا بلکہ ایک حکمران کے طور پر ان (نظام) کے لئے بھی۔ انہیں ۱۹۴۱ء میں سر اسماعیل کے ساتھ ہونے والی خط و کتابت کی نقول ارسال کیں تاکہ ان کی ذہنیت کا احاطہ کرنے میں سہولت ہو۔

نومبر ۱۲ اخبارات کو ایک انٹرویو میں برطانوی حکومت پر انڈونیشیا سے

ہندوستانی افواج واپس بلانے پر زور دیا۔

نومبر ۱۴ شاہ نواز خان کے ۱۳ نومبر کے خط کا جواب دیا۔

نومبر ۱۶ بمبئی میں ایک تقریر میں اعلان کیا کہ وقت آگیا ہے جب مسلمان دنیا پر ثابت کردیں گے کہ مسلم لیگ نے ہی مسلمانوں کی نمائندگی کی۔ انہوں نے مزید کہا کہ مسلم لیگ کے حق میں ڈالا جانے والا ہر ووٹ ہندوستانی مسئلہ کے حل کی جانب ایک قدم ہوگا۔

نومبر ۱۸ سردار ولبھ بھائی پٹیل کے ایک بیان کا جواب دیا جس میں انہوں نے مسلم لیگ کو ختم کرنے کے لئے مہم شروع کرنے کی دھمکی دی تھی۔

نومبر ۲۱-۲۷ شمال مغربی سرحدی صوبے کا دورہ کیا۔ عوامی اجتماعات سے خطاب کیا صوبائی جماعت کے معاملات نمٹائے۔

نومبر ۲۲ ایم عباس خان کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے شمال مغربی سرحدی صوبے کی اتحاد کابینہ سے مستعفی ہونے کے بعد نہ صرف مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کی بلکہ ان (جناح) کی قیادت پر اعتماد کے اظہار بھی کیا۔

نومبر ۲۴ پشاور میں صوبائی مسلم لیگ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ شمالی مغربی سرحدی صوبے کے مسلمان "اب مستعد ہیں اور صورت حال کے الجھاؤ کا انہیں پوری طرح احساس ہے جس کا مسلم قوم کو ہندوستان میں سامنا ہے۔ کانگریس کے فراڈ کا سحر ٹوٹ چکا ہے"۔

نومبر پیر صاحب آف مانکی شریف کو تحریر کیا، اس پر زور دینے کی ضرورت نہیں کہ پاکستان کی آئین ساز اسمبلی جو مسلمانوں کی اکثریت پر مشتمل ہوگی، مسلمانوں کے لئے ایسے قوانین بنانے

کر

کی اہل ہوگی جو شریعت سے متصادم نہ ہوں۔ اس طرح مسلمانوں کو غیر اسلامی قوانین کا اتباع نہیں کرنا پڑے گا۔

نومبر ۳۰ بلوچستان میں گورنر جنرل کے ایجنٹ کرنل ہائے کی جانب سے بلوچستان میں اصلاحات کی بابت بیان کا جواب جاری کیا۔

دسمبر ۴ مرکزی قانون ساز اسمبلی میں بمبئی کے شہری علاقوں کے مسلم حلقہ انتخابات کی نشست سے انہیں کامیاب قرار دیا گیا۔ کانگریس جمعیت اور دوسری جماعتوں کے حمایت یافتہ حسین بھائی لال جی کو شکست ہوئی۔

دسمبر ۶ ہاؤس آف لارڈز میں پیتھک لارنس کی برطانوی پارلیمنٹ کے وفد کو ایمپائر پارلیمینٹ ایسوسی ایشن کے تحت ہندوستان بھیجنے سے متعلق بیان کے جواب میں بیان جاری کیا۔

دسمبر ایک بیان مں اعلان کیا کہ "مسلمان کل ہندوستان کے لئے آئین بنانے والے ایک ادارے کے ذریعہ ہندوستان کا آئین بنانے کا کوئی ہتھکنڈہ قبول نہیں کریں گے، نہ ہی وہ ایک مرکز کے ساتھ متحدہ ہندوستان کا وفاقی یا دیگر آئین قبول کریں گے۔ واضح طور پر اعلان کیا کہ مرکز میں عارضی حکومت کے قیام کی کوئی کوشش جو کسی بھی انداز میں پاکستان کے مطالبہ کے خلاف متعصبانہ یا مخالفانہ ہوگی ہمارے لئے قابل قبول نہیں ہوگی ہندوستان کے لئے اصطلاحاً یہ سوچا جاتا کہ ہندوستان کی قومی حکومت ایسا ہی ہے جیسے تلوار کی دھار پر چلنا

دسمبر ۸ نظام حیدر آباد کو اپنے حیدر آباد (دکن) کے دورہ کی بابت تحریر کیا۔

دسمبر ۱۰ بمبئی سے ایک اخباری بیان میں اپنے اس مضبوط یقین کا اظہار کیا کہ ہندوستان کے مسائل کا حل کستان

نظام حیدر آباد کی طرف سے دعوت پر کہ حیدر آباد (دکن) کے آئندہ دورے میں وہ (جناح) ایک ہفتہ ان کے ساتھ قیام کریں، جواب دیتے ہوئے کہا کہ انتخابات کی وجہ سے دورہ کے قابل نہیں ہیں کیونکہ انتخابات ہندوستان کے مسلمانوں کے لئے بہت اہم ہیں۔

دسمبر ۱۱ ایک اخباری بیان میں اعلان کیا کہ پاکستان کو تسلیم کر لئے جانے کے بعد، ان علاقوں میں جہاں بنیادی طور پر ہندو اور مسلم علاقے ہیں سرحدوں کا تعین ہوگا۔

بمبئی سے ایک اخباری بیان میں لارڈ ویول کی تقریر پر تبصرہ کیا اور اعلان کیا کہ تقسیم ہند ناگزیر ہے۔

دسمبر ۲۰ ایک اخباری بیان میں قوم پرست مسلمانوں سے کہا کہ اگر وہ مسلم لیگ کی سیاست سے مطمئن نہیں ہیں تو کانگریس کو چھوڑ کر دوسری آزاد تنظیمیں قائم کریں۔ آئندہ انتخابات میں مسلم لیگ کی کامیابی پر اپنے یقین کا اظہار کیا۔

دسمبر ۲۱ بمبئی میں ایک عوامی جلسہ میں میمن ایوان تجارت، دیگر مسلم تنظیموں اور افراد کی جانب سے انتخابی اخراجات کے لئے ۴۷ ہزار روپے کا پرس پیش کیا گیا۔

دسمبر ۲۲ مسلم خواتین کے جلسے سے خطاب کرتے ہوئے ان پر زور دیا کہ وہ اٹھیں اور قومی زندگی کے اہم شعبوں تعلیم، معیشت اور سماجی زندگی میں بہتری کے لئے اپنا متعینہ کردار ادا کریں۔

دسمبر ۲۵ ایوان تجارت بمبئی کی جانب سے منعقدہ اپنی یوم پیدائش کی تقریب میں شرکت کی۔

دسمبر ۲۷ ایک بیان میں کہا کہ "اگر ہندو ہماری جدوجہد آزادی میں ہمارا ساتھ نہیں دیتے تب پاکستان کے لئے جنگ ہندو کے خلاف

نہیں ہے"۔

۳۰ دسمبر ایک اخباری بیان میں "پاکستان کے لئے مسلم ہندوستان کے واضح فیصلے کا اعلان کیا، کانگریس کو مسلمانوں کو انتشار میں مبتلا کرنے کی کوششوں کو ترک کردینے کا مشورہ دیا۔ مسلمانوں کو مرکزی اسمبلی میں ان کی کامیابی پر جمعہ ۱۱ جنوری کو خوشی منانے اور صوبائی انتخابات کی تیاری کرنے کا مشورہ دیا۔

ایک اخباری بیان میں آل انڈیا مسلم لیگ کی مکمل حمایت کرنے پر مسلمانوں کا شکریہ ادا کیا جس کے نتیجہ میں اس نے مرکزی اسمبلی میں پوری تیس مسلم نشستوں پر کامیابی حاصل کی ہے۔

۱۹۴۶ء

۵ جنوری وائسرائے لارڈ ویول سے ایک ملاقات میں پنجاب حکومت پر جانبداری کا الزام عائد کیا ور کہا کہ کانگریس خالصتا ایک ہندو جماعت ہے اور ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ بنیادی مسائل کا تصفیہ کیا جائے۔ مسلمان ہز مجسٹی حکومت کے کسی بھی اقدام کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی صورتحال کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن وہ کسی سمجھوتہ کے لئے تیار نہیں

۱۰ جنوری آل انڈیا مسلم لیگ کے یوم فتح پر مسلمانوں کو مبارکباد دی۔

برطانوی پارلیمانی وفد نے ان سے ملاقات کی۔

۱۱ جنوری مسلم لیگ کے یوم فتح کے موقع پر دہلی میں ایک بڑے اجتماع سے خطاب کیا۔

۱۳ جنوری لاہور میں ایک اجتماع سے خطاب کیا۔

۱۴ جنوری ایک خط میں سردار اورنگ زیب خان پر زور دیا کہ وہ مسلم لیگ کے امیدواروں سے تعاون کریں کیونکہ ان امیدواروں کی کامیابی مسلم قوم اور پاکستان کی کامیابی ہوگی۔

جنوری ۱۷ .لاہور کے حبیبہ ہال میں مسلمان خواتین کے ایک بڑے اجتماع سے خطاب کیا۔
اسلامیہ کالج لاہور کے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسلم لیگ پنجاب کی نوکر شاہی کا خاتمہ کرنا چاہتی ہے جبکہ یونینسٹ اس کے لئے معاون ثابت ہورہے ہیں۔

جنوری ۱۹ مرکزی اسمبلی میں آل انڈیا مسلم لیگ پارٹی کے لیڈر منتخب ہوئے جب کہ لیاقت علی خان کو ڈپٹی لیڈر منتخب کیا گیا۔

جنوری ۲۲ ایک انٹرویو میں عرب موقف کے سلسلہ میں مسلم لیگ کی مکمل حمایت کا یقین دلایا۔

جنوری ۲۷ لارڈ ویول کو بتایا کہ عبوری حکومت مسلم لیگ کے لئے قابل قبول نہیں ہے اور ان کو حقیقتوں کا سامنا کرنا چاہیے۔

جنوری ۲۸ وائسرائے کی تقریر پر تبصرہ کرتے ہوئے ایک اخباری بیان میں کانگریس پر فرقہ وارانہ تشدد کا الزام عائد کیا۔
مرکزی اسمبلی سے وائسرائے کے خطاب پر تبصرہ کرتے ہوئے ایک، بیان میں ہز میجسٹی کی حکومت اور وائسرائے پر زور دیا کہ وہ حقیقتوں کا سامنا کریں اور بلا تاخیر پاکستان کے اہم مسئلہ کے بارے میں صاف صاف اعلان کریں۔

فروری ۲ آئی آئی چندریگر کے نام ایک خط میں، عبدالقادر شیخ اور آئی آئی چندریگر کی جانب سے ہفتہ وار انگریزی "دی اسٹار" پر ان کا نام بانی کے طور پر استعمال کرنے کی پیش کش کو مشروط طور پر قبول کرلیا، دی اسٹار کے لئے پیغام بھی ارسال کیا۔

فروری ۳ روزنامہ ہمدرد (سری نگر) کو انٹرویو دیا۔

فروری ۴ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے اسی طلبہ پر مشتمل ایک وفد سے دہلی میں خطاب کیا۔

فروری ۹ آل انڈیا ریلوے مسلم ایمپلائز ایسوسی ایشن کے ایک جلسہ سے دہلی میں خطاب کیا۔
لارڈ پیتھک لارنس کو لکھا کہ مسلم ہندوستان پر عارضی حکومت کو تھوپنا بے سود ہوگا اور اس کا نتیجہ تباہی کی صورت میں برآمد ہوگا پاکستان کا اصول تسلیم کرلیاجائے تو یقیناً تفصیلات پر کام کرنا مشکل نہیں ہوگا۔

فروری ۱۰ لارڈ ویول نے انہیں جنوبی ہندوستان کے خشک سالی سے متاثرہ علاقوں کی صورت حال سے مطلع کیا اور غذائی صورت حال پر گفتگو کیلئے ملاقات کی دعوت دی۔

فروری ۱۱ کلکتہ میں شورش کے واقعہ میں پولیس فائرنگ پر بیان جاری کیا وائسرائے سے گاندھی کے ہمراہ ہندوستان میں شدید غذائی صورتحال کے سلسلہ میں ملاقات کی۔

فروری ۱۲ وائسرائے نے ملک میں شدید غذائی صورت حال سے آگاہ کیا۔
لارڈ ویول کو مسلم لیگ کی طرف سے سیاسی اور دیگر اختلافات کے باوجود تمام تر معاونت کا یقین دلایا۔

فروری ۱۴ نیویارک ٹائمز میں شائع ہونے والے ان کے انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ اگر پاکستان کے لئے انکار کیا گیا تو مسلمان بھرپور جدوجہد کریں گے مزید برآں اگر برطانیہ نے مسلمانوں کو نظر انداز کر کے ایک آئین ساز ادارہ قائم کیا تو وہ اس کے خلاف بغاوت کردیں گے۔

فروری ۱۷ ہندوستانی قومی فوج کے کیپٹن عبدالرشید کے بارے میں حکومت کے فیصلے پر تنقید کرتے ہوئے ایک بیان میں کہا کہ "حکومت ہند کا اخباری اعلامیہ جو ہندوستانی قومی فوج کے افراد پر مقدمات اور سزاؤں سے متعلق ہے، قانوناً غلط، منطقی طور پر

ناقابل تسلیم اور اخلاقی طور پر ناقابل مدافعت ہے۔
لارڈ ویول سے غذائی بحران سے چھٹکارا پانے کے لئے حکومت کے پروگرام کی تفصیلات دریافت کیں۔ ایک اخباری انٹرویو میں ہندوستان میں غذائی صورتحال کو سیاسی فٹ بال قرار دیا، ایک بیان میں ہندوستانی قومی فوج کے ارکان کی سزاؤں سے متعلق سرکاری اعلامیہ پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔

فروری ۱۹ اے پی آئی کو انٹرویو دیتے ہوئے "واحد" آئین ساز ادارے کے قیام کی مخالفت کا اعادہ کیا اور اعلان کیا کہ پاکستان کے مطالبے پر کوئی سمجھوتہ ممکن نہیں۔

فروری ۲۰ کلکتہ میں اے پی آئی نے انٹرویو کیا۔ ہز میجسٹی حکومت کی جانب سے کابینہ مشن ہندوستان روانہ کرنے کے فیصلے پر ناراضگی کا اظہار کیا۔

فروری ۲۲ کلکتہ کے فسادات کے زخمیوں کی ہسپتال جا کر عیادت کی۔
ویول سے ایک تار میں، ہندوستانی قومی فوج کے مقدمات کی مزید کاروائی بند کرنے اور کیپٹن رشید کی سزا پر نظر ثانی کرنے کی اپیل کی۔

فروری ۲۴ مسلمانان پنجاب اور صدر پنجاب صوبائی مسلم لیگ نواب آف ممدوٹ کو پنجاب کے انتخابات میں مسلم لیگ کی فتح پر مبارکباد دی۔
کلکتہ میں ایک اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے اپنا موقف برقرار رکھا کہ آل انڈیا مسلم لیگ کا انتخابات میں حصہ لینے کا مقصد وزارتوں کا حصول نہیں بلکہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۱۹ء کے تابوت میں آخری کیل ٹھونک کر پاکستان قائم کرنا ہے۔

۲۶ فروری کلکتہ میں آل انڈیا مسلم اسٹوڈنٹس لیگ کے زیراہتمام ایک اجلاس میں حکومت کو متنبہ کیا کہ وہ مسلم لیگ کو نظر انداز کرنے کی جرات نہ کرے۔

یکم مارچ۔ کلکتہ میں مسلم لیگ کے کارکنوں سے ملاقات کی۔

۵ مارچ شیلانگ میں عوامی اجتماع میں آل انڈیا مسلم لیگ کے آسام کے مشرقی پاکستان میں شمولیت کے مطالبے کے لئے دلائل پیش کئے۔

۶ مارچ گوہاٹی سے آسام کے لائن سسٹم پر بیان جاری کیا۔

۷ مارچ ایک انٹرویو میں پنجاب میں مسلم لیگ کی کامیابی پر اطمینان کا اظہار کیا۔

۸ مارچ۔ بنگال کے دورہ کے بعد ایک اخباری بیان جاری کیا۔

۹ مارچ۔ کلکتہ میں ایک خطاب میں برطانوی حکومت سے سمجھوتے کی نئی کانگریسی تکنیک کا انکشاف کیا۔

لاہور میں ہونے والے واقعات پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے ہندوؤں اور سکھوں سے ایک پیغام میں کہا "لیگ کے مظاہرے ہمارے کیمپ میں موجود غداروں کے خلاف ہیں۔

۱۲ مارچ ویول سے ملاقات کی اور انہیں مشورہ دیا کہ وہ ان کے ساتھ گاندھی کو بھی غذائی مسئلہ کے حل میں مدد دینے کے لئے دعوت دیں، ہندوستانی قومی فوج کے خلاف مقدمات سے ہز مجسٹی حکومت کے ہندوستان سے تعلقات زہر آلود ہو رہے ہیں۔

۱۳ مارچ ہندوستانی ڈاک و تار کی یونین کی فیڈریشن کے عہدیداروں سے نئی دہلی میں ملاقات کی۔

۱۶ مارچ ایک بیان میں، اٹیلی کے کانگریس کی حمایت میں بیان کی

مذمت کی، جس نے اقلیتوں کو اکثریت کے مقابلے میں جائز حقوق سے محروم کیا ہے۔
نئی دہلی سے ایک اخباری بیان میں کابینہ مشن کے بارے میں کانگریس اور گاندھی کی پالیسی پر تنقید کی۔
ایک اخباری بیان میں کہا "ہمارا موقف تقسیم ہند اور پاکستان کا قیام ہے"۔

مارچ ۱۷۔ ایک اخباری انٹرویو میں کہا کہ گاندھی گفتگو کے لئے ماحول کو خراب کر رہے ہیں اور ان کا عدم تشدد حیلہ سازی کا سائبان ہے۔

مارچ ۱۸ کابینہ مشن نے انہیں ۴اپریل کو ملاقات کی دعوت دی۔

مارچ ۱۹ اس بات پر زور دیا کہ غذائی صورتحال پر جماعتی سیاست سے بالاتر ہو کر غور کیا جائے۔
اے پی آئی کو انٹرویو دیا

مارچ ۲۰ مجلس قانون ساز کے نئے ممبران سے خطاب کیا۔ اینگلو، ہندو اتحاد کے خلاف مسلمانان پنجاب کو متنبہ کیا۔

مارچ ۲۱ اعلان کیا کہ مسلمان بدترین صورتحال کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہیں اور کسی قسم کی چالاکی، دھمکی، استبداد، دباؤ ہمیں ہمارے مقصد اور پاکستان کے مطالبے سے بال برابر بھی نہیں ہٹا سکتے۔

مارچ ۲۲ پنجاب مسلم لیگ کے کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا "کرہ ارض پر کوئی طاقت ہمیں ہمارے مقصد پاکستان تک پہنچنے سے نہیں روک سکتی"۔
آل انڈیا سکھ اسٹوڈنٹس فیڈریشن کے صدر اور سیکریٹری، سردار سروپ اور سردار امر سنگھ سے ایک ملاقات میں سکھوں

کا علیحدہ ریاست سے متعلق مطالبہ تسلیم کر لیا۔

مارچ ۲۳ اے پی آئی کو انٹرویو دیا۔

مارچ ۲۹۔یکم اپریل۔ آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کے اجلاس کی صدارت کی جس نے ان کو آل انڈیا مسلم لیگ کی طرف سے کابینہ مشن وفد سے ملاقات کا اختیار دیا۔

مارچ ۳۰ کرپس سے ایک ملاقات میں پاکستان کے سوال پر ثابت قدمی کا مظاہرہ کیالیکن باہمی سمجھوتے کے لئے گاندھی سے ملاقات پر رضامندی ظاہر کی۔ انہوں نے کہا میری خواہش ہے کہ دشمنی اور عوامی لعنت و ملامت بند ہونا چاہیے اور تمام جماعتیں دوستانہ ماحول کے قیام پر توجہ مرکوز کریں اور ایک سمجھوتے پر پہنچنے کی کوشش کریں۔

نیوز کرانیکل (لندن) کے غیر ملکی مدیر نارمن کلف نے انٹرویو کیا۔

مارچ ۳۱-۳۰ آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کے اجلاس کی دہلی میں صدارت کی جس نے فیصلہ کیا کہ وہ کابینہ مشن اور وائسرائے سے ملاقات کریں تاکہ ان کے سامنے مسلم لیگ کے مطالبات پیش کئے جاسکیں۔

مارچ ۳۱ رائٹر کے خصوصی نمائندے فرائسر ویٹن کو انٹرویو دیا۔

نظام حیدر آباد کو خط تحریر کیا جس میں حیدر آباد نہ آنے پر معذرت کی کیوں کہ وہ کابینہ مشن کے ساتھ مصروف تھے۔

اس تجویز پر کہ پنجاب و بنگال کے ان علاقوں کی عارضی سرحدوں کا دوبارہ تعین کیا جائے جہاں مسلمان واضح اکثریت کی بجائے معمولی اکثریت میں ہیں - انہوں نے کہا کہ "ہندوستان کے شمال مغرب اور شمال مشرق کو جہاں کی ۷۰

فیصد آبادی مسلمان ہے علیحدہ کردیا جائے اور ایک خود مختار آزاد مملکت بنادی جائے۔

اپریل ۲ — برطانوی نمائندے کے ایک سوال کے جواب میں جو اس مخمصہ میں تھا کہ کلکتہ جہاں تین چوتھائی آبادی ہندو ہے کیا پاکستان میں شامل ہوسکتا ہے کہا میں سر نہیں گن رہا یہ ایک خود مختار مملکت کے قیام کا سوال ہے۔ اس میں رہنے والے مسلمانوں اور ہندوؤں کی تعداد کے علاوہ، دوسرے عوامل بھی اس میں شامل ہیں۔

اپریل ۳ — ایک بیان میں کہا کہ شمالی مغربی سرحدی صوبہ کے انتخابات آزادانہ نہیں تھے کیونکہ عارضی حکومت جو اس صوبہ میں حکمران ہے اس نے اپنے اختیارات کا ناجائز استعمال کیا ہے اور رائے دہندگان کی اکثریت ناخواندہ ہونے سے اسے مدد ملی۔

اپریل ۴ — کابینہ مشن سے ملاقات کی۔

ماسٹر تارا سنگھ سے ملاقات کی جس میں انہوں نے "سکھستان" کے مطالبہ کے بنیادی اصول کو قبول کرلیا اور اکالیوں سے اپنے منصوبے کی تفصیلات طلب کیں۔ ماسٹر تارا سنگھ نے جواب میں ان سے وہ تحفظات تحریری شکل میں طلب کئے جو آل انڈیا مسلم لیگ سکھوں سے چاہتی ہے۔

اپریل ۴ — بی بی سی کے نمائندے ڈونالڈ ایڈورڈ سے ایک انٹرویو میں اس یقین کا اظہار کیا کہ پاکستان ایک مکمل خود مختار مملکت ہوگا۔

کابینہ مشن سے ملاقات کی اپنے موقف کی تجدید کی کہ وہ کسی ایسی چیز پر تیار نہیں ہوں گے جو پاکستان کی سالمیت سے کم کی بات کرے۔ پاکستان کی سرحدوں سے متعلق سوال کے جواب میں کہا "میں ایک قائم رہنے والا پاکستان چاہتا ہوں جو نہ تراشا

جاسکے اور نہ کاٹا جاسکے۔"

اپریل ۶ - ۴ آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس کی دہلی میں صدارت کی تاکہ ملک کی موجودہ سیاسی صورت حال پر غور کیا جاسکے۔

اپریل ۵ نئی دہلی سے ایک اخباری بیان جاری کیا۔
شیخ محمد امین بار ایٹ لاء (لاہور) کو مسلم لیگ کے لئے پنجاب کے مسلم ممبران سے جمع کئے جانے والے چندے کو ارسال کرنے کے لئے تحریر کیا۔
ایک تعزیتی بیان میں کہاکہ ملک برکت علی کے انتقال سے مسلم انڈیا ایک عظیم انسان سے محروم ہوگیا ہے۔

اپریل ۷ وائسرائے سے ڈھائی گھنٹے ملاقات کی۔ وائسرائے کو نشاندہی کی قانون ساز اسمبلی میں شمولیت غیر اہم ہے کیونکہ ہندوستان کسی ایسے سمجھوتے کے مرحلے سے گزر چکا ہے۔ انہوں نے ترجیحاً ایک صوبے کے بعد دوسرے صوبے میں انتقال اقتدار پر زور دیا جس گروہ کو وہ خود نامزد کریں۔

اپریل ۹ - ۷ دہلی میں مرکزی اور صوبائی اسمبلیوں کے مسلم ارکان کے کنونشن کی صدارت کی، جس نے مطالبہ پاکستان سے متعلق قرار داد اور عارضی حکومت میں مرکز میں آل انڈیا مسلم لیگ کی شمولیت منظور کی۔ کنونشن میں ایک اور قرارداد منظور کی گئی جس میں لاہور ۱۹۴۰ء کی قرار داد پاکستان کے اس حصہ کو کہ "آزاد ریاستیں جن میں تشکیل ہونے والے حصے خود مختار اور مقتدر ہوں" ترمیم کرکے اس کی جگہ قرار داد کے متن میں اس طرح تحریر کیا گیا کہ "ایک خود مختار آزاد مملکت جو شمال مشرقی منطقے میں بنگال اور آسام اور شمالی مغربی منطقے میں پنجاب، سندھ، بلوچستان اور شمالی مغربی سرحدی صوبہ پر مشتمل ہو گی۔

اپریل ۱۰ وائسرائے سے پنجاب، و بنگال کی تقسیم کی تجویز پر بات کی، انہوں نے کہا کہ کانگریس دیدہ و دانستہ اپنے راستہ میں سرخ لکیر کھینچ رہی ہے۔ انہوں نے قائم رہنے والے پاکستان پر اصرار کیا۔

اپریل ۱۰ آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے اجلاس کی دہلی میں صدارت کی جس نے فلسطین کے مسئلہ پر قرطاس ابیض، جنوبی افریقہ کے ہندوستانی شہریوں کے اتحاد، آسام میں مسلمانوں کی صورتحال اور ہندوستان کے مسلمانوں کے لئے جنگ کے بعد تعلیمی سہولتوں کے موضوع پر قرار دادیں منظور کیں۔

اپریل ۱۶ کابینہ مشن کے ساتھ بات چیت کا دوسرا دور ہوا۔ شملہ کانفرنس کے تیسرے اجلاس میں انہوں نے کہا "مجھے جواہر لعل نہرو کے ساتھ بیٹھنے میں خوشی ہوگی لیکن میں کبھی برطانیہ سے یہ نہیں کہوں گا کہ وہ ہندوستان میں قیام کرے۔

اپریل ۲۸-۲۵ آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی نے انہیں کابینہ مشن سے ملاقات کا اختیار دیا۔

اپریل ۲۷ لارڈ پیتھک لارنس نے برطانوی ہندوستان کے مستقبل کے آئینی ڈھانچے پر کابینہ مشن سے مذاکرات کے لئے آل انڈیا مسلم لیگ کے چار ممبران کو بھیجنے کی دعوت دی۔

اپریل ۲۹ کابینہ مشن کی دعوت کا جواب دیتے ہوئے آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کے اختیارات کے مطابق سہہ فریقی مذاکرات کے لئے درخواست کی۔ لارڈ پیتھک لارنس کو آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کے فیصلے کے مطابق مذاکرات کے لئے محمد علی جناح، نواب محمد اسماعیل خان، نواب زادہ لیاقت علی خان اور سردار عبدالرب نشتر کے ناموں سے مطلع کیا۔

اپریل ۳۰ شملہ میں مسلم لیگ اور کانگریس کے نمائندوں نے کابینہ مشن کے اعزاز میں استقبالیہ کا اہتمام کیا۔

یکم مئی۔ وائسرائے کو ایک خط میں آسام میں مسلمانوں پر کانگریس کے مظالم سے آگاہ کیا، صورت حال کو مزید خراب ہونے سے بچانے کے لئے ان سے فوری مداخلت کی اپیل کی۔

مئی ۲ ایک اخباری بیان میں فلسطین کے بارے میں اینگلو امریکن کمیٹی رپورٹ کی مذمت کی۔

مئی ۷ سر اسٹیفورڈ کرپس اور وائسرائے سے شملہ میں ملاقات کی۔

مئی ۸ آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر کی حیثیت سے پیتھک لارنس کو خط تحریر کیا۔ ہندو مسلم گروپوں کی تشکیل کی وکالت کی اور مشن کے زیر غور دوسرے آئینی معاملات پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

مصر سے برطانوی افواج کی واپسی کے بارے میں بیان جاری کیا۔

مئی ۱۰ جواہر لعل نہرو کے ایک خط کا وائسریگل لاج میں باہمی گفتگو سے متعلق جواب دیا۔

مسلمانوں کے کم سے کم مطالبات پر مشتمل اعلامیہ جاری کیا۔

مئی ۱۳-۱۰ آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کے اجلاس کی صدارت کی جس نے صدر کی گفتگو سننے کے بعد، آل انڈیا مسلم لیگ کے وفد کی جانب سے شملہ کی سہہ فریقی کانفرنس میں اختیار کردہ موقف کی مکمل طور پر تائید کی۔

مئی ۱۱ جواہر لال نہرو سے مذاکرات کئے۔

مئی ۱۲ ال انڈیا مسلم لیگ کے کم سے کم مطالبات پر مشتمل ایک اعلامیہ کابینہ مشن کو ارسال کیا۔ جس میں انہوں نے چھ

مسلمان صوبوں کے گروپ پنجاب، شمال مغربی سرحدی صوبہ، بلوچستان، سندھ، بنگال اور آسام کو پاکستان کا نام دیا، جو دفاع مواصلات اور خارجہ امور کے علاوہ دوسرے تمام امور میں خود مختار ہوگا، قانون ساز اسمبلی کے قیام کے بارے میں بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

مئی ۱۹ — ۱۹ مئی کا بیان جو عام طور پر کابینہ مشن پلان کے نام سے مشہور ہے۔ شائع ہوا، جس نے صوبوں کی تین گروپوں میں تقسیم کو ممکن بنایا، گروپ بی اور گروپ سی جو شمال مغربی اور شمال مشرقی صوبہ جات پر مشتمل ہونگے جن کو پاکستان کہا جائے گا۔ گروپ اے میں ہندو اکثریت کے تمام صوبہ جات شامل ہونگے۔

مئی ۲۲ — شملہ سے کابینہ مشن پر ایک جواب میں واضح کیا کہ ملک کے آئینی مسائل کا حل صرف پاکستان ہے۔

مئی ۳۰ — ایک اخباری بیان میں ملک کے آئینی مسائل کے حل کی امید ظاہر کی۔

پیتھک لارنس نے محمد علی جناح کو ایک خط تحریر کیا جس میں انہوں نے دہرایا کہ ہم فرقہ وارانہ مسئلہ کا حل ایک علیحدہ مسلم خودمختار مملکت کے قیام کی صورت میں قبول نہیں کرتے۔

جون ۳ — آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کے اجلاس کی نئی دہلی میں صدارت کی۔

جون ۴ — ایک خط میں انہیں وائسرائے نے یقین دلایا کہ "کابینہ مشن کی جانب سے ..... کہ ہم کسی جماعت کے ساتھ تفریق کی تجویز پیش نہیں کرتے اور ہم ۱۶ مئی کے منصوبے کے مطابق

اگر دونوں جماعتوں نے قبول کیا تو آگے بڑھیں گے، جہاں تک کہ حالات اجازت دیں گے بلکہ امید کرتے ہیں کہ دونوں جماعتیں قبول کریں گی۔

جون ۶ - ۵ دہلی میں آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے اجلاس کی صدارت کی جس نے کابینہ مشن منصوبے کو تسلیم کرلیا۔

جون ۷۔ وائسرائے سے نئی دہلی میں ملاقات کی اور انہیں آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے ۱۹ مئی کے فیصلے کی کاپی جس میں کابینہ مشن منصوبے کو تسلیم کیا گیا تھا آل انڈیا مسلم لیگ کی تجاویز کے ہمراہ ارسال کی۔

جون ۸۔ وائسرائے کو ایک خط تحریر کیا جس میں ان کو آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کے عارضی حکومت کے بارے میں فیصلے اور وائسرائے کے فارمولے پر کانگریس کے شرارت آمیز الزامات سے آگاہ کیا۔

جون ۸ سے
جولائی ۳۱ عارضی حکومت کے قیام کے بارے میں لارڈ ویول سے خط و کتابت کی۔

جون ۹ آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کے اجلاس کی دہلی میں صدارت کی۔

جون ۱۲ سر اسٹیفورڈ کرپس سے ملاقات کی وائسرائے کو تحریر کیا کہ وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل میں عہدے آل انڈیا مسلم لیگ اور کانگریس کے درمیان برابر سے تقسیم کئے جائیں۔

وائسرائے نے اسی دن ۵ بجے شام جواہر لال نہرو کے ہمراہ ملاقات کرنے کی درخواست کی تاکہ عارضی حکومت میں مختلف عہدوں کے پر کرنے پر بات ہو سکے۔

وائسرائے کو جواب دیا کہ اس ملاقات کا اس وقت تک کوئی مقصد نہیں برآمد ہوگا جب تک کہ کانگریس مشن کے ۱۶ مئی کے منصوبے کا جواب نہیں دیتی۔

جون ۱۳ وائسرائے سے ملاقات کی۔

جون ۱۷ سیکریٹری آف اسٹیٹ سے ملاقات کی۔

جون ۱۸ وائسرائے کو تحریر کیا کہ آل انڈیا مسلم لیگ مجوزہ عارضی حکومت میں سوائے مسلم لیگی رکن کے کسی مسلم نمائندے کی ان کی جانب سے نامزدگی قبول نہیں کرے گی۔

ایک بیان میں جب کانگریس کی جانب سے عبوری حکومت میں ذاکر حسین کی نیابت پر شدید تشویش کا اظہار کیا اور کہا کہ مسلم لیگ ایسی کسی نامزدگی کو تسلیم نہیں کرے گی۔ وائسرائے کے ساتھ ایک اجلاس میں ذاکر حسین کو دو عملی کا شکار قرار دیا اور کہا اگر انہوں نے کانگریس کی پیشکش کو قبول کرلیا تو وہ کسی کو کہیں منہ دکھانے کے قابل نہیں رہیں گے۔

جون ۱۹ عارضی حکومت کے بارے میں وائسرائے کو ایک خط تحریر کیا

جون ۲۰ مجلس قانون ساز میں آسام کی نمائندگی کے بارے میں وائسرائے کو ایک یادداشت ارسال کی۔

جون ۲۱ ایک خط میں وائسرائے کے ۲۰ جون کے خط میں دی گئی توضیحات سے غیر متفق ہونے کا اظہار کیا۔

جون ۲۳ نظام حیدرآباد کو ایک تار سے مطلع کیا کہ سرمرزا اسمٰعیل کے تقرر کے نتائج بہت برے برآمد ہوں گے۔

جون ۲۴ پیتھک لارنس نے ایک خط میں لکھا کہ کابینہ مشن آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کی یادداشت میں ظاہر کردہ خواہش کے مطابق قانون ساز اسمبلی میں آسام کی نامزدگی کے بارے میں

غور کرنے سے معذور ہے۔

۲۵ جون
وائسرائے کو ایک خط میں آل انڈیا مسلم لیگ کے حکومت میں مشروط طور پر شمولیت کے فیصلے سے آگاہ کیا۔ آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی نے جناح کے موقف کو پوری طرح سمجھنے کے بعد اس کی حمایت کردی۔

۲۶ جون
وائسرائے کو تحریر کیا کہ وہ کابینہ مشن کے ۱۶ جون کے بیان کے مطابق عارضی حکومت کے قیام کی بابت آگے بڑھیں۔

۲۷ جون
ایک اخباری بیان میں کابینہ مشن کے بیان کے مختلف پہلوؤں اور ان پر کانگریس کے رد عمل کا جائزہ لیتے ہوئے واضح الفاظ میں اعلان کیا کہ آل انڈیا مسلم لیگ کو کرائی گئی یقین دہانی کو ختم کرنے سے متعلق کسی قسم کی کوشش مسلم ہندوستان کے نزدیک وائسرائے اور کابینہ مشن کے الفاظ کی واپسی کے مترادف ہوگی۔ وائسرائے کو تحریر کیا کہ عارضی حکومت کے بارے میں مذاکرات کے دوبارہ شروع ہونے سے قبل مختصر وقفہ ضروری ہے اور یہ تجویز کیا کہ وقتی کیئر ٹیکر افسران پر مشتمل حکومت قائم کی جائے گی۔ ایک بیان میں جناح نے عارضی حکومت کے قیام کے التواء کو مسترد کردیا۔

۲۸ جون
وائسرائے نے انہیں ایک خط میں کانگریس کے مشن پلان کے قبول کر لینے کی صورت میں ہز میجسٹی گورنمنٹ کے عارضی حکومت کے قیام کے بارے میں نقطہ نظر کی وضاحت کی وائسرائے کے ۲۷ جون کے خط کے جواب میں محمد علی جناح نے تحریر کیا کہ مذاکرات کا التواء نہ تو درست تھا اور نہ بروقت اور مجلس قانون ساز کے انتخابات بھی اس وقت تک کے لئے ملتوی ہونا چاہئیں جب تک یہ مکمل منصوبے کا

ضروری جز نہ بن جائے منصوبے کو ٹکڑوں میں نافذ نہیں کیا جاسکتا۔

وائسرائے کے خط کا جواب دیتے ہوئے زور دیا کہ ۱۶ مئی کے بیان پر مختلف جماعتوں کے مابین ہونے والی خط و کتابت بھی جاری کی جائے۔

یکم جولائی۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے مرکزی پارلیمانی بورڈ نے انہیں لیاقت علی خان، سردار عبدالرب نشتر، سر فیروز خان نون، بیگم شاہ نواز، حسین شہید سہروردی، سر ناظم الدین اور سر عزیز الحق کو عارضی حکومت میں شمولیت کے لئے امیدوار منتخب کیا۔

جولائی ۶ اٹیلی اور چرچل کو ایک خط میں وائسرائے اور کیبنٹ مشن کی جانب سے مذاکرات کو توڑ مروڑ کر پیش کرنے پر افسوس کا اظہار کیا اور کہا کہ اس سے نہ صرف برطانوی حکومت کے وقار کو نقصان پہنچ رہا ہے بلکہ اس سے مسلم ہند کے اعتماد کو بھی دھچکا لگا ہے۔

جولائی ۲۶ اپنی رہائش گاہ پر آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کے اجلاس کی صدارت کی۔

جولائی ۲۹-۲۷ آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے اجلاس کی بمبئی میں صدارت کی- اس اجلاس نے کانگریس کے کابینہ مشن منصوبے پر اپنے تحفظات کے پیش نظر اور وائسرائے کی اپنے سابقہ موقف کی جانب مراجعت کی بناء پر کابینہ مشن کی تجاویز کو قبول کرنے کے فیصلے کو واپس لے لیا- پاکستان کے حصول کے لئے راست اقدام کی تجویز پیش کی اور مسلم لیگ کے ممبران سے برطانوی خطابات واپس کرنے کی اپیل کی جو انہوں نے واپس کر دیئے۔

جولائی ۳۰ آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کے اجلاس کی اپنی رہائش گاہ پر

صدارت کی۔

جولائی ۳۱ ایک اخباری بیان میں آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے فیصلوں کی توثیق کرتے ہوئے عارضی حکومت کے قیام کے سلسلہ میں اپنی پیش کردہ تجاویز کا اعادہ کیا اور اس موضوع پر آل انڈیا مسلم لیگ کے نقطہ نظر کو پیش کیا۔

اگست ۵ ایک انٹرویو میں سردار پٹیل کی لازمی گروپنگ کی توضیح کو ثالثی کے لئے ارسال کرنے کی تجویز مسترد کردی۔ لیاقت علی خان نے ان کی جانب سے ایک پریس کانفرنس میں انکشاف کیا کہ جب بھی مرکز میں کانگریس وزارت قائم ہوگی راست اقدام شروع کیا جائے گا۔

اگست ۸ وائسرائے نے کیئر ٹیکر حکومت سے آل انڈیا مسلم لیگ کے راست اقدام کی دھمکی پر بات چیت کی، جواہر لال نہرو کو کانگریس کے صدر کی حیثیت سے طلب کیا اور ابوالکلام آزاد کو دی جانے والی یقین دہانی کی بنیاد پر عارضی حکومت کے قیام کی دعوت دی۔

اگست ۱۰ کانگریس کے سیکریٹری کے نام ایک تار میں جنوبی افریقہ کے باشندوں سے ان کی جدوجہد میں ہمدردی کا اظہار کیا۔

اگست ۱۲ آل انڈیا مسلم لیگ کے مطالبات کے خلاف واردھا میں منظور کی جانے والی کانگریس ورکنگ کمیٹی کی قرارداد کی مذمت کی۔

اگست ۱۵-۱۳ وائسرائے کا اعلامیہ جاری ہوا جس میں جواہر لعل نہرو کو عارضی حکومت کے قیام کی دعوت دی گئی، جواہر لعل نہرو سے آل انڈیا مسلم لیگ کے عارضی حکومت میں شرکت پر خطوط کا تبادلہ ہوا۔

اگست ۱۵ جواہر لعل نہرو سے بمبئی میں ان کی قیام گاہ پر ملاقات کی

ونسٹن چرچل کے خط کا جواب دیتے ہوئے شکایت کی کہ چرچل ہندوستان کے مسلمانوں کے مسائل سمجھنے کے اہل نہیں۔ وائسرائے اور کابینہ مشن کے آل انڈیا مسلم لیگ کے ساتھ طرز عمل پر عدم اطمینان کا اظہار کیا۔ اس یقین کا اظہار کیا کہ وہ مسلمانوں کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔ اپنے حالیہ اخباری بیانات کی کاپیاں اخبارات کو ارسال کیں۔

جواہر لال نہرو کو جواب دیتے ہوئے کہا کہ جب تک وائسرائے نہرو کو عبوری حکومت کے فوری قیام کی دعوت نہیں دیتے ان کے لئے ممکن نہیں کہ وہ ایسی کسی حیثیت کو قبول کرلیں۔ انہوں نے موجودہ تعطل کو دور کرنے کے لئے ہندو مسلم سوال پر گفتگو کی خواہش کا بھی اظہار کیا۔

۱۶ اگست کلکتہ کے بدترین قتل عام کے بارے میں جو تین روز تک جاری رہا اور جس میں پانچ ہزار افراد قتل اور سینکڑوں زخمی ہوئے آل انڈیا مسلم لیگ بمبئی کی قرار داد کی حمایت میں یوم راست اقدام منایا گیا۔

محمد علی جناح، جواہر لال نہرو خط و کتابت اخبارات کو جاری کردی گئی۔

ایک پریس کانفرنس میں جواہر لال نہرو نے محمد علی جناح کی جانب سے فوری عارضی قومی حکومت کے قیام کے سلسلہ میں تعاون سے انکار کا اعلان کیا۔

۱۸ اگست ایک بیان میں جواہر لال نہرو کی اس پیش کش پر کہ آل انڈیا مسلم لیگ کے تعاون کے لئے کانگریس کے دروازے کھلے ہیں تنقید کرتے ہوئے کہا کہ کانگریس کے دروازے مسلم لیگ کی جانب سے ہتھیار ڈالنے کے انتظار میں کھلے ہوئے ہیں۔

اگست ۲۳ ماسٹر تاراسنگھ کو اپنے ساتھ کھلے مذاکرات کی دعوت دی۔
اگست ۲۴ ایک غیر ملکی نیوز ایجنسی کو انٹرویو دیتے ہوئے تبصرہ کیا کہ وائسرائے گاندھی اور کانگریس کلکتہ کی خون ریزی کے بارے میں خود کو حقیقی ذمہ داری سے بری نہیں کرسکتے انہوں نے کہا کہ آل انڈیا مسلم لیگ عارضی حکومت اور مجلس قانون ساز میں شریک نہیں ہوگی کیونکہ یہ تباہی اور ہتھیار ڈالنے کے مترادف ہوگا۔
اگست ۲۵ عارضی حکومت کے قیام کے بارے میں وائسرائے کے ساتھ ہونے والی خط و کتابت اخبارت کو جاری کردی۔
اگست ۲۶ وائسرائے کی ۲۴ اگست کی تقریر پر جس میں انہوں نے عارضی حکومت کے قیام کا اعلان کیا اخباری بیان جاری کیا اور اس تقریر کو انڈیا مسلم لیگ اور مسلمانوں کے لئے ایک گھونسہ قرار دیا۔ انہوں نے اس ناکامی سے سبق لینے کا مشورہ دیا، سر شفاعت احمد خان پر شرمناک حملہ کی مذمت کرتے ہوئے لیڈی شفاعت کو تار ارسال کیا۔
اگست ۲۸ بمبئی میں ایک استقبالہ سے خطاب کیا، اپنی تقریر میں عارضی حکومت کے قیام سے متعلق وائسرائے کے ۲۴ اگست کے بیان کو دوہرا دھوکہ اور اپنے اعلان سے مکر جانے کے مترادف قرار دیا جس کے مطابق برطانوی حکومت نے بڑی جماعتوں کے درمیان کسی معاہدے سے قبل اقتدار کی منتقلی نہ کرنے کا وعدہ کیا تھا۔
اگست ۳۰ بمبئی میں عید کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مسلم لیگ مخالف مسلمانوں (یعنی جمعیت العلماء، خاکسار، احرار اور قوم پرستوں) سے متحد ہونے اور اسلام کے مفاد میں اور حصول

	پاکستان کے لئے مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کرنے کی اپیل کی۔
اگست ۳۱	روزنامہ ہیرالڈ (برطانوی لیبر پارٹی کے اخبار) کی رپورٹ کی تردید کی کہ وہ ایک عرصہ تک چرچل کے ساتھ خط و کتابت میں مصروف رہے ہیں۔
ستمبر ۲	کانگریس کے نامزدگان سے جنہوں نے وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبران کی حیثیت سے حلف اٹھایا، عارضی حکومت قائم ہوگئی۔ مسلم ہندوستان نے اس کے قیام کی ہر جگہ آل انڈیا مسلم لیگ کی درخواست پر سیاہ پرچم لہرا کر مزاحمت کی اور اسے یوم سیاہ قرار دیا۔
ستمبر ۳	ایک اخباری انٹرویو میں کانگریس کے وعدوں پر عدم اعتماد کا اظہار کیا اعلان کیا کہ پاکستان ہی مسئلہ کا واحد حل ہے، الزام لگایا کہ وائسرائے ہز مجسٹی حکومت اور کانگریس نے فرقہ وارانہ کشیدگی کو جنم دیا ہے۔
ستمبر ۵	بمبئی اور احمد آباد میں فرقہ وارانہ فسادات پھوٹ پڑے۔
ستمبر ۶	حسین شہید سہروردی سے ملاقات کی ان سے بنگال سے متعلق مسائل پر گفتگو کی۔
ستمبر ۷	گاندھی نے ان سے کانگریس کے قریب آنے کی اپیل کی۔
ستمبر ۸	فضل الحق پر سے پابندی اٹھالی جنہیں آل انڈیا مسلم لیگ سے ۱۹۴۱ء میں تقریباً پانچ سال کے لئے نکال دیا گیا تھا۔
ستمبر ۹	لندن جاکر ہز مجسٹی حکومت سے برابری کی بنیاد پر گفتگو کے لئے اپنی آمادگی ظاہر کی۔ اعلان کیا کہ مسلمان برطانوی سنگینوں کی حمایت یافتہ کانگریسی حکومت کا مقابلہ کرسکتے ہیں۔
ستمبر ۱۰	خانہ جنگی کے خطرے میں چار سو ملین ہندوستانیوں کے ملوث

ہونے کے خدشہ کا اظہار کرتے ہوئے بمبئ میں کہا کہ اس خطرہ کو صرف سنجیدہ سیاسی سمجھوتے کی تفصیلات طے کرنے کے مذاکرات ہی روک سکتے ہیں۔

ستمبر ۱۱ ایک انٹرویو میں اعلان کیا کہ انہوں نے عارضی حکومت میں شمولیت سے انکار نہیں کیا بلکہ انہوں نے کسی فیصلے سے قبل متنازعہ نکات پر غیر مبہم بیان کا مطالبہ کیا ہے۔

ستمبر ۱۲ وائسرائے سے ملاقات کا دعوت نامہ قبول کرلیا۔

ستمبر ۱۵ بمبئ سے نئی دہلی پہنچے۔

ستمبر ۱۶ وائسرائے سے 75 منٹ تک ملاقات کی اس بات پر زور دیا کہ ۱۶ مئی کے مشن منصوبے کی روح کو ختم کردیا گیا ہے کیوں کہ اس کی واحد ضمانت، اس کی نیک نیتی اور اعزاز کے ساتھ نفاذ پر منحصر تھی جس کے تقدس کو کانگریس نے تباہ کردیا ہے

ستمبر ۲۱ وائسرائے نے دوبارہ ملاقات کی دعوت دی۔

ستمبر ۲۵ وائسرائے سے ملاقات کی۔ ملاقات دو گھنٹے جاری رہی۔ شیڈول کاسٹ فیڈریشن کے وفد نے بھی محمد علی جناح سے ملاقات کی

ستمبر ۲۸ وائسرائے سے تیسری مرتبہ ملاقات کی۔

ستمبر ۲۹ نواب آف بھوپال، چانسلر ایوان شاہزادگان نے ان سے گاندھی کی رضامندی کے لئے ایک فارمولے پر جو آل انڈیا مسلم لیگ کی حیثیت اور لیگ کی حکومت میں نمائندگی اور موقف کو تسلیم کرتا ہو رضامندی حاصل کرنے کے سلسلہ میں ملاقات کی۔

اکتوبر ۲ وائسرائے سے دو گھنٹے تک ملاقات کی، بعد ازاں آل انڈیا مسلم لیگ مجلس عمل سے مذاکرات کیے۔

اکتوبر ۳ عارضی حکومت کے قیام سے متعلق تجاویز وائسرائے کو غور

کے لئے ارسال کیں ایگزیکٹو کونسل کی تشکیل سے متعلق یہ تجاویز ۲راکتوبر کو ان کے وائسرائے سے مذاکرات کے نتیجے میں سامنے آئی تھیں۔

اکتوبر ۵ جواہر لال نہرو سے ان کی رہائش گاہ پر تین گھنٹے ملاقات کی۔

اکتوبر ۷ نواب آف بھوپال کی رہائش گاہ پر جواہر لال نہرو سے دوسری مرتبہ ملاقات کی۔

آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کے اجلاس کی صدارت کی۔

جواہر لال نہرو کے ۶ اکتوبر کے خط کے جواب میں تحریر کیا کہ وفاقی حکومت سے متعلق فارمولا انہوں نے اور گاندھی نے قبول کرلیا تھا اور کہا کہ میں معذرت خواہ ہوں کہ میں زبان یا کسی اور تبدیلی کو قبول نہیں کرسکتا کیوں کہ یہ دیگر نکات پر ہمارے مذاکرات پر اتفاق کی بنیاد پر تشکیل پایا ہے۔

جواہر لال نہرو نے ۸ اکتوبر کو جواب دیا کہ گاندھی فارمولے میں الفاظ کا استعمال صحیح نہیں ہے۔

عارضی حکومت کی دوبارہ تشکیل سے متعلق (محمد علی جناح) کے پیش کردہ بنیادی اصولوں کے بارے میں جواہر لال نہرو کے خیالات سے اتفاق نہیں کیا۔

اکتوبر ۱۲ وائسرائے سے 85 منٹ تک ملاقات کی، بعد ازاں وائسرائے نے ایک خط میں توثیق کی کہ وہ (محمد علی جناح) عارضی حکومت میں آل انڈیا مسلم لیگ کی نشستوں کے کوٹے سے کسی کو بھی نامزد کرسکتے ہیں۔

اکتوبر ۱۳ ایک خط میں ویول کو اطلاع دی کہ آل انڈیا مسلم لیگ نے غور و خوض کے بعد عارضی حکومت کی تشکیل کے لئے لارڈ ویول کی فراہم کردہ بنیادوں کی توثیق نہیں کی ہے لیکن ویول کی ۲۴

اگست کی تقریر اور ویول کے (۴، اور ۱۲، اکتوبر) محمد علی جناح کے نام دو خطوط کی شرائط کی بنیاد پر پانچ ممبران کو نامزد کرنے پر راضی ہے۔

وائسرائے سے آل انڈیا مسلم لیگ کی عارضی حکومت میں شمولیت کے امکانات پر گفتگو کی۔ اس سلسلہ میں انہیں خط بھی تحریر کیا۔

عارضی حکومت میں شمولیت کے لئے پانچ نامزد افراد کے نام وائسرائے کو ارسال کئے۔ یہ نام تھے، لیاقت علی خان، آئی آئی چندریگر، عبدالرب نشتر، غضنفر علی خان اور جوگندر ناتھ منڈل (صوبائی وزیر اور بنگال سے اچھوت رہنما)۔

۱۵ اکتوبر وائسرائے کے خط کا جواب دیتے ہوئی انہیں مطلع کیا کہ شمال مغربی سرحدی صوبے کے عوام جواہر لال نہرو کے دورے کو ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ان سے اپنا دورہ کسی اور تاریخ کے لئے ملتوی کرنے کی درخواست کی۔

امریکی صدر ٹرومین کی فلسطین کے بارے میں تجویز کو غیر منصفانہ اور تمام اخلاقی اصولوں کے منافی قرار دیتے ہوئے اس کی مذمت کی۔ عراقی ایوان نائبین بغداد کے نائب صدر عزل الدین الناقوب کو بذریعہ ٹیلیگرام آرمینیا کے سوال پر ان کی حمایت کا یقین دلایا۔

آل انڈیا مسلم لیگ نے عارضی حکومت میں شمولیت کا فیصلہ کیا

۱۷ اکتوبر محمد علی جناح، جواہر لال نہرو خط و کتابت اخبارات کو جاری کردی گئی۔

شیڈول کاسٹ فیڈریشن کے ممبران نے ان سے شیڈول کاسٹ نمائندے منڈل کو عارضی حکومت میں شامل کرنے پر

شکریہ ادا کرنے کے لئے ملاقات کی۔

۲۴ اکتوبر فرقہ وارانہ فسادات کی مذمت کی اور رواداری کی اپیل کی۔

۲۵ اکتوبر آل انڈیا مسلم لیگ کے ممبران نے حلف اٹھایا، عارضی حکومت میں مختص کی جانے والی وزارتیں یہ تھیں- ا.لیاقت علی خان (خزانہ،)۲ .آئی آئی چندریگر (تجارت)۳ .عبدالرب نشتر (مواصلات، ڈاک اور ہوائی سفر)۴ .غفنفر علیخان (صحت)۵ .جوگندر ناتھ منڈل (قانون سازی)۔

۲۷ اکتوبر عارضی حکومت میں شمولیت سے متعلق محمد علی جناح، ویول خط وکتابت اخبارات کو جاری کی گئی۔

۳۰ اکتوبر پیر صاحب آف مانکی شریف کے نام ایک خط میں خوشی کا اظہار کیا کہ پیر صاحب نے مسلم لیگ کے لئے کام شروع کردیا ہے- وائسرائے سے ایک گھنٹہ تک ملاقات کی۔

۳ نومبر اقلیتی صوبوں میں فسادات پر نئی دہلی سے بیان جاری کیا- انہوں نے کہا کہ اس معاملہ پر ان کی گہری نظر ہے مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اشتعال کے بجائے صبر کا مظاہرہ کریں۔

۲-۵ نومبر ویول سے خط وکتابت کا تبادلہ ہوا۔

۷ نومبر عرب نیوز سے ایک انٹرویو میں امید ظاہر کی کہ مسلم ممالک کے نمائندوں کی کانفرنس جلد ہی نئی دہلی میں منعقد ہوگی

۱۱ نومبر ایک بیان میں اکثریتی علاقوں کے مسلمانوں کو متنبہ کیا اور کہا کہ بہار کے لئے انتقام تباہی ہوگا۔

۱۲ نومبر بہار میں مسلمانوں کے ساتھ ہندوؤں کے مظالم کا حوالہ دیتے ہوئے مسلمانوں کو نئی دہلی سے ایک اخباری بیان میں مشورہ دیا کہ وہ پرسکون رہیں اور انتقام نہ لیں کہ یہ اسلام کے خلاف ہے۔

نومبر ۱۴ غیر ملکی اخباری نمائندوں کو بتایا کہ ہندوستان کی موجودہ فرقہ وارانہ صورت کا حل صرف پاکستان ہے۔ پاکستان کے علاوہ کوئی چیز غیر فطری اور مصنوعی ہوگی۔

نومبر ۱۵ ایک پریس کانفرنس میں جس میں غیر ملکی اخباری نمائندے بھی موجود تھے عارضی حکومت میں مسلم لیگی ممبران کے کردار پر روشنی ڈالی۔ اعلان کیا کہ ہندوستان کی اندرونی کشیدگی کے خاتمے کا واحد حل پاکستان ہے۔

نومبر ۱۶ بہار میں مرکزی حکومت کی موجودگی سے پیدا ہونے والی شدید صورت حال پر ویول کو خط تحریر کیا اور انہیں اطلاع دی کہ کانگریس نے ۱۶ مئی کے بیان کو قبول نہیں کیا ہے جیسا کہ آسام کے وزیراعظم گوپی ناتھ بردولی کے خط (۳۰ ستمبر) اور جواہر لال نہرو کے اصرار اور گاندھی کے ۲۳ اکتوبر کے اعلان سے ظاہر ہے فسادات سے متاثر بہار جہاں ۳۰ ہزار افراد ہلاک اور پندرہ ہزار افراد بے گھر ہوئے ہیں فوری طور پر قیام امن اور سکون کے لئے انتظامات کرنے پر زور دیا۔

بہار میں پیدا ہونے والی خطرناک صورت حال کی بابت وائسرائے کو مطلع کیا کہ جس نے ساتھیوں سے مشاورت کو مشکل بنا دیا ہے۔ کانگریس کے مشن منصوبہ کو تسلیم نہ کرنے کا سرکاری دستاویزات اور کانگریسی رہنماؤں کے واضح بیانات کی روشنی میں جائزہ لیا۔

نومبر ۱۷ وائسرائے کے خط کے جواب میں انہیں اطلاع دی کہ بہار میں پیدا ہونے والی بدترین صورت حال کے پیش نظر بہتر ہوگا کہ مجلس قانون ساز کے التواء کا اعلان کر دیا جائے اور تمام تر توانائیاں امن و امان کی بحالی پر مرکوز کر دی جائیں۔

نومبر ۱۹	وائسرائے نے بہار کی صورت حال اور مجوزہ آئین ساز اسمبلی پر محمد علی جناح اور جواہر لال نہرو سے ملاقات کی
نومبر ۲۰	محمد علی جناح، ویول خط و کتابت نئی دہلی سے اخبارات کو جاری کردی گئی
نومبر ۲۱	نئی دہلی سے ایک اخباری بیان میں مجلس قانون ساز کے آل انڈیا مسلم لیگ کے ممبران کو ہدایت کی کہ وہ ۲۰ دسمبر کو بلائے گئے اسمبلی کے اجلاس میں شرکت نہ کریں۔ ہز مجسٹی حکومت اور وائسرائے پر کانگریس کے ہاتھوں میں کھیلنے کا الزام عائد کیا۔
نومبر ۲۶	کراچی میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بین الفرقہ جاتی مظالم سے اقلیتوں کے تحفظ کے لئے آبادی کے تبادلہ کی تجویز پیش کی۔
نومبر ۲۸	آل انڈیا مسلم لیگ کی جانب سے لندن میں بات چیت کے لئے ہز میجسٹی حکومت کی دعوت منظور کرنے کے فیصلے کا اعلان کیا۔
نومبر ۲۹	وزیراعظم کو ایک تار میں مطلع کیا کہ ہم خود کو صرف ان معاملات تک محدود کرنے پر رضامند نہیں ہوسکتے جن کا آپ نے جواہر لال نہرو کے نام پیغام میں ذکر کیا ہے جب تک تمام صورت حال بحث کے لئے واضح نہ ہو لندن جانے کا کوئی فائدہ نہیں۔ ایک پیغام میں سندھ کے مسلمانوں سے اپیل کی کہ آئندہ انتخابات میں اپنے تمام اختلافات ختم کرکے آل انڈیا مسلم لیگ کے پیچھے سیسہ پلائی ہوائی دیوار کی طرح کھڑے ہوجائیں۔
دسمبر ۱	کابینہ مشن منصوبے اور مجلس قانون ساز پر مجوزہ بات چیت

میں حصہ لینے کے لئے کراچی سے لندن روانہ ہوگئے۔ ۲ دسمبر کو لندن پہنچے۔

دسمبر ۳ لیاقت علی خان کے ساتھ سیکریٹری آف اسٹیٹ کے ساتھ ایک انٹرویو میں مجلس قانون ساز کے متفقہ حل کے سوال پر قائد اعظم نے کہا، کوئی قابل عمل سمجھوتہ اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک کہ کانگریس مجلس قانون ساز کے ذریعہ مشن کے تجویز کردہ وفاقی نظام کی تشکیل کا کوئی ارادہ کرتی۔

دسمبر ۵ رائٹر کے سیاسی نمائندے سے ایک انٹرویو میں پاکستان کے مطالبہ کی وکالت کی۔

دسمبر ۶ لندن بات چیت کے بارے میں ہز مجسٹی حکومت کی ۶ دسمبر کے بیان میں ال انڈیا مسلم لیگ کی گروپنگ کے موقف کو برقرار رکھنے کی بنا پر جواہر لال نہرو اور سردار بلدیو سنگھ واپس چلے گئے لیکن محمد علی جناح اور لیاقت علی خان لندن ہی میں ٹھہر گئے۔

دسمبر ۹ قانون ساز اسمبلی کا نئی دہلی میں اجلاس ہوا۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے ممبران نے اس کا بائیکاٹ کیا۔

دسمبر ۱۴ بی بی سی سے امریکہ کے لئے ایک پیغام میں واضح کیا کہ برطانیہ کے لئے بہتر ہوگا کہ مطالبہ پاکستان کو تسلیم کر کے بدترین تباہی کو روک دے۔

لندن میں ایک اخباری بیان جاری کیا۔ مسلم لیگ کی طرف سے منعقد کردہ لندن میں ایک عوامی اجتماع سے خطاب کیا

دسمبر ۱۹ ہندوستان کی جانب سفر کرتے ہوئے قاہرہ میں قیام کیا۔ مصری رہنماؤں اور مفتی اعظم فسلطین الحاج امین الحسینی سے

ملاقات کی۔ مصر اور مشرق وسطی کے دیگر ممالک کے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ آزادی کی جدوجہد میں ہندوستانی مسلمانوں کی اعانت کریں۔

دسمبر ۲۱ ہندوستان واپس پہنچے۔

دسمبر ۲۲ ایک بیان میں اعلان کیا جب تک کانگریس وہ توضیح، جو صاف صاف طور پر اور غیر مبہم انداز میں مئی ۱۶ کے بیان کے بارے میں ۶ دسمبر کے اعلان میں کی گئی ہے واضح طور پر قبول نہیں کرتی۔ میرے لئے اس وقت تک آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کا اجلاس بلانے کا کوئی جواز نہیں ہے۔

۱۹۴۷ء

جنوری ۷ یوم فتح کے موقع پر سندھ صوبائی مسلم لیگ کو مبارکباد کا پیغام ارسال کیا۔

ایک اخباری بیان میں کہا کہ انہوں نے اخبارات میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی منظور کردہ قرارداد کی رپورٹ دیکھی ہے لیکن وہ اس کے بارے میں اظہار خیال کرنا نہیں چاہتے اس لئے انہوں نے آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کا اجلاس طلب کرنے کی تجویز پیش کی ہے تاکہ اس رپورٹ پر غور کیا جاسکے

جنوری ۸ ایک اخباری بیان میں اعلان کیا کہ مونگڈا Maungdaw پاکستان منصوبہ کا حصہ نہیں ہے

جنوری ۱۲ سندھ مدرسہ بورڈ کراچی کے صدر پیر الٰہی بخش کے خطبہ استقبالیہ کا جواب دیتے ہوئے مسلمانوں کو خواندگی کی تحریک چلانے کی نصیحت کی اور ان سے کہا کہ وہ اپنے اندر ایمانداری، فرض شناسی، انصاف اور دیانت کو فروغ دیں، انہوں نے مزید کہا کہ نئی مسلم لیگ وزارت قائم ہوچکی ہے جو تعلیم کو سب

سے زیادہ ترجیح دے گی

جنوری ۲۴ کراچی میں آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس طلب کیا- جس نے کابینہ مشن کے ۱۶ مئی ۱۹۴۶ء کے بیان پر قرار داد منظور کی- عارضی حکومت کے بارے میں انہوں نے کہا جواہر لال نہرو سمجھتے ہیں کہ وہ وزیراعظم ہوں گے لیکن وہ پر سکون ہوکر سوچیں تو نہ وہ وزیراعظم ہوں گے اور نہ ہی جواہر لال نہرو کی حکومت ہوگی- وہ صرف وزارت خارجہ دولت مشترکہ کے ممبر ہوں گے- پنڈت جواہر لال نہرو اور کانگریس مسلم لیگ اور مسلم نمائندوں کو ڈھال کے طور پر استعمال کرنے کی خواہش رکھتے ہیں- ہم نہ تو جواہر لال نہرو کے تابع ہیں نہ کانگریس کے

فروری ۲ پنجاب کی صورت حال پر ایک بیان میں ہز مجسٹی حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ صورت حال کا بہادری سے مقابلہ کرے اور شہری آزادیاں بحال کرے- مسلم نوجوانوں سے فرقہ وارانہ انتشار سے علیحدہ رہنے کی اپیل کی

فروری ۱۷ سندھ اسمبلی میں آل انڈیا مسلم لیگ پارٹی کے اجلاس سے خطاب کیا اور سندھ کے لئے ۸ نکاتی منصوبے پر غور کیا

فروری ۲۰ گاندھی نے ایک بیان میں جون ۱۹۴۸ء تک ہندوستان سے برطانیہ کی واپسی کی تاریخ مقرر کی- اور لارڈ ویول کی جگہ وسکاؤنٹ ماؤنٹ بیٹن کو وائسرائے مقرر کرنے کا مطالبہ کیا- شمالی مغربی سرحدی صوبے میں مسلم لیگ کی سول نافرمانی کی تحریک شروع ہوگئی

فروری ۲۱ برطانوی وزیراعظم اٹیلی کے اس بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے کہ برصغیر کو جون ۱۹۴۸ء تک آزادی دے دی جائے گی محمد

علی جناح نے کہا کہ جب تک مکمل رپورٹ نہ دیکھ لی جائے کچھ نہیں کہا جاسکتا- میرے اور لیگ کے لئے یہ ایک بہت اہم بیان ہے- ہم اس کا گہرائی سے جائزہ لیں گے تب اس پر صحیح قدم اٹھائیں گے- کراچی روانہ ہونے سے قبل شام کو ملیر کے عوام سے خطاب کیا اور کہا گذشتہ دس سال سے سندھ تاریکی میں ہے- یہاں مضبوط وزارت نہیں بن سکی- برادران وطن کو اپنا راستہ استوار کرنے کے لئے لیگ میں شمولیت اختیار کر کے اپنی ترقی کے لئے منصوبہ بندی کرنی چاہیے۔

فروری۔ نواب ممدوٹ کو حکومت پنجاب کے بارے میں اپنے مختصر سے خط میں تحریر کیا کہ حکومت عوامی اجتماعات کے انعقاد پر سے پابندیاں اٹھالے اور گرفتار شدگان کو رہا کرے انہوں نے مزید کہا کہ ایک پروقار شکست سمجھوتے سے زیادہ بہتر ہے کیوں کہ شکست اصولوں پر سمجھوتہ نہیں کرتی۔

فروری۔ شاہی دربار سبی بلوچستان میں ایک بیان میں کہا میرا یقین ہے کہ ہماری آزادی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اصولوں پر عمل کرنے میں پنہاں ہے ہماری جمہوریت اسلامی نظریات اور اصولوں پر مبنی ہونی چاہیے

فروری ۲۳ بہار کے مسلمان پناہ گزینوں سے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا کہ مسلم لیگ مطالبہ پاکستان سے ایک انچ پیچھے نہیں ہٹے گی- دس کروڑ مسلمانوں کو آزاد کرانے کا یہ واحد راستہ ہے

فروری ۲۵ اے پی آئی کو ایک انٹرویو میں اقلیتوں کو یقین دلایا کہ مسلم لیگ ان کے ساتھ انصاف پر مبنی سلوک کرے گی

مارچ ۳ ایک بیان میں کہا کہ خضر وزارت کا مستعفی ہونا عقلمندانہ اقدام ہے- انہوں نے پنجاب کے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ

دوسری جماعتوں سکھ، ہندو اور برطانوی حکومت سے معاملات و مسائل طے کرانے کے لئے متحد رہیں۔

مارچ ۴ مجلس قانون ساز پنجاب کی سیڑھیوں پر ماسٹر تارا سنگھ کی شعلہ بیان تقریر سے لاہور اور گردو نواح میں فرقہ وارانہ فسادات پھوٹ پڑے۔

مارچ ۱۳ بمبئی کی صوبائی مسلم لیگ کی طرف سے منعقد کردہ ایک تقریب میں کہا کہ پاکستان کا کوئی متبادل نہیں ہے۔

مارچ ۱۷ پنجاب کی صوبائی مسلم لیگ کو ہدایت کی کہ وہ امن کی کوششوں میں مکمل طور پر تعاون کرے۔

مارچ ۲۲ لارڈ ماؤنٹ بیٹن برطانیہ کے آخری وائسرائے کی حیثیت سے ہندوستان پہنچے۔

یوم پاکستان کی خبر اخبارات کو ارسال کی، مسلمانوں کو ہدایت کی کہ وہ یہ دن یعنی یوم پاکستان پرامن طریقے پر منائیں اور ہندوستان کی موجودہ ناموافق صورت حال کے پیش نظر حکومت سے تعاون کریں۔

مارچ ۲۷ میمن ایوان تجارت کے استقبالیہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا پاکستان صرف مسلمانوں کے لئے حاصل نہیں جائے گا۔ اس کا مطلب ہندو اور مسلمان دونوں کے لئے آزادی ہوگا۔ میں پاکستان کے لئے لڑ رہا ہوں جس کا مطلب ہے میں ہندوستان کی آزادی کے لئے لڑ رہا ہوں ...کیونکہ حصول آزادی کے لئے یہی ایک عملی حل ہے ..کیونکہ ہندوستان نہ تو ایک ملک ہے نہ ہی ایک قوم بلکہ اقوام کا مجموعہ ہے۔

مارچ ۲۸ پاکستان کی بنیاد پر جنگ بندی پر زور دیا اور کہا برطانیہ نے ہندوستان کے اتحاد کی بات کی ہے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ

جب متحدہ ہندوستان ہوگا تو جھگڑے اور تباہی ہوگی جبکہ تقسیم کی صورت میں پاکستان اور ہندوستان دو دوست پڑوسیوں کی مانند رہیں گے۔

اپریل ۵ ماؤنٹ بیٹن کے ساتھ اپنی پہلی ملاقات میں اصرار کیا کہ ہندوستان کا سرجیکل آپریشن ہی ہندوستان کے مسئلہ کا حل ہے ورنہ ہندوستان مکمل طور پر تباہ ہو جائے گا۔

اپریل ٦ فاطمہ جناح کے ہمراہ وائسرائے کے ساتھ عشائیہ میں شرکت کی۔

اپریل ۱۲ جمعیت العلمائے ہند کے جنرل سیکریٹری مولانا حفظ الرحمان کے خط کا جواب دیتے ہوئے ایک پریس نوٹ میں کہا کہ ۲۰ فروری ۱۹۴۷ء کو برطانوی حکومت کی جانب سے شائع کئے جانے والے قرطاس ابیض کے بعد پیدا ہونے والی نئی صورت حال اور اس نازک ترین صورتحال کے پیش نظر جس سے ہم کو مستقبل میں دوچار ہونا ہے۔ میں آپ سے پوری طرح متفق ہوں کہ مسلمانوں کے درمیان مکمل اتحاد و اتفاق بہت ضروری ہے اور میں نے ہر مسلمان سے مسلم لیگ میں شمولیت کی اپیل کی ہے۔

وائسرائے اور سیاسی رہنماؤں کے درمیان بات چیت ختم ہوگئی محمد علی جناح نے آئین کی تشکیل کے لئے دو طریقے تجویز کئے (۱) دو علیحدہ علیحدہ آئین، دو علیحدہ اسمبلیوں کے ذریعہ گروپ اے اور گروپ بی اور سی کے لئے مرکز کے بارے میں فیصلہ بعد میں کیا جائے (۲) پنجاب اور شمال مغربی سرحدی صوبے میں دوبارہ انتخابات ہوں اور ہر صوبہ اپنے مستقبل کا فیصلہ خود کرے۔

اپریل ۱۳ — خان آف قلات، میر احمد یار خان نے انہیں لکھا کہ قلات، بلوچستان کی پہلی ریاست ہے جس نے پاکستان کے مطالبہ کی کھل کر حمایت کی ہے۔

اپریل ۱۵ — محمد علی جناح، گاندھی نے وائسرائے کی درخواست پر قیام امن کے لئے ایک مشترکہ اپیل کی۔

اپریل ۱۷ — محمد علی جناح، گاندھی کی مشترکہ اپیل پر مشتمل کتابچے فرقہ وارانہ تشدد اور دیوانگی کو روکنے کے لئے پورے ہندوستان میں فضا سے گرائے گئے۔ مسلم لیگ کی جانب سے راست اقدام کے پروگرام کی واپسی متنازعہ ہو گئی۔

اپریل ۲۰ — ایک بیان میں بنگال و پنجاب کی مجوزہ تقسیم کی مذمت کی اور وائسرائے کو متنبہ کیا وہ یہ بدترین غلطی نہ کریں۔

اپریل ۲۴ — ایک بیان میں مسلمانوں سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ وہ وائسرائے کے شمال مغربی سرحدی صوبے کے دورے کے موقع پر امن و امان کی صورت حال برقرار رکھیں۔

اپریل ۲۶ — کابینہ مشن کی منظوری کے سوال پر وائسرائے سے ایک گھنٹہ بیس منٹ تک ملاقات کی اور اس یقین کا اظہار کیا کہ کانگریس کے رہنما اس قدر بے ایمان، شاطر اور مسلم لیگ کو کچلنے کے خیال کے بارے میں اس قدر جنونی ہیں کہ پاکستان کو ایک موقع دینے کا راستہ یہ ہے کہ اسے برطانوی دولت مشترکہ کی آزاد قوم بنا دیا جائے۔

اپریل ۲۸ — عرب لیگ کے سیکریٹری جنرل کے نام ایک پیغام میں وادی نیل کے اتحاد اور مصر سے غیر ملکی افواج کی واپسی کی حمایت کی

اپریل ۳۰ — ہز مجسٹی کی حکومت اور وائسرائے سے ایک بدترین غلطی نہ کرنے کی اپیل کرتے ہوئے ایک بیان میں کہا کہ ہندوستان اور

پاکستان کی حکومتوں کو اقتدار کی منتقلی کا مطلب دفاعی افواج کی تقسیم بھی ہے۔ یہ ایک واضح راستہ اور ہندوستان کے آئینی مسئلہ کا عملی حل ہے۔

مئی ۱ ایک اخباری بیان میں تقسیم ہندوستان کے بنیادی اصول بیان کئے اور اس حقیقت پر زور دیا کہ ہندوستان اور پاکستان کی مملکتوں کو مکمل طور پر آزاد و خود مختار ہونا چاہیے۔

مئی ۵ فرقہ وارانہ مسئلہ پر گاندھی سے ملاقات کی۔

مئی ۶ جناح گاندھی ملاقات ہندوستان کی تقسیم پر کسی سمجھوتے کے بغیر ختم ہو گئی۔

مئی ۷ ایک بیان میں شمال مغربی سرحدی صوبے کی مسلم لیگ کی تحریک راست اقدام کو جاری رکھنے کے فیصلے سے اختلاف کرنے سے اپنی معذوری کا اظہار کیا۔ مسلمانوں کو پرامن رہنے کی تلقین کی۔

ایک اخباری بیان میں شمال مغربی سرحدی صوبے میں ڈاکٹر خان کی وزارت کی پالیسیوں کا تجزیہ کیا، راست اقدام کو سماجی دباؤ قرار دیا اور کہا ہڑتال یا بغاوت ہمارے مسائل کے حل اور ہمارے مطالبات کی تکمیل کے لئے مقتدر حکام پر اخلاقی دباؤ کا ذریعہ ہیں۔

گاندھی کے ہمراہ سیاسی مقاصد کے حصول کے لئے تشدد کی مذمت کی۔

ایک بیان میں کہا کہ وہ شمالی مغربی سرحدی صوبے کے سول نافرمانی کے فیصلے خلاف نہیں جاسکتے۔

مئی ۱۱ پٹیل کے بیان پر تنقید کی۔ عارضی حکومت کے خاتمہ اور اقتدار کو دو قانون ساز اسمبلیوں کو منتقل کرنے کا مطالبہ کیا۔

مئی ۱۲ ایسٹرن ٹائمز، لاہور کے مدیر اے حمید کی درخواست پر پنجاب کے مسلمانوں کے لئے پیغام ارسال کیا اور ان پر زور دیا کہ اگر وہ پاکستان کا حصول چاہتے ہیں تو متحد ہو کر سخت محنت کریں۔

مئی ۲۱ ایک انٹرویو میں خبر رساں ایجنسی رائٹرز کو پاکستان کے بارے میں تفصیلات بتائیں، مسلم لیگ کے اس یقین کا اظہار کیا کہ وہ بنگال اور پنجاب کی تقسیم کے خلاف ایک ایک انچ کے لئے جنگ کرے گی۔ اس بات پر زور دیا کہ پاکستان مقبول بھی ہو گا اور نمائندہ بھی اور اقوام متحدہ کی نشست بھی حاصل کر لے گا

مئی ۲۲ رائٹر کے ساتھ ایک اور انٹرویو میں مجوزہ مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان راستے کا مطالبہ کیا اور تقسیم کے بعد ہندوستان سے دوستانہ تعلقات کی امید ظاہر کی۔

مئی ۲۴ کانگریس کی طرف سے ڈاکٹر راجندر پرشاد نے محمد علی جناح کی طرف سے کیا جانے والا درمیانی راستے کا مطالبہ مسترد کر دیا۔

جون ۲ مسلم لیگ کی طرف سے لیاقت علی خان اور عبدالرب نشتر کے ساتھ رہنماؤں کی کانفرنس میں شرکت کی جس میں کانگریسی رہنما بھی شریک تھے۔ وائسرائے نے صدارت کی اور حاضرین کو انگلستان اور ہندوستان ہر دو جگہ ہونے والی گفتگو سے آگاہ کیا، جس کے نتیجہ میں ہز مجسٹی حکومت کے منصوبہ کی تشکیل ممکن ہوئی۔ اعلان کی کاپیاں رہنماؤں اور کانفرنس میں تقسیم کی گئیں۔ کانفرنس اگلے دن تک کے لئے ملتوی کر دی گئی تاکہ کانگریس اور مسلم لیگ ہر دو جماعتوں کی ورکنگ کمیٹیاں منصوبے پر غور کر سکیں۔

جون ۳ ہز مجسٹی حکومت کے تقسیم ہند کے منصوبے کا اعلان ماؤنٹ بیٹن نے کیا۔ محمد علی جناح، جواہر لال نہرو اور سردار بلدیو

سنگھ نے مسلم لیگ، کانگریس اور سکھوں کی جانب سے آل انڈیا ریڈیو نئی دہلی سے تقاریر میں منصوبے کو منظور کرنے کا اعلان کیا محمد علی جناح نے اپنی تقریر میں مسلم لیگ اور مسلمانوں سے منصوبے کو احتیاط سے پرکھنے کی اپیل کی۔

آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کے اجلاس کی صدارت کی۔

آل انڈیا ریڈیو نے شب میں محمد علی جناح کی تقریر نشر کی جس میں انہوں نے برطانوی حکومت کے اقتدار کی منتقلی سے متعلق نئے منصوبے پر بحث کرتے ہوئے کہا کہ آل انڈیا مسلم لیگ اپنے قواعد و ضوابط کی بنیاد پر اس کو آخری شکل دے گی۔

جون ۵ تقسیم کمیٹی کی تشکیل کے لئے وائسرائے نے گفتگو کے لئے دعوت دی۔

جون ٦ گاندھی نے وائسرائے کو بعض تجاویز ارسال کیں، تاکہ ان تجاویز کی بناء پر وہ محمد علی جناح سے شمال مغربی سرحدی صوبے میں ریفرنڈم کے لئے رضامندی کے بارے میں درخواست کر سکیں۔

جون ۱۰-۹ آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے اجلاس کی دہلی میں صدارت کی جس میں تین جون کے (ماؤنٹ بیٹن) منصوبے کا جائزہ لیا گیا

جون ۱۲ لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے گاندھی کو ان کی تجاویز کے مطابق محمد علی جناح کے شمال مغربی سرحدی صوبے کے دورے سے متعلق محمد علی جناح کی اس شرط سے آگاہ کیا کہ کانگریس اس معاملے میں مداخلت نہ کرے۔ خط کی کاپی محمد علی جناح کو ارسال کر دی گئی۔

جون ۱۴ گاندھی نے محمد علی جناح کو تحریر کیا کہ وہ اور وائسرائے انہیں صحیح طور پر نہیں سمجھ سکے اور وہ کانگریس سے خودکشی کے لئے

نہیں کہہ سکتے۔

جون ۱۷ ایک بیان میں قبائلی علاقوں کے مسلمانوں کا ان کی نیک خواہشات کے لئے شکریہ ادا کیا- ہندوستانی ریاستوں کو اختیار دیا کہ وہ چاہیں تو ہندوستان کی مجلس قانون ساز میں شمولیت اختیار کریں یا پاکستان کی مجلس قانون ساز میں۔

جون ۱۸ خان عبدالغفار خان نے محمد علی جناح کی رہائش گاہ پر ان سے ملاقات کی اور شمال مغربی سرحدی صوبے کے پاکستان میں ادغام کے سلسلہ میں چند شرائط پیش کیں جن سے محمد علی جناح نے اتفاق نہیں کیا، بعد ازاں بنوں میں ایک عوامی اجتماع میں، خان عبدالغفار خان نے کہا کہ وہ پٹھانوں کے لئے پختونستان بنائیں گے۔

جون ۱۹ فیصلہ کیا کہ پاکستان کا دار لحکومت کراچی ہوگا۔

مدراس کے مسلمانوں سے ایک پیغام میں کہا مجھے صوبہ مدارس کے مسلمانوں پر حقیقی معنوں میں فخر ہے جو آل انڈیا مسلم لیگ کے پلیٹ فارم پر متحد رہے- موپلستان کے بارے میں ایک بیان جاری کیا۔

جون ۲۰ ایک بیان میں صوبہ بمبئی کے مسلم نیشنل گارڈ کو اسلام کے سپاہی قرار دیا۔

جون ۲۲ ریاست ٹراونکور مسلم لیگ کے نمائندے ملک محمد نے محمد علی جناح سے ملاقات کی۔

جون ۲۵ ایک اخباری بیان میں شاہی جرگہ بلوچستان اور کوئٹہ میونسپلٹی کے غیر سرکاری ممبران سے اپیل کی کہ وہ ۳۰ جون کو ہونے والے ریفرنڈم میں پاکستان کی آئین ساز اسمبلی کے لئے ووٹ دیں۔

ایک تقریر میں کہا کہ مسلمان کی آزادی اتحاد، ایمان، اور تنظیم پر استوار ہوئی ہے اور وہ اس پر یقین رکھتے ہیں۔

جون ۲۶ ایک اخباری بیان میں سلہٹ کے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ ضلع سلہٹ کی نئے مشرقی بنگال میں شمولیت کے لئے ووٹ دیں کیونکہ اس طرح مشرقی پاکستان مضبوط ہوگا بلکہ یہ ان کے لئے بھی سود مند ہوگا۔

جون ۲۸ اخبارات کو بیان جاری کیا تین جون کا منصوبہ منظور کرنے کے بعد پٹھانستان سے متعلق کانگریس کے تحفظات وعدہ شکنی کے مترادف ہیں۔

جولائی ۲ وائسرائے کو مطلع کیا کہ بعض وجوہات کی بناء پر انہوں نے خود ہی پاکستان کے گورنر جنرل کا عہدہ سنبھالنے کا فیصلہ کیا ہے

جولائی ۵ وائسرائے کو آل انڈیا مسلم لیگ کے جنرل سیکریٹری لیاقت علی خان کی طرف سے خط موصول ہوا جس میں آل انڈیا مسلم لیگ کی جانب سے محمد علی جناح کی گورنر جنرل پاکستان کی حیثیت سے تقرری کی سفارش کی گئی تھی اور ہز مجسٹی حکومت سے اس تجویز کی منظوری کے لئے درخواست کی گئی تھی۔

جولائی ۷ لندن مسلم لیگ کی جانب سے حصول پاکستان کی خوشی میں عشائیہ کی دعوت کو بذریعہ تار یہ کہہ کر مسترد کردیا کہ ابھی پاکستان کی تعمیر کا اہم کام باقی ہے جس کے لئے ہماری تمام تر توانائی کی ضرورت ہوگی لیکن اللہ کے فضل سے ہم اس نئی عظیم مسلم خود مختار مملکت کو دنیا میں اتحاد، تنظیم اور یقین سے عظیم مملکت کا روپ دینگے۔

جولائی ۱۰ برطانوی وزیراعظم کلیمنٹ ایٹلی نے محمد علی جناح کو پاکستان کے پہلے گورنر جنرل کی حیثیت سے قبول کرنے کا اعلان کیا۔

جولائی ۱۱ کشمیری مسلم رہنماؤں سے ملاقات کے بعد کشمیری گرفتار شدگان کی رہائی کے سلسلہ میں ایک اخباری بیان جاری کیا۔

جولائی ۱۳ صبح کے وقت ایک پریس کانفرس سے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا کہ اقلیتوں کا تحفظ ہندوپاک دوستی میں ہے۔

جولائی ۱۴ نئی دہلی میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اقلیتوں کو یقین دلایا کہ ان کے مذہب، اعتقادات، زندگی، املاک اور ثقافت کی پاکستان میں حفاظت کی جائے گی۔

جولائی ۱۵ ان کی ہدایت پر ایک ٹرین حکومت پاکستان کے عمال اور مرکزی پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ کے ایک یونٹ کو لے کر نئی دہلی سے کراچی روانہ ہوگئی۔

جولائی ۲۶ مجلس قانون ساز پاکستان کی تشکیل ہوئی۔

ایک اخباری بیان میں ولندیزی حکومت کے انڈونیشیا کے خلاف اعلان جنگ پر سخت موقف کا اظہار کیا۔

انڈونیشیا کے عوام کے ساتھ گہری ہمدردی کا اظہار کیا۔

انڈونیشیا کے ڈاکٹر شہریار نے شام کے وقت ان سے ملاقات کی۔ محمد علی جناح نے انڈونیشیا کے عوام پر ہالینڈ کی افواج کے اچانک حملے کی مذمت کی۔ انڈونیشیا کے عوام سے ساتھ گہری ہمدردی کا اظہار کیا۔ ڈاکٹر شہریار کو ہندوپاک کے مسلمانوں کی مکمل حمایت کا یقین دلایا۔

جولائی ۲۸ ایک اخباری بیان میں کہا کہ ہندوستانی ریاستیں ہر دو حکومتوں میں سے کسی میں بھی شمولیت کے لئے آزاد ہیں۔

ایک اخباری بیان میں شمال مغربی سرحدی صوبے اور قبائلی علاقے کے مختلف قبائل سے ماضی کے تمام اختلافات کو بھول جانے اور حقیقی اور جمہوری اسلامی دنیا کے قیام کے لئے

حکومت پاکستان کے ساتھ متحد ہو کر کام کرنے کی اپیل کی۔

جولائی ۳۱ ایک اخباری بیان میں کہا کہ سندھ میں مسلم لیگ اسمبلی پارٹی اپنے رہنما کے انتخاب میں آزاد ہے۔

پیر زادہ عبدالستار نے ان سے ملاقات کی۔ محمد علی جناح نے ایک اخباری بیان میں کہا کہ میں کسی رہنما کی حمایت نہیں کرتا۔ ممبران ووٹ دینے کے لئے آزاد ہیں۔

جولائی جودھ پور اور جیسلمیر کے مہاراجوں سے تفصیلی گفتگو کی کیونکہ ان کی ریاست بیکانیز پاکستان کی سرحد کے ساتھ واقع تھی انہوں نے مہارجہ جودھپور کو دستخط شدہ ایک سادہ کاغذ سرحدوں کے تعین کے لئے کوئی معاہدہ طے کرنے کے لئے دیا۔

اگست ۵ وائسرائے نے انہیں سردار پٹیل اور لیاقت علی خان کو سیاسی عمل میں تعطل پیدا کرنے کے بارے میں سکھوں کے منصوبے سے آگاہ کیا۔

اگست ۷ نئی دہلی سے کراچی روانگی کے دن، شام کو انہوں نے ان تمام افراد کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے قیام پاکستان پر نیک خواہشات کا اظہار کیا تھا اور کہا ماضی کو دفن ہو جانا چاہیے آیئے ہم دو آزاد و خود مختار مملکتوں ہندوستان اور پاکستان کی حیثیت سے ابتداء کریں۔ میں ہندوستان کے لئے خوش حالی اور امن کی تمنا کرتا ہوں۔

اگست ۹ غلام حسین ہدایت اللہ کی طرف سے کراچی میں دیئے گئے عشائیے سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وہ غریب کو غریب اور امیر کو امیر تر کرنے پر یقین نہیں رکھتے ہیں۔ انہوں نے سامعین سے کہا کہ وہ بغیر کسی تعطل کے عوام کے مفادات کو

فروغ دینے کے لئے جدوجہد کریں۔ فاطمہ جناح کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے ان کو مدد اور حوصلہ افزائی کا مسلسل وسیلہ قرار دیا۔

بلوچی قبائل سے مبارکباد قبول کرتے ہوئے ایک پیغام میں ان کو ان کے قوانین اور سماجی رسوم برقرار رکھنے کی یقین دہانی کرائی۔

اگست ۱۱ — پاکستان کی مجلس قانون ساز کے صدر منتخب ہوگئے، اپنی پہلی پالیسی تقریر میں پاکستان کی نئی مملکت کے لئے رہنما خطوط فراہم کئے۔

ایوان کی کاروائی بھی چلائی۔

اگست ۱۲ — لیاقت علی خان کی تحریک پر مجلس قانون ساز پاکستان نے ایک قرار داد میں ان کو قائداعظم کا لقب تفویض کیا۔ قرار داد میں کہا گیا تھا کہ یہ اسمبلی تجویز منظور کرتی ہے کہ محمد علی جناح صدر مجلس قانون ساز پاکستان اور گورنر جنرل متعین پاکستان کو پندرہ اگست ۱۹۴۷ء سے قائداعظم محمد علی جناح گورنر جنرل آف پاکستان (کے نام سے) تمام سرکاری افعال، دستاویزات، خطوط اور خط و کتابت میں مخاطب کیا جائے۔ اجلاس کی صدارت محمد علی جناح نے ہی کی۔

اگست ۱۳ — گورنر ہاؤس کراچی میں لارڈ ماؤنٹ بیٹن کے اعزاز میں دیئے گئے عشائیہ میں تقریر کی۔ برطانیہ کی جانب سے اقتدار کے متعلق انہوں نے کہا ایک قوم سے دوسری قوم کو اقتدار و قانون کی منتقلی کی۔ ایسی رضاکارانہ مثال دنیا کی پوری تاریخ میں نہیں ملتی۔

اگست ۱۴ — ہندوستان کے آخری وائسرائے لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے مجلس

قانون ساز سے اپنے خطاب میں انہیں خراج تحسین پیش کیا اور ہز مجسٹی کی پاکستان کی خوشحالی اور ترقی کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کیا- محمد علی جناح نے جواباً ماؤنٹ بیٹن کو خراج تحسین پیش کیا اور انہیں پاکستان کی طرف سے برطانوی قوم کے لئے نیک خواہشات اور دوستی کا یقین دلایا-

۱۵ اگست گورنر جنرل کے عہدے کا حلف اٹھایا- سات وزراء پر مشتمل وزراء کی پہلی کونسل قائم کی- لیاقت علی خان کو پاکستان کا وزیراعظم مقرر کیا- پاکستان براڈ کاسٹنگ سروس کا افتتاح کرتے ہوئے پاکستانیوں پر متحد رہنے اور نئی مملکت کی تعمیر کے لئے زور دیا، پاکستان کا پہلا سرکاری گزٹ شائع ہوا جس میں پاکستان کے پہلے گورنر جنرل کی حیثیت سے ان کا نام قائد اعظم محمد علی جناح تحریر کیا گیا-

۱۷ اگست فسادات اور ڈی ڈے کا حوالہ دیتے ہوئے کلکتہ کی طرف توجہ مبذول کرائی اور کہا فسادات وائسرائے اور نہرو کی پالیسیوں کا نتیجہ ہیں- ہندو سمجھ رہے ہیں کہ ہندو راج قائم ہوگیا اس لئے انہوں نے مسلمانوں کو کھلے عام بے عزت کیا اور قتل کیا- میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ ہندو حکومت مسلمانوں کی حمایت میں نہیں ہے- مسلمانوں کے لئے پاکستان کے علاوہ کوئی متبادل نہیں ہے-

۱۸ اگست قوم کے نام عیدالفطر کے پیغام میں امید ظاہر کی کہ عید خوش حالی کے نئے دور کی نقیب اور اسلامی ثقافت و نظریات کے احیاء کی جانب ایک خوش آئند سفر ثابت ہوگی- انہوں نے کہا ہمارے وہ بھائی جو ہندوستان میں اقلیت ہیں انہیں ہم یقین دلاتے ہیں کہ نہ تو انہیں نظر انداز کریں گے اور نہ فراموش

کریں گے، ہمارے دل ان کے لئے دھڑکتے ہیں اور ان کی مدد اور فلاح و بہبود کے لئے ہم ہر ممکن کوشش کریں گے کیونکہ میں تسلیم کرتا ہوں کہ یہ اس برصغیر میں ان اقلیتی صوبوں کے مسلمان تھے جو پیش رو تھے اور جنہوں نے ہمارے عزیز مقصد پاکستان کے حصول کے لئے تنہا پرچم اٹھایا تھا۔

۲۱ اگست قیام پاکستان کے بعد ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو ڈاکٹر خان صاحب نے اپنی وزارت قائم کی۔ محمد علی جناح نے گورنر جنرل کی حیثیت سے ۲۱ اگست کو وزارت ختم کردی۔ اس کے بعد ڈاکٹر خان صاحب کی پختونستان کی تحریک نے رفتہ رفتہ سر اٹھایا۔

۲۴ اگست ایک بیان میں کہا میں پاکستان میں تمام مرد و خواتین سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنے موجودہ دکھوں کو صبر و تحمل سے برداشت کریں تاکہ وہ اپنے قومی ملک جس کے لئے انہوں نے بے شمار قربانیاں دی ہیں اور جس کی تعمیر اب ہمارا مطمع نظر ہے بہتر طور پر کام کرسکیں تاکہ پاکستان جلد ہی دنیا کی سب سے بڑی اسلامی مملکت کا مقام حاصل کرسکے اور قوموں کی برادری میں قابل فخر مقام حاصل کرسکے۔

ایک اخباری بیان میں مشرقی پنجاب اور دوسرے ہندوستانی علاقوں میں بڑی تعداد میں مسلمانوں کی ہلاکت پر اپنی تشویش کا اظہار کیا۔ پاکستانیوں سے امن وامان برقرار رکھنے کی اپیل کی

۲۵ اگست کراچی میونسپل کارپوریشن نے شہری استقبالیہ دیا۔ خطبہ استقبالیہ کا جواب دیتے ہوئے کہا ہمارا مقصد یہ ہونا چاہیے کہ نہ صرف ڈر اور خوف سے نجات حاصل کریں بلکہ آزادی، بھائی چارہ اور مساوات کو تحفظ دیا جائے جیسا کہ اسلام میں ہم پر فرض ہے۔

اگست ۲۸ پاکستان اور ہندوستان کے وزراء اعظم اور گورنر جنرلوں کی کانفرنس میں شرکت کے لئے لاہور پہنچے تاکہ پنجاب کی فرقہ وارانہ صورت حال کا جائزہ لیا جاسکے۔

اگست ۳۱ ریڈیو پاکستان لاہور سے پناہ گزینوں باؤنڈری کمیشن اور اقلیتوں کے بارے میں ایک تقریر کی، ہر قیمت پر امن و امان برقرار رکھنے پر زور دیا، انہوں نے کہا کہ باؤنڈری ایوارڈ غیر منصفانہ ہوسکتا ہے لیکن یہ ہم پر پابندی ہے۔

ستمبر ۱۲ قائداعظم ریلیف فنڈ میں عطیات دینے کی اپیل کی اور قربانی و ایثار کی اہمیت پر زور دیا۔

ستمبر ۱۵ ایک بیان میں ہندوستان میں مسلمانوں کی خراب صورتحال پر تشویش کا اظہار کیا۔

ستمبر ۱۷ خیبر ایجنسی کے آفریدیوں کی جانب سے وصول ہونے والے نوابزادہ خلیفہ خان ملک کے پیغام کا جواب دیا جس میں انہوں نے ہندوستان میں مسلمانوں کی زندگیاں بچانے میں مدد کی پیشکش کی تھی۔ انہوں نے نصیحت کی کہ انتقامی جذبہ سے گریز کریں کیونکہ اس صورت میں کوشش فائدہ مند نہیں ہونگی۔

ستمبر ۲۶ ولیکا ٹیکسٹائل ملز لمٹیڈ کا سنگ بنیاد رکھا، اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے کہا اگر پاکستان کو دنیا میں اپنا حقیقی کردار ادا کرنا ہے جس کا وہ اپنے طول و عرض، افرادی قوت اور وسائل کی بناء پر مستحق ہے تو اس کی صنعتی قوت کو بھی اس کی زراعت کے پہلو بہ پہلو ترقی دینا ہوگی اور اس کی معیشت کو صنعتی بنیادیں فراہم کرنا ہونگی۔

اکتوبر ۱ سر فرانسس مودی گورنر پنجاب کو ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء سے پنجاب یونی ورسٹی کا وائس چانسلر مقرر کرنے کا اعلان کیا۔

اکتوبر ۱۱ کراچی میں شہری، بری، بحری، فضائی افواج کے افسران کے مشترکہ اجلاس سے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے قیام کا مقصد ابھی پورا نہیں ہوا ہے اس کا مقصد یہ تھا کہ ہماری ایک مملکت ہو جس میں ہم آزادانہ طور پر رہ سکیں سانس لے سکیں، جس کی ہم اپنی ثقافت اور صوابدید کے مطابق تعمیر کر سکیں اور جہاں اسلامی سماجی انصاف کے اصولوں پر آزادی سے عمل ہو سکے، تاکہ یہ مقصد حاصل ہو سکے۔ انہوں نے تمام افسران پر زور دیا کہ وہ ایمان، اتحاد اور نظم کی راہ اپنائیں۔ انہوں نے ہندوستان میں رہ جانے والے مسلمانوں کے بارے میں بھی اظہار خیال کیا۔

اکتوبر ۲۳ پاکستان میں بینکنگ کمپنیوں کو وقتی مدد کی فراہمی کے لئے بینکنگ کمپنیز (پاکستان) آرڈیننس ۱۹۴۷ء جاری کیا۔

اکتوبر ۲۴ عیدالاضحیٰ کا پیغام جاری کیا۔ ہمیں جس قدر عظیم قربانیاں دینی ہونگی ہم اسی قدر منزہ اور پاکیزہ ہو جائیں گے جیسے سونا جب بھٹی سے نکلتا ہے تو کندن بن جاتا ہے۔

اکتوبر ۲۵ رائٹر کے نمائندے ڈنکن ہوپر سے ایک انٹرویو میں ہندوستان اور پاکستان میں امن و امان کی صورت حال کو برقرار رکھنے کی کوششوں پر گفتگو کی، انہوں نے کہا کہ دونوں مملکتوں کے درمیان یونین کا کوئی امکان نہیں۔ جس کا ایک ثبوت یہ ہے کہ پاکستان میں اقلیتوں کو مساوی شہری قرار دیا گیا ہے۔ مسلم لیگ کے نقطہ نظر کی بھی وضاحت کی۔

اکتوبر ۲۶ ایک تار میں ہندوستان کے وزیر اعظم جواہر لال نہرو کے ۱۵ اکتوبر کے تار کا جواب دیتے ہوئے ہندوستانی حکومت کے الزامات کی تردید کی اور کشمیر پر پاکستان کے موقف کی وضاحت

کی۔

انڈین ائیر کرافٹ ایکٹ (۱۹۳۴ء)(ترمیمی) آرڈیننس ۱۹۴۷ء جاری کیا۔

اکتوبر ۲۷ جب مہاراجہ کشمیر نے کشمیر کے ہندوستان کے ساتھ الحاق کا اعلان کیا تو محمد علی جناح نے ماؤنٹ بیٹن اور جواہر لال نہرو کو مسئلہ کے حل کے لئے پاکستان آنے کی دعوت دی۔

اکتوبر ۳۰ پنجاب یونیورسٹی لاہور کے اسٹیڈیم میں ایک بڑے عوامی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے پناہ گزینوں کی مدد کرنے کے لئے قربانی کے جذبہ کی اہمیت پر زور دیا- پاکستانیوں کو مشکل وقت کا یقین کے ساتھ مقابلہ کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے کہا مشکلات کی کثرت سے نہ گھبرائیں- آپ کی تخلیق ایک جوہر آبدار سے ہوئی ہے اور آپ کا کوئی ثانی نہیں، آپ بہت سے دوسروں کی مانند اور خود اپنے آباؤاجداد کی مانند کیوں نہ کامیاب ہوں- آپ کو صرف مجاہدوں کی روح اپنے اندر پیدا کرنی ہے .... آپ اپنی رولیات کے مطابق زندگی گزاریے اور اس میں عظمت کے ایک لور باب کا اضافہ کیجئے۔

اکتوبر ۳۰ ریڈیو پاکستان لاہور سے ایک نشتری تقریر میں پاکستان کے عوام پر زور دیا کہ وہ اپنی عظیم قوم اور اپنی خود مختار مملکت کی تنظیم نو لور شیرازہ بندی کے لئے منصوبہ بندی سے کام لیں۔

اکتوبر ۳۱ مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن پنجاب کی ایکشن کمیٹی کے وفد کو لاہور میں مشورہ دیا کہ وہ اپنے آپ کو تعلیم تنظیم اور مستقبل کی تربیت سے آراستہ کریں۔

نومبر ۱ ماؤنٹ بیٹن سے لاہور میں کشمیر کے مسئلے پر گفتگو کی۔

نومبر ۲ پاکستان نیشنل گارڈ آرڈیننس ۱۹۴۷ء جاری کیا تاکہ نیشنل گارڈ

کی رضاکارانہ بنیادوں پر تنظیم کو پاکستان کی مسلح افواج کے کمانڈر انچیف کے زیر نگرانی ممکن بنایا جاسکے۔
انڈین ایئر کرافٹ ایکٹ ۱۹۳۴ء میں ترمیم کی۔
محمد علی جناح کی دعوت پر جواہر لال نہرو گفت و شنید کے لئے اپنی علالت کی بناء پر لاہور آنے سے معذور تھے۔ اس لئے انہوں نے دہلی میں اعلان کیا کہ جیسے ہی کشمیر میں حالات معمول پر آئیں گے اور امن بحال ہوگا بین الاقوامی رہنمائی میں ریفرنڈم کرالیا جائے گا۔

نومبر
ریاست حیدر آباد میں فوجی مداخلت کے بارے میں انہوں نے کہا اگر ہندوستان قوت کے بل بوتے پر حیدر آباد (دکن) کو ہندوستان میں ضم کرنے کی کوشش کرے گا تو بین الاقوامی رائے عامہ اس کے خلاف ہوجائے گی۔ انہوں نے کہا اس صورت حال میں وہ حیدر آباد کی مدد کریں گے اور ہندوستان سے مستحکم تعلقات پروان چڑھانے کی کوشش کریں گے۔

نومبر ۷
فسادات اور شہری شورش کے خطرات کے بارے میں انشورنس آرڈیننس ۱۹۴۷ء بعض جائدادوں کو انشورنس کا تحفظ فراہم کرنے کے لئے جاری کیا۔

نومبر ۲۲
ایک پیغام میں ان برطانوی افسران کو خوش آمدید کہا جنہوں نے قیام پاکستان کے بعد رضاکارانہ طور پر پاکستان کی مسلح افواج کی خدمت کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔

نومبر ۲۷
آل پاکستان ایجوکیشن کانفرنس کراچی کے نام ایک پیغام میں کہا ....اگر ہم حقیقی جلد اور ٹھوس ترقی کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں سنجیدگی سے اس سوال کو حل کرنا ہوگا اور اپنی تعلیمی پالیسی اور پروگرام کو ان خطوط پر استوار کرنا ہوگا جو ہمارے عوام کے

مزاج کے مطابق ہوں، ہماری تاریخ اور ثقافت سے ہم آہنگ ہوں اور جن میں جدید حالات اور دنیا میں ہونے والی زبردست ترقی کو ملحوظ رکھا گیا ہو۔

یکم دسمبر۔ ان کے اور ماؤنٹ بیٹن کے دستخطوں سے مشترکہ دفاعی کونسل (ترمیمی) آرڈیننس ۱۹۴۷ء جاری ہوا تاکہ فوجی آلات و ذخائر کو پاکستان اور ہندوستان کے درمیان تقسیم کیا جاسکے۔

دسمبر ۳ ہز مجسٹی شاہ افغانستان کے خصوصی نمائندے سردار نجیب اللہ خان کی پیش کردہ اسناد قبول کیں، اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ حکومت پاکستان اور اس کے عوام، افغانستان کی مسلمان بادشاہت کے لئے جو ان کی قریب ترین ہمسایہ بھی ہے اور جن کے ساتھ کئی صدیوں اور کئی نسلوں سے ان گنت مذہبی، ثقافتی اور سماجی رشتے استوار ہیں پُرجوش دوستانہ جذبات کے سوا اور کچھ نہیں رکھتے۔

دسمبر ۶ کراچی اور چٹاگانگ کی بندرگاہوں کو پورٹ آف رجسٹری کی حیثیت کی منظوری دی اور اس مقصد کے لئے پرنسپل افسران کا تقرر عمل میں آیا۔

دسمبر ۸ امریکی صدر ہیری ایس ٹرومین سے ایک خط میں اقوام متحدہ کی جانب سے فلسطین کو تقسیم کرنے کے فیصلہ کے خلاف احتجاج کیا۔

دسمبر ۱۰ جائداد کی منتقلی کی توثیق سے قبل ٹیکسوں کی ادائیگی کو ممکن بنانے کے لئے جائداد کی منتقلی (پاکستان) آرڈیننس جاری کیا۔ پاکستان (انکم ٹیکس پرافٹس ٹیکس اور محصول وصولی ایکٹس) آرڈر جاری۔

دسمبر ۱۱ ایک بیان میں کہا یاد رکھیں جدوجہد ختم نہیں ہوئی ہے بلکہ یہ

اب شروع ہوئی ہے اگر ہم کامیابی چاہتے ہیں تو ہمیں سخت محنت کرنا ہوگی۔ یہ کام کرنے کا وقت ہے یہ وقت بے غرض فرائض کی ادائیگی اور خدمت چاہتا ہے۔ خدا نے ہم کو نئی قوم کے معمار ہونے کا اعزاز عطا کیا ہے آیئے ہم خود کو اس کا حقدار ثابت کریں۔

دسمبر ۱۵-۱۴ مسلم لیگ کونسل کے کراچی میں آخری اجلاس کی صدارت کی، جس میں آل انڈیا مسلم لیگ کو دو علیحدہ حصوں میں تقسیم کرنے کا فیصلہ کیا، ایک ہندوستان کے لئے اور ایک پاکستان کے لئے۔ اجلاس نے قرار داد منظور کی جس میں انہیں دنیا کے سب سے بڑے اسلامی ملک پاکستان کے حصول پر خراج تحسین پیش کیا۔

دسمبر ۱۵ پاکستان کے عوام کو ایسے چیکس اور اشیاء جو کسی ایسے بنک کے قبضے میں ہوں جو بنک حکومت یا پاکستان سے باہر کسی کمپنی کی ہدایت پر کام کر رہے ہوں کی ادائیگی روک دینے سے ہونے والے نقصان سے بچانے کے لئے پاکستان بینکنگ آرڈیننس جاری کیا۔

دسمبر ۱۸ پاکستان کا صوبائی قانون سازوں (ممبر شپ سے نااہل قرار دینے کا) آرڈر ۱۹۴۷ء جاری کیا۔

دسمبر ۱۹ بی بی سی کے نمائندے رابرٹ اسٹن سن سے ایک انٹرویو میں برطانیہ اور پاکستان کے مابین تعلقات کشمیر، پاکستان میں مسلم لیگ کا مستقبل فلسطین اور امریکہ سے تعلقات پر اظہار خیال کیا ہندوستانی آزادی (خصوصی ٹریبونل) آرڈر ۱۹۴۷ء جاری کیا۔

دسمبر ۲۰ پاکستان ریڈ کراس سوسائٹی آرڈر ۱۹۴۷ء جاری کیا۔

دسمبر ۲۲ پاکستان بوائے اسکاؤٹ کو پیغام ارسال کیا۔ بلوچستان متاثرہ

علاقوں کا ریگولیشن ۱۹۴۷ء جاری کیا۔
بلوچستان کے متاثرہ اور درہم برہم علاقوں میں گڑ بڑ کی روک تھام کے سلسلہ میں مسلح افواج کے افسران کو بعض خصوصی اختیارات تفویض کرنے کے لئے بلوچستان متاثرہ علاقوں (مسلح افواج کے خصوصی اختیارات) کا ریگولیشن ۱۹۴۷ء بھی جاری کیا۔

دسمبر ۲۳ پاکستان (مشترکہ رجسٹریشن آف اکاؤنٹینٹ پروویژن) آرڈر ۱۹۴۷ء جاری کیا۔

دسمبر ۲۴ پاکستان اور ٹرانس اردن کے درمیان دوستانہ تعلقات کی بابت گفتگو کرتے ہوئے اسلام کے مقدس مقامات کے ساتھ پاکستان کے گہرے جذبات عقیدت کا اظہار کیا۔

دسمبر ۲۷ محمد ظفر اللہ خان کو خارجہ امور اور دولت مشترکہ تعلقات کا وزیر مقرر کیا

دسمبر ۲۸ شمالی مغربی ریلویز کے افسران اور ضلعی سپرنٹنڈنٹس کے خطبہ استقبالیہ کا جواب دیتے ہوئے یقین، اتحاد اور تنظیم کی ضرورت پر زور دیا

دسمبر ۳۰ پیرزادہ عبدالستار کو غذا، صحت اور زراعت کا وفاقی وزیر مقرر کیا۔

۱۹۴۸ء

جنوری ۹ کراچی میں ایک بیان میں کہا میں ایک مرتبہ پھر مسلمانوں پر واضح کردینا چاہتا ہوں کہ انہیں اپنے پڑوسی ہندوؤں اور تمام اقلیتوں کی فتنہ پروری، شرپسندی اور لاقانونیت پر آمادہ افراد کی کاروائیوں سے محفوظ رکھنا ہے اور انہیں احساس دلانا ہے کہ وہ محفوظ ہیں، پاکستان کو ایک قانونی اور طاقتور حکومت کی

ضرورت ہے، حکومت پاکستان قانون توڑنے والوں کو شدید سزادے گی۔

جنوری ۱۳ اسلامیہ کالج پشاور میں منعقدہ ایک تقریب میں کہا پاکستان کا مطالبہ زمین کے ٹکڑے کے لئے نہیں تھا بلکہ ایک ایسی تجربہ گاہ کے لئے تھا جہاں ہم اسلامی اصولوں پر عمل پیرا ہوسکیں

جنوری ۱۶ نمک پر ڈیوٹی عائد کرنے کے لئے نمک ڈیوٹی (پاکستان) آرڈیننس ۷ ۱۹۴ء جاری کیا۔ ہندوستانی ریلویز ایکٹ ۱۸۸۰ء میں مزید ترمیم کے لئے ہندوسانی ریلویز ایکٹ (ترمیم) آرڈیننس ۸ ۱۹۴ء جاری کیا۔

جنوری ۱۹ عام معافی دینے کے معاملے پر ہندوستان کی حکومت سے معاہدے کے نفاذ کے لئے انڈین ملٹری پرسونل ایمی نسٹی آرڈیننس ۱۹۴۸ء جاری کیا۔

جنوری ۲۱ پاکستان میں متعین برما کے پہلے سفیر کی اسناد سفارت قبول کیں۔ اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے کہا مجھے کوئی شبہ نہیں کہ ماضی کی طرح مستقبل میں بھی پاکستان اور برما میں، موجود تعلقات اور دونوں ممالک کے درمیان موجود باہمی مفادات کو مزید فروغ حاصل ہوگا۔

فوجی افسران سے خطاب کرتے ہوئے کہا فطرت کا اٹل قانون ہے کہ بقا اہل افراد کے لئے ہے اور ہمیں خود کو نئی جیتی ہوئی آزادی کے لئے اہل ثابت کرنا ہے۔

فرانس کے سفیر کے پاکستان میں تقرر کے موقع پر کہا گیارہ آزاد ممالک میں پاکستان اگرچہ نومولود ملک ہے لیکن اس کی ثقافت اور روایات قدیم ورثہ پر مبنی ہیں مزید یہ کہ پاکستان اور فرانس اس سلسلہ میں ایک دوسرے کے لئے اجنبی نہیں ہیں

جنوری ۲۳ ایچ ایم پی ایس دلاور کی انتظامیہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا آپ میں سے ہر ایک کو ملک کے دفاع کو مضبوط بنانے کے لئے اہم کردار ادا کرنا ہے اور آپ کے رہنما اصول یقین تنظیم اور ایثار ہونا چاہیے۔ آپ کو اپنے قدو قامت کی کمی کو اپنے فرض جرات اور بے لوث لگن سے پورا کرنا ہے کیونکہ فی الواقع اہمیت زندگی کی نہیں ہوتی بلکہ اس جرات، پختہ یقین اور استقلال کی ہوتی ہے جو زندگی کو بامعنی بناتے ہیں۔

جنوری ۲۵ کراچی بار ایسوسی ایشن سے خطاب کرتے ہوئے کہا اسلامی اصول زندگی پر آج بھی اسی طرح لاگو ہوسکتے ہیں، جیسے کہ وہ تیرہ سو برس قبل تھے۔

جنوری ۲۸ فسلطین کے بارے میں محمد علی جناح کے ۸ دسمبر ۱۹۴۷ء کے خط کے جواب میں امریکہ کے صدر ٹرومین نے ان جذبات کو سراہا جن کے تحت یہ خط ارسال کیا گیا ہے اور محمد علی جناح کو مطلع کیا کہ انہوں نے امریکہ کے چارج ڈی افیرز کو فسلطین کے بارے میں امریکہ کی پالیسی کی وضاحت کے لئے ہدایت جاری کردی ہیں۔

کنٹونمنٹ (ناقابل انتقال جائداد کی طلب) آرڈیننس ۱۹۴۸ء جاری کیا

جنوری ۲۹ تجارت میں منافع کے محصول ایکٹ ۱۹۴۷ء میں موجود بعض خامیاں دور کرنے کے لئے تجارت میں منافع کا محصول (ترمیمی) آرڈیننس ۱۹۴۸ء جاری کیا۔

جنوری ۳۰ گاندھی کے قتل پر تعزیتی پیغام میں انہوں نے گاندھی کو جدید عہد کا عظیم ہندو رہنما قرار دیا۔

فروری ۲ بنگال آئل ملز کا افتتاح کیا، اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے

پناہ گزینوں سے کہا کہ وہ پاکستانی معاشرے کے ایک فعال رکن کی حیثیت سے خود کو زرعی اور صنعتی ترقی کے سے وقف کردیں۔

خان آف قلات کو لکھا کہ وہ پاکستان کو تسلیم کرلیں۔

فروری ۳ — کڑک، پارسی کالونی، کراچی میں سندھ کی پارسی برادری کی جانب سے منعقدہ ایک استقبالیہ میں محترم فاطمہ جناح کے ہمراہ شرکت کی، خطبہ استقبالیہ کا جواب دیتے ہوئے برادری سے کہا کہ وہ پاکستان کو ایک عظیم ترین قوم اور خوشحالی و مسرت کا گہوارہ بنانے کے لئے کام کریں۔

فروری ۴ — سیلون کو خودمختار حیثیت اختیار کرنے پر پیغام ارسال کیا اور پاکستان و سیلون کے درمیان قریبی تعلقات میں اضافہ کی امید کا اظہار کیا۔

فروری ۱۰ — پاکستان (عارضی آئین) آرڈر ۱۹۴۷ء کی دفعہ ۱۰، ۲۲ اور ۵۱ میں ترمیم کے لئے پاکستان (عارضی آئین) (ترمیمی) آرڈر ۱۹۴۸ء جاری کیا۔

فروری ۱۲ — سرکاری ملازمین سے بی میں خطاب کرتے ہوئے کہا دنیا میں کوئی شے آپ کے ضمیر سے بڑھ کر نہیں اور جب آپ اللہ تعالی کے سامنے پیش ہوں تو آپ یہ کہہ سکیں کہ آپ نے اپنا فریضہ انتہائی احساس ذمہ داری، دیانت، راست بازی، لگن اور وفا شعاری کے ساتھ سرانجام دیا- میں یقین کرتا ہوں کہ آپ ان اصولوں کے مطابق زندگی گزاریں گے اپنے کام ان کے مطابق ادا کریں گے۔

فروری ۱۳ — پاکستان میں مختلف بنکینگ کمپنیوں کو آرام فراہم کرنے کے لئے بنکینگ کمپنیز (پاکستان) ترمیمی آرڈیننس ۱۹۴۸ء جاری کیا۔

قابل انتقال دستاویزات ایکٹ میں ترمیم کے لئے قابل انتقال دستاویزات ایکٹ (عارضی ترمیمی) آرڈیننس ۱۹۴۸ء جاری کیا

فروری ۱۴ مرکزی حکومت کو سپر ٹیکس سے آزاد تحفظات کے قابل بنانے کے لئے انڈین انکم ٹیکس (ترمیمی) آرڈیننس ۱۹۴۸ء جاری کیا۔

سبی کے مقام پر شاہی جرگہ کے ممبران بلوچستان کے سرداروں، رہنماؤں اور بلوچستان کے عوام سے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان میں سیاسی اصلاحات کی تاریخ، مسلمانوں کی آزادی کے لئے جدوجہد سے منسلک ہے .....میں نے بلوچستان کے عوام کے مسائل مجلس قانون ساز میں اور اس کے باہر ہر دو جگہ اٹھائے اور اب مجھے اپنے عظیم ملک پاکستان کا گورنر جنرل ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ یہ فطری بات ہے کہ اصلاحات کا سوال اور بلوچستان کے عوام کے لئے انتظامیہ میں مناسب نمائندگی اور ان کے صوبے کا نظم و ضبط مسلسل میرے ذہن میں ہے۔ اگرچہ اس سمت میں میری خواہشات اب تک حقیقت کا روپ نہیں دھار سکیں تو اس کی وجہ حالات ہیں جن پر میرا یا تو بہت معمولی سا قابو ہے یا بالکل نہیں ہے۔

مجلس آئین ساز کی دستور سازی سے متعلق کوششوں کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ مملکت کے لئے حتمی دستور مرتب کرنے میں مجلس دستور ساز کچھ وقت لے سکتی ہے۔ یہ بہت بڑا کام ہے اور ہوسکتا ہے کہ اسے مکمل ہونے میں ڈیڑھ دو سال لگ جائیں انہوں نے کہا کہ آیئے ہم اپنی جمہوریت کی بنیاد، حقیقی اسلامی نظریات اور اصولوں پر استوار کریں، بلوچستان کے عوام کو

انتظامیہ اور صوبے کے نظم و ضبط میں مکمل کردار کی ادائیگی کے قابل بنانے کے لئے انہوں نے گورنر جنرل کی مشاورتی کونسل کے قیام کا اعلان کیا۔

فروری ۱۸ مسلح افواج کے افسران کو خصوصی اختیارات تفویض کرنے کے لئے مغربی پنجاب کے گڑبڑ والے علاقوں میں (مسلح افواج کے خصوصی اختیارات اور بعض ایکٹ کے جواز کا) آرڈیننس ۱۹۴۸ء نافذ کیا۔

فروری ۱۹ ایک نشری گفتگو میں پاکستان کا آسٹریلیا کے عوام سے تعارف کرایا۔

فروری ۲۱ ملیر میں ۵ ویں ہیوی اک اک اور چھٹی لائٹ اک اک رجمنٹوں سے خطاب کیا۔ اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے کہا آپ کو اسلامی جمہوریت، اسلامی سماجی انصاف اور آپ کی اپنی آبائی سرزمین پر مساوات انسانی کی ترقی اور دیکھ بھال کی حفاظت کرنی ہے۔

پاکستان مسلم لیگ کونسل سے خطاب کیا۔

فروری ۲۳ فیڈرل کورٹ آف پاکستان آرڈر ۱۹۴۸ء نافذ کیا

پاکستان کی آئین ساز اسمبلی کے پہلے دن کے پہلے اجلاس کی صدارت کی۔

اسمبلی میں گاندھی کی موت پر تعزیت کا اظہار کیا۔

فروری ۲۴ آئین ساز اسمبلی کے اجلاس کی صدارت کی۔ ایوان میں ایوان کے طریقہ کار کے قوانین کا اسمبلی کے صدر کے اختیارات وغیرہ سے متعلق کمیٹی کی رپورٹ بحث کے لئے پیش کی گئی۔

مزید آئین ساز اسمبلی میں اضافے اور ازسر نو تقسیم کے معاملے پر رپورٹ کی کمیٹی کے قیام سے متعلق لیاقت علی خان

کی قرار داد ایوان میں پیش کی گئی۔ جس پر بحث ہوئی اور منظور کرلی گئی۔ بلوچستان سے ترک مکانی کر جانے والوں کی جائیداد کی حفاظت اور دیکھ بھال کے لئے بلوچستان ترک کردہ جائیداد کے تحفظ کا ریگولیشن ۱۹۴۸ء نافذ کیا۔

۲۵ فروری اسمبلی کے اجلاس کی صدارت کی جس نے طریقہ کار کے قوانین، اسمبلی کے صدر کے اختیارات وغیرہ پر کمیٹی کی رپورٹ پر بحث جاری رکھی۔

۲۶ فروری امریکہ کے سفیر کی پیش کردہ اسناد قبول کیں۔

فروری امریکی عوام کے لئے ایک نشری گفتگو میں کہا۔ پاکستان کا آئین ابھی پاکستان کی آئین ساز اسمبلی کو بنانا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ اس آئین کی حتمی شکل کیا ہوگی لیکن مجھے اس امر کا یقین ہے کہ یہ جمہوری نوعیت کا ہوگا جس میں اسلام کے لازمی اصول شامل ہونگے جو کہ آج بھی عملی زندگی میں اسی طرح قابل عمل ہیں جس طرح تیرہ سو برس قبل تھے۔ اسلام نے ہر فرد کے ساتھ مساوات انسانی، انصاف اور مساوی برتاؤ کا سبق دیا ہے۔ اسلام اور اس کے نظریات نے ہمیں جمہوریت سکھائی ہے ہم ان شاندار روایات کے وارث ہیں اور پاکستان کے مستقبل کے دستور کے مرتبین کی حیثیت سے اپنی ذمہ داریوں اور فرائض سے باخبر ہیں۔ بہر نوع پاکستان ایک ایسی مملکت نہیں ہوگی جس پر آسمانی مقصد کے ساتھ علماء کی حکومت ہو۔ ہمارے یہاں بہت سے غیر مسلم ہندو، عیسائی اور پارسی ہیں لیکن یہ سب پاکستانی ہیں انہیں وہی مراعات و حقوق حاصل ہونگے جو کسی اور شہری کو حاصل ہوسکتے ہیں اور یہ لوگ پاکستان کے معاملات میں اپنا جائز کردار ادا کرسکیں گے۔

ہم قومی اور بین الاقوامی معاملات میں ایمانداری اور مساوی برتاؤ کے اصول پر یقین رکھتے ہیں اور دنیا کی اقوام کے درمیان خوشحالی اور امن کی ترقی کے لئے اپنا حتی المقدور کردار ادا کرنے کے لئے تیار ہیں۔

فروری ۲۸ عارضی آئین اور عارضی مجلس قانون ساز (ترمیمی) آرڈر ۱۹۴۸ء نافذ کیا۔

مارچ ۱ پاکستان ڈرگس ایکٹ تصرف آرڈر ۱۹۴۸ء جاری اور نافذ کیا۔

مارچ ۲ اسمبلی کے اجلاس کی صدارت کی، جس نے طریقہ کار کے قوانین وغیرہ مع بعض ترمیمات منظور کیں۔ لیاقت علی خان کی جانب سے پیش کردہ ہندوستان آزادی کے ایکٹ ۱۹۴۷ء کی ترمیم کے لئے ہندوستانی آزادی (ترمیمی) بل قبول کرلیا۔ لیاقت علی خان کا گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء میں ترمیم کے لئے پیش کردہ گورنمنٹ آف انڈیا (ترمیمی) بل منظور کرلیا، قائداعظم محمد علی جناح نے مختصراً اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

مارچ ۴ پاکستان میں ترکی کے پہلے سفیر کی اسناد قبول کرتے ہوئے کہا ہمیں امید ہے کہ آپ کے تعاون اور اعانت سے آپ کے ملک سے گہرے سیاسی اور ثقافتی تعلقات استوار کرنے کے قابل ہوسکیں گے اور تمام دنیا میں امن و خوشحالی کے حصول میں اپنا فرض ادا کرسکیں گے۔

مارچ ۵ قوم کے نام ایک پیغام میں کہا معیشت کسی قوم کی دولت ہوتی ہے اور حکومت کی ترقی اور خوش حالی کے لئے بہت مددگار ثابت ہوتی ہے اس لئے براہ مہربانی رقم بچایئے اور بچت سرٹیفکیٹ خریدیے۔

مارچ ۱۱ سوئزرلینڈ کی خبر رساں ایجنسی نیوز یور چرزی تنگ کے خصوصی نمائندے ڈی ایریک اسٹریف سے ایک انٹرویو میں ہندوستان اور پاکستان کے درمیان سمجھوتے کی ضرورت پر زور دیا۔

پاکستان (پرووژنل کانسٹی ٹیوشن (دوسری ترمیم) آرڈر ۱۹۴۸ء اور مغربی پاکستان ایل اے آرڈر ۱۹۴۸ء نافذ کیا۔

مارچ ۱۵ گورنر جنرل ہاؤس کراچی میں پاکستان ریڈ کراس سوسائٹی کے ایک اجلاس سے خطاب کیا، اپنی تقریر میں انہوں نے کہا مجھے امید ہے کہ یہ بین الاقوامی میدان میں دوسری تنظیموں اور اداروں کے ساتھ انسانیت کی خدمت کے لئے جہاں بھی ممکن ہو پریشانی اور تکلیف میں مبتلا عوام کو ہر ممکن امداد و تعاون فراہم کرنے میں سوسائٹی اپنا مکمل اور مقرر کردہ حصہ ادا کرے گی۔

مارچ ۱۷ قبائلی جرگہ سے پشاور میں سماجی مسائل پر گفتگو کرتے ہوئے کہا ہم آپ کو اپنی قدموں پر کھڑا دیکھنا چاہتے ہیں- قبائلی علاقوں کے وسائل کو ترقی دیجئے- پاکستان سماجی و معاشی ہر دو صورتوں میں قبائلی بھائیوں کی مدد کے لئے تیار ہے۔

حیدر آباد (دکن) کے وزیراعظم میر لائق علی کی آمد پر حیدر آباد کے بارے میں گفتگو کی اور کہا پاکستان بہتر اور دائمی تعلقات کے لئے ہندوستان سے گفتگو کرنے کے لئے ہمیشہ تیار ہے- لیکن حیدر آباد کے مسئلے کو خطرہ میں نہیں ڈالا جاسکتا۔

مارچ ۱۹ ہندوستان کے ساتھ دونوں ممالک کے مابین قیدیوں کی بعض اقسام کے تبادلے کے سلسلے میں معاہدے پر عمل کے لئے پاکستان (قیدیوں کے تبادلے) کا آرڈر ۱۹۴۸ء نافذ کیا۔

مارچ ۲۰ رسمی فوجی پریڈ سے کرمی ٹولہ ڈھاکہ میں خطاب کرتے ہوئے کہا آپ جانتے ہیں کہ پاکستان کو نئے سرے سے کام کا آغاز کرنا پڑا ہے۔ مشرقی بنگال اس کا سب سے طاقتور جزو ہے اور آپ کو وہ موقع حاصل ہے جس سے آپ گذشتہ دو صدیوں بلکہ اس سے بھی زیادہ عرصہ کے دوران محروم رہے۔

مارچ ۲۱ ڈھاکہ میں تین لاکھ عوام کے ایک زبردست اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے پاکستان نیشنل گارڈ کی رضاکار تنظیم کے طور پر قیام کا اعلان کیا، بنگالی اور غیر بنگالی صوبائیت، فرقہ پرستی کے اختلافات پر اپنے دکھ کا اظہار کیا۔ واضح طور پر اعلان کیا پاکستان کی سرکاری زبان اردو ہوگی، دوسری کوئی زبان نہیں ..... جب تک ایک سرکاری زبان نہ ہو کسی قوم میں بھی پائیدار اتحاد قائم نہیں ہوسکتا اور وہ کام نہیں کرسکتی۔

مارچ ۲۲ مشرقی بنگال کی مجلس قانون ساز کے ہندو ممبران کے وفد کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ ہر فرقہ کے افراد کے ساتھ پاکستان کے شہریوں کا سا سلوک روا رکھا جائے گا اور ان کے مساوی حقوق مراعات اور ذمہ داریاں ہونگی۔

مارچ ۲۴ ڈھاکہ یونیورسٹی کے جلسہ تقسیم اسناد میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے اپنی تقریر میں نوجوانوں کو ان کے تعلیمی فرائض اور قوم کی تعمیر میں ان کا کردار یاد دلایا، سرکاری زبان کے بارے میں اپنا اعلان دہرایا اور کہا کہ پاکستان کی سرکاری زبان کے بارے میں سوال پر مجھے اپنا نقطہ نظر دوبارہ بیان کرنے دیجئے۔ اس صوبے میں سرکاری استعمال کے لئے صوبے کے عوام جس زبان کا چاہیں انتخاب کرسکتے ہیں۔ اس سوال کا فیصلہ صرف اس صوبے کے عوام کی خواہشات کے مطابق ہو گا۔

جیسا کہ ان کے مسلمہ نمائندوں کے ذریعہ مناسب وقت پر اور مکمل اور غیر جذباتی غور و خوض کے بعد آزادی سے اظہار کیا تھا۔ لیکن مختلف صوبوں کے درمیان رابطے کی زبان ایک ہو سکتی ہے اور وہ زبان اردو ہو گی اور دوسری زبان نہیں ہو سکتی۔

۲۵ مارچ چٹاگانگ میں گزیٹڈ افسران سے خطاب کیا آپ کا اس سیاسی یا اس سیاسی جماعت سے کوئی سروکار نہیں ہے آپ سرکاری ملازم ہیں جسے اکثریت حاصل ہو گی وہ جماعت حکومت بنائے گی اور آپ کا فرض ہے کہ اس حکومت کی وقتی طور پر خدمت کریں۔ ایک ملازم کی حیثیت سے ایک سیاستدان کی حیثیت سے نہیں۔ آپ یہ کیسے کریں گے۔ وقتی طور پر اقتدار میں آنے والی حکومت کو بھی اپنی ذمہ داریاں محسوس کرنا چاہئیں۔ آپ کو کسی جماعت کے لئے استعمال نہ کیا جائے۔ میں جانتا ہوں کہ ہم پر پرانی میراث، پرانی ذہنیت، پرانی نفسیات کا غلبہ ہے اور یہ ہمارا تعاقب کرتا ہے۔ لیکن اب یہ آپ پر منحصر ہے کہ آپ عوام کے سچے خادم کی حیثیت سے کام کریں۔ یہاں تک کہ اس سلسلہ میں کسی وزیر یا وزارت کی مداخلت کے باوجود خطرہ بھی مول لے لیں۔ یقین رکھیں کہ آپ کی حفاظت کی جائے اور حفاظتی اقدامات ہوں۔ اگر ہم نے پایا کہ کسی صورت آپ کے مفادات کو خطرہ لاحق ہے تو ہم آپ کے تحفظ کے لئے تدابیر اختیار کریں گے۔ یقیناً آپ کو حکومت کا جو برسر اقتدار ہو وفادار ہونا چاہیے۔ دوسرا نقطہ یہ ہے کہ آپ کا مختلف محکموں میں جہاں آپ کام کر رہے ہوں عوام کے ساتھ آپ کا کردار اور رویہ۔ ماضی کے تاثر کو ذہن

سے نکال دیجئے۔ آپ حکمران نہیں ہیں آپ کا تعلق مقتدر طبقہ سے نہیں ہے آپ خدمتگاروں سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ عوام میں یہ احساس پیدا کر دیجئے کہ آپ ان کے خادم اور دوست ہیں۔ وقار، دیانت، عدل اور انصاف کی اعلیٰ روایات قائم رکھئے۔

مارچ ۲۶ چٹاگانگ میں شہری استقبالیہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کی قطعی اساس سماجی انصاف اور اسلامی سوشلزم پر استوار ہونا چاہیے جو مساوات اور انسانی اخوت پر زور دیتا ہے۔ پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن ڈھاکہ کو پیغام ارسال کیا۔

مارچ ۲۸ ریڈیو پاکستان ڈھاکہ سے قوم کے نام خطاب میں مشرقی پاکستان میں اپنے ۹ دن قیام کے تاثرات بیان کئے۔ اتحاد کی ضرورت بیان کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پاکستان مسلم قوم کے اتحاد کا عملی مظہر ہے اس لئے اسے ضرور برقرار رہنا چاہیے۔ اس اتحاد کی ہمیں سچے مسلمان کی مانند غیر معمولی طور پر حفاظت کرنی چاہیے اور اسے برقرار رکھنا چاہیے اگر ہم خود کو بنگالی، پنجابی، سندھی وغیرہ پہلے سمجھیں گے اور مسلمان اور پاکستانی محض اتفاقاً تو پاکستان کا شیرازہ بکھر جائے گا۔

مارچ ۳۱ ایک روپے کے نوٹوں کے اجراء اور تقسیم کے لئے پاکستان کرنسی آرڈیننس ۱۹۴۸ء جاری کیا۔

اپریل ۱ انہیں پہلے پاکستانی سکے اور نوٹ وزیر خزانہ غلام محمد نے پیش کئے۔ اس سلسلے میں ماؤنٹ بیٹن گورنر جنرل ہندوستان کے ساتھ مشترکہ طور پر پاکستانی مالیاتی نظام اور ریزور (محفوظ) بنک (ترمیم) آرڈر ۱۹۴۸ء جاری کیا جس نے پاکستان کو مالی خود مختاری د ے ۔

اپریل ۲ فارن ایکس چینج ریگولیشن ایکٹ viii ۱۹۴۷ء میں ترمیم کے لئے فارن ایکس چینج ریگولیشن (ترمیم) آرڈیننس ۱۹۴۸ء بنایا اور نافذ کیا۔

اپریل ۸ پاکستان (متفرق عارضی فراہمی) آرڈر ۱۹۴۸ء بنایا اور نافذ کیا۔

اپریل ۹ پہلے فرانسیسی سفیر کی جانب سے پیش کی جانے والی اسناد قبول کیں۔ انہوں نے کہا جیسا کہ عالی جناب نے خود محسوس کیا ہوگا کہ دنیا کے ایک نو آزاد مسلم ملک پاکستان کی روایات (بلکہ میں اس کے ساتھ لفظ ثقافت کا اضافہ کرنے کی بھی اجازت چاہوں گا) ایک طویل ماضی کا ورثہ ہیں۔ وہ ماضی جس سے فرانس کے اسلامی دنیا سے صدیوں پر محیط گوناگوں تعلقات کی بناء پر فرانس کے عوام اور حکومت آشنا ہیں۔ درحقیقت فرانس اور مسلم دنیا کے درمیان طویل تعلق کی بناء پر فرانس اور پاکستان کے عوام ایک دوسرے کے لئے اجنبی نہیں ہیں۔

ایران کے خیر سگالی وفد کے اراکین، مسعودی، فرامرزی اور مالکی نے انٹرویو کیا۔

پناہ گزینوں کی آبادکاری میں مالی معاونت کی فراہمی کے لئے ایک کارپوریشن کی تشکیل کے لئے پاکستان (عارضی آئین) آرڈر ۱۹۴۸ء جاری کیا۔

اپریل ۱۲ اسلامیہ کالج پشاور کے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے انہیں آزادی کے بعد تبدیل شدہ حالات میں نظم و ضبط کا پختہ شعور، کردار، آگے بڑھنے کا جذبہ اور ٹھوس تعلیمی بنیاد پیدا کرنے کا مشورہ دیا۔

پاکستان کے پہلے اولمپک کھیلوں کے انعقاد کے موقع پر پیغام ارسال کیا پہلے پاکستانی اولمپک کھیل سے یہ ترغیب ملے کہ

پوری پاکستانی قوم میں اولمپک نصب العین تیز تر، بلند تر، مضبوط تر کی تقلید کا جذبہ پیدا ہو جائے۔

اپریل ۱۳ پاک فضائیہ کے رسالپور اسٹیشن کے افسران اور دوسرے افراد تھرڈ آرمرڈ بریگیڈ رسالپور اور پاکستان آرمرڈ کور سے نوشہرہ میں خطاب کیا۔ مشرقی پاکستان میں پناہ گزینوں کی مدد میں ان کی خدمات کو سراہا۔

اپریل ۱۴ گورنمنٹ ہاؤس پشاور میں سول افسران سے غیر رسمی گفتگو کی۔ انہیں نصیحت کی کسی سیاسی جماعت یا فرد کے کسی سیاسی دباؤ کو قبول نہ کریں۔ حکومتیں بنتی ہیں، حکومتیں ختم ہو جاتی ہیں، وزرائے اعظم آتے ہیں اور چلے جاتے ہیں۔ وزراء آتے جاتے ہیں لیکن آپ برقرار رہتے ہیں، اس لئے آپ کے کاندھوں پر بہت بڑی ذمہ داری ہے، اس سیاسی جماعت یا اس سیاسی جماعت اس سیاسی رہنما یا اس سیاسی رہنما کی حمایت میں آپ کا ہاتھ نہیں ہونا چاہیے۔ یہ آپ کا کام نہیں ہے۔

اپریل ۱۵ پندرھویں ۲/ پنجاب مشین گن رجمنٹ پشاور کو کلرز پیش کئے۔ اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے انہیں مشورہ دیا ہمیشہ اس نصب العین کے لئے زندہ رہیے جس کے لئے حال ہی میں آپ نے خود کو منسوب کیا ہے ......پاکستان کی خدمت کے لئے، کمزوروں کی حفاظت اور اپنے ساتھیوں کی مقدس یادوں کے لئے اپنا حصہ ادا کیجئے اور یوں اسلام کی عظمت میں اضافہ کیجئے۔

اپریل ۱۷ گورنمنٹ ہاؤس پشاور میں قبائلی جرگے سے خطاب کرتے ہوئے قبائلی عوام کی سماجی و معاشی زندگی کو ترقی دینے کے عزم کا اظہار کیا۔

ڈیرہ اسمٰعیل خان میں اپنے خطاب میں ووٹ کی اہمیت پر زور دیا اور کہا آپ کا ووٹ قوم کی امانت ہے اسے برباد مت کیجئے۔

اپریل ۱۸ ایڈورڈ کالج پشاور کے طلبہ اور اسٹاف سے خطاب کیا۔ اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے کہا شمالی مغربی سرحدی صوبے کے مفادات فطری طور پر میرے دل کے قریب ہیں۔

اپریل ۲۰ پشاور میں ایک پرہجوم عوامی جلسے سے خطاب کرتے ہوئے عوام پر مسلم لیگ کے پرچم تلے متحد رہنے اور رشوت و اقربا پروری سے چھٹکارا پانے پر زور دیا۔

اپریل ۲۲ کراچی میں پہلی پاکستان اولمپک کھیلوں کی افتتاحی تقریب میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے تقریر کرتے ہوئے کہا یاد رکھئے جیتنا کوئی بات نہیں۔ اصل اہمیت تو کوشش کی ہے اور اس جذبہ کی جو اس کوشش کے پیچھے کارفرما ہوتا ہے۔

اپریل ۲۷ ایوان تجارت کراچی کے ممبران سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آپ سچے پاکستانیوں کی حیثیت سے پاکستان کی اس انداز سے تعمیر کریں کہ وہ اقوام عالم کی صف میں شاندار مرتبہ پر فائز ہو جائے۔

مئی ۵ سی راج گوپال اچاریہ کو ہندوستان کے گورنر جنرل کی حیثیت سے تقرر پر مبارکباد کا ایک پیغام ارسال کیا اور ہندوستان اور پاکستان کے مابین حقیقی دوستی کی ضرورت پر زور دیا۔

مئی ۸ افغان سفیر کی پیش کردہ اسناد قبول کیں۔ اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے کہا ایک نومولود ملک کی حیثیت سے پاکستان کی پرجوش خواہش ہے کہ اسے دنیا کی حمایت حاصل ہو جائے۔ اس کے عوام نے دل و جان سے اپنی آزادی کے استحکام کا عہد کیا ہے اور اس عظیم کام میں اپنی مصروفیت کے ساتھ وہ اس

موقع پر دوسرے ممالک کے تعاون اور امداد کے بارے میں بہت زیادہ حساس ہیں۔ ہم یقیناً بہت خوش ہیں کہ آج ہمارے درمیان ہمارے نزدیک ترین ہمسایہ ملک کا ممتاز نمائندہ موجود ہے اور مجھے یقین ہے کہ پاکستان ان نیک خواہشات کے پیغام کو نہایت سراہتا ہے جو عالی جناب ہمارے لئے لائے ہیں۔

مئی ۱۲ اسٹیٹ بنک آف آرڈر ۱۹۴۸ء نافذ کیا۔

جون ۱۳ کوئٹہ کی پارسی برادری سے خطاب کرتے ہوئے پاکستان میں اقلیتوں کو یکساں سلوک کا یقین دلایا اور اس خصوصی توجہ کا بھی حوالہ دیا جو گورنر جنرل کی طرف سے بلوچستان کو دی جارہی ہے۔ اب آپ نے یقیناً محسوس کرلیا ہوگا کہ بلوچستان ان سالوں کے دوران برصغیر کا سب سے نظر انداز شدہ حصہ رہا ہے ایک اعتبار سے یہ مجرمانہ غفلت تھی ان افراد کی جو بلوچستان کی بہبود کے ذمہ دار تھے۔ یہاں ایک صدی بھر قدیم ایسا نظام حکومت رائج ہے جس کی جڑیں بھی خاصی گہری ہیں اور آپ کی انتظامیہ پر بھی تقریبا ایک صدی سے جمود طاری ہے۔ بلوچستان کے ایگزیکٹو ہیڈ کی حیثیت سے یہ وہ مسئلہ ہے جس کا مجھے سامنا ہے۔ اب آپ یہ چیزیں راتوں رات تبدیل نہیں کرسکتے لیکن ہم ایک حیرت انگیز ترقی کرسکتے ہیں اگر ہم سب سنجیدگی، ایمانداری، بے غرضی اور بلوچستان کے خدام کی مانند کام کریں۔

جون ۱۴ اسٹاف کالج کوئٹہ کے افسران سے خطاب کیا، امریکہ میں پاکستان کے سفیر ایم اے ایچ اصفہانی کو تحریر کیا، پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں میں آپ کی ہمت افزائی کرنا چاہوں گا۔ مجھے یقین ہے کہ ہم ان مشکلات سے سرخرو نکلیں

گے جو ہمیں درپیش ہیں کیونکہ ہم اس کا ایمانداری سے سامنا کررہے ہیں اور انصاف و مساوی برتاؤ کے لئے لڑ رہے ہیں۔

۱۵ جون کوئٹہ میونسپلٹی کی شہری تقریب میں بہ حیثیت مہمان خصوصی خطاب کرتے ہوئے کہا یہ میرے لئے جاننا تکلیف دہ ہے کہ صوبائیت پاکستانیوں کے کسی بھی حصہ میں راہ پارہی ہے پاکستان کو اس برائی سے ضرور چھٹکارہ پانا چاہیے یہ پرانی انتظامیہ کی نشانی ہے جب آپ صوبائی خودمختاری اور کنٹرول سے اجتناب کے عمل کے لئے مقامی آزادی کو نظر انداز کرینگے تو اس کا مطلب ہے برطانوی کنٹرول لیکن آپ کی اپنی مرکزی حکومت اور اس کے اختیارات کے بعد انہی خطوط پر سوچنا بے وقوفی ہے خاص طور پر ایسے موقع پر، جب آپ کی مملکت اس قدر نئی ہے اور اسے اندرونی و بیرونی ہیبت ناک مسائل کا سامنا ہے۔

۲۸ جون آرڈر آف گورنر جنرل زیر دفعہ ۶ آف حکومت ہندوستان (ترمیم) ایکٹ ۱۹۴۸ء نافذ کیا۔

۲۹ جون کوئٹہ سے کراچی پہنچے، کراچی میں ان کا یادگار خیر مقدم کیا گیا۔

جولائی جب زیارت میں ان کے اے ڈی سی لیفٹیننٹ مظہر احمد نے انہیں ہندوستان میں مسلمانوں پر ظلم اور تشدد کی بابت بتایا تو انہوں نے کہا یہ کچھ بھی نہیں بلکہ چھوٹی جنگ ہے۔ سرد جنگ لیکن ہم پر ایک مکمل جنگ مسلط کردی گئی ہے

یکم جولائی۔ اسٹیٹ بنک آف پاکستان کے افتتاح کی رسم سرانجام دی جو آخری عوامی تقریب تھی جس میں انہوں نے شرکت کی اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا آپ کا تحقیقی شعبہ

بنکاری کے طور طریقوں کو معاشرتی اور اقتصادی زندگی کے اسلامی تصورات سے ہم آہنگ کرنے کے سلسلہ میں جو کام کرے گا میں ان کا دلچسپی سے انتظار کرونگا- اس وقت مغرب کے معاشی نظام نے دنیا کے لئے تقریباً ناقابل حل مسائل پیدا کردیئے ہیں اور ہم سے اکثر کو یہ محسوس ہوتا ہے کہ شاید کوئی معجزہ ہی دنیا کو درپیش اس تباہی سے بچا سکے- یہ انسانوں کے درمیان انصاف کرنے اور بین الاقوامی میدان سے ناچاقی کے خاتمے میں ناکام ہوچکا ہے اس کے برخلاف گذشتہ نصف صدی مین دو عظیم جنگوں کی ذمہ داری بھی اس کے سر ہے- مغربی دنیا اس وقت اپنی میکانکی اور صنعتی کارکردگی کے باوجود آج جس بدترین حالت میں ہے تاریخ میں کبھی نہیں رہی- مغربی اقدار نظریے اور طریقے خوش و خرم اور مطمئن قوم کی تشکیل کی منزل کے حصول میں ہماری مدد نہیں کرسکیں گے- ہمیں اپنا مقدر سنوارنے کے لئے اپنے انداز میں کام کرنا ہوگا اور دنیا کی سامنے سماجی انصاف، مساوات انسانی کے حقیقی اسلامی اصولوں پر مبنی معاشی نظام پیش کرنا ہوگا- اس طرح ہم ایک مسلمان کی حیثیت سے اپنا مشن مکمل کرسکیں گے اور انسانیت کو امن کا پیغام پہنچا سکیں گے کہ صرف یہی دنیا کو بچا سکتا ہے اور انسانیت کو فلاح و بہبود، خوش حالی اور مسرت سے ہمکنار کرسکتا ہے انہوں نے مزید کہا کہ حکومت کی پالیسی ہے کہ قیمتوں کو ایک سطح پر مستحکم کیا جائے جو کہ تیار کنندہ کے لئے بھی اور خریدار کے لئے بھی منصفانہ ہو-

جولائی ۱۴	خرابی صحت کی بنا پر زیارت بلوچستان چلے گئے-
جولائی ۲۲	پاکستان عارضی آئین (چوتھی ترمیم) آرڈر ۱۹۴۸ء نافذ کیا-

جولائی ۲۳	پاکستان (وفاقی دارالحکومت کے قیام کا آرڈر ۱۹۴۸ء) نافذ کیا جس کے تحت کراچی کو سرکاری طور پر پاکستان کا دارالحکومت قرار دے دیا گیا۔
جولائی ۳۱	سینٹرل ایکسائز اور سالٹ ایکٹ ۱۹۴۴ء اور انڈین ٹیرف ایکٹ ۱۹۳۴ء میں ترمیم کے لئے سینٹرل ایکسائز اور سالٹ ایکٹ اور انڈین ٹیرف ایکٹ (ترمیم) آرڈیننس ۱۹۴۸ء نافذ کیا۔
اگست ۱۳	اپنے معالج ڈاکٹر کرنل الٰہی بخش کے مشورہ پر کوئٹہ چلے گئے۔
اگست ۱۴	پاکستان کے قیام کی پہلی سالگرہ پر پیغام جاری کیا، اپنے پیغام میں کہا آپ نے اس مختصر عرصہ میں جو کچھ حاصل کیا ہے میں اس کے لئے آپ کو مبارکباد دیتا ہوں قدرت نے آپ کو سب کچھ دیا ہے، آپ کو لامحدود وسائل حاصل ہیں آپ کی مملکت کی بنیاد رکھی جاچکی ہے اور اب اس کی تعمیر آپ کا کام ہے۔ بس تعمیر کیجئے جس قدر جلد اور جس قدر بہتر آپ کرسکتے ہیں آگے بڑھیں میں آپ کے لئے دست بہ دعا ہوں۔
اگست ۲۳	بلوچستان کا اقتصادی بحالی کا ریگولیشن ۱۹۴۸ء میں ترمیم کے لئے بلوچستان کا اقتصادی بحالی کا (ترمیم) ریگولیشن ۱۹۴۸ء کا حکم جاری کیا۔
اگست ۲۷	عیدالفطر کے پیغام میں مسلمانوں مملکتوں سے اپیل کی کہ وہ متحدہ طور پر قوت کی سیاست کے اس ڈرامہ کا مقابلہ کریں، جو فلسطین اور انڈونیشیا اور کشمیر میں کھیلا جارہا ہے۔
اگست ۳۰	پاکستان سے اور پاکستان میں عوام کی کثیر تعداد کی آمد و ہجرت کی بناء پر پیدا ہونے والی صورت حال کے پیش نظر پورے پاکستان میں ہنگامی حالت کا اعلان کیا۔
یکم ستمبر۔	ان کی صحت مزید خراب ہوگئی۔

ستمبر ۳ فیصلہ ہند کے مصنف بیورلے نکلس کو تحریر کیا کہ میرے ساتھ کوئی تشویش ناک بات نہیں ہے۔

ستمبر ۴ پاکستان ایڈاپشن آف انڈین ٹیرف ایکٹ) آرڈر ۱۹۴۸ء نافذ کیا۔

ستمبر ۵ جسم پر سرخ دھبوں کے ساتھ ان کے پیروں پر سوجن آگئی۔

ستمبر ۹ ان کی حالت بہت زیادہ خراب ہو گئی۔

ستمبر ۱۱ شام ۴ بجکر پندرہ منٹ پر کوئٹہ سے کراچی چلے گئے جہاں انہیں زیارت سے منتقل کیا گیا تھا۔ گورنر جنرل ہاؤس کراچی میں ۶ بجکر دس منٹ پر پہنچے اور رات دس بجکر پچیس منٹ پر داعی اجل کو لبیک کہا۔

ستمبر ۱۲ کراچی میں مکمل اعزاز کے ساتھ دفن کردیا گیا۔ ان کی تدفین کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی صدر جمعیت علماء اسلام نے انہیں اورنگ زیب کے بعد عظیم ترین مسلمان قرار دیا۔ چالیس روزہ سرکاری سوگ کا اعلان کیا گیا۔ دنیا بھر کے رہنماؤں نے انہیں خراج عقیدت پیش کیا۔ امریکی صدر ہنری ایس ٹرومین نے کہا محمد علی جناح اس لگن اور وفاداری کے مالک تھے جو کبھی کبھار کسی انسان کو ملتی ہے، امریکی سکریٹری آف اسٹیٹ جارج سی مارشل نے کہا غیر منقسم ہندوستان اور بیرون ہند حکومت و سیاست اور قانون کے پیشہ میں محمد علی جناح کا وسیع تجربے اور ان کے ترقی پسندانہ اور تعمیری کردار نے انہیں نہ صرف ایشیا بلکہ دنیا کے بزرگ مدبروں میں تعظیم کا مقام عطا کردیا تھا۔ محمد علی جناح کی قائدانہ صلاحیتوں کا نقصان نہ صرف ان کے ملک میں بلکہ اقوام عالم میں بھی شدت کے ساتھ محسوس کیا جائے گا۔

ہندوستان کے سابقہ سیکریٹری آف اسٹیٹ لارڈ پیتھک لارنس نے کہا انسانیت کی تاریخ انہیں اہم مقام دے گی۔ برطانیہ کے امور دولت مشترکہ کے سیکریٹری فلپ نوئل نے کہا محمد علی جناح صرف ایسے انسان نہیں تھے جنہیں صرف مقبولیت حاصل تھی۔ اگر ان کی کوئی آرزو تھی تو وہ یہی تھی کہ ان کا نام پاکستان کے ساتھ زندہ رہے گا۔ مغربی بنگال کے گورنر ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو نے کہا اس صدی کی غیر معمولی شخصیت نہ صرف ہندوستان بلکہ پوری دنیا میں" ہندو مہاسبھا کے صدر ایل بی بھوپٹکر نے کہا قائد اعظم محمد علی جناح کی موت کی صورت میں مسلم دنیا نے ایک منفرد شخصیت کھو دی ہے جسے دل و دماغ کی بہترین خوبیاں حاصل تھیں۔ کانگریس کے فارورڈ بلاک کے رہنما سرت چندر بوس نے کہا کہ جناح ایک عظیم وکیل تھے۔ کبھی وہ کانگریس کے آدمی کی حیثیت سے عظیم تھے۔ مسلمانوں کے رہنما کی حیثیت سے عظیم تھے۔ عالمی سیاست دان اور سفارت کار کی حیثیت سے عظیم تھے اور سب سے عظیم وہ ایک عملی انسان کی حیثیت سے تھے۔ جناح کی موت سے دنیا ایک عظیم مدبر سے اور پاکستان' اسے زندگی دینے والے فلسفی اور قائد سے محروم ہوگیا۔ سیلون کے وزیراعظم سینا نایکے نے کہا جناح دنیا کے سیاسی رہنماؤں کے درمیان ایک قدآور رہنما کی مانند کھڑے تھے۔ عرب لیگ کے سکریٹری جنرل عبدالرحمٰن پاشا نے کہا وہ تمام دنیا کے عظیم ترین رہنماؤں میں سے تھے۔ آغا خان نے کہا میں جن عظیم افراد سے ملا ان میں جناح کو عظیم ترین انسان سمجھتا ہوں۔

قائد اعظم اکادمی